از خیر الحدیث کتاب الله وخیر الهدی هدی محمد صلی الله علیه وسلم

الحمد لله والمنة که بفضل خالق زمین وآسمان درین جزو زمان بصفا او
ترجمه اردوی کتاب مستطاب موطا شریف امام مالک موسوم باسم

کشف المغطا عن کتاب الموطا

تالیف وحـ ... نا مخدوم اہل سنت ...لوی
... از ... ج الزمان صاحب مرحوم

در ... دلی مطبوع گردید سنه ۱۲۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین بعد مرا پا تقصیر **وحید الزمان**
عفا عنہ المنان خدمت مین برادران دین اور متبعان شرع کرتاہی کہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین
جب ہندوستان بدعات سی بہر گیا اور کتاب و سنت سی لوگ مین مع اپنی اہل و عیال کے
شہر حیدر آباد دکن سی بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا ج دار دہوا تو جناب اخی معظمی مولوی
بدیع الزمان صاحب کی ایک خط شہر دار الاقبال بہوپال اوسکا یہہ تہا کہ جناب نواب
فیضمآب قامع بدعت محیی سنت نواب والاجاہ امیر الملک **یق حسن خان بہادر**
دام اقباله ہماری اور تمہاری قصد ہجرت سی مطلع ہو اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کے
مفوض فرمائی اور واسطی گذر اوقات کی پچاس پچاس ریفین مین مقرر فرمائی اس خبر
فرحت اثر کے سنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنی منعم حقیقی کا ادا کیا اور وعدہ الٰہی و من یہاجر فی سبیل
اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا و سعۃ کی کمال تصدیق حاصل ہوئی الحمد للہ کو بخیر مع تمام اہل و عیال کے مکہ معظمہ مین پہنچکر
سکونت اختیار کی چونکہ بہائی صاحب موصوف نی سنن ترمذی کا ترجمہ شروع کر دیا اس لحاظ سی فقیر نے موطا شریف کا ترجمہ
شروع کیا کیونکہ یہہ دونون کتابین علم حدیث مین مختص ان مین انشاء اللہ تعالیٰ سال حال یعنی سنہ ۱۲۹۵ مین ان دونون
کتابون کا ترجمہ اختتام کو پہنچ جاویگا جناب نواب صاحب ممدوح کو سدا سلامت رکہے اور اونکو مقاصد مین کامیاب کری اونکی ذات والا صفات
اس زمانہ آخر مین نہایت غنیمت ہی احیاء سنت اور اماتت بدعت مین نہایت سعی فرماتی ہین صد تصنیفات جلیلہ اونکی ہر فن
مین خصوصا حدیث اور تفسیر مین بلاد یمن اور حجاز اور مصر اور نجد مغرب اور بلاد ہند وغیرہ مین معروف اور متداول
ہین اور روز بروز رسائل جدیدہ اور کتب مفیدہ تالیف ہو کر مطبوع ہوتی جاتی ہین حقیقت ہی کہ اللہ جل شانہ نے
نواب صاحب ممدوح کو دونون جہان کی دولت عطا فرمائی ہی دنیا مین تو ظاہر ہے اور آخرت مین انشاء اللہ تعالی

بڑی بڑی درجات جنکا بیان احاطہ تقریر اور تحریر سے خارج ہے حاصل ہونگی - نوابصاحب ممدوح نے یہہ بھی ارشاد
فرمایا تھا کہ ترجمہ صحاح ستہ اسطرح سے ہو کہ اسانید و ذکر رواۃ بالکل حذف کر دیئے جاوین کیونکہ عوام کو اس سے کچہ فایدہ
متصور نہین ہے اور خواص کو ممکن ہے کہ اگر ضرورت کسی سند کی دیکہنے کی واقع ہو تو اصل کتاب مین ملاحظہ کرلینو
اور لفظ حدیث پورا ذکر کر کے ترجمہ عام فہم اوسکا کیا جاوے بعد اوسکی کچہ فوائد ضروری جنسے حدیث کی مطلب کا
حل ہو جاوے بڑہا دیئے جاوین لیکن حتی المقدور اسکا خیال رکہنا چاہیئے کہ عبارت طویل نہو ورنہ کتاب
ایک قدر عظیم ہو جاویگی اور مذاہب مجتہدین اور اختلاف علما وغیرہ بھی چھوڑ دیئے جاوین الا ماشاء اللہ
صرف مضمون حدیث بیان کر دیا جاوے الحمد للہ کہ فقیر نے حسب الارشاد ترجمہ اس کتاب کا شروع کیا
پہلے عبارت حدیث کی بحذف اسناد لکہتا ہون پہر اوسکا ترجمہ اہل لسان کی موافق عام فہم بیان کرتا ہون
پہر اگر کچہ ضرورت حل مطلب کے وقع ہوتی ہے تو ف ہ لکہکر حل مطلب اوس حدیث کا کر دیتا ہون
اگر کسی مقام پر خود صاحب کتاب نے حل مطلب کیا ہے یا کچہ مضمون مفید بڑہایا ہے تو وہان صرف ف
لکہکر اوسکا ترجمہ لکہدیتا ہون اب مین خود شکر اپنے پروردگار جل جلالہ اور عز شانہ کا بیان کرتا ہون
جسنے مجہہ ایسے روسیاہ و گنہگار کو توفیق ہجرت بخشی اور بعد ہجرت کی ایسا کام تفویض فرمایا کہ سعادت
دارین اوس سے حاصل ہوئی اور بڑی ایسے رحم اور معزز بندہ کو یعنی نوابصاحب ممدوح کو میرے حق مین مہربان فرمایا
حقیقت مین یہ انعامات اللہ سبحانہ کی مجہہ پر ایسے ہوئے ہین کہ اگر سالہا سال تک اوسکا شکر ادا کرون تو ایک شمہ ادا
نہووے الحمد للہ رب العالمین اب کچہ تہوڑا سا حال اس کتاب کی مولف کا تیمنًا اور تبرکًا اور اپنے لکہکر اصل مقصود مین شروع کرتا ہون

ذکر مؤلف موطا

اس کتاب کی جمع کرنیوالی اور بنانی والی **امام مالک** بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی ہین اور
ابو عامر اصبحی دادا اونکی صحابی جلیل القدر ہین سوا جنگ بدر کے اور سب غزوات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ تہے ۹۳ سنہ ہجری مین امام مالک کی ولادت ہوئی اور بعضون نے کہا ہے کہ ۹۰ سنہ مین نو سو ۹۰۰ شیوخ سے
استفادہ حدیث فرمایا اور فتوی نہ دیا یہانتک کہ ستر اماموں نے گواہی دی اس امر کی کہ وہ لایق ہین افتا کے
اور اپنی ہاتہ سے ایک لاکہہ حدیث لکہی اور سترہ برس کی سن مین درس حدیث شروع کیا اور جب حدیث پڑہانی
بیٹہتے غسل کرتے اور خوشبو لگاتے اور نئے کپڑے پہنتے اور بڑے خشوع اور خضوع اور وقار سے بیٹہتے سفیان بن عیینہ نے
کہا کہ رحم کرے اللہ جل جلالہ مالک پر خوب جانچتے تہے راویونکو اور نہین روایت کرتے تہے مگر ثقہ سے اور عبد الرحمن
بن مہدی نے کہا کہ امام مالک پر کسیکو مقدم نہین کرتا ہون مین صحت حدیث مین اور مالک امام ہین حدیث اور سنت
مین اور کافی ہے امام مالک کی فضیلت کی واسطے یہہ امر کہ امام شافعی اونکی شاگرد ہین اور امام احمد اونکے

شاگرد کے شاگرد ہین اور امام محمد جو شاگرد ہین امام اعظم کے وہ بھی شاگرد ہین امام مالک کی امام شافعی نی کہا
جب ذکر ذکر کیا جاوے عالمون کا تو مالک مثل ستارہ کی ہین اور کسی کا احسان میری اوپر علم خدا مین مالک سی زیادہ
نہین ہی اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ مراد اوس حدیث سی کہ قریب ہی لوگ سفر کرینگی واسطی طلب علم
کے پہر نہ پاوینگی زیادہ جاننی والا کسیکو مدینہ کے عالم سی امام مالک ہین اور اوزاعی جب امام مالک کا ذکر کرتے تو
کہتے وہ عالم ہین علما کی اور عالم ہین اہل مدینہ کے اور مفتی ہین حرمین شریفین کی اور ابن عیینہ کو جب امام
مالک کی وفات کی خبر پہونچی تو کہا کہ نہ چہوڑا انہون نی مثل اپنا زمین پر اور کہا کہ مالک حجت ہین اپنی زمانے
کے اور مالک چراغ ہین اس امت کی جب امام مالک نی اس کتاب کو مرتب کیا اوسوقت لوگون پاس
کوئی کتاب نہ تہی سوا کتاب اللہ کے اور موطا اسکا نام اسلیئے ہوا کہ امام مالک نے اس کتاب کو ستر فقیہون
پر پیش کیا سبنے اسکے ساتھ موافقت کی امام شافعی نے فرمایا کہ آسمان کے نیچے بعد کتاب اللہ کے کوئی
کتاب امام مالک کے موطا سے زیادہ صحیح نہین ہی اور ابن عربی نی کہا کہ موطا اصل اول ہی اور صحیح بخاری اصل ثانی
اور ہزار آدمیون نی اس کتاب کو امام مالک سی روایت کیا اب یہ جو نسخہ رائج ہے یحیی بن یحیی مصمودی کی روایت سے
ہے جس سال امام مالک کی وفات ہوئی اوسی سال یحیی بن یحیی نی موطا کو امام مالک سے حاصل کیا سب احادیث اور آثار موطا
کے ایک ہزار ستائیس ہین اونمین سے چہ سو حدیثین مسند اور دو سو بائیس مرسل اور چہ سو تیرہ موقوف اور دو سو بچاسے
تابعین کے اقوال ہین وفات امام مالک کی اتوار کی روز دسوین ربیع الاول ۱۷۹ھ ایکسو اوناسی مین ہوئی عمر شریف
اونکی پچاسی برس کی تہی اور بعضون کے نزدیک نوے برس کی رضی اللہ عنہ وعن اتباعہ وغفر لنا ولہ بفضلہ وکرمہ آمین

سند کتاب

اگرچہ اس کتاب کی سند مجہی طرق متعددہ سی حاصل ہوئی ہی لیکن یہان پر بوجہ ضیق مقام کے صرف ایک سند پر جو بہت اعلی ہے
اقتصار کرتا ہون اجازت دی مجہی موطا امام مالک کے بروایت یحیی بن یحیی مصمودی میرے شیخ عالم علامہ موحد متبع سنت شیخ احمد بن عیسے
بن ابراہیم شرقی حنبلی نی اور انکو اجازت دی شیخ المشایخ رئیس الموحدین قامع الملحدین شیخ عبد الرحمن بن حسن نے اور انکو
اجازت دی شیخ عبد الرحمن جبرتی نی اور انکو اجازت دی شیخ مرتضی حسینی نے اور انکو اجازت دی شیخ عمر بن احمد بن عقیل اور شیخ احمد جوہری
نے اور دونون کو اجازت دی عبد اللہ بن سالم بصری نے اور وہ روایت کرتی ہین ابی عبد اللہ محمد بن علاء الدین بابلی سی اور وہ
شیخ سالم سنہوری سے اور وہ نجم غیطی سی اور وہ شیخ الاسلام زکریا انصاری سے اور وہ امام حافظ مشہور شیخ الاسلام حافظ
احمد بن علی بن حجر عسقلانی سی اس سند مین مجہسے شیخ ابن حجر عسقلانی تک دس واسطے ہین پہر شیخ ابن حجر عسقلانی نی روایت
لیا اوسکو شیخ عمر بن الحسن مراغی سی انہون نی احمد بن ابراہیم الفاروقی سی انہونے ابراہیم بن یحیی المکناسی سی
انہونے محمد بن محمد بن سعید بن زرقون سے انہونے احمد بن محمد بن عبد اللہ بن غلبون سے انہونے عثمان بن احمد قیجاطے

اونہون نی ابی عیسی یحیی بن عبد اللہ سی اونہون نی اپنی باپ کی چچا عبید اللہ بن یحیی سی اونہون نی اپنی باپ یحیی بن یحیی
بن کثیر بن وسلاس مصمودی سی اونہون نی امام ائمہ فخر الاسلام ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر
اصبحی سی جو مولف ہین اس کتاب کے اور امام ہین دار الہجرۃ یعنی مدینہ طیبہ کے ۔ ابن حجر سی امام مالک تک نو واسطے ہین
اور مترجم کتاب سے امام مالک رح تک کل بیس واسطے ہین اللہ جل جلالہ او رجل شانہ راضی ہو ان سب مشایخ اور
بزرگوارون سے اور ہمارا اونہی حشر اونکے ساتھ کرے اور اونکے طفیل سے ہمکو بخشے آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب وقوت الصلوة ۔ نماز کے وقتون کا بیان

عن ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز اخر الصلوة یوما فدخل علیہ عروة بن الزبیر فاخبرہ ان المغیرة
بن شعبة اخر الصلوة یوما وھو بالکوفة فدخل علیہ ابو مسعود الانصاری فقال ما ھذا یا مغیرة الیس
قد علمت ان جبرئیل نزل فصلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم صلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی فصلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال بھذا امرت فقال عمر بن عبد العزیز اعلم ما تحدث بہ یا عروة
او ان جبرئیل ھو الذی اقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت الصلوة قال عروة کذلک
کان بشیر بن ابی مسعود یحدث عن ابیہ قال عروة ولقد حدثتنی عایشة زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس فی حجرتھا قبل ان تظھر

ترجمہ روایت ہی محمد بن مسلم بن شہاب زہری سی کہ عمر بن عبد العزیز رح خلیفہ وقت نی ایک روز دیری کی
عصر کی نماز مین تو گئی اونکی پاس عروہ بن الزبیر رح اور خبر دی اونکو کہ مغیرہ بن شعبہ رض نی ایک روز دیری کی
تھی عصر کی نماز مین جب وہ حاکم تھے کوفہ کے پس گئی اونکی پاس ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رض اور کہا
کہ کیا ہے یہ دیر نماز مین ای مغیرہ کیا تمکو نہین معلوم کہ جبرئیل علیہ السلام اترے آسمان سے اور
نماز پڑھے انہون نے ظہر کے تو نماز پڑھی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ساتھ ہی اونکے
پھر نماز پڑھی جبرئیل ع نی عصر کے تو نماز پڑھی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی اونکے
پھر نماز پڑھے جبرئیل ع نے مغرب کی تو نماز پڑھے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ساتھ ہی اونکے پھر نماز پڑھے جبرئیل علیہ السلام نے عشا کی تو نماز پڑھے حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی ساتھ ہی اونکے پھر نماز پڑھے جبرئیل ع نے فجر کی تو نماز پڑھی حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی اونکی پھر کہا جبرئیل نی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی ایسا ہی تمکو حکم ہوا

تب کہا عمر بن عبد العزیز رح نی عروہ سی کہ سمجھو تم جو روایت کرتی ہو کیا جبرئیل ع نی قایم کی تہی نماز کی وقت حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئی عروہ نی کہا کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری کے بیٹی بشیر ایسا ہی روایت کرتی تہی اپنی باپ سے اور مجہسے روایت کیا حضرت عایشہ رض نی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہی عصر کی اور دہوپ حجرہ کی اندر ہوتی تہی دیوارون پر چڑہنے کی پہلی **ف** پہلے عروہ بن الزبیر نی حدیث جبرئیل کے بیان کی جس سے یہ امر ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وقت نماز کا جبرئیل نی بتایا تہا اوس سی تاخیر نہ کی اسمین عمر بن عبد العزیز کو احتیاطاً کچہ شبہ ہوا عروہ نی دوسری حدیث صاف صاف حضرت عایشہ رض کی بیان کی جس سی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز عصر جلد پڑہنا نکلتا ہی کیونکہ حجرہ مین دہوپ اوسیوقت تک رہی گی کہ آفتاب بلند رہی ورنہ جب آفتاب بہت جہکیگا تو دہوپ دیوارون پر چڑہجاویگی

عن عطاء بن یسار انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسالہ عن وقت صلوة الصبح فسکت عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان من الغد صلے الصبح حین طلع الفجر ثم صلی الصبح من الغد بعد ان اسفر ثم قال این السایل عن وقت الصلوة قال ہا انا ذا یا رسول اللہ قال ما بین ہذین وقت **ترجمہ** روایت ہی عطا بن یسار رح سی کہ ایک شخص آیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچہا آپ سی نماز صبح کا وقت تو چپ ہو رہی آپ جب دوسرا روز ہوا نماز پڑہی آپنی اندہیری منہ صبح صادق نکلتی ہی پہر تیسرے روز نماز پڑہی فجر کی روشنی مین اور فرمایا کہ کہان ہی وہ شخص جسنی نماز فجر کا وقت دریافت کیا تہا وہ شخص بولا وہ تہا مین ہون یا رسول اللہ فرمایا آپنی نماز فجر کا وقت ان دونو کے بیچ مین ہے **ف** یعنی مینی ایکبار اول وقت نماز پڑہی اور دوسری بار آخر وقت تا کہ تجکو ابتدا اور انتہا وقت نماز کی معلوم ہو جاوے شروع سی اخیر تک نماز کا وقت ہی

عن عایشة رض انہا قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فینصرف النساء متلفعات بمروطہن ما یعرفن من الغلس **ترجمہ** ام المومنین عایشہ رض سی روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی فجر کی نماز پہر عورتین نماز سی فارغ ہو کر پلٹتی تہین چادرین لپیٹی ہوئی اور پہچانی نجاتین تہین اندہیری سی **ف** اس حدیث سی فجر کی نماز کی اندہیرے مین پڑہنے کا استحباب ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب ہے شافعی و احمد و اسحق کا

عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعة من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر **ترجمہ** ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے پالی ایک رکعت نماز صبح کی آفتاب نکلنی سی پہلی تو پاچکا وہ صبحکو اور جس شخص نی پالی ایک رکعت نماز عصر کی آفتاب ڈوبنی سی پہلے تو پاچکا وہ نماز عصر کو **ف** یعنی صبح کی نماز اور عصر کی نماز دونون ادا سمجھی جاوینگے نہ قضا

عن نافع مولی عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کتب الی عمالہ ان اہم امرکم عندی

الصلوٰۃ فمن حفظها وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو لما سواها اضيع ثم كتب ان
صلّوا الظهر اذا كان الفیٔ ذراعا الى ان يكون ظل احدكم مثله والعصر والشمس مرتفعة
بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين او ثلثة قبل غروب الشمس والمغرب اذا غربت الشمس
والعشاء اذا غاب الشفق الى ثلث الليل فمن نام فلا نامت عينه فمن نام فلا نامت عينه فمن
نام فلا نامت عينه والصبح والنجوم بادية مشتبكة ترجمہ نافع عبد اللہ بن عمر رض کی مولی (غلام آزاد) سے
روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نی اپنی عاملون کو لکھا کہ تمہاری سب شغلون مین نماز بہت ضرور اور اہم ہے میرے
نزدیک جسنی نماز کی مسائل اور احکام یاد کیے اور وقت پر پڑہے تو اوسنی اپنا دین محفوظ رکہا اور جسنی نماز کو تلف کیا تو
اور خدمتین زیادہ تلف کریگا پہر لکہا کہ نماز پڑہو ظہر کی جب آفتاب ڈہل جاوی اور سایہ آدمی کے ایک ہاتہ برابر ہو یہانتک
کہ سایہ آدمی کا اوسکی برابر ہو جاوے اور نماز پڑہو عصر کی جب تک کہ آفتاب بلند اور سفید صاف رہی ایسا کہ بعد نماز عصر
کے اونٹ کی سواری پر چہہ میل یا نو میل قبل غروب کی آدمی پہنچ سکے اور نماز پڑہو مغرب کی جب سورج ڈوب جاوے
اور عشا کی نماز پڑہو جب شفق غایب ہو جاوے تہائی رات تک جو شخص سو جاوی عشا کی نماز سی پہلی تو خدا کری نہ لگی
آنکہہ اوسکی نہ لگی آنکہہ اوسکی نہ لگی آنکہہ اوسکی اور نماز پڑہو صبح کی اور تاری صاف گہنی ہوی ہون **ف** یعنی
اندہیری مین نماز فجر کی پڑہو کہ تاری غایب نہونی پاوین اور شفق سرخی کو کہتی ہین جو بعد آفتاب ڈوبنی کے
محسوس ہوتی ہی اور نماز مغرب کی سورج ڈوبتی ہی پڑہنا چاہیے دیر نہ کرنا چاہیے امام احمد نے ابی عبد اللہ صنابحی
سی روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ امت میری بہتری سی رہی گی جب تک مغرب کی تاخیر نکریگی یہود کے
مشابہت کیواسطی اور فجر کی تاخیر نکریگی نصارے کی مشابہت کیواسطے (زرقانی) **عن** مالك بن ابي عامر الاصبحي ان عمر
بن الخطاب كتب الى ابي موسى الاشعري ان صلّ الظهر اذا زاغت الشمس والعصر والشمس بيضاء نقية
قبل ان تدخلها صفرة والمغرب اذا غربت الشمس واخّر العشاء ما لم تنم وصلّ الصبح والنجوم بادية
مشتبكة واقرأ فيها بسورتين طويلتين من المفصل ترجمہ مالک بن ابی عامر اصبحی سی روایت ہے کہ حضرت
عمر بن الخطاب نی ابو موسی اشعری رض کو لکہا کہ نماز پڑہ ظہر کی جب سورج ڈہل جاوے اور نماز پڑہ عصر کی اور آفتاب سفید صاف ہو
زرد نہونی پاوی اور نماز پڑہ مغرب کی جب سورج ڈوبی اور دیر کر عشا کی نماز مین جہانتک تو جاگ سکی اور نماز پڑہ صبح کی
اور تاری صاف گہنی ہوی ہون اور پڑہ فجر کی نماز مین دو سورتین لنبی مفصل سی **ف** مفصل کلام اللہ
کی ساتوین منزل سورہ حجرات سی اخیر تک ہے (زرقانی) **عن** عروة بن الزبير ان عمر بن الخطاب كتب
الى ابي موسى الاشعري ان صلّ العصر والشمس بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب ثلاثة فراسخ وان
صلّ العشاء ما بينك وبين ثلث الليل فان اخّرت فالى شطر الليل ولا تكن من الغافلين ترجمہ عمر

بن الزبیر سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ابو موسی اشعری کو لکھا کہ نماز پڑہ عصر کی آفتاب صاف سفید ہو اتنا دن باقی ہو کہ اونٹ کا سوار بعد نماز عصر کے نو میل جا سکے اور پڑہ عشا کی نماز تہائی رات تک آخر درجہ آدہی رات تک اور غافل مت ہو **ف** نماز سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محافظت کریگا پانچون نمازون پر نہ لکھا جاویگا غافلون مین اس حدیث کو حاکم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کیا اور صحیح کہا (زرقانی) **عن** عبد اللہ بن رافع مولی ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سأل ابا ھریرۃ عن وقت الصلوۃ فقال ابو ھریرۃ انا اخبرک صل الظھر اذا کان ظلک مثلک والعصر اذا کان ظلک مثلیک والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء ما بینک وبین ثلث اللیل وصل الصبح بغبش یعنی الغلس **ترجمہ** عبد اللہ بن رافع جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ام سلمہ کی مولی ہین انہون نے پوچھا ابو ہریرہ رض سے نماز کا وقت کہا ابو ہریرہ نے مین بتاؤن تجکو نماز پڑہ ظہر کے جب سایہ تیرا تیرے برابر ہو جاوے اور عصر کے جب سایہ تیرا تجسے دونا ہووے اور مغرب کی جب آفتاب ڈوب جاوے اور عشا کی تہائی رات کی ادہر اور صبح کی اندہیری منہ **عن** اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک انہ قال کنا نصلی العصر ثم یخرج الانسان الی بنی عمرو بن عوف فیجدھم یصلون العصر **ترجمہ** انس بن مالک رض کہتے ہین کہ ہم نماز عصر کی پڑہتے تہے ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین پہر ہم مین سے کوئی جاتا بنی عمرو بن عوف کی محلہ مین تو پاتا انکو عصر کے نماز مین **ف** بنی عمرو بن عوف کا محلہ مدینہ سے دو میل کی فاصلہ پر تہا (زرقانی) یا قریب تین میل کے مسجد نبوی سے (مصفے) اور وہ لوگ کہیتی باڑی والے تہے اپنی ضروری کامون سے فراغت پاکر نماز عصر کے پڑہا کرتے اوسط وقت مین تو آنحضرت صلعم کی نماز بہت جلدی ہوتی **عن** انس بن مالک انہ قال کنا نصلی العصر ثم یذھب الذاھب الی قباء فیاتیھم والشمس مرتفعۃ **ترجمہ** انس بن مالک رض کہتے ہین کہ ہم نماز عصر کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ پڑہتے تہے پہر ہم مین سے کوئی جانیوالا قبا کو جاتا تہا پہر کر وہان کے لوگون سے ملتا تہا اور آفتاب بلند رہتا تہا **ف** قبا مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے (زرقانی) ومحلہ **عن** القاسم بن محمد انہ قال ما ادرکنا الناس الا وھم یصلون الظھر بعشی **ترجمہ** قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رض کہتے ہین کہ مینے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو ظہر ٹہنڈے وقت پڑہتے دیکہا **ف** عشی سے مراد ٹہنڈے وقت ظہر پڑہتے تہے شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفے مین لکھا ہے کہ عشی اہل مدینہ کے عرف مین ایک مثل کے قریب کو کہتے ہین

وقت الجمعۃ

جمعہ کے وقت کا بیان **عن** مالک بن ابی عامر الاصبحی انہ قال کنت اری طنفسۃ لعقیل بن ابی طالب یوم الجمعۃ تطرح الی جدار المسجد الغربی فاذا غشی الطنفسۃ کلھا ظل الجدار خرج عمر بن الخطاب فصلی الجمعۃ قال ثم نرجع بعد صلوۃ الجمعۃ فنقیل قائلۃ الضحاء **ترجمہ** مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے کہا انہون نے

جمعہ کے وقت کا بیان

مین دیکھتا تھا ایک بوریا عقیل بن ابیطالب رض کا ڈالا جاتا تھا جمعہ کے دن مسجد نبوی کی پچھم کیطرف کی دیوار کے تلے تو جب سارے بوریا پر دیوار کا سایہ آجاتا عمر بن الخطاب رض نکلتے اور نماز پڑہتے جمعہ کے مالک نے کہا کہ ہم بعد نماز کے اگر چاشت کی عوض سو رہا کرتے **ف** ہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رض نماز جمعہ بہت جلد پڑہا کرتے اسوجہ سے لوگ جمعہ کے روز دوپہر کے اول نہ سوتے بلکہ غسل وغیرہ مین مشغول رہتے بعد نماز کے اوسکا معاوضہ کرتے (زرقانی)

عن ابن ابی سلیط ان عثمان بن عفان صلی الجمعة بالمدینة وصلی العصر بملل **ترجمہ** عبد اللہ بن اسید بن عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ عثمان رض نے نماز پڑہے جمعہ کے مدینہ مین اور عصر کے ملل مین **ف** کہا امام مالک نے سبب اسکا یہہ تہا کہ جمعہ کے نماز بہت جلد پڑہے بعجرد زوال کے اور جلدی چلے ہ ملل ایک مقام ہے مدینہ سے سترہ میل کے فاصلہ پر یا اٹہارہ میل کے یا بائیس میل کی (زرقانی)

من ادرک رکعة من الصلوٰة

بیان اوس شخص کا جس نے ایک رکعت پائی **عن** ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعة من الصلوٰة فقد ادرک الصلوٰة **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے ایک رکعت نماز مین سے پائی تو اوسنے وہ نماز پائی **ف** اس حدیث کی مطلب مین کئی قول ہین ایک یہہ کہ جسنے ایک رکعت کی مقدار وقت نماز کا پایا تو نماز ادا ہو گئی قضا نہو سکے گی جیسے نماز فجر اور عصر مین یہہ مضمون اوپر بتصریح سے گذرا دوسرے یہہ کہ جسنے جماعت کی ایک رکعت پائی تو گویا اوسنے جماعت پائی یعنی اوسکو ثواب جماعت کاملہ کا ملیگا تیسرے یہ کہ جسنے رکوع پالیا تو گویا اوسنے وہ رکعت پائی اگر رکوع نہ ملا تو وہ رکعت گئی اب اگر سجدہ ملے بہی تو وہ حساب مین نہین ہے چوتہے یہہ کہ جسنے ایک رکعت کی مقدار وقت پایا معذورین مین سے تو اوسکو وہ نماز لازم ہوگی پانچوین یہ کہ نماز سے جمعہ مراد ہے جسنے جمعہ کے ایک رکعت بہی پائی تو اوسنے جمعہ پایا اب وہ ایک رکعت اور پڑہ لیوے اور جو ایک رکعت بہی نہ ملی تو چار رکعتین پڑہے واللہ اعلم

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اذا فاتتک الرکعة فقد فاتتک السجدة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض فرماتے ہین جب قضا ہو جاوے رکوع تیرا تو قضا ہو گیا سجدہ تیرا **ف** ہ یعنی اگر رکوع نہ ملا امام کے ساتہ تو وہ رکعت گئی اب اگر سجدہ اوسکا ملے بہی تو بہی حساب مین نہین

عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر وزید بن ثابت کانا یقولان من ادرک الرکعة فقد ادرک السجدة **ترجمہ** امام مالک کہتے ہین کہ مجہی پہونچا عبد اللہ بن عمر اور زید بن ثابت رض سے کہ وہ دونون فرماتے تہے جسنے رکوع پایا تو اوسنے سجدہ پالیا **ف** ہ یعنے رکعت پائی

عن مالک انہ بلغہ ان اباھریرة کان یقول من ادرک الرکعة فقد ادرک السجدة ومن فاتہ قراءة ام القرآن فقد فاتہ خیر کثیر **ترجمہ** امام مالک کہتے ہین کہ مجہی پہونچا ابوہریرہ رض سے فرماتے تہے کہ جس شخص نے

رکوع پالیا تو اوس نی سجدہ پایا یعنی وہ رکعت پائی اور جسکو سورہ فاتحہ پڑھنا نہ ملا تو اوسکی بہت خیر جاتی رہے

ف ۵ یعنی سورہ فاتحہ پڑھنے کا ثواب گیا اور آمین کہنی کا (بظاہر یہہ اثر مخالف ہی اوسکی جسکو بخاری نے رسالہ قرأت خلف الامام مین روایت کیا ہی ان ابا ہریرۃ قال اذا ادرکت القوم رکوعا لم یعتد بتلک الرکعۃ یعنی جب پاوی تو قوم کو رکوع مین تو مت حساب مین لا اوس رکعت کو) اور یہی قول ہی ایک جماعت کا بلکہ بخاری نے قراۃ خلف الامام مین کہا ہی کہ جو وجوب قراۃ خلف الامام کا قائل ہی اوسکا یہی مذہب ہے اور اختیار کیا ہی اسکو ابن خزیمہ وضبعی وغیرہ محدثین شافعیہ نے اور متاخرین مین سی شیخ تقی الدین سبکی نی اسکی تقویت کی ہی ہکذا فی فتح الباری واختارہ الشوکانی فی النیل وغیرہ

دلوک الشمس وغسق اللیل

ف ۵ اللہ جل جلالہ نی فرمایا اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقران الفجر الآیۃ اس باب مین تفسیر ہی دلوک الشمس کی اور غسق اللیل کی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول دلوک الشمس میلہا **ترجمہ** روایت ہی نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رضہ کہتی تہی دلوک الشمس سے آفتاب کا ڈہلنا مراد ہی **عن** داود بن الحصین قال اخبرنی مخبر ان عبد اللہ بن عباس کان یقول دلوک الشمس اذا فاء الفیئ وغسق اللیل اجتماع اللیل وظلمتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس کہتے تہے دلوک الشمس جب ہوتا ہی کہ سایہ پلیٹے پچہم سی پورب کو اور غسق اللیل رات کا گذرنا اور اندہیرا اوس کا

جامع الوقوت

وقتون کا بیان

ف ۵ اس باب مین مختلف حدیثین مذکور ہین جنسے نماز کی وقتون کا حال اور حکم دریافت ہوتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی تفوتہ صلوۃ العصر کانما وتر اہلہ ومالہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کے قضا ہو جاوی عصر کی نماز تو گویا لٹ گیا گہربار اوسکا

ف ۵ عصر کی نماز کی بہت تاکید آئی ہی اکثر مفسرین کی نزدیک صلوۃ وسطے سی عصر ہی کے نماز مراد ہی اور قضا ہو جانی سی یہ مراد ہی کہ آفتاب زرد ہو جاوی ابو داود کی روایت مین یہ تفسیر بتصریح موجود ہے اور نافع نے یہ تفسیر کی ہی کہ آفتاب ڈوب جاوی) لٹ جانی سی یہ غرض ہی کہ اوسکے اعمال صالحہ حبط ہو جاوینگی یا اوسکو اتنا غم وصدمہ لاحق ہونا چاہیئے جتنا اوس شخصکو لاحق ہوتا ہی جسکا گہربار لٹ جاوی ہکذا فی الزرقانی والمصفے واللہ اعلم **عن** یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب انصرف من صلوۃ العصر فلقی رجلا لم یشہد العصر فقال ما حبسک عن صلوۃ العصر فذکر لہ الرجل عذرا فقال لہ عمر طففت **ترجمہ** یحیی بن سعید نی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب عصر کی نماز پڑہ کر لوٹی ایک شخص سے ملاقات ہوی جو عصر کی جماعت مین نہتہا پوچہا آپ نی کس وجہ سی تم رک گئے جماعت مین آنی سے اوسنی کچہ عذر بیان کیا تب فرمایا آپنی طففت

ف کہا امام مالک نے طففت تطفیف سے ہی عرب لوگ کہا کرتی ہین لکل شی وفاء وتطفیف **ف ۵** وفا کی معنی پورا دینا اور تطفیف کے معنے کم کرنا اور گہٹانا تو طففت کی یہ معنی ہوئے کہ کم کیا تونی ثواب اپنا

وقتون کا بیان

یا ناقص کیا اپنی عمال کو (زرقانی) **عن** یحیی بن سعید انہ کان یقول ان المصلی لیصلی الصلوٰۃ وما فاتہ وقتہا ولما فاتہ من وقتہا اعظم وافضل من اہلہ ومالہ **ترجمہ** یحیی بن سعید کہتی تہی کہ نمازی کبہی نماز پڑہتا ہی اور وقت جاتا نہین رہتا لیکن جسقدر وقت گذر گیا وہ اچہا اور بہتر تہا اوسکی گہر بار سے **ف** ابن عبد البر نی کہا کہ یہ قول یحیی کا حکم مین حدیث مرفوع کی ہی اسواسطی کہ اپنی رای سی ایسا مضمون کہہ نہین سکتی چنانچہ دارقطنی نی سنن مین ابوہریرہ سی بسند ضعیف روایت کیا کہ تم مین سی کوئی نماز پڑہتا ہی وقت پر لیکن جو اول وقت گذر گیا وہ بہتر تہا اوسکی گہر بار سے اور خود ابن عبد البر نی مرفوعًا ابن عمر سی روایت کیا کہ آدمی پالیتا ہی نماز کو لیکن جسقدر وقت گذر گیا وہ بہتر تہا اوسکی گہر بار سی اور اخراج کیا اس حدیث کا سعید بن منصور نی ابن عمر سی موقوفًا اور طلق بن حبیب سے مرسلًا مرفوعًا (زرقانی) **کہا** امام مالک نی اگر کوئی شخص سفر مین ہوا اور نماز کا وقت آجاوی پہر وہ شخص بہول کر بہشک کر نماز مین دیر کری یہانتک کہ اپنی گہر مین آجاوی اور وقت باقی ہو تو وہ نماز کو پورا پڑہی مثل مقیم کے قصر نہ کری اور جو وقت گذر گیا ہو تو قصر سی پڑہی کیونکہ اب تو وہ نماز کو قضا پڑہیگا اور قضا ویسی ہی پڑہی جاوے گے جیسے واجب ہوئی تہی **کہا** امام مالک نی ہمنی اپنی شہر والونکو اور اپنی شہر کے عالمون کو اسی حکم پر پایا۔ **کہا** امام مالک نی شفق سرخی کو کہتی ہین جو پچہم کی جانب ہوتی ہی تو جب سرخی جاتی رہی نماز عشا کا وقت آجاویگا اور مغرب کا گذر جاویگا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر اغمی علیہ فذہب عقلہ فلم یقض الصلوٰۃ **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر بیہوش ہوگئی اونکی عقل جاتی رہی پہر اونہون نی نماز کی قضا نہ پڑہی **کہا** امام مالک نی ہماری دانست مین وقت نماز کا جاتا رہا ہوگا کیونکہ جو شخص ہوش مین آجاوی اور وقت باقی ہو تو وہ نماز پڑہ لی

النوم عن الصلوٰۃ

نماز سے سو جانی کا بیان

عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من خیبر اسری حتی اذا کان من اخر اللیل عرس وقال لبلال اکلاء لنا الصبح ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وکلاء بلال ما قدر لہ ثم استند الی راحلتہ وہو مقابل الفجر فغلبتہ عیناہ فلم یستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من الرکب حتی ضربتہم الشمس ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ہذا یا بلال فقال بلال یا رسول اللہ اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتادوا فبعثوا رواحلہم واقتادوا شیئا ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاقام الصلوٰۃ فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح ثم قال حین قضی الصلوٰۃ من نسی الصلوٰۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ عز وجل یقول اقم الصلوٰۃ لذکری **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹی جنگ خیبر سی راتکو چلی جب اخیر رات ہوئی تو آپ اوتر پڑی اور بلال سی فرمایا کہ صبح کی نماز کا تم خیال رکہو اور آپ سو رہی اور اصحاب بہی سو رہی اور

خدا کو منظور تہا بلال جاگتے رہے پہر بلال نے تکیہ لگایا اپنی اونٹ پر اور منہ اپنا صبح کیطرف کیے ہی اور لگ گئی آنکہہ بلال کی تو نہ جاگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی شتر سوار یہانتک کہ پڑنے لگے اون پر تیزیں دہوپ کے۔ تب چونکے اولہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی یہ اے بلال کہا بلال نے زور کیا مجہہ پر اوسچیز نے جسنے آپ پر زور کیا یعنے نیند نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرو تو لادے لوگون نے کجاوی اپنی تہوڑی دور چلے تہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال کو تکبیر کہنے کا تو تکبیر کہی بلال نے نماز کی پہر نماز پڑہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی بعد اوسکے فرمایا جب نماز پڑہ چکے جو شخص بہولجاوی نماز کو تو چاہیے کہ پڑہ لی اوسکو جب یاد آوے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہی قایم کر نماز کو جسوقت یاد کرے مجکو **ف** ہر چند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکہین سوتی تہین اور دل نہ سوتا تہا مگر یہ پروردگار کا فضل ہے کہ ایک وقت دلکو بہی غافل کر دیا تاکہ امت کو یہ مسئلہ معلوم ہوجاوے بعد نماز کے آپنے کلیہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص بہول جاوے نماز کو جب یاد آوی پڑہ لے خواہ نیند کے سبب سے بہولجاوی یا جاگتے مین بہولجاوی اور بعض کہتی ہین کہ نیند کا مسئلہ تو خود آپ کی فعل سے صحابہ کو معلوم ہوگیا اور جاگ کر بہولجانیکا اتفاق نہوا تہا اسلیئے آپنے زبانی اوسکو بتادیا اور ایک حدیث مین سونی اور بہول جانی دونو کا ذکر آیا ہے جیسا کہ آگے آتی ہی عن زید بن اسلم انہ قال

عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ بطریق مکۃ ووکل بلالا ان یوقظہم للصلوۃ فرقد بلال و رقدوا حتی استیقظوا وقد طلعت علیہم الشمس فاستیقظ القوم وقد فزعوا فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرکبوا حتی یخرجوا من ذلک الوادی وقال ان ھذا واد بہ شیطان فرکبوا حتی خرجوا من ذلک الوادی ثم امرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینزلوا وان یتوضاؤا وامر بلالا ان ینادی بالصلوۃ او یقیم فصلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس ثم انصرف الیہم وقد رای من فزعہم فقال یا ایہا الناس ان اللہ قبض ارواحنا ولو شاء لردھا الینا فی حین غیر ھذا فاذا رقد احدکم عن الصلوۃ او نسیہا ثم فزع الیہا فلیصلہا کما کان یصلیہا فی وقتہا ثم التفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی بکر فقال ان الشیطان اتی بلالا وھو قائم یصلی فاضجعہ فلم یزل یھدئہ کما یھدئ الصبی حتی نام ثم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاخبر بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر فقال ابو بکر اشہد انک رسول اللہ

ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہی کہ رات کو اوترے راہ مین مکہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مقرر کیا بلال کو اسکام پر کہ جگا دیوین اونکو واسطے نماز کی تو سو گئی بلال اور سو گئی لوگ پہر جاگی اور سورج نکل آیا تہا اور گہبرائے لوگ بسبب قضا ہونی نماز کے تو حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوار ہونیکا تاکہ نکل جاوین اوس وادی سے اور فرمایا کہ اس وادی مین شیطان ہی پس سوار ہوئی اور نکل گئی اوس وادی سی تب حکم کیا اونکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم نے اوتر نی کا اور وضو کرنیکا اور حکم کیا بلال کو اذان کا یا تکبیر کا پھر نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے سب لوگون کے ساتھ پھر متوجہ ہوے آپ لوگون کیطرف اور دیکھا اونکی گھبراہٹ کو تو فرمایا
آپنے اے لوگو بیشک روک رکھا اللہ تعالے نے ہماری جانون کو اور اگر چاہتا تو وہ پھیر دیتا ہماری جانون کو
سوا اسوقت کے اور کسی وقت تو جب سو جاوے کوئی تم مین سے نماز سے یا بھول جاوے اوسکو پھر گھبرا کے اوٹھے
نماز کے لیے تو چاہیے کہ پڑھ لیوے اوسکو جیسے پڑھتا اوسکو وقت پر پھر متوجہ ہوئے آپ ابو بکر رضی اللہ
عنہ کی طرف اور فرمایا آپنے شیطان آیا بلال پاس اور وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے تو لٹا دیا اونکو پھر
لگا تھپکنے اونکو جیسے تھپکتے ہین بچے کو یہان تک کہ سو رہے وہ پھر بلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بلال کو پس بیان کیا بلال نے حال اپنا اوسیطرح جیسے فرمایا تھا آپنے حال اونکا ابو بکر رضہ سے تو کہا ابو بکر
رضہ نے مین گواہی دیتا ہون اس امر کے کہ آپ اللہ کے رسول ہین **ف** اگرچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو
پہلے سے بھی یقین تھا اس بات کا کہ آپ اللہ کے رسول ہین مگر یہ معجزہ دیکھکر اور بھی زیادہ یقین مین قوت
ہوئی اسواسطے پھر گواہی دی رسالت کی **النهي عن الصلوٰة بالهاجرة** ٹھیک دوپہر کے وقت
نماز کے ممانعت کا بیان **عن** عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا
عن الصلوٰة وقال اشتكت النار الى ربها فقالت يا رب اكل بعضي بعضا فاذن لها بنفسين في كل عام نفس
في الشتاء ونفس في الصيف **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیزی گرمی
کی جہنم کے جوش سے ہے تو جب تیز ہو گرمی تو تاخیر کرو نماز کے ٹھنڈ تک اور فرمایا آپنے شکوہ کیا آگ نے اپنے پروردگار
سے اور کہا کہ اے پروردگار مین اپنے کو آپ کھانے لگی تو اذن دیا اوسکو پروردگار نے دو سانس کا ہرسال اندر کو سانس
لینے کا جاڑے مین اور باہر کو سانس نکالنے کا گرمے مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گرمے کی شدت ہو
تو ظہر کے نماز دیر کرکے پڑھنا چاہیے اور یہی مذہب ہے ابن المبارک و احمد و اسحق کا **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰة فان شدة الحر من فيح جهنم وذكر ان النار اشتكت الى ربها فاذن لها في كل
عام بنفسين نفس في الشتاء ونفس في الصيف **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیز ہو
گرمی تو تاخیر کرو نماز کی ٹھنڈک تک اسلیئے کہ تیزی گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے اور فرمایا آپنے کہ آگ نے گلہ کیا پروردگار سے
تو اذن دیا پروردگار نے اوسکو دو سانس کا ایک سانس جاڑے مین اور ایک سانس گرمی مین **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰة فان شدة الحر من فيح جهنم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تیز ہو گرمی تو تاخیر کرو نماز کی ٹھنڈک تک کیونکہ تیزی گرمی کی جہنم کی جوش سے ہے **ف**
بعض لوگون نے فابردوا عن الصلوٰة کی یہہ معنے کیئے ہین کہ اول وقت پڑھو نماز کو مگر یہ معنی سیاق حدیث کی خلاف ہے

لہسن کہاکر مسجد مین جانا مکروہ ہی ۔

اور بخاری مسلم نی ابوذر رضہ سی روایت کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ سفر مین تہی تو موذن نی ارادہ کیا اذان کا فرمایا آپنی ٹہنڈا کر یہانتک کہ دیکہا ہمنی سایہ ٹیلون کا اس حدیث سی بہی معلوم ہوتا ہے کہ ابردوا عن الصلوۃ کے صحیح معنی وہی ہین جو ہمنی بیان کیی یعنی تاخیر کرو نماز کے ٹہنڈک تک (زرقانی)

النھی عن دخول المسجد بریح الثوم وتغطیۃ الفم فی الصلوۃ ✣ مسجد مین لہسن کہاکر جانیکی مانعت کا بیان ✣ اور نماز مین منہ ڈہانپنی کی ممانعت کا بیان

عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من ھذہ الشجرۃ فلا یقرب مساجدنا یوذینا بریح الثوم

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہایا اس درخت مین سے یعنی لہسن مین سی تو نزدیک نہو ہماری مسجدون کی تاکہ ہمکو تکلیف دیوی اوسکی بو سے **ف ۵** کچے لہسن یا کچی پیاز کہاکر مسجد مین جانا مکروہ ہی جب تک منہ مین بو رہی

عن عبد الرحمن بن المجبّر انہ کان یری سالم بن عبد اللہ اذا رای الانسان یغطی فاہ وھو فی الصلوۃ جبذ الثوب جبذا شدیدا حتی ینزعہ عن فیہ

ترجمہ عبد الرحمن بن مجبر سی روایت ہی کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر رضہ جب کسیکو دیکہتے تہے کہ منہ اپنا ڈہانپی ہی نماز مین کہینچ لیتی تہی کپڑا زور سی یہانتک کہ کہلجاتا منہ اوسکا

العمل فی الوضوء وضو کی ترکیب کا بیان

عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ انہ قال لعبد اللہ بن زید بن عاصم وھو جد عمرو بن یحیی وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تستطیع ان ترینی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضاء قال عبد اللہ بن زید نعم فدعا بوضوء فافرغ علی یدہ فغسل یدیہ مرتین مرتین ثم مضمض واستنثر ثلاثا ثم غسل وجھہ ثلاثا ثم غسل یدیہ مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بھما وادبر بدا بمقدم راسہ ثم ذھب بھما الی قفاہ ثم ردھما حتی رجع الی المکان الذی بدا منہ ثم غسل رجلیہ

ترجمہ عمرو بن یحیی المازنی اپنی باپ سی روایت کرتی ہین کہ انہون نے کہا عبد اللہ بن زید رضہ سے جو دادا ہین عمرو بن یحیی کی اور صحاب مین سی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تم مجہکو کہا سکتے ہو کسطرح وضو کرتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا انہون نی ہان تو منگایا انہون نی پانی وضو کا پہر ڈالا اوسکو اپنی ہاتہ پر اور دہویا دونو ہاتہون کو دو دو بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پہر منہ دہویا تین بار پہر دونو ہاتہ دہوئی کہنیون تک دو دو بار پہر مسح کیا سر کا دونو ہاتہون سی آگی سی لیگئے اور پیچہے سی لائی یعنی دونو ہاتہون سی مسح شروع کیا پیشانی سی گدّی تک پہر گدّی سی پیشانی تک لائی پہر دونو پیر دہوئی **ف ۵** عبد اللہ بن زید عمرو بن یحیی کی نہ دادا ہین نہ نانا یہ وہم ہو موطا کی رواۃ سے واقع ہوا ہی صحیح یہ ہی کہ ایک شخص نے پوچہا عبد اللہ سی اور وہ شخص عمارۃ بن ابی حسن تہا جو دادا ہی عمرو بن یحیی کا (زرقانی)

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا

وضو کی ترکیب کا بیان

توضاء احدکم فلیجعل فی انفه ماء ثم لینثر ومن استجمر فلیوتر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب وضو کرے کوئی تم مین سے تو ناک مین پانی ڈالکر چھنکے اور جو ڈھیلے لیوے واسطے استنجا کے تو طاق لیوے عن
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضاء فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وضو کرے تو ناک چھنکے اور جو ڈھیلے لیوے تو طاق لیوے کہا
یحیی نے سنا مین نے مالک سے کہتے تہے اگر کوئی شخص ایک ہی چلو لیکر کلی بھی کرے اور ناک مین پانی بھی ڈالے تو کچھ
حرج نہین ہی عن مالک انہ بلغہ ان عبد الرحمن بن ابی بکر دخل علی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات
سعد بن ابی وقاص فدعا بوضوء فقالت لہ عائشۃ یا عبد الرحمن اسبغ الوضوء فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول ویل للاعقاب من النار ترجمہ امام مالک روایت کرتے ہین کہ مجھکو پہنچا کہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رض
گئے ام المومنین عائشہ رض پاس جس دن مرے ہین سعد بن ابی وقاص رض تو منگایا عبد الرحمن نے پانی وضو کا تب
کہا عائشہ نے پورا کر وضو کو کیونکہ مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے خرابی ہی ایڑیون کو
آگ سے ف ۃ یعنی خرابی ہی اون لوگون کے لیے جنکے ایڑیان وضو مین سوکھی رہجاتی ہین یا خود ایڑیون
کی خرابی ہی جہنم کی آگ اونکو جلا دیگی اسیطرح تمام اعضای وضو کا حکم ہی کوئی عضو سوکہا نہ رہ جاوے احتیاط رکھے
عن عبد الرحمن بن عثمان التیمی انہ سمع عمر بن الخطاب یتوضاء بالماء وضوء لما تحت ازارہ ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان رض
سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رض کہتے تہے کہ پانی سے دہووے اپنی ستر کو ف ۃ پاخانہ کی بعد ڈہیلا ین سے پاک
کرکے پہر پانی لینا ادب ہی اور موجب فضیلت ہی ابن خزیمہ اور بزار نے عویم بن ساعدہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے مسجد قبا مین تو کہا وہان کے لوگون سے کہ اللہ نے تمہاری تعریف کی ہی طہارت کے باب مین تو کیسی
طہارت تمہاری کہا انہون نے یا رسول اللہ ہم نہین جانتے مگر ہماری ہمسایہ مین چند یہودی رہتے تہے وہ پاخانہ کرکے پانی سے
استنجا کرتے تہے تو ہم نے بھی ایسا ہی کیا اور بزار کی عبارت یہ ہی کہ ہم بعد ڈہیلون کی پانی سے پاک کرتے ہین تو فرمایا آپنے یہ
بہی مراد ہی خداوند کریم کی لازم پکڑو تم اسکو اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم استنجا پانی سے کرتے تہے
کہا یحیی نے پوچھے گئے امام مالک اس شخص سے جسنے وضو کیا تو بہولکر قبل کلی کرنیکی منہ دہولیا یا پہلے ہاتہ دہولیے اور منہ
نہ دہویا کہا امام مالک نے جس شخص نے منہ دہولیا کلی کرنیکی پیشتر وہ تو کلی کرلیوے اور دوبارہ منہ نہ دہووے لیکن جسنے ہاتہ
دہولیے منہ دہونیسے پیشتر تو اوسکو چاہیے کہ منہ دہوکر ہاتہون کو دوبارہ دہووے تاکہ دہونا ہاتہ کا بعد دہونے منہ کے ہو جاوے
جب تک وضو کرنیوالا اپنی جگہ مین ہی یا قریب اوسکی ۃ تو اگر وضو کرنیوالا وضو کرکے اوتہہ گیا اور اعضا اوسکے سوکہہ گئے تو
صرف منہ کو دہولیوے (زرقانی) کہا یحیی نے پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سے جو وضو مین کلی کرنا یا ناک مین پانی
ڈالنا بہولگیا اور نماز پڑہلی کہا مالک نے ہوگئی نماز اوسکی دوبارہ پہر نماز پڑہنا لازم نہین لیکن آیندہ کی نماز کیواسطے کلی کرلیوے

یا ناک مین پانی ڈال لیوی **وضوء النایم اذا قام الی الصلوٰۃ** جوکوئی سوکر نماز کو اوٹھی اوسکی

وضو کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استیقظ احدکم من نومہ فلیغسل یدہ قبل ان یدخلہا فی وضوئہ

فان احدکم لا یدری این باتت یدہ **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب سوکر اوٹھی کوئی

تم مین سی تو پہلے اپنی ہاتہ دہوکر پانی مین ہاتہ ڈالی اسلیئی کہ معلوم نہین کہان رہی ہتیلی اوسکی **ف** یعنے پاک جگہ

یا ناپاک جگہہ بعض لوگون کی نزدیک یہ حکم استحبابا ہی لہذا بعضون کے نزدیک جو تاجب رات کو سوکر اوٹھی اور استحبابا

جب دن کو سوکر اوٹھی (زرقانی) **عن** زید ابن اسلم ان عمر بن الخطاب قال اذا نام احدکم مضطجعا فلیتوضاء **ترجمہ** زید بن اسلم سے

روایت ہی کہ کہا عمر بن الخطاب نی جو شخص تم مین سی سو جاے لیٹ کر تو وضو کرے **عن** زید بن اسلم ان تفسیر ہذہ

الآیۃ یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین

ان ذلک اذا قمتم من المضاجع یعنی النوم **ترجمہ** زید بن اسلم رح نی کہا کہ یہ جو فرمایا اللہ جل جلالہ نی جب اوٹھو تم نماز کی لیے

تو دہو منہ اپنا اور ہاتہ اپنی کہنیون تک اور مسح کرو سرون پر اور دہو پاؤن اپنی ٹخنون تک اس سی یہ غرض ہی کہ جب

اوٹھو نماز کی لیئی سوکر **ف** ورنہ جب کوئی نماز کو اوٹھی تو اوسکو وضو کرنا لازم ہوگا کہا امام مالک نی ہماری نزدیک

نکسیر پھوٹنی یا خون نکلنی یا پیپ بہنی سی وضو لازم نہین آتا بلکہ وضو نہ کرے مگر اوس حدث سی جو دبر یا ذکر سی نکلے

یا سو جاوے **عن** ابن عمر انہ کان ینام جالسا ثم یصلی ولا یتوضاء **ترجمہ** ابن عمر سی روایت ہی کہ وہ بیٹھے بیٹھے سو جاتی تھے

پہر نماز پڑہتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے **الطہور للوضوء** وضو کے پانی کا بیان **عن** ابی ہریرۃ

یقول جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضانا بہ

عطشنا افنتوضا من ماء البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو الطہور ماءہ الحل میتتہ **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی کہ

ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس تو کہا اوسنی یا رسول اللہ ہم سوار ہوتی ہین سمندر مین اور

اپنی ساتہ پانی تہوڑا رکہتی ہین اگر اوسی سی وضو کرین تو پیاسے رہین کیا سمندر کے پانی سی ہم وضو

کرین فرمایا آپنی پاک ہی پانی اوسکا حلال ہی مردہ اوسکا **ف** اگرچہ سائل نی صرف سمندر کے

پانی کا حال پوچہا تہا مگر آپنی سمندر کے کہانی کا بہی حال بیان کردیا کیونکہ جیسے وہان پانی کی کمی ہوتی ہی

کبہی کہانے کی بہی کمی ہونے سے حلال ہے مردہ اوسکا یعنی جتنے جانور سمندر مین رہتی ہین خشکی زندگی

بغیر پانی کے نہین ہو سکتے وہ سب حلال ہین اگرچہ مچہلی کے صورت پر نہون بلکہ کتی یا سور کے صورت

ہون (زرقانی) امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس حدیث مین مردہ سے صرف مچہلی مراد ہے نہ اور جانور

سمندر کے مگر اس تخصیص پر کوئی دلیل صریح چاہیئے اور یہ حدیث مطلق ہے زرقانی کہتے ہین یہ

حدیث ایک بڑی اصل ہی اصول اسلام سی تمام ایمہ نی اوسکو قبول کیا ہی اور فقہا نے اوسکی ساتہہ تمسک

کیا ہی ہر زمانہ مین ہر ملک مین اور روایت کیا اس حدیث کو بڑی بڑی اماموں نے مثل مالک اور شافعی اور احمد اور صحاب
سنن اربعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نی طرق متعددہ سے اور صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن مندہ نے
اور ترمذی نی حسن صحیح کہا اور کہا کہ پوچھا مینے بخاری سی تو انہوں نے بہی صحیح کہا انتہی (زرقانی) **عن** كبشة بنت كعب بن مالك

ان ابا قتادة دخل عليها فسكبت له وضوء فجاءت هرة لتشرب منه فاصغى لها ابو قتادة الاناء حتى شربت

قالت كبشة فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي قالت فقلت نعم فقال ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم قال انها ليست بنجس انما هي من الطوافين عليكم والطوافات ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہی کہ ابوقتادہ انصاری
رضی اللہ عنہ گئی اونکی پاس تو کہا کبشہ نی ایک برتن مین پانی اونکی وضو کی لیئی پس آئی بلی اسمین سے پینی کو تو جہکا دیا برتن کو
ابوقتادہ نی یہانتک کہ پی لیا بلی نی پانی کہا کبشہ نی دیکہہ لیا ابوقتادہ نی کہ مین اونکی طرف تعجب سے دیکہتی ہون تو پوچھا ابوقتادہ
نے کیا تعجب کرتے ہو تم ای بہتیجے میری کہا مینے ہان تو کہا ابوقتادہ نی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلی ناپاک نہین ہے
وہ تو رات دن پہرنیوالیون مین سے ہی تمہر کہا یحیی نی کہا امام مالک نی کچہ حرج نہین بلی کی جہوٹی مین مگر جب اوسکی منہ پر پلیدی
معلوم ہو **عن** يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب ان عمر بن الخطاب خرج في ركب فيهم عمرو بن العاص حتى وردوا

حوضا فقال عمرو بن العاص لصاحب الحوض يا صاحب الحوض هل ترد حوضك السباع فقال له عمر بن الخطاب

يا صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد على السباع وترد علينا ترجمہ یحیی بن عبد الرحمن سی روایت ہی کہ عمر بن الخطاب
نکلے چند سوارون مین اونمین عمرو بن العاص بہی تہی راہ مین ایک حوض ملا تو عمرو بن العاص نے حوض والی سی پوچھا کہ تیری
حوض پر درندی جانور پانی پینی کو آتی ہین تو کہا عمر بن الخطاب نے ای حوض والی مت بتا ہمکو کسلیئے کہ درندہ کبہی ہمسے آگی آتی ہین
اور کبہی ہم درندونسے آگی آتی ہین **ف** یعنی یہہ جنگل کا حوض ہی یہان رات دن یہی کارخانہ جاری ہی کہ آدمی انکر پانی
پیتے ہین اسکو پہر درندہ پہر آدمی پہر درندہ اسلیئے بضرورت یہ پاک ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی درندونکی لیئی ہی جو وہ
پی گئی اور ہمارے لیئی ہے جو باقی ہی پینے کے لیئے اور طہارت کرنیکے لئے روایت کیا اسکو عبد الرزاق نی اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نی پانی پاک ہی اوسکو کوئی چیز نجس نہین کرتی روایت کیا اوسکو طیالسی اور شافعی اور احمد وغیرہم نی (زرقانی)

عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول ان كان الرجال والنساء ليتوضأون في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتی تہی کہ مرد اور عورتین وضو کرتی تہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اکہٹا **ف**
ایک برتن سی جیسا کہ روایت کیا ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابوداود نے کہ ڈالتے تہے ہم ہاتہ اپنی برتن مین کہا زرقانی
نے ظاہر حدیث یہ ہے کہ عورت مرد ملکر ایک ہی وقت مین وضو کرتی تہی قبل اوترنے آیت حجاب کے اور بعد اوترنے حجاب کے
یہ حدیث خاص ہو گی ازواج اور محارم کے ساتہ اور صحیح ابن خزیمہ مین مروی ہی ابن عمر سے کہ انہون نی دیکہا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم اور اونکی اصحاب کو اور عورتونکو سب ملکر ایک ہی برتن سی وضو کرتے تہی اور اس حدیث سی یہ بات نکلتی ہے

کہ عورت کی وضو سی جو پانی بچ رہی اوس سی وضو درست ہی اور یہی مذہب ہی جمہور کا **مالا یجب فیہ الوضوء**

جن امورات سی وضو لازم نہین آتا اونکا بیان **عن** ام ولد لابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف انہا سالت ام سلمۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امراۃ اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر قالت ام سلمۃ قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہ ما بعدہ **ترجمہ** ابراہیم بن عبد الرحمن کی ام ولد نی پوچہا ام المومنین ام سلمہ رضی سی میرا دامن
نیچا اور لنبا رہتا ہی اور ناپاک جگہہ مین چلنی کا اتفاق ہوتا ہی تو کہا ام سلمہ نی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
پاک کرتا ہی اوسکو جو بعد اوسکی ہی **ف ه** یعنی اگر کسی دامن مین راہ کی نجاست لگ جاوی اور پہر وہ دامن پاک
زمین سی بہی لگی اور خشک ہوجاوی تو مل دینی سی یا جہاڑ دینی سی پاک ہوجاوے گا بسبب ضرورت اور رفع حرج کی (مصفی)

عن مالک انہ رای ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن یقلس مرارا وہو فی المسجد فلا ینصرف ولا یتوضا حتی یصلی
ترجمہ امام مالک کہتی ہین کہ مینی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کو دیکہا کئی مرتبہ اونہون نی قی کی پانی اور وہ مسجد مین تہی پہر نہ
نکلیا اور نماز پڑہ لی کہا یحیی نی پوچہی گئی مالک اوس شخص سی جسنی قی کا کہانا نکلا کیا اوسپر وضو ہی کہا اوسپر وضو نہین ہی
بلکہ کلی کرڈالی اور منہ دہولیوی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر حنط ابنا لسعید بن زید وحملہ ثم دخل المسجد فصلی
ولم یتوضا **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضی نی خوشبو لگائی سعید بن زید کی بچی کو جو میت تہا اور اوٹہایا
اوسکو پہر مسجد مین آئی اور نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **ف ه** اس اثر سے معلوم ہوا کہ مردہ کی اوٹہانی یا خوشبو لگانی
سے وضو نہین جاتا اور بعض نسخون مین موطا کی بجای حنط کی حنک ہی جسکی معنی یہ ہوتی ہین کہ کہجور چبا کر بچی کے منہ مین
دی اور امام محمد نی حنط روایت کیا ہی اور یہی ٹہیک ہے جیسا روایت کیا بخاری نی (محلی) کہا زرقانی نی کہ غرض امام مالک
کی اس اثر کی لانی سے یہ ہے کہ وہ جو حدیث مروی ہی مرفوعا جو شخص میت کو غسل دیوی وضو کرے اور جو میت کو
اوٹہاوی وہ وضو کرے اوسپر عمل نہین کیا علمانی اور شاید وہ امر استحبابا ہو یا مراد اوس سے یہ ہی کہ جو جنازہ اوٹہاوی
اوسکو باوضو رہنا چاہیئے تاکہ نماز جنازہ فوت نہو جاوی اور اس حدیث کو ابوداود نی روایت کیا ہی اور راوی اوسکی
سب ثقہ ہین مگر عمرو بن عمیر مجہول ہی اور ابو داود نی اس حدیث کو منسوخ کہا ہے لیکن اوسکی ناسخ کو بیان نہین کیا
اور حاکم نی حکایت کی کہ اس باب مین کوئی حدیث ثابت نہین (زرقانی) اور شاہ ولی اللہ صاحب نی مصفی اور مسوی مین
لکہا ہی کہ جمہور علما اسی پر ہین کہ میت کی اوٹہانی سی وضو لازم نہین آتا کہا یحیی نی سوال ہوا مالک سی کہ قی مین
وضو ہی یا نہین کہا وضو نہین ہی مگر کلی کرلے اور منہ دہو ڈالی **ترک الوضوء مما مست النار**

جو کہانا آگ سی پکا ہوا اوسکے کہا کر وضو نہ کرنے کے بیان مین **عن** عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دست کا گوشت بکری کا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** سوید بن النعمان انہ اخبرہ ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصہباء وہی من ادنی خیبر نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یوت الا بالسویق فامر بہ فثری فاکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکلنا ثم قام الی المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلی ولم یتوضاء **ترجمہ** سوید بن النعمان رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ وہ نکلی ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سال جنگ خیبر ہوئی یہانتک کہ جب پہنچی صہبا مین جو ایک موضع ہی نیچے کی جانب خیبر سی مدینہ کی طرف اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مانگا آپنی توشہ تو نہ آیا مگر ستو پس حکم کیا آپنی اوسکی گہولنی کا سو گہولا گیا پہر کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم لوگون نے پہر کہڑی ہوئے آپ نماز مغرب کی لئی کلی کرکے اور ہمنی بہی کلیان کرلین پہر نماز پڑہی آپنی اور وضو نہ کیا **عن** ربیعۃ بن عبد اللہ بن الھدیر انہ تعشی مع عمر بن الخطاب ثم صلی ولم یتوضاء **ترجمہ** ربیعہ بن عبد اللہ نی شام کا کہانا کہایا حضرت عمر کے ساتہ پہر حضرت عمر نے نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** ابان بن عثمان ان عثمان بن عفان اکل خبزا ولحما ثم مضمض وغسل یدیہ ومسح بہما وجہہ ثم صلی ولم یتوضاء **ترجمہ** ابان بن عثمان سی روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی نی روٹی اور گوشت کہا کر کلی کی اور ہاتہ دہو کر منہ پونچہا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** مالک انہ بلغہ ان علی بن ابی طالب وعبد اللہ بن عباس کانا لا یتوضئان مما مست النار **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا حضرت علی اور عبد اللہ بن عباس سے کہ وہ دونو وضو نکرتے تہی اوس کہانی سی جو آگ سی پکا ہو **عن** یحیی بن سعید انہ سال عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن الرجل یتوضاء للصلوۃ ثم یصیب طعاما قد مستہ النار ایتوضاء قال رایت ابی یفعل ذلک ولا یتوضاء **ترجمہ** یحیی بن سعید نی پوچہا عبد اللہ بن عامر سی کہ ایک شخص وضو کرے نماز کی لئی پہر کہاوی وہ کہانا جو پکا ہوا آگ سی کیا وضو کرے دوبارہ کہا عبد اللہ نی کہ دیکہا مینے اپنے باپ عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک کو جو صحابی مشہور ہین کہ وہ آگ کا پکا ہوا کہانا کہاتی تہی پہر وضو نہین کرتے تہے **عن** ابی نعیم وہب بن کیسان انہ سمع جابر بن عبد اللہ الانصاری یقول رایت ابا بکر الصدیق اکل لحما ثم صلی ولم یتوضاء **ترجمہ** ابو نعیم وہب بن کیسان نی سنا جابر بن عبد اللہ رضی سی کہ انہون نی دیکہا ابا بکر صدیق کو گوشت کہایا پہر نماز پڑہے اور وضو نہ کیا **عن** محمد بن المنکدر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی لطعام فقرب الیہ خبز ولحم فاکل منہ ثم توضاء ثم صلی ثم اتی بفضل ذلک الطعام فاکل منہ ثم صلی ولم یتوضاء **ترجمہ** محمد بن المنکدر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہوئی کہانی کی تو سامنے کیا گیا اونکے روٹی اور گوشت پس کہایا آپنی اوسمین سی اور وضو کر کر نماز پڑہی پہر اوس کہانیکا بچا ہوا آیا اوسکو کہا کر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** عبد الرحمن بن زید الانصاری ان انس بن مالک قدم من العراق فدخل علیہ ابو طلحۃ وابی بن کعب فقرب لہما طعاما قد مستہ النار فاکلوا منہ فقام انس فتوضاء فقال ابو طلحۃ وابی بن کعب ما ھذا یا انس اعراقیۃ فقال انس

انس لیتنی لم افعل و قام ابو طلحة و ابی بن کعب فصلیا و لم یتوضئا **ترجمہ** عبد الرحمن بن زید انصاری سی روایت ہی کہ
انس بن مالک جب آئی عراق سی تو گئی اونکی ملاقات کو ابو طلحہ اور ابی بن کعب تو سامنی کیا انس نے اون دونو
کے کہانا جو پکا ہوا تہا آگ سی پہر کہایا سب نے تو اوٹہی انس اور وضو کیا پس کہا ابو طلحہ اور ابی بن کعب نے کہ کہانا کہا کر
وضو کرنا کیا تمنے عراق سی سیکہا ہے پس کہا انس نی کاش مین وضو نکرتا اور کہڑے ہوئی ابو طلحہ اور ابی بن کعب
تو نماز پڑہی دونون نی اور وضو نکیا **جامع الوضوء** اس باب مین مختلف مسائل طہارت کی مذکور ہین

عن عروة بن الزبیر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل عن الاستطابة فقال او لا یجد احدکم ثلثة احجار
ترجمہ عروہ بن الزبیر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی استنجا سی تو فرمایا آپنی کیا نہین پاتا
کوئی تم مین سی تین پتہر **ف** یعنی تین پتہر پاک کرنیکے لئے کافی ہین اور دوسی بہی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے استنجا کیا ہے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج الی المقبرة فقال السلام علیکم
دار قوم مؤمنین و انا ان شاء الله بکم لاحقون وددت انی قد رایت اخواننا قالوا یا رسول الله السنا
باخوانك قال بل انتم اصحابی و اخواننا الذین لم یاتوا بعد و انا فرطهم علی الحوض فقالوا یا رسول الله
کیف تعرف من یاتی بعدك من امتك قال ارایت لو کان لرجل خیل غر محجلة فی خیل دهم بهم الا یعرف خیله قالوا بلی
یا رسول الله قال فانهم یاتون یوم القیامة غرا محجلین من الوضوء و انا فرطهم علی الحوض فلا یذادن رجل عن
حوضی کما یذاد البعیر الضال فاناديهم الا هلم الا هلم الا هلم فیقال انهم قد بدلوا بعدك فاقول فسحقا فسحقا فسحقا
ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے مقبرہ کو سو کہا سلام ہی تمہاری پر ای قوم مومنونکے
اور ہم اگر خدا چاہی تو تمسے ملنے والی ہین تمنا کی مینی کہ ہین دیکہہ اون اپنی بہائیونکو تو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا
نہین ہین ہم بہائی آپکی فرمایا بلکہ تم بہائیون سی بڑہکر اصحاب ہو میری اور بہائی میری وہ لوگ ہین جو ابہی
نہین آئی دنیا مین اور مین قیامت کی روز اونکا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر تب کہا صحابہ نی یا رسول اللہ
آپ کیونکر پہچانینگی اون لوگونکو قیامت کی روز جو دنیا مین بعد آپکی پیدا ہونگی امت مین آپکی فرمایا آپنی تم مجکو
بتلاؤ اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید پانون کی گہوڑے خالص مشکی گہوڑون مین ملجاوین کیا وہ اپنی گہوڑے پہچانیگا
کہا صحابہ نے پہچانیگا پس فرمایا آپنی کہ قیامت کی روز وہ بہائی میری آوینگی چمکتی ہونگی منہ اور پانون اونکی وضو سی اور مین اونکا
پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر تو ایسا نہو کہ کوئی شخص نکالا جاوے میرے حوض سے جیسے نکالا جاتا ہی وہ اونٹ جو اپنی مالک سی چہٹ گیا ہو
تو پکارونگا مین اونکو ادہر آؤ ادہر آؤ ادہر آؤ کہا جاویگا مجہسے کہ ان لوگونے بدلدیا تیری سنت کو بعد تیرے تب مین کہنی لگونگا
دور ہو دور ہو **ف** معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چہوڑکر دوسرا طریقہ اختیار کرنیکا وبال ایسا سخت ہے
کہ آپ خود باوصف کثرت رحمت اور شفقت کے فرماوینگے دور ہو دور ہو ابن عبد البر نی کہا جو شخص دین مین ایسی بات نکالیگا

اس باب مین مختلف مسائل طہارت کی مذکور ہین

جس سی اللہ راضی نہین تو وہ حوض کوثر پر سی نکالا جاویگا اس حدیث کی یہان ذکر کرنے سے یہ غرض ہے کہ اعضاء وضو کو
مقدار فرض سی زیادہ دہونا مستحب ہے (زرقانی ومصفے) **عن** حمران مولی عثمان بن عفان ان عثمان بن عفان جلس
علی المقاعد فجاء المؤذن فاذنه بصلوة العصر فدعا بماء فتوضاء ثم قال والله لاحدثنكم حديثا لولا انه فی
كتاب الله ما حدثتكموه ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من امرئ يتوضاء فيحسن وضوءه ثم يصلی
الصلوة الا غفر له ما بينه وبين الصلوة الاخرى حتى يصليها **ترجمہ** روایت ہی حمران سی جو مولی (غلام آزاد) ہین عثمان بن عفان
رضی کی کہ عثمان بن عفان بیٹہے تہی چبوترہ پراتنی مین موذن آیا اور نماز عصر کی خبر دی حضرت عثمان نی پانی منگوایا اور وضو
کیا پہر کہا کہ قسم خدا کی مین تمسی ایک حدیث بیان کرتا ہون اگر وہ حدیث اللہ کی کتاب مین نہوتی تو مین بیان نکرتا سنا مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ وضو کری اچہی طرح پہر نماز پڑہی مگر جتنی گناہ اوسکی اس نماز سے
لیکر دوسری نماز تک ہونگی سب معاف کردی جاوینگی یہانتک کہ دوسری نماز پڑہے کہا یحییے نی کہا امام مالک نے کہ مراد حضرت عثمان کے
شاید یہہ آیت ہی اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين **ف** ۵
یعنی قائم کر نماز کو دونون طرف دنکی اور کتنی ساعتین رات سے تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیونکو یہ نصیحت ہے واسطی ذکر کرنیوالونکی
نیکیان دور کرتے ہین برائیونکو یعنی طرح جو نیکیان کری اوسکی برائیان معاف ہون اور جو نیکیان پکڑے اوس سے خو بری برائیونکی چہوٹے
اور جس ملک مین نیکیونکا رواج ہو وہان ہدایت آوی اور گمراہی مٹی لیکن تینون جگہہ ان غالب چاہیے جتنا میل و تناصابون
(موضح القران) **عن** عبد الله الصنابحي ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا توضاء العبد المؤمن فمضمض
خرجت الخطايا من فيه فاذا استنثر خرجت الخطايا من انفه فاذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه
حتى تخرج من تحت اشفار عينيه فاذا غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من تحت اظفار
يديه فاذا مسح براسه خرجت الخطايا من راسه حتى تخرج من اذنيه فاذا غسل رجليه خرجت الخطايا من
رجليه حتى تخرج من تحت اظفار رجليه قال ثم كان مشيه الى المسجد وصلوته نافلة له **ترجمہ** روایت ہے
عبد اللہ صنابحی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت وضو شروع کرتا ہی بندہ مومن پہر کلی کرتا ہی نکلجاتی ہین گناہ
اوسکی منہ سے پہر جسوقت ناک سنکتا ہی نکلجاتی ہین گناہ اوسکی ناک سی پہر جسوقت منہ دہوتا ہی نکلجاتی ہین گناہ اوسکی منہ
سے یہانتک کہ نکلجاتی ہین پلکون کی اوگنے کی جگہہ کے نیچی سی یعنی پپوٹون سی پہر جسوقت ہاتہ دہوتا ہی نکل جاتی ہین گناہ
اوسکی دونون ہاتہون سی یہانتک کہ نکلجاتی ہین دونو ہاتہ کی ناخونون سی پہر جسوقت مسح کرتا ہی سر کا نکل جاتی ہین
گناہ اوسکی سر سی یہانتک کہ نکل جاتی ہین اوسکی دونو کانون سی پہر جسوقت پانون دہوتا ہی نکلجاتی ہین گناہ
اوسکی دونو پاؤن سی یہانتک کہ نکلجاتی ہین اوسکی دونو پاؤن کی ناخونون سی پہر چلنا اوسکا مسجد کیطرف اور نماز
الگ ہی یعنی اوسکا ثواب جداگانہ ہی **ف** ۵ گناہون سی صغائر مراد ہین نہ کبائر تو جس شخص کی سب گناہ صغائر ہین

اوسکی بالکل معاف ہوجاتی ہین اور جسکی صغائر و کبائر دونو ہین تو صغائر عفو ہوجاتی ہین اور جسکی کا گناہ کبائر ہین تو
اونمین تخفیف ہوجاتی ہی بقدر صغائر اور جسکی پاس نہ صغائر ہین نہ کبائر اوسکی نیکیونمین ترقی ہوتی ہی ایسا ہی بیان کیا
علمانی اس حدیث کی شرح مین مگر ظاہر حدیث مطلق ہی شامل ہی صغائر اور کبائر کو (زرقانی) عن ابی ہریرة ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال اذا توضاء العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرجت من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع
الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرجت من يديه كل خطيئة بطشتها يداه مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا
غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع اخر قطر الماء حتى يخرج
نقيا من الذنوب ترجمہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت وضو شروع کرتا ہی
بندہ مسلمان یا مومن پہر دہوتا ہی منہ اپنا نکلجاتا ہی اوسکی منہ سی جو گناہ کہ دیکہا تہا اوسکو اپنی آنکہون سی ساتہ پانی کی یا ساتہ
اخیر قطرہ کی پانی سی پہر جب ہاتہ دہوتا ہی نکلجاتا ہی اوسکی ہاتہون سی جو گناہ کہ پکڑا تہا اوسکو اوسکی ہاتہون نی ساتہ پانیکے
یا ساتہ اخیر قطرہ پانی کی پہر جب دہوتا ہی پانون اپنی نکلجاتا ہی جو گناہ کہ چلی تہی اوسکی لیی پاوٴن اوسکی ساتہ پانیکے یا ساتہ
آخر قطرہ پانیکے یہانتک کہ نکل آتا ہی پاک صاف گناہون سی **ف** اس حدیث مین راوی کو دو مقام پر شک ہے
ایک یہہ کہ شروع حدیث مین حضرت نی بندہ مسلمان فرمایا یا بندہ مومن دوسرے یہہ ساتہ پانیکے فرمایا یا ساتہ اخیر قطرہ پانی کے
اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ شک نہین راوی کو بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسطور فرمایا ہی تاکہ معلوم ہو کہ مسلمان اور
مومن کے ایک معنی ہین اور شروع ہوتا ہی نکلنا گناہ کا پانی بہنی کی شروع سی اور تمام ہوتا ہے نکلنا اوسکا اخیر قطرہ پانیکی ساتہ
(زرقانی) عن انس بن مالك انه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وحانت صلوة العصر فالتمس
الناس وضوء فلم يجدوه فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء في اناء فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك
الاناء يده ثم امر الناس يتوضاء ون منه قال انس فرايت الماء ينبع من تحت اصابعه فتوضاء الناس حتى توضاؤا
من عند اخرهم ترجمہ انس بن مالک رض سی روایت ہی کہ دیکہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب قریب آگیا تہا عصر کا
وقت پس ڈہونڈہا لوگون نی پانی وضو کی لئی مگر نہ پایا اور ایک برتن مین پانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنی
اپنا ہاتہ اوس برتن مین رکہدیا اور لوگون کو حکم دیا وضو کرنیکا انس رض کہتے ہین کہ مین دیکہتا تہا پانیکا فوارہ نکلتا تہا
آپکی انگلیونکی نیچی سی پہر وضو کرلیا لوگون نی یہانتک کہ جو سبکے اخیر مین تہا اوسنی بہی وضو کرلیا **ف** وہ برتن ایک
پیالہ تہا جو آدہا یا تہائی پانی سی بہرا تہا اور وضو کرنیوالی قریب تین سو آدمیون کے تہی یہ معجزہ ہماری پیغمبر صاحب کا
حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کے معجزہ سی بہی زیادہ عجیب ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کی معجزہ سے پتہر سی پانی نکل آتا تہا
اور یہ انگلیون سی نکلتا تہا سبحان اللہ ہزار جان سی قربان اپنی پروردگار کی ہونا چاہیے جسنے اپنی بندونکی سمجہانیکی لئی
ہر طرحکی معجزات پیغمبرونکو عطا فرمائی (زرقانی) مع زیادة عن نعيم بن عبد الله المجمر انه سمع ابا هريرة يقول من

توضأ فاحسن وضوئہ ثم خرج عامدا الی الصلوۃ فانہ فی صلوۃ مادام یعمد الی الصلوۃ وانہ یکتب لہ باحدی خطوتیہ حسنۃ ویمحی عنہ بالاخری سیئۃ فاذا سمع احدکم الاقامۃ فلا یسع فان اعظمکم اجرا ابعدکم دارا قالوا لم یا ابا ھریرۃ قال من اجل کثرۃ الخطا **ترجمہ** نعیم بن عبداللہ نے سُنا ابوہریرہ سے کہتی تہی جسنی وضو کیا اچہی طرح پہر نکلا نماز کی نیت سی تو وہ گویا نماز مین ہی جب تک نماز کا قصد رکہتا ہی ہر ایکقدم پر ایک نیکی لکہی جاتی ہی اور دوسری قدم پر ایک برائی مٹائی جاتی ہی توجب کوئی تم مین سی تکبیر نماز کی سُنی تو نہ دوڑی کیونکہ زیادہ ثواب اوسکو ہی جسکا مکان زیادہ دور ہی کہا انہون نی کیون ای ابی ہریرہ کہا اسوجہ سی کہ اوسکی قدم زیادہ ہونگی **عن** یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یسأل عن الوضوء من الغائط بالماء فقال سعید انما ذلک وضوء النساء **ترجمہ** سعید بن المسیب سوال کئی گئی بعد پیخانہ کی پانی لینی سی تو کہا کہ یہہ طہارت عورتونکی ہی **ف م** یعنی مرد کو استنجا کرنا ڈہیلون سی کفایت کرتا ہے اور پانی سی آبدست لینا عورتون کا کام ہی اور قاضی ابو الولید نی کہا کہ اس کے دو معنی ہوسکتے ہین ایک یہ کہ عادت عورتونکی یہ ہی کہ پانی سی آبدست کرتی ہین اور مردون کی یہ ہی کہ ڈہیلون سی پاک کرتی ہین دوسرے یہ کہ مردونکو آبدست پانی سے کرنا معیوب ہے لیکن یہ امام مالک اور اکثر اہل علم کا مذہب نہین ہی نووی نی کہا جس پر اجماع کیا اہل فتوی اور جمہور علمانے وہ یہ ہی کہ ڈہیلون سی پاک کرکے پانی سی آبدست کرنا افضل ہے اور جو ایک پر اکتفا کری تو بہی جایز ہی لیکن پانی پر اکتفا کرنا بہتر ہے محلی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پی جاوی کتا تمہاری کسی کے برتن مین تو دہو ڈالی اوسکو سات بار **عن** مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استقیموا ولن تحصوا وخیر اعمالکم الصلوۃ ولا یحافظ علی الوضوء الا مؤمن **ترجمہ** مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہی راہ پر رہو اور نہ شمار کرسکو گی تم اوسکی ثواب کا یا نہ طاقت رکہو گی تم استقامت کی اور سب کامون مین تمہاری بہتر نماز ہی اور نہ محافظت کریگا وضو پر مگر مومن **ف م** ابن ماجہ اور بیہقی نی اس حدیث کو مسندًا ابن عمر وسی روایت کیا ہے اور اوسمین یہ ہی کہ جانو تم افضل تمہارے کامونمین نماز ہی اور روایت کیا اوسکو احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم نی ثوبان سی (زرقانی)

ماجاء فی المسح بالراس والاذنین

سر اور کانون کے مسح کا بیان

عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یاخذ الماء باصبعیہ لاذنیہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر اپنی کانون کی مسح کیواسطے دو انگلیون سے پانی لیتے تہی **ف م** بیہقی اور حاکم نی لسند صحیح روایت کیا عبداللہ بن زید سی کہا کہ دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تہی اور لیتی تہی واسطے دونو کانون اپنی کی نیا پانی سوا اوس پانی کی جو لیا تہا سر کے لئی اور حدیث مشہور کہ دونو کان سر مین سے ہین اگر صحیح ہو تو اس بات پر دلالت کریگی کہ سر کا مسح کافی ہی کانون کی مسح سی اور یہ خلاف ہی اجماع کی (مصفی) **عن** مالک انہ بلغہ ان جابر بن عبداللہ الانصاری سئل عن المسح علی العمامۃ فقال لا حتی یمسح الشعر بالماء

ترجمہ مالک کو پہنچا کہ جابر بن عبداللہ انصاری سے پوچھی گئی عمامہ پر مسح کرنے سے تو کہا انہوں نے نہیں یہاں تک کہ مسح کرے بالوں کا پانی سے

عن عروة بن الزبير انه كان ينزع العمامة ويمسح رأسه بالماء ترجمہ عروہ بن الزبیر عمامہ سر پر سے اوتار کر

سر پر مسح کرتے تہے عن نافع انه رأى صفية بنت ابي عبيد امرأة عبدالله بن عمر تنزع خمارها فتمسح على رأسها بالماء

ونافع يومئذ صغير ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکہا صفیہ کو جو بیوی تہین عبداللہ بن عمر رض کی اوتارتی تہین

اوس کپڑے کو جس سے سر ڈہانپتی ہین اور مسح کرتی تہین اپنے سر پر پانی سے اور نافع اوس وقت مین نابالغ تہے ف م ورنہ

صفیہ کا سر کیسے دیکہتے ابن عبدالبر نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسح کرنا عمامہ پر ثابت ہے عمرو بن امیہ اور بلال اور

مغیرہ اور انس کی روایت سے اور بخاری نے عمرو کی حدیث کو روایت کیا ہے اور جائز کہا ہے مسح عمامہ پر احمد اور اوزاعی

اور داود وغیرہم نے (زرقانی) اور صحابہ مین سے بہت لوگ اسطرف گئے ہین اونہین مین سے ہین ابو بکر و عمر و انس رض

اور اسحق و وکیع بن الجراح کا بہی یہی مذہب ہے اور قاضی شوکانی نے اسیکو اختیار کیا ہے مصفی مین ہے کہ حدیث مسلم سے

ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا پیشانی پر سفر مین اور تمام کیا اوسکو عمامہ پر تو جب عمامہ کہولنا دشوار ہو

مسح کا تمام کرلینا عمامہ پر مستحب ہے کہا یحیی نے پوچہی گئی امام مالک سے اوپر عمامہ کی یا سربند مین کی تو کہا کہ مرد کو عمامہ

اور عورت کو سربند مین پر مسح درست نہین ہے بلکہ مسح کرنا سر پر لازم ہے ف م یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا

کہا یحیی نے اور پوچہی گئی مالک اوس شخص سے جسنے وضو کیا اور سر کا مسح بہول گیا یہانتک کہ وضو خشک ہوگیا تو

جواب دیا کہ مسح کرے اپنے سر پر اور جو نماز پڑہ لی ہو اوسکا اعادہ کرے

ماجاء في المسح على الخفين

موزون پر مسح کرنیکا بیان عن المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب لحاجته في غزوة تبوك

قال المغيرة فذهبت معه بماء فجاء فسكبت عليه الماء فغسل وجهه ثم ذهب يخرج يديه من كمي جبته

فلم يستطع من ضيق كمي الجبة فاخرجهما من تحت الجبة فغسل يديه ومسح برأسه ومسح على الخفين فجاء رسول

الله صلى الله عليه وسلم وعبد الرحمن بن عوف يؤمهم وقد صلى لهم ركعة فصلى رسول الله صلى الله

عليه وسلم الركعة التي بقيت عليهم ففزع الناس فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاته قال احسنتم

ترجمہ مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گئے حاجت ضروری کو جنگ تبوک مین تو مین پانی ساتھ لیکر

گیا تو جب آپ فارغ ہوکر آئے مینے پانی ڈالا تو دہویا آپنے منہ اپنا پہر نکالنے لگے ہاتہ اپنے جبہ کی آستینوں سے مگر وہ تنگ

تہین کہ ہاتہ نہ نکل سکے آخر نکالا آپنے ہاتہونکو جبہ کے نیچے سے اور ہاتہ دہوئے اور مسح کیا سر پر اور موزون پر پہر آئے

آپ تو عبدالرحمن بن عوف امامت کر رہے تہے اور ایک رکعت ہوچکی تہی بس پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت جو

باقی تہی عبدالرحمن بن عوف کے پیچہے اور لوگ گہبرائے جب آپ نماز پڑہ چکے تو فرمایا کہ اچہا کیا تمنے ف م یعنی گہبراؤ مت

اچہا کیا تم نماز کو کہڑی ہوگئے بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ کسی نبی کی وفات نہین ہوئی مگر اوسنے امت مین سے ایک مرد صالح

موزون پر مسح کرنیکا بیان

کی پیچھے نماز پڑہی اور اس سی رد ہو گیا قول اون لوگون کا جو کہتی ہین کہ نماز حضرت کی کسی کی پیچھے درست نہین ہے

عن نافع وعبد الله بن دينار ان عبد الله بن عمر قدم الكوفة على سعد بن ابي وقاص وهو اميرها فرآه عبد الله بن
عمر يمسح على الخفين فانكر ذلك عليه فقال له سعد سل اباك اذا قدمت عليه فقدم عبد الله فنسي ان يسأل عمر
عن ذلك حتى قدم سعد فقال أسألت اباك فقال لا فسأل عبد الله فقال عمر اذا ادخلت رجليك في
الخفين وهما طاهرتان فامسح عليهما قال عبد الله وان جاء احدنا من الغائط قال
عمر نعم وان جاء احدكم من الغائط **ترجمہ** نافع اور عبد اللہ بن دینار سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن
عمر آئی کوفہ مین سعد بن ابی وقاص پر اور وہ حاکم تہی کوفہ کی تو دیکہا اونکو عبد اللہ نے کہ مسح کرتی ہین موزون پر پس انکار کیا
اس فعل کا عبد اللہ نی کہا سعد نی تم اپنی باپ سی پوچہنا جب جانا تو جب آئی عبد اللہ بہول گئی پوچہنا اپنی باپ سی یہانتک
کہ سعد آئی اور انہون نی ذکر کیا کہ تمنی اپنی باپ سی پوچہا تہا عبد اللہ نی کہا نہین پہر پوچہا عبد اللہ نی تو فرمایا حضرت عمر رضی نے
جب ڈالی تو پاؤن اپنی موزونکی اندر اور پاؤن پاک ہون تو مسح کر موزون پر کہا عبد اللہ نی اگرچہ ہم پاخانہ سی ہو کر آوین کہا ہان
اگرچہ پاخانہ سی ہو کر آوی **ف مہ** اس مسح کی کچہ مدت مقرر نہین امام مالک کی نزدیک جب تک جی چاہے اوپر مسح کیا کرے
اور احادیث متعددہ سی یہ امر ثابت ہی کہ مدت مسح کی مقیم کی لئی ایک رات دن ہی اور مسافر کے لئی تین دن تین رات

عن نافع ان عبد الله بن عمر بال في السوق ثم توضأ فغسل وجهه ويديه ومسح رأسه ثم دعي لجنازة ليصلي
عليها حين دخل المسجد فمسح على خفيه ثم صلى عليها **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر نی پیشاب کیا بازار مین پہر وضو کیا
اور دہویا منہ اور ہاتہونکو اپنی اور مسح کیا سر پر پہر بلائی گئی جنازہ کی نماز کی لئی جب جاپہنچے مسجد مین تو مسح کیا موزون پر پہر نماز
پڑہی جنازہ پر **ف مہ** ابن عمر رضی نی موزونکی مسح مین دیر کی ہولے سی یا بازار مین بوجہ کسی بیماری کی بیٹہہ نہ سکی تو مسجد
مین آنکر مسح کیا اور مسجد بازار سی قریب ہے (زرقانی)

عن سعيد بن عبد الرحمن بن رقيش الاشعري انه قال
رأيت انس بن مالك اتى قباء فبال ثم اتي بوضوء فتوضأ فغسل وجهه ويديه الى المرفقين ومسح برأسه ومسح على الخفين ثم
جاء المسجد فصلى **ترجمہ** سعید بن عبد الرحمن نی دیکہا انس بن مالک رضی کو آئی وہ قبا کو تو پیشاب کیا پہر لایا گیا پانی وضو کا
تو وضو کیا دہویا منہ کو اور دونو ہاتہونکو کہنیون تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزون پر پہر مسجد مین آکر نماز پڑہی کہا
یحیی نی کہ سوال ہوا امام مالک سے اوس شخص کا جسنے وضو کیا نماز کی لئی پہر پہنا دونو موزونکو پہر پیشاب کیا پہر اوتار لیئی موزے
پہر پہن لیئی کیا وضو پہر کری تو جواب دیا امام مالک نی کہ موزے اوتار کر وضو کرے اور پاؤن دہوے اور موزے پہر وہ شخص مسح کرے
جسنے موزونکو پہنا تہا اور پاؤن اوسکی پاک تہی وضو کی پاکی سی لیکن جسنی موزونکو اوسطرح پہنا کہ وہ پاؤن اوسکی وضو کی پاکی کر
پاک نتہی تو وہ مسح نکری موزون پر **ف مہ** مطلب یہ ہی کہ موزی پہنتی وقت باوضو ہو کہا یحیی نی سوال ہوا امام مالک سے
اوس شخص کا جسنے وضو کیا اور موزے پہنی ہوا تہا لیکن وہ مسح موزونکا بہول گیا یہانتک کہ وضو اوسکا سوکہہ گیا اور اوسنی نماز پڑہ لی

تو جواب دیا کہ وہ شخص موزوں پر مسح کرے اور نماز کا اعادہ کرے مگر وضو کا اعادہ ضرور نہیں ہے کہا یحییٰ نے اور سوال ہوا امام مالک سے
اوس شخص کا جس نے پاؤں دھو کر موزے پہن لئے پھر وضو شروع کیا تو جواب دیا کہ موزے اوتار کر وضو کرے اور پاؤں دھوئے **ف م**
اس سبب سے کہ موزے پہنتے وقت باوضو نہ تھا بلکہ صرف پاؤں دھولئے تھے اور پاؤں دھو لینے سے پورا وضو ادا نہیں ہوتا **العمل**

فی المسح علی الخفین موزونکے مسح کی ترکیب کا بیان **عن** هشام بن عروة انه رای اباه یمسح علی الخفین
وکان لا یزید اذا مسح علی الخفین علی ان یمسح ظهورهما ولا یمسح بطونهما **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
اپنے باپ کو دیکھا جب مسح کرتے موزوں پر تو مسح کرتے موزونکی پشت پر نہ اندر کیجانب **ف م** یعنی جو زمین سے ملا ہوا ہے تلوے کے
نیچے ابو داؤد نے حضرت علی سے روایت کیا کہ اگر دین کا مدار عقل پر ہوتا تو موزے کی اندر کیجانب کا مسح اولیٰ ہوتا اوسکی پشت پر مسح کرنے سے
اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے موزونکی پشت پر (محلی) کہا مالک نے پوچھا میں نے ابن شہاب زہری سے
کس طرح مسح ہوتا ہے موزوں پر تو ابن شہاب نے ایک ہاتھ موزہ کے نیچے کہا اور ایک ہاتھ اوپر پھر اون دونوں کو کھینچ لیا مالک کہتے ہیں
ابن شہاب کا قول مجھے بہت پسند ہے **ف م** یعنی تمام موزے پر مسح کرنا چاہیے اور حنفیہ کے نزدیک مسح کی یہ ہے کہ داہنے ہاتھ
کی انگلیوں کو داہنے موزے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے پر رکھے اور انگلیاں کھینچ کر پنڈلی تک لیجاوے اور انگلیوں کو کھلا رکھے
(زرقانی و محلی) **ماجاء فی الرعاف** نکسیر پھوٹنے کا بیان **عن** نافع ان عبد الله بن عمر کان اذا رعف
انصرف فتوضأ ثم رجع فبنی ولم یتکلم **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب نکسیر پھوٹتی اونکی نماز میں پھر جاتے
اور وضو کر کر لوٹ جاتے پھر بنا کرتے اور بات نہ کرتے **ف م** یعنی جتنے نماز باقی رہی تھی اوسقدر پڑھ لیتے اعادہ نہ کرتے اور جو بات
کرے بغیر عذر کے تو نماز باطل ہو جاویگی اب سرے سے پڑھنا چاہیے (زرقانی) **عن** مالک انه بلغه ان عبد الله بن عباس
کان یرعف فیخرج فیغسل الدم ثم یرجع فیبنی علی ما قد صلی **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عباس کے نکسیر پھوٹتی تو باہر جا کر خون
دھوتے پھر لوٹ کر بنا کر لیتے جسقدر پڑھ چکے تھے **ف م** اسواسطے کہ وضو ٹوٹا نہیں اور کوئی کام منافی نماز کے نکیا اور نکسیر پھوٹنے
سے وضو نہیں جاتا (زرقانی) **عن** یزید بن عبد الله بن قسیط اللیثی انه رای سعید بن المسیب رعف وهو
یصلی فاتی حجرة ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فاتی بوضوء فتوضأ ثم رجع فبنی علی ما قد صلی **ترجمہ** یزید
بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کے نکسیر پھوٹی نماز میں تو آئے حجرہ میں ام سلمہ کے جو بی بی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
پھر لایا گیا پانی وضو کا تو وضو کیا پھر لوٹ گئے اور بنا کرلی نماز اپنی سابق پر **ف م** وضو کرنے سے مراد یہ ہے کہ خون دھو ڈالتے
بدلیل اوس روایت کی جو آگے آتی ہے **عن** عبد الرحمن بن حرملة الاسلمی انه قال رایت سعید بن المسیب یرعف
فیخرج منه الدم حتی تختضب اصابعه من الدم الذی یخرج من انفه ثم یصلی ولا یتوضأ **ترجمہ** عبد الرحمن نے سعید بن المسیب کو
دیکھا اونکے نکسیر پھوٹتی اور خون نکلتا یہانتک کہ اونگلیاں اونکی رنگین ہو جاتیں اوس خون سے پھر نماز پڑھتے اور وضو
عن عبد الرحمن بن المجبر انه رای سالم بن عبد الله یخرج من انفه الدم حتی تختضب اصابعه ثم یفتله ثم یصلی ولا یتوضأ

ترجمہ عبد الرحمن سی روایت ہی کہ انہون نی دیکہا سالم بن عبد اللہ بن عمر کو خون نکلتا تہا اونکی ناک سی یہانتک کہ انکلیان بہر جاتی تہین انگلیان اونکی پہر ڈالتی تہی اوسکو پہر نماز پڑہتے اور وضو نکرتے تہی **العمل فیمن غلبہ الدم من جرح او رعاف** جس شخص کا خون زخم یا نکسیر پھوٹنی سی برابر بہتا ہی اوسکا بیان **عن** المسور بن مخرمۃ انہ دخل علی عمر بن الخطاب من اللیلۃ التی طعن فیہا فایقظ عمر لصلوۃ الصبح فقال عمر نعم ولا حظ فی الاسلام لمن ترک الصلوۃ فصلی عمر وجرحہ یثعب دما ترجمہ مسور بن مخرمہ سی روایت ہی کہ وہ گئی حضرت عمر رض پاس اوس رات کو جسمین وہ زخمی ہوے تہی تو جگائی گئی حضرت عمر رض نماز صبح کی واسطی پس فرمایا کہ ہان یا اچہا نہین حصہ اوس شخص کا اسلام مین جو ترک کری نماز کو تو نماز پڑہی حضرت عمر رض نی اور زخم سی اونکی خون بہتا تہا **ف** سیوطی نی کہا کہ اس اثر سی ہاتک کیا ہی اون لوگون نی جو کافر کہتی ہین اوس شخص کو جو نماز ترک کری سستی سی اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا صحابہ سی اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا (زرقانی)

عن یحیی بن سعید ان سعید بن المسیب قال ما ترون فیمن غلبہ الدم من رعاف فلم ینقطع عنہ قال یحیی بن سعید ثم قال سعید بن المسیب اری ان یومی برأسہ ایماء ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ سعید بن المسیب نے کہا کہ جس شخص کا خون نکسیر پھوٹنی سی جاری رہی اور خون بند نہو تو اوسکی حق مین تم کیا کہتے ہو کہا یحیی بن سعید نے کہ پہر کہا سعید بن المسیب نے کہ میرے نزدیک نماز اشارہ سی پڑہ لیوی **ف** یعنی رکوع اور سجدہ نکری اس خوف سی کہ کپڑی اوسکی بہر جاوین یا مقام سجدہ گندہ ہو جاوی امام محمد نی موطا مین کہا کہ جب کسی شخص کی نکسیر کا خون بہت بہتا ہو تو اگر رکوع سجدہ نکرنی سی نہ تہی تو اشارہ سی پڑہ لیوی اور جو ہر حالمین بہتا ہو وی تو سجدہ کری اور رکوع کرے (محلی) کہا مالک نی کہ قول سعید بن المسیب کا بہت پسند ہی مجہکو جملہ اون اقوال کی جو سنی مینے اس باب مین **الوضوء من المذی** مذی سی وضو ٹوٹ جانیکا بیان **ف** مذی رطوبت ہی جو مساس کے وقت قبل از جماع کی ظاہر ہوتی ہی اور اوسکی نکلنی کی بعد شہوت کم نہین ہوتے اور منی وہ پانی ہی کود کر نکلنی والا جسکے نکلنے سی شہوت کم ہو جاتی ہی اور ودی وہ پانی ہی جو بعد پیشاب کی نکلتا ہی **عن** المقداد بن الاسود ان علی بن ابیطالب امرہ ان یسال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من اہلہ فخرج منہ المذی ماذا علیہ قال علی فان عندی ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا استحیی ان اسالہ قال المقداد فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد ذلک احدکم فلینضح فرجہ بالماء ولیتوضأ وضوءہ للصلوۃ ترجمہ مقداد بن الاسود کو حکم کیا حضرت علی نی کہ پوچہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی مرد نزدیکی کری اپنی عورت سی اور نکل آوی مذی تو کیا لازم ہوتا ہی اوس شخص کو کہا علی نی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادی میری نکاح مین ہین اس سبب سے مجہی پوچہنی مین شرم آتی ہی تو پوچہا مقداد نی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی جب تم مین سی کسی کو ایسا اتفاق ہو تو دہو ڈالی ذکر کو پانی سی اور وضو کری جیسے کہ وضو ہوتا ہی نماز کے لئے **عن** اسلم العدوی ان عمر بن الخطاب قال انی لاجدہ ینحدر منی مثل الخریزۃ فاذا وجد ذلک احدکم فلیغسل ذکرہ ولیتوضأ وضوءہ للصلوۃ یعنی المذی ترجمہ اسلم عدوی سی روایت ہی کہ حضرت عمر رض

نے کہا مذی اسطرح گرتی ہی جیسی بلور کا دانہ تو جب ایسا اتفاق ہو تم مین کسیکو تو دہو ڈالی اپنی ذکر کو اور وضو کری جیسے
وضو کرتا ہی نماز کی لئی عن جندب مولے عبد اللہ بن عیاش المخزومی انہ قال سألت عبد اللہ بن عمر عن المذے
فقال اذا وجدته فاغسل فرجك وتوضاء وضوءك للصلوٰۃ ترجمہ جندب سی روایت ہی کہ پوچہا مین عبد اللہ بن عمر سی مذی کا
حکم تو کہا انہون نی جب دیکہی تو مذی نکلی تو دہو ڈال ذکر کو اپنی اور وضو کر جیسے وضو کرتا ہی نماز کی لئی **الرخصة فی ترك**
الوضوء من الودی ودی کی نکلنی سی وضو معاف ہونیکا بیان عن یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب انہ
سمع رجلا یسأله فقال انی لاجد البلل وانا اصلے افانصرف فقال سعید لو سال علی فخذی ما انصرفت حتی اقضی
صلوتی ترجمہ یحیی بن سعید کہتی ہین کہ سعید بن المسیب سے پوچہا ایک شخص نے اور مین سنتا تہا کہ مجہی تری معلوم ہوتی ہی نماز مین
کیا توڑ دون مین نماز کو تو کہا سعید نے کہ اگر بہہ آوی میری ران تک نہ توڑون مین نماز کو یہانتک تمام کرون نماز کو **ف م**
مصفے مین ہی کہ اکثر علما وضو معاف ہونیکی قائل نہین ہین کیونکہ پیشاب کا اگر ایک قطرہ نکلی تو وضو سب کے نزدیک ٹوٹ جاویگا
اور ودی بہی ایک قطرہ ہی پیشاب کا اور بغوی نی تاویل کی ہی اس اثر کی اور جو اثر کہ آگی آتا ہی اسطرح پر کہ مراد یہہ ہی کہ شک سی
وضو نہین ٹوٹتا تو اگر مصلے کو وسوسہ ہووی کہ ذکر سی کچہ تری نکلی ہی تو اوسطرف التفات نکرے اور اپنی نماز کو پورا کری اور
سعید بن المسیب کا یہہ قول بطور مبالغہ کی ہی شک کے رفع کرنیکے لئے انتہے اور زرقانی نے کہا کہ سعید بن المسیب کا مذہب یہی ہی کہ
نماز مین تری نکلنی سی وضو نہین جاتا اگرچہ ٹپکنے لگے اور بہے اور مالک نی اوسکو حمل کیا ہی مذی نہنی کی عارضہ پر یہی کہا باجی نے
اور ابو عمر و نے کہا کہ مذی اگر اس کثرت سی بہتی ہو کہ بدن اور کپڑا مصلے کا بہر جاوے تو وہ مانع نماز نہین ہی اگرچہ قبل نماز کے
اوسکو دہو لینا چاہیے اور امام مالک کا مذہب یہی ہی کہ منی یا مذی یا پیشاب اگر برابر نکلا کرے تو اوس سی وضو نہین ٹوٹتا اور
ابو حنیفہ اور شافعی نی اسمین خلاف کیا ہی اونکی نزدیک ایسی شخصکو ہر نماز کی لئی وضو کرنا چاہیے انتہی باختصار امام محمد نے
اپنی موطا مین لکہا ہی کہ ہمارا یہی مذہب ہی کہ اگر کسی آدمی کو وسواس ہو اور شیطان اوسکی دلمین شک ڈالا کری یعنی وہ اپنی نماز کو
نہ توڑی اور یہی قول ابو حنیفہ کا ہی انتہی عن الصلت بن زیید انہ قال سألت سلیمان بن یسار عن البلل اجده فقال انضح
ما تحت ثوبك واله عنه ترجمہ صلت بن زیید سی روایت ہی کہ انہون نی پوچہا سلیمان بن یسار سی کہ تری پاتا ہون مین
کہا پانی چہڑک لے اپنی تہبند یا ازار پر اور غافل ہو جا اوس سے یعنی اوسکا خیال نکر اور بہولا دی اوسکو **الوضوء من**
مس الفرج شرمگاہ کی چہونی سی وضو لازم ہونیکا بیان عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انہ سمع
عروۃ بن الزبیر یقول دخلت علی مروان بن الحکم فتذاکرنا ما یکون منہ الوضوء فقال مروان ومن مس الذکر الوضوء فقال
عروۃ ما علمت ذلك فقال مروان بن الحکم اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انہا سمعت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم یقول اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضاء ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سی روایت ہی کہ انہون نی سنا عروہ بن الزبیر
سی کہ مین گیا مروان بن الحکم پاس اور ذکر کیا ہمنے اون چیزون کا جن سی وضو لازم آتا ہی تو کہا مروان نے کہ ذکر کے چہونی سے ہے

شرمگاہ کی چہونی سی وضو لازم ہونیکا بیان

وضو لازم آتا ہی عروہ نی کہا مین اسکو نہین جانتا مروان نی کہا مجہی خبر دی بسرہ بنت صفوان نی اونسی سنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جب چہولی کوئی تم مین سی اپنی ذکر کو تو وضو کری **ف م** چہونی سی یہ غرض ہے کہ ہتیلے سے بغیر کسی حائل کی ذکر کو چہولی یہ امر وضو ٹوٹ جانیکا باعث ہی کیونکہ ترمذی کی روایت مین ہی نماز نہ پڑہے جب تک کہ وضو نکرلی زرقانی نی کہا کہ اس حدیث کو شافعی اور احمد اور صحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن الجارود اور حاکم نی روایت کیا ہی اور احمد اور یحیی بن معین اور ترمذی اور حاکم اور دارقطنی اور بیہقی اور حازمی نی تصریح کردی ہی اسبات کی کہ یہ حدیث صحیح ہے بخاری کی شرط پر اور اسکی تایید مین سترہ صحابیون نی روایت کیا ہی اور سیوطی نی اس حدیث کو متواتر کہا ہی انتہی باختصار مصنف یہ کہتی ہین کہ شاید یہ وضو احتیاطی ہواسی سبب سی بعض صحابہ نے اوسکو لازم کیا اور بعضون نی لازم نکیا کیونکہ وضوی شرعی کی ضرورت اور کثرت وقوع ظاہر ہے پس یہ بات بعید ہی کہ اجلائے صحابہ ایسی امور مین اختلاف کرین ہان جو امر احتیاطًا اور تورعًا ہوا اوسمین صحابہ کا اختلاف شایع تہا بلکہ اکثر صحابہ رخصت کیطرف مائل ہوتی تہی انتہی **عن**

مصعب بن سعد بن ابی وقاص انہ قال کنت امسک المصحف علی سعد بن ابی وقاص فاحتککت فقال سعد لعلک مسست ذکرک قال قلت نعم قال قم فتوضاء فقمت فتوضاءت ثم رجعت **ترجمہ** مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ مین کلام اللہ لیے ہوتا تہا اور سعد بن ابی وقاص پڑہتے تہے ایکروز مینی کہجایا تو سعد نے کہا کہ شاید تو نے اپنی ذکر کو چہولیا مینے کہا ہان تو سعد نی کہا اوٹہہ وضو کر سو مین کہڑا ہوا اور وضو کیا پہر آیا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اذا مس احدکم ذکرہ فقد وجب علیہ الوضوء **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتی تہے جب چہولی کوئی تم مین سی ذکر اپنا تو واجب ہے اوسپر وضو **ف م** اس اثر کو بزار نی مرفوعًا روایت کیا ہے زرقانی **عن** عروۃ بن الزبیر انہ کان یقول من مس ذکرہ فقد وجب علیہ الوضوء **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کہتے تہے جو شخص چہولی ذکر اپنی تو واجب ہوا اوسپر وضو **ف م** اس اثر کو بزار نی عایشہ رضی سی مرفوعًا روایت کیا ہی (زرقانی) **عن** سالم بن عبد اللہ انہ قال رایت ابی عبد اللہ بن عمر یغتسل ثم یتوضاء فقلت لہ یا ابت اما یجزیک الغسل من الوضوء قال بلی ولکن احیانا امس ذکری فاتوضاء **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ مینی دیکہا اپنی باپ عبد اللہ بن عمر کو غسل کرکی پہر وضو کرتی ہین تو پوچہا مینے ای باپ میری کیا غسل کافی نہین ہی وضو سے کہا ہان کافی ہی لیکن کبہی ایسا ہوتا ہی کہ بعد غسل کی چہولیتا ہون مین ذکر اپنا تو وضو کرتا ہون **عن** سالم بن عبد اللہ انہ قال کنت مع عبد اللہ بن عمر فی سفر فرأیتہ بعد ان طلعت الشمس توضاء ثم صلے قال فقلت لہ ان ہذہ لصلوۃ ما کنت تصلیہا قال انی بعد ان توضاءت لصلوۃ الصبح مسست فرجی ثم نسیت ان اتوضاء فتوضاءت وعدت لصلوتی **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ مین سفر مین ساتہ تہا عبد اللہ بن عمر کی تو دیکہا مینے جب آفتاب نکلا وضو کیا انہون نی اور نماز پڑہی مینی کہا کہ آج آپنی ایسی نماز پڑہی جسکو

آپ نہ پڑہتے تہے کہا عبداللہ بن عمر نے کہ آج میں نے وضو کر کی اپنی ذکر کو چہو لیا تہا پہر وضو کرنا میں بہول گیا اور میں نے نماز عصر کی پڑہ لی اسلیئے مینے اب وضو کیا اور نماز کو دوبارہ پڑہا **ف م** زرقانی نے کہا کہ حدیث وضو لازم آنیکی ذکر چہونی سی متواتر ہی اور بسرہ سی اور ان لوگون نی روایت کیا جنکا ذکر ہوا اور ابن ماجہ نی اوسکو جابر اور ام حبیبہ سے اور حاکم نی سعد اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سی اور احمد نی زید بن خالد جہنی اور ابن عمر سی اور بزار نی ابن عمر اور عائشہ صدیقہ رضہ اور بیہقی نی ابن عباس اور اروی بنت انیس سے اور ابن مندہ نی اُبی اور انس اور قبیصہ اور معاویہ اور نعمان بن بشیر سی روایت کیا لیکن ان سب حدیثون مین زیادہ صحیح بسرہ کی روایت ہی جیسا کہ کہا بخاری نی انتہی

الوضوء من قبلة الرجل امرأته

بوسہ لینی سی اپنی عورت کی وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن** ابن عمر انہ کان یقول قبلۃ الرجل امرأتہ وجسّہا بیدہ من الملامسۃ من قبّل امرأتہ او جسّہا بیدہ فعلیہ الوضوء **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضہ کہتی تہی کہ بوسہ لینا مرد کا اپنی عورتکو اور چہونا اوسکا ہاتہ سی ملامست مین داخل ہی **ف م** یعنی اللہ جل جلالہ کی اس قول مین اولامستم النساء **ترجمہ** تو جو شخص بوسہ لیوی اپنی عورتکا یا چہوی اوسکو اپنی ہاتہ سی **ف م** بغیر کسی حائل کی بہ شہوت نزدیک مالک کے **ترجمہ** تو اوسپر وضو ہی **عن** مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن مسعود کان یقول من قبلۃ الرجل امرأتہ الوضوء **ترجمہ** مالک کو پہنچا عبداللہ بن مسعود سی کہتی تہی بوسہ سی مرد کی اپنی عورت کو وضو لازم ہوتا ہی **عن** ابن شہاب انہ کان یقول من قبلۃ الرجل امرأتہ الوضوء **ترجمہ** ابن شہاب زہری کہتی تہی بوسہ سی مرد کی اپنی عورتکو وضو لازم آتا ہے

العمل فی غسل الجنابۃ

غسل جنابت کی ترکیب کا بیان **عن** عائشۃ ام المؤمنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اذا اغتسل من الجنابۃ بدأ بغسل یدیہ ثم توضأ کما یتوضأ للصلوۃ ثم یدخل اصابعہ فی الماء فیخلل بہا اصول شعرہ ثم یصب علی رأسہ ثلث غرفات بیدیہ ثم یفیض الماء علی جلدہ کلہ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضہ سی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتی جنابت سی تو پہلی دونو ہاتہ دہوتے پہر وضو کرتے جیسے وضو ہوتا ہی نماز کی لیئی پہر اونگلیان اپنی پانی مین ڈالکر بالونکی جڑونکا اونگلیون سے خلال کرتی تہی پہر اپنی سر پر تین چلو دونو ہاتہ سی بہر کر ڈالتی پہر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتی **عن** عائشۃ ام المؤمنین ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء ہو الفرق من الجنابۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سی روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تہی اوس برتن سی جسمین تین صاع پانی آتا تہا جنابت سی **ترجمہ** مدینہ کی صاع کی حساب سے سولہ رطل پانی ہوا ہندوستان کی وزن کی موافق آٹہ سیر پانی ہوتا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نی مصفے مین لکہا ہی کہ یہ اندازہ بطور تعیین کی نہین ہی کہ اس سے کم و بیش نہو اسواسطے کہ آدمی باعتبار قلت اور کثرت جثہ کی متفاوت ہین تو کبہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تین صاع پانی سی غسل کرتی تہی اور کبہی کم سی یہانتک کہ صحیحین مین مروی ہی کہ آپ غسل کرتی تہی ایک صاع پانی سی پانچ مُد تک اور وضو مد سی کرتی تہی صاع اہل مدینہ کی نزدیک پانچ رطل اور تہائی

غسل جنابت کی ترکیب کا بیان

رطل کا ہوتا ہی اور ایک صاع کی چار مد ہوتی ہین تو مد اہل مدینہ کے حساب سی ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوگا عن نافع

ان عبد الله بن عمر كان اذا اغتسل من الجنابة بدأ فافرغ على يده اليمنى فغسلها ثم غسل فرجه ثم مضمض واستنثر

ثم غسل وجهه ونضح في عينيه ثم غسل يده اليمنى ثم غسل يده اليسرى ثم غسل راسه ثم اغتسل

وافاض عليه الماء ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض جب غسل جنابت شروع کرتے تو پہلے اپنی داہنے ہاتہ پر

پانی ڈالکر دہوتی پہر اپنی شرمگاہ دہوتی پہر کلی کرتی اور ناک مین پانی ڈالتی پہر منہ دہوتی اور آنکہونکی اندر پانی مارتے

پہر داہنا ہاتہ دہوتی پہر بایان ہاتہ دہوتی پہر سر دہوتی پہر ساری بدن پر پانی ڈالکر غسل کرتی **ف م** آنکہونکے

اندر پانی پہنچانا اکثر علما کی نزدیک ضرور نہین صرف عبد اللہ بن عمر کا مذہب ہے (مصفی) **عن** مالك انه بلغه ان عائشة

ام المؤمنين سئلت عن غسل المراة من الجنابة فقالت لتحفن على راسها ثلاث حفنات ولتضغث

راسها بيديها ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ عائشہ ام المومنین رض سی پوچہا اسطرح غسل کری عورت جنابت سی کہا

ڈالی اپنی سر پر تین چلو دونو ہاتہ سی پہر پہر کر اور ملی اپنی سر کو دونو ہاتہ سی **ف م** تاکہ پانی اندر بالون کی سر کے

کہال تک پہنچ جاوی اور چوٹی کہولنا ضرور نہین ہے (زرقانی) اور پاؤن کا دہونا بعض روایتون مین وضو کی ساتہ

آیا ہی اور بعض روایتون مین غسل کی بعد اور ہر ایک کی ایک وجہ ہی (مصفی) وجہ یہی ہی کہ اگر جای غسل کی صفا پاک ہو اور

پانی وہان نہ ٹہرتا ہو تو وضو کی ساتہ پاؤن کو بہی دہو لیوی ہی ورنہ غسل کے دہووی **واجب الغسل اذا**

التقى الختانان دخول سی غسل واجب ہونیکا بیان اگرچہ انزال نہو **عن** سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب

وعثمان بن عفان وعائشة زوج النبي صلى الله عليه واله وسلم كانوا يقولون اذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عائشہ رض کا قول یہی تہا کہ جب

مس کری ختنہ ختنہ سی یعنی سر ذکر عورت کی قبل مین غایب ہو جاوے تو واجب ہوا غسل **عن** ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف

انه قال سالت عائشة زوج النبي صلى الله عليه واله وسلم ما يوجب الغسل فقالت هل تدري ما مثلك يا ابا سلمة

مثل الفروج يسمع الديكة تصرخ فيصرخ معها اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل

ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی کہ مینی پوچہا حضرت عائشہ رض سی کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہی تو کہا حضرت عائشہ نی کہ

تو جانتا ہی اپنی صفت کوای ابو سلمہ صفت تیری مثل چوزہ مرغ کی ہی جب مرغ کو بانگ کرتی سنتا ہی تو آپ بہی بانگ نی لگتا ہے

جب تجاوز کری ختنہ ختنے سے تو واجب ہوا غسل **ف م** ابن عبد البر نی کہا کہ حضرت عائشہ نی غصہ کیا ابو سلمہ پر اسلئی کہ

وہ اس مسئلہ مین مقلد تہی اوس شخص کے جسکو اسکا علم نہ تہا کیونکہ عائشہ رض اس قسم کے مسائل کو خوب جانتی تہین بسبب

قرب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بنسبت اور صحابہ کی اور ابو سلمہ فقط دخول سی غسل نہین کرتے تہی بدلیل حدیث ابو سعید

کے جو ابتدای اسلام مین حضرت نی ارشاد فرمائی تہی الماء من الماء یعنی غسل جب واجب ہوتا ہی کہ پانی نکلی

پس انفرت کی حضرت عایشہ نی ابو سلمہ سی اور بعض کہتی ہین کہ ابو سلمہ نابالغ تہی اونکو اس مسئلہ کی پوچہنی کی ضرورت نہ تہی مگر چونکہ اور لوگونکو اونہون نی اس مسئلہ مین بحث کرتے پایا اسلئی خود ہی تحقیق کرنے لگے (زرقانی) عن

سعید بن المسیب ان ابا موسی الاشعری اتی عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا لقد شق علی اختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امر انی لاعظم ان استقبلک بہ فقالت ما ہو ما کنت سایلا عنہ امک فسلنی عنہ فقال الرجل یصیب اہلہ ثم یکسل ولا ینزل فقالت اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل فقال ابو موسی الاشعری لا اسال عن ہذا احدا بعدک ابدا

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ ابو موسی اشعری رض آئی حضرت عایشہ پاس اور کہا انسی کہ بہت سخت گذرا مجکو اختلاف صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کا ایک مسئلہ مین مین شرماتا ہون کہ ذکر کرون اوسکو تمہارے سامنی تعظیماً فرمایا عایشہ رض نی کہ کیا ہی وہ مسئلہ جو تو اپنی مان سی پوچہ سکتا ہے پوچہ لی مجہسی کہا ابو موسی نی کوئی جماع کری اپنے بی بی سی پہر دخول کرے لیکن انزال نہو تو کیا حکم ہے اوسکا کہا حضرت عایشہ رض نی کہ جب تجاوز کر جاوے ختنہ ختنے سے واجب ہو غسل کہا ابو موسی نی کہ اب نپوچہونگا اس مسئلہ کو کسی سے بعد تمہارے عن عبد اللہ بن کعب مولی

عثمان بن عفان ان محمود بن لبید الانصاری سال زید بن ثابت الانصاری عن الرجل یصیب اہلہ ثم یکسل ولا ینزل فقال زید یغتسل فقال محمود ان ابی بن کعب کان لا یری الغسل فقال زید ان ابی بن کعب نزع عن ذلک قبل ان یموت ترجمہ محمود بن لبید انصاری نی پوچہا زید بن ثابت انصاری سے کہ ایک شخص جماع کرے اپنے بی بی سے پہر دخول کرے لیکن انزال نہو کہا زید نے غسل کرے کہا محمود نی کہ ابی بن کعب اس صورت مین غسل کو واجب نہین جانتے تہے کہا زید نی کہ ابی بن کعب قبل اپنی موت کی پہر گئے اس قول سی عن نافع ان عبد اللہ

بن عمر کان یقول اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتی تہی جب تجاوز کر جاوی ختنہ ختنہ سی واجب ہوا غسل ف ابن عربی نی کہا کہ اسپر اجماع کیا صحابہ و من بعدہم اور ائمہ اربعہ نے مگر داود نے خلاف کیا اور اونکی اختلاف کا اعتبار نہین ہی اور خطابی نی کہا کہ غسل کی عدم وجوب پر بہی ایک جماعت صحابہ کی گئی ہے اور تابعین میں سے اعمش اوسکی قائل ہین اور ابو سلمہ سے باسناد صحیح ابو داود نے روایت کیا ہے اور عبد الرزاق نے ہشام بن عروہ اور عطا سے بہی ایسا ہی روایت کیا تو خلاف اس مسئلہ مین موجود تہا صحابہ اور تابعین و من بعدہم مین مگر صواب وہی ہی جس پر اکثر علما ہین یعنی غسل کی واجب ہونی پر وضوء الجنب اذا اراد ان ینام او یطعم قبل ان یغتسل جنب جب سو رہنی یا کہانی کا ارادہ کرے غسل سی پہلے تو وضو کرکے سوئی یا کہانا کہائے اوسکا

بیان عن عبد اللہ بن عمر انہ قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا واغسل ذکرک ثم نم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ حضرت عمر نی ذکر کیا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اوسی رات انکو نہانے کی حاجت ہوتی ہے تو فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کرلے اور دہو ڈال اپنی

پہر سورہ **ف م** حضرت عمر نے عبد اللہ بن عمر کا ذکر کیا تہا کہ انکو رات کو نہانیکی حاجت ہوتی ہے اور غسل اوسوقت ممکن نہیں ہوتا

تو آپنے یہ جواب ارشاد فرمایا چنانچہ نسائی کی روایت مین یہ قصہ بتصریح موجود ہے اور یہ حکم وضو کا استحبابا ہے نزدیک ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے

اور بعض علمائے ظاہر کی نزدیک وجوبا ہے **عن** عایشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہا کانت تقول اذا اصاب احدکم المرأۃ ثم

اراد ان ینام قبل ان یغتسل فلا ینم حتی یتوضاء وضوئہ للصلوۃ **ترجمہ** حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ وہ کہتی تہین جب کوئی

تم مین سے جماع کرے اپنی عورت سے پہر سونا چاہے قبل غسل کے تو نہ سوو یہانتک کہ وضو کرلیوے جیسے کہ وضو ہوتا ہے نماز کے لئے **عن**

نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا اراد ان ینام او یطعم وہو جنب غسل وجہہ ویدیہ الی المرفقین ومسح

براسہ ثم طعم او نام **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ جب سونے یا کہانیکا ارادہ رکہتے حالت جنابت مین منہ دہوتے اور دونو

ہاتہ کہنیون تک اور مسح کرتے سر پر پہر کہانا کہاتے یا سو رہتے **ف م** پاؤن نہ دہوتے اسلئے کہ یہ وضو واجب نہین استحبابا ہے

یا کسی عذر کے سبب سے امام محمد نے موطا مین لکہا ہے کہ ہمکو خبر دی ابو حنیفہؒ نے انہون نے روایت کیا ابی اسحاق سے انہون نے اسود سے

انہون نے عایشہ رضی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جماع کرتے تہے پہر سو رہتے تہے اور پانیکو ہاتہ نہ لگاتے تہے کہا محمد نے یہ حدیث

سہل ہے لوگون پر اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا انتہی محدثین نے اس حدیث مین کلام کیا ہے کہ ابو اسحاق نے غلطی کی ہے اس مین اور صحیحین مین

ابو سلمہ سے یہ روایت ہے انہون نے عایشہ سے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنابت مین سونیکا ارادہ کرتے تو وضو کرلیتے مثل وضو

نماز کی اور ابن عمر کا پاؤن نہ دہونا محمول ہے عذر پر اور بیہقی نے باسناد حسن روایت کیا حضرت عایشہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

جب جنابت مین سونیکا ارادہ کرتے تو وضو یا تیمم کرلیتے یعنے جب پانی نہ ملتا تو تیمم کرلیتے (زرقانی) باختصار **اعادۃ الجنب**

الصلوۃ وغسلہ اذا صلی ولم یذکر وغسل ثوبہ جنب نماز کو لوٹا دے غسل کرکے جب اوسنے نماز پڑہ

لی ہو بہولکر بغیر غسل کی اور اپنے کپڑے دہووے اگر اوسمین نجاست لگی ہو **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبر فی

صلوۃ من الصلوات ثم اشار الیہم بیدہ ان امکثوا فذہب ثم رجع وعلی جلدہ اثر الماء **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی کسی نماز مین نماز ون مین سے پہر اشارہ کیا مقتدیون کو اپنے ہاتہ سے اس بات کا کہ اپنی جگہ پر جمے رہو اور آپ چلے گئے

گہر مین بعد اوسکے لوٹ کر آئے اور آپکی بدن پر پانیکا نشان تہا **ف م** ابو داؤد اور ابن حبان کی روایت مین ہے کہ یہ نماز

صبح کی تہی اور ابو ہریرہ کی حدیث مین ہے کہ آپ غسل کرکے آئے اور سر سے پانی ٹپک رہا تہا پہر تکبیر کہی **عن** زبید بن الصلت انہ

قال خرجت مع عمر بن الخطاب الی الجرف فنظر فاذا ہو قد احتلم وصلی ولم یغتسل فقال واللہ ما ارانی الا قد احتلمت

وما شعرت وصلیت وما اغتسلت قال فاغتسل وغسل ما رای فی ثوبہ ونضح ما لم یر واذن او اقام ثم

صلی بعد ارتفاع الضحی متمکنا **ترجمہ** زبید بن الصلت سے روایت ہے کہ نکلا مین ساتہ عمر بن الخطاب کے جرف تک

تو دیکہا عمر رض نے اپنی کپڑے کو اور پایا نشان احتلام کا اور نماز پڑہ چکی تہے بغیر غسل کے تب کہا قسم اللہ کے نہین دیکہتا ہون مین اپنے کو

مگر بھی احتلام ہوا اور خبر نہوئی اور نماز پڑھ لی اور غسل نہین کیا کہا زبید نی پس غسل کیا حضرت عمر نے اور دھویا جو نشان دکھائی دیا کپڑے مین اور جو نہ دیکھائی دیا اوسپر پانی چھڑک دیا اور اذان کہی یا اقامت کہی پھر نماز پڑھی جب آفتاب بلند ہو گیا اطمینان سے **ف م** جرف ایک موضع ہے مدینہ سے تین میل کی فاصلہ پر **عن** سلیمان بن یسار ان عمر بن الخطاب غدا الی ارضہ بالجرف فوای فی ثوبہ احتلاما فقال لقد ابتلیت بالاحتلام منذ ولیت امر الناس فاغتسل وغسل ما رای فی ثوبہ من الاحتلام ثم صلی بعد ان طلعت الشمس ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رض صبح کو گئے اپنی زمین کو جو جرف مین تھی تو دیکھا اپنی کپڑے مین نشان احتلام کا پھر کہا کہ مین مبتلا ہو گیا احتلام مین جب سے خلیفہ ہوا پھر غسل کیا اور دھویا جو نشان پایا اپنی کپڑے مین احتلام کا پھر نماز پڑھی جب آفتاب نکل آیا **ف م** یہ جو کہا کہ جب سے خلیفہ ہوا مبتلا ہو گیا احتلام مین اسکی وجہ یہ ہے کہ خلافت کی کاموں کی سبب سے فرصت نہین ہوتی کہ صحبت کرین عورتون سے **عن** سلیمان بن یسار ان عمر بن الخطاب صلی بالناس الصبح ثم غدا الی ارضہ بالجرف فوجد فی ثوبہ احتلاما فقال انا لما اصبنا الودک لانت العروق فاغتسل وغسل الاحتلام من ثوبہ وعاد لصلوتہ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نی نماز صبح کی پڑہائی لوگوں کو پھر گئے اپنے زمین کیطرف جو جرف مین تھی پس دیکھا اپنی کپڑے مین نشان احتلام کا تو کہا کہ جب سے ہم کہانی لگی چربی نرم ہو گئین رگین پھر غسل کیا اور دھویا احتلام کے نشان کو اپنی کپڑے سے اور لوٹایا نماز کو **ف م** اور جن لوگون نے آپکی پیچھے نماز پڑہے تھی انکو اعادہ نماز کا حکم نہ دیا کیونکہ جو شخص جنب یا محدث کی پیچھے نماز پڑھ لیوے اور اوسکو خبر نہو کہ امام محدث یا جنب ہے نہ امام کو یاد ہو کہ مین محدث یا جنب ہون تو مقتدی کی نماز درست ہو جاویگی اور امام پر جب اوسکو یاد آوے اعادہ لازم ہوگا یہ مذہب امام مالک کا ہے اور شافعی کی نزدیک اگر امام کو معلوم ہے ہو کہ مین محدث ہون یا جنب اور مقتدیونکو خبر نہو تو مقتدیونکی نماز ہو جاویگی اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مقتدیونکی صحیح ہے نہ امام کی دونو صورتون مین اور جب معلوم ہو تو اعادہ ضرور ہے **عن** یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب انہ اعتمر مع عمر بن الخطاب فی رکب فیہم عمرو بن العاص وان عمر بن الخطاب عرس ببعض الطریق قریبا من بعض المیاہ فاحتلم عمر وقد کاد ان یصبح فلم یجد مع الرکب ماء فرکب حتی جاء الماء فجعل یغسل ما رای من ذلک الاحتلام حتی اسفر فقال لہ عمرو بن العاص اصبحت ومعنا ثیاب فدع ثوبک یغسل فقال عمر بن الخطاب واعجبا لک یا ابن العاص لئن کنت تجد ثیابا افکل الناس یجد ثیابا واللہ لو فعلتہا لکانت سنۃ بل اغسل ما رایت وانضح ما لم ار ترجمہ یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سی روایت ہی کہ انہون نی عمرہ کیا ساتہ عمر بن الخطاب رض کی کئی شتر سوار ونمین اور عمرو بن العاص بھی تھی اور عمر بن الخطاب رات کو اوترے قریب پانی کی تو احتلام ہوا حضرت عمر کو اور صبح قریب تھی اور قافلہ مین پانی نہ تھا تو سوار ہوئے حضرت عمر رض یہانتک کہ آئی پانی پاس اور دہونے لگے کپڑے اپنے یہانتک کہ روشنی ہو گئی تو عمرو بن العاص نے کہا حضرت عمر سے صبح ہو گئی ہمارے پاس کپڑے ہین آپ اپنا کپڑا چھوڑ دیجیے دھوڈالا جاویگا اور ہمارے کپڑونمین سے ایک کپڑا پہن لیجیے تو کہا عمر نے

الخطاب نے کہ تعجب ہے ای عمرو بن العاص کیا تمہاری پاس کپڑے ہین تو تم سمجھتے ہو کہ سب آدمیون پاس کپڑے ہونگی قسم خدا کی اگر
مین ایسا کرون تو یہ امر سنت ہو جاوے بلکہ دہو ڈالتا ہون جہان نجاست معلوم ہوتی ہے اور پانی چھڑک دیتا ہون جہان
نہین معلوم ہوتی **کہا** یحیی نے کہا مالک نے کہ ایک شخص نے اپنی کپڑے مین نشان احتلام کا پایا اور اوسکو خبر نہین کہ کب احتلام ہوا
اور نہ خواب مین جو دیکھا یاد ہے تو وہ غسل کرے اخیر خواب سے اگر اوسنے بعد اس خواب کے نماز پڑھی ہے تو اوسکا اعادہ کرے
اسلئے کہ کبھی آدمیکو احتلام ہوتا ہے اور کچہ نہین دیکھتا اور کبھی دیکھتا ہے مگر احتلام نہین ہوتا تو جب تری دیکھی غسل اوسکو
لازم ہوگا وجہ اسکی یہ ہے کہ عمر بن الخطاب نے جو نماز پڑھی تھی اخیر نیند کے بعد اوسیکا اعادہ کیا اور اوس سے پہلے کی نمازونکا اعادہ
نہ کیا

غسل المراءة اذا رات فی المنام مثل ما یری الرجل

عورتکو اگر احتلام ہو مثل مرد کی تو اوسپر غسل واجب ہے **عن** عروة بن الزبیر ان ام سلیم قالت لرسول الله صلی الله علیہ وسلم المراءة تری فی المنام مثل ما یری الرجل اتغتسل فقال لها رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نعم فلتغتسل فقالت لها عایشة اف لک وهل تری ذلک المراءة فقال لها رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم تربت یمینک ومن این یکون الشبہ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ ام سلیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت اگر دیکھے خواب مین جیسا کہ مرد دیکھتا ہے کیا غسل کرے فرمایا آپنے ہان غسل کرے تو کہا عایشہ نے ام سلیم کو نوج نگوڑی کیا عورت بھی دیکھتی ہے خواب مین یعنی اوسکو بھی احتلام ہوتا ہے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو داہنا ہاتہ تیرا اور کہان سے بچہ کو بھی مشابہت **ف** ۵ یعنی کبھی بچہ مشابہ ہوتا ہے صورت مین باپ کی اور کبھی مان کی تو اس سے معلوم ہوا کہ عورت مین بھی منی موجود ہے پہر جب منی عورت مین موجود ہے تو اوسکو احتلام ہونا کچہ بعید نہین ہے (مصفی) یہ جو حضرت نے فرمایا کہ خاک آلودہ ہو داہنا ہاتہ تیرا یہ واسطے تعجب کے یا تنبیہ کے کہا کچہ بد دعا نہین کی **عن** ام سلمة زوج النبی صلی الله علیہ وسلم انها قالت جاءت ام سلیم امراءة ابی طلحة الانصاری الی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقالت یا رسول الله ان الله لا یستحیی من الحق هل علی المراءة من غسل اذا هی احتلمت قال نعم اذا رات الماء ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ ام سلیم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس تو کہا یا رسول اللہ نہین شرماتا ہے سچ سے کیا عورت پر بھی غسل ہے جب اوسکو احتلام ہو فرمایا آپنے ہان جبکہ دیکھے پانی کو

جامع غسل الجنابة

اس باب مین مختلف مسائل غسل جنابت کی مذکور ہین **عن** نافع ان عبد الله بن عمر کان یقول لا باس بان یغتسل بفضل المراءة ما لم تکن حائضا او جنبا ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کچہ مضائقہ نہین کہ مرد غسل کرے اوس پانی سے جو عورت کی طہارت سے بچا ہو جبکہ وہ عورت حیض اور جنابت سے نہو **ف** ۵ ورنہ مکروہ ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین عدم کراہت کیطرف گئے ہین اور یہی مذہب تمام فقہا کا ہے سوا احمد بن حنبل کے (زرقانی) **عن** نافع ان عبد الله بن عمر کان یعرق فی الثوب وهو جنب ثم یصلی فیہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر کو پسینا آتا کپڑے مین اور وہ جنب ہوتی تھے پہر اوسی کپڑے سے نماز پڑہتے تھے **عن** نافع ان ابن عمر کان یغسل جواریہ رجلیہ ویعطینہ الخمرة

وهن حُيَّضٌ ترجمہ ابن عمر رضہ کی لونڈیان اونکی پانون دہوتی تہین اور اونکو جانماز اوٹہا کر دیتی تہین حالت
حیض مین کہا یحییٰ نے پوچہے گئے امام مالک اوس شخص سی جسکی پاس بی بیان اور لونڈیان ہین کیا سب سے وطی کرے غسل سے
پیشتر تو جواب دیا کہ اگر جماع کرے اپنی لونڈی سی قبل غسل کے تو کچہ حرج نہین ہے اور آزاد بی بیون سی ایک کی باری مین دوسرے سے
جماع کرنا مکروہ ہے ہان یہ بات کہ ایک لونڈی سی جماع کرے پہر غسل سی پیشتر دوسرے لونڈی سی جماع کرے اسمین کچہ قباحت
نہین ہے کہا یحییٰ نے اور پوچہی گئی امام مالک ایک جنب سی اوسنی رکہا پانی غسل کو پہر بہولکر اوسمین اونگلی ڈالدی پانی کی سردی
یا گرمی دیکہنے کو تو جواب دیا مالک نی کہ اگر اوسکی اونگلی مین نجاست نہ لگی ہو تو پانی نجس نہوگا

التیمم تیمم کا بیان

عن عایشة ام المؤمنین انها قالت خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره حتی اذا كنا
بالبیداء او بذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول الله صلی الله علیه وسلم علی التماسه واقام الناس معه ولیسوا
علی ماء ولیس معهم ماء فاتی الناس الی ابی بکر الصدیق فقالوا الا تری ما صنعت عایشة اقامت برسول الله
صلی الله علیه وسلم وبالناس ولیسوا علی ماء ولیس معهم ماء قالت فجاء ابو بکر ورسول الله صلی الله علیه وسلم واضع
راسه علی فخذی قد نام فقال حبست رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معهم ماء
قالت عائشة فعاتبنی ابو بکر وجعل یطعن بیده فی خاصرتی فلا یمنعنی من التحرک الا مکان راس رسول الله
صلی الله علیه وسلم علی فخذی فنام رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل الله تعالی ایة التیمم فقال
اسید بن الحضیر ما هی باول برکتکم یا ال ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیه فوجدنا العقد تحته

ترجمہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ ہم نکلے ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی سفر مین تو جب پہونچے ہم
بیدا یا ذات الجیش کو گلوبند میرا ٹوٹ کر گر پڑا تو ٹہر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی ڈہونڈنے کے لیے اور لوگ بہی ٹہر گئے
ساتہ آپکی اور وہان پانی نہ تہا اور نہ ساتہ لوگون کے پانی تہا تب لوگ آئی ابو بکر صدیق رضہ پاس اور کہا کہ دیکہا تمنی کیا کیا عایشہ
رضہ نے ٹہرادیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگونکو اور نہ یہان پانی ہی نہ ہمارے ساتہ پانی ہے تو ابو بکر آئی میری پاس اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میرے ران پر رکہی ہوئے سو رہی تہی تو کہا ابو بکر نے روک دیا تونی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور لوگونکو اور نہ یہان پانی ملتا ہی نہ اونکی پاس پانی ہی کہا عایشہ نی غصہ ہوئے میرے اوپر ابو بکر اور اپنی ہاتہ سے
میری کوکہہ مین مارنی لگی تو مین ہلجاتی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر تہا اسوجہ سی نہ ہل سکتی تہی پس سوتی
رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ صبح ہوئی اور پانی نہ تہا تو اوتاری اللہ جل جلالہ نی آیت تیمم کی تب کہا اسید بن
الحضیر نے کہ ای ابو بکر کے گہر والو یہ کچہ تمہاری پہلی برکت نہین ہی یعنے تم سے ہمیشہ ایسے ہی برکتین اور رحمتین مسلمانونکو حاصل
ہوئی ہین کہا عایشہ رضہ نے جب ہم چلنے لگے تو وہ گلوبند اوس اونٹ کی نیچی سی نکلا جسپر ہم سوار تہی **ف** بیدا اور
ذات الجیش دونو مقام کی نام ہین اللہ جل جلالہ کی اس اوترنے اور گلوبند کہوئی مین یہی حکمت تہی تاکہ مسلمانونکو تیمم کا مسئلہ

معلوم ہو جاوے اور حاجت کی وقت پر کام آوی کہا یحیی نی پوچھی گئی امام مالک ضا اوس شخص سی جسنی تیمم کیا ایک نماز کی لیی پھر دوسری
نماز کا وقت آیا کیا پھر تیمم کری یا وہی تیمم کافی ہی تو جواب یا کہ تیمم کرے ہر نماز کے لیئے کیونکہ اوسپر واجب ہے پانی ڈہونڈہنا ہر نماز کیواسطے
تو جب پانی ڈہونڈہی اور نہ ملی تیمم کری **کہا** یحیی نی اور پوچھی گئی امام مالک اوس شخص سی جسنی تیمم کیا کیا وہ امامت کری اون
لوگونکی جنہوں نے وضو کیا ہی تو کہا امام مالک نے کہ اگر اور کوی امامت کرے تو اچہا ہی اور جو وہی امامت کرے تو بہی کچہ قباحت نہین ہے
کہا یحیی نی کہا مالک نی کہ ایک شخص نے تیمم کیا جب پانی نپایا تو وہ کہڑا ہو نماز کو اور تکبیر تحریمہ کہہ لے اب ایک آدمی ادہر سی نکلا جسکے پاس
پانی ہی تو وہ نماز کو نہ توڑی بلکہ تیمم سی تمام کرلیوی بعد نماز کے اگر پانی ملی تو آیندہ کے لئی وضو کرلیو کہا یحیی نے کہا مالک نی جو شخص کہڑا ہوا
نماز کو اور پانی اوسی نہ ملا سو اوسنی تیمم کرلیا تو اطاعت کی اوسنی اللہ جل جلالہ کی اب جس شخص نے پانی پایا وہ کچہ طہارت مین یا نماز کے
فضیلت مین اوس سے زیادہ نہین ہے کیونکہ دونون نی اللہ جل جلالہ کی فرمودہ کی موافق عمل کیا اور اللہ کا فرمودہ یہی ہے کہ جو شخص
پانی پاوی قبل نماز شروع کرنیکے وہ وضو کرلیوے اور جو نپاوی وہ تیمم کرلیوے **کہا** یحیی نے کہا مالک نے کہ جو شخص جنب ہو وہ تیمم
کرلیوی اور جسقدر معمول اوسکا قرآن پڑہنے کا ہی پڑہے اور نفل نماز ادا کرے جب تک پانی نپاوی اوسی مقام مین جہان کہ
اوسکو نماز تیمم سی پڑہنا درست ہے

العمل فی التیمم
تیمم کی ترکیب کا بیان

عن نافع انہ اقبل ھو وعبد اللہ بن عمر من الجرف حتی اذا کانا بالمربد نزل عبد اللہ فتیمم صعیدا طیبا فمسح بوجھہ ویدیہ الی المرفقین ثم صلی
ترجمہ نافع کہتی ہین کہ مین اور عبد اللہ بن عمر جُرف سی آئی تو جب پہونچے مربد کو اوترے عبد اللہ اور متوجہ ہوئے پاک زمین کیطرف
تو مسح کیا اپنی منہ کا اور ہاتہون کا کہنیون تک پھر نماز پڑہے **ف** اس اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ تیمم کے صحیح ہونیکے
لیے سفر شرط نہین ہی بلکہ حضر مین بہی اگر پانی نملی تو تیمم کرلے یا پانی دور ہو شہر مین اگرچہ ایک میل سی کم ہو اور یہی مذہب ہے
امام مالک کا کیونکہ جُرف اور مربد مدینہ سے بہت قریب ہین جُرف مدینہ سے تین میل پر ہے اور مربد تو ایک ہی میل پر ہے
اسیطرح جو شخص مقیم ہو اور تندرست ہو لیکن نماز کے قضا ہو جانیکا خوف ہو اوسکو بہی تیمم درست ہی (مصفے) مع زیادہ واختصار

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یتیمم الی المرفقین ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض تیمم کرتے تہی دونو کہنیون تک
کہا یحیی نی پوچھی گئی امام مالک رض تیمم کی ترکیب ہے اور کہا تک کرنا چاہیے تو کہا کہ ایک دفعہ ہاتہہ مارکر منہ پر مسح کرے اور دوسری دفعہ
ہاتہہ مارکر ہاتہون کا مسح کرے کہنیون تک **ف** صحیحین مین عمار سی روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کافی تہا تجہکو یہہ پہر مارا حضرت نی دونو ہتیلیونکو اپنی خاک پر اور پہونک ماری اونمین اور مسح کیا منہ پر اور دونو ہاتہونکا
ہتیلیون تک اسی حدیث کیطرف امام احمد اور اصحاب حدیث گئی ہین اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا اور دو دفعہ ہاتہہ مارنیکے
بارہ مین جتنے حدیثین آئی ہین اکثر اونمین سے ضعیف ہین

تیمم الجنب
جنب کو تیمم کرنی کا بیان

عن عبد الرحمن بن حرملۃ ان رجلا سال سعید بن المسیب عن الرجل الجنب یتیمم ثم یدرک الماء فقال سعید اذا ادرک الماء فعلیہ الغسل لما یستقبل ترجمہ عبد الرحمن بن حرملہ سی روایت ہی کہ ایک شخص نی پوچہا سعید بن المسیب سے کہ

جنب نے تیمم کیا پہر پانی کو تو کہا سعید نے کہ جب پاوے پانی تو اوسپر غسل واجب ہوگا آیندہ کیواسطے **ف** یعنی جو نماز تیمم سے پڑہ چکا اوسکا اعادہ ضرور نہین اگرچہ وقت باقی ہو کہا یحیےٰ نے کہا مالک نے جس شخص کو احتلام ہو سفر مین اور نہو اوسکی پاس پانی مگر بقدر وضو کی تو اگر اوسکو پیاس کا خوف نہو تو اوس پانی سی اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگ گئی ہو دہو ڈالی پہر تیمم کری خاک پاک پر جیسا کہ حکم کیا ہی اوسکو اللہ جل جلالہ نے کہا یحیےٰ نی سوال ہوا مالک سی کہ ایک جنب کو تیمم کی ضرورت ہوئی تو نپائی اوسنی مٹی مگر کہاری مٹی نمک کی کیا تیمم کرے اوس سے اور کیا مکروہ ہے نماز اوسمین تو جواب دیا مالک نے کہ کہاری نمکین مٹی سی تیمم کر نیمین اور اوسپر نماز پڑہنے مین کچہ مضائقہ نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فتیمموا صعیدا طیبا یعنی قصد کرو پاک زمین کا تو جو چیز زمین کہلاوے اوس سے تیمم کیا جاوے اگرچہ کہاری نمکین ہو و یا اور کچہ

باب حائضہ عورت سے مرد کو جو کام کرنا درست ہے اوسکا بیان

مایحل للرجل من امرأته وهي حایض حایضہ عورت سی مرد کو جو کام کرنا درست ہی اوسکا بیان **عن** زید بن اسلم ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مایحل لي من امرأتي وهي حایض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتشد عليها ازارها ثم شأنك باعلاها **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہی کہ ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا درست ہی مجکو اپنی عورت سے جب وہ حایض ہو تو فرمایا آپنی باندہ اوسپر تہبند اوسکی پہر تجہے اختیار ہے تہبند کے اوپر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ناف کی نیچی سی گہٹنے تک عورت حایضہ سے لذت نہ اوٹہانا چاہیئے یہی مذہب ہے جمہور علما کا

عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن ان عایشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كانت مضطجعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوب واحد وانها وثبت وثبة شديدة فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لك لعلك نفست يعني الحيضة قالت نعم قال فشدي على نفسك ازارك ثم عودي الى مضجعك **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سی روایت ہے کہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا لیٹی تہین ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑے مین اتنی مین کود اٹہی زور سے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی شاید حیض آیا تجہکو کہا ہان تو فرمایا اپنی باندہ لی تہبند اپنی پہر آنکر وہین لیٹ جا **عن** نافع ان عبید الله بن عبد الله بن عمر ارسل الى عایشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم يسألها هل يباشر الرجل امرأته وهي حایض فقالت لتشد ازارها على اسفلها ثم يباشرها ان شاء **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بہیجا کسی آدمی کو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچہا کیا مرد مباشرت کرے اپنی عورت سے حالت حیض مین تو کہا حضرت عایشہ نے چاہیئے کہ باندہ لی تہبند نیچے جسم پر پہر اگر چاہے مباشرت کرے اوس سے **عن** مالك انه بلغه ان سالم بن عبد الله وسليمان بن يسار سئلا عن الحايض هل يصيبها زوجها اذا رأت الطهر قبل ان تغتسل فقالا لا حتى تغتسل **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سلیمان بن یسار پوچہی گئی حایضہ عورت سے جب پاک ہو جاوے تو جماع کرے خاوند اوسکا قبل غسل کے کہا اون دونو نے نہین جب تک غسل نکرے **ف** برابر ہی کہ حیض اوسکا اکثر مدت مین ختم ہوا ہو یا اقل مدۃ مین یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد اور زفر اور جمہور فقہا کا اور نقل کیا اسحاق بن راہویہ نے اجماع تابعین کا اسپر اور ابو حنیفہ

نی کہاکہ اگر دس دنکی مدت مین حیض ختم ہوا تو قبل غسل کے اوس سی وطی جایز ہے اور جو دس سے کم مین ختم ہوا تو جب تک
غسل نہ کرے یا اوسپر وقت موافق غسل اور تکبیر تحریمہ کے نہ گذر جاوے وطی درست نہیں ہے ابن عبد البر نے کہاکہ یہ صرف
تحکم ہی کوئی وجہ اسکی معلوم نہین ہوتی (زرقانی) **طہر الحایض** حایضہ کب پاک ہوتی ہی حیض سے اوسکا بیان **عن**
ام علقمۃ مولاۃ عایشۃ ام المؤمنین انہا قالت کان النساء یبعثن الی عایشۃ بالدرجۃ فیہا الکرسف فیہ الصفرۃ
من دم الحیض یسالنہا عن الصلوۃ فتقول لہن لا تعجلن حتی ترین القصۃ البیضاء
تريد بذلك الطہر من الحیضۃ ترجمہ مرجانہ سے جو ماں ہین علقمہ کے اور مولاۃ ہین حضرت عایشہ رض
کی روایت ہی کہ عورتین ڈبیون مین روئی رکہکر حضرت عایشہ کو دکہانیکو بہیجتی تہین اور اوس روئی مین زردی ہوتی تہی حیض کے
خون کی پوچہتی تہین کہ نماز پڑہین یا نہ پڑہین تو کہتی تہین حضرت عایشہ مت جلدی کرو تم نماز مین یہانتک کہ دیکہو سفید قصہ
مراد یہ تہی کہ پاک ہو جاو حیض سے **ف** قصہ وہ پانی ہی سفید جو وقت بند ہونے حیض کے رحم سے نکلتا ہے اور بعضون
نے کہاکہ قصہ سی مراد وہ کپڑا ہے جو عورتین فرج مین رکہتی ہین جب بالکل سفید نکلی تو معلوم ہوا کہ اب خون بند ہوگیا مصنفے
مین ہی کہ قصہ ایک چیز ہے مثل سفید دہاگی کی جو نکلتا ہی بعد خون بند ہونیکے اور اسی پر اکثر اہل علم ہین مالک نے کہاکہ پوچہا مین نے
عورتون سی قصہ کو تو وہ پہچانتی تہین اوسکو **عن** بنت زید بن ثابت انہ بلغہا ان النساء کن یدعون بالمصابیح
من جوف اللیل ینظرن الی الطہر فکانت تعیب ذلک علیہن وتقول ما کان النساء یصنعن ہذا
ترجمہ ام کلثوم سی جو بیٹی ہین زید بن ثابت کی روایت ہی کہ اونکو خبر پہونچی اسبات کی کہ عورتین منگاتی ہین چراغ بیچ بیچ
راتکو اور دیکہتی ہین کہ حیض سی پاک ہوئین یا نہ تو ام کلثوم عیب جانتے تہین اسبات کو اور کہتی تہین کہ صحابہ کی عورتین
ایسا نہین کرتی تہین **ف** یعنی یہہ بیفایدہ تکلیف اوٹہانا ہی نہ اوسوقت نماز کا وقت ہی نہ کچہ پہر کیا ضرور ہے
کہ اتنا خوض کری حافظ نے کہا کہ اس قول پر اعتراض یہ ہے کہ اوسوقت عشا کا وقت ہوتا ہے بعضون نی کہا عیب اسوجہ
سی ہے کہ رات کو زردی سفیدی سے ملتبس ہوگی تو وہ نماز پڑہ لین گی قبل طہر کے (زرقانی) شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا کہ عیب اسسے
ہے کہ بیچا بیچ رات مین دیکہنا کیا ضرور ہے جب رات اتنی باقی رہی کہ غسل اور نماز کو نکلتے ہوا اوسوقت دیکہہ لین کہا یحیی نے
پوچہی گئی امام مالک رض حایضہ سی جب پاک ہو جاوے لیکن پانی نہ پاوی تو تیمم کرلی کہا ہان تیمم کرلی کیونکہ مثال اوسکی جنب کیسی ہے جب جنب کو پانی
نہ ملے تو وہ بہی تیمم کرلیوے **جامع الحیضۃ** اس باب مین مختلف مسائل حیض کے مذکور ہین **عن** مالک انہ
بلغہ ان عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت فی المراۃ الحامل تری الدم انہا تدع الصلوۃ ترجمہ امام مالک کو پہونچا حضرت عایشہ رض
سے کہ کہا انہون نی عورت حاملہ اگر دیکہے خون کو تو چہوڑ دیوے نماز کو **ف** کیونکہ حاملہ کو بہی کبہی حیض آتا ہے
یہی مذہب ہے ابن المسیب اور ابن شہاب اور امام مالک کا اور ابو حنیفہ اور احمد اور سفیان ثوری کا مذہب یہ ہی کہ وہ حیض نہیں ہے
عن مالک انہ سال ابن شہاب عن المراۃ الحامل تری الدم قال تکف عن الصلوۃ ترجمہ امام مالک نے پوچہا ابن شہاب سے

کہ عورت حاملہ اگر دیکھی خون کو تو کہا ابن شہاب نے باز رہی نماز سے **کہا** یحیی نے کہا مالک نے کہ ہمارا مذہب یہی ہی **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کنت ارجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حایض **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا مین کنگہی کرتی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سر مین اور مین حایضہ ہوتے تہے **عن** اسماء بنت ابی بکر الصدیق انہا قالت سالت امراۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ارایت احدنا اذا اصاب ثوبہا الدم من الحیضۃ کیف تصنع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احدکن الدم من الحیضۃ فلتقرصہ ثم لتنضحہ بالماء ثم لتصل فیہ **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی کہ ایک عورت نے پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر ہماری کپڑی کو خون حیض کا لگ جاوی تو کیا کرین فرمایا آپنے جب بہر جاوے کسی ایک کے کپڑی مین تم مین سی خون حیض کا تو مل ڈالی اوسکو پہر دہو ڈالی پانی سے پہر نماز پڑہے اوس کپڑے سے **ما جاء فی المستحاضۃ** مستحاضہ کا بیان یستحاضہ اوس عورت کو کہتی ہین جسکا خون بعد ایام حیض کے بہی آیا کرے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت قالت فاطمۃ بنت ابی حبیش یا رسول اللہ انی لا اطہر افادع الصلوۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فاترکی الصلوۃ فاذا ذہب قدرہا فاغسلی عنک الدم وصلی **ترجمہ** عائشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا یارسول اللہ مین پاک نہین ہوتی ہون تو کیا چہوڑ دون نماز کو فرمایا آپنے یہ خون کسی رگ کا ہی اور حیض نہین ہے تو جب حیض آوی **ف** یعنی وہ دن آوین جن دنون مین قبل اس بیماری کے حیض آیا تہا **ت** تو چہوڑ دی نماز کو پہر جب مدت گذر جاوے تو خون دہو کر نماز پڑہ لے **ف** یعنی بعد غسل کے جیسا بخاری کی روایت مین مصرح ہے اب ہر نماز کے لیئے وضو کرنا اوسکو مستحب ہے کیونکہ اس خون نکلنے سے وضو اوسکا نہ ٹوٹیگا نزدیک امام مالک کے اور بعض ایمہ کی نزدیک ہر نماز کے لیئے وضو کرنا ضرور ہے **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امراۃ کانت تہراق الدماء فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لہا ام سلمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر الی عدد اللیالی والایام التی کانت تحیضہن من الشہر قبل ان یصیبہا الذی اصابہا فلتترک الصلوۃ قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل **ترجمہ** ایک عورت کا خون بہا کرتا تہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تو فتوی پوچہا اوسکی واسطے ام سلمہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے کہ شمار کر لے اون دنون اور راتون کا جن مین حیض آتا تہا قبل اس بیماری کی تو چہوڑ دی نماز کو اوسقدر مدت مین ہر مہینے سے پس جب گذر جاوے وہ مدت تو غسل کرے اور ایک کپڑا باندہ لیوی فرج پر پہر نماز پڑہے **عن** زینب بنت ابی سلمۃ انہا رات زینب بنت جحش التی کانت تحت عبد الرحمن بن عوف وکانت تستحاض فکانت تغتسل وتصلی **ترجمہ** زینب بنت ابی سلمہ نے دیکہا زینب بنت جحش کو جو نکاح مین تہین عبد الرحمن بن عوف کی اونکو استحاضہ تہا اور وہ غسل کرکے نماز پڑہتے تہین **ف** یہ غلطی ہے موطا کی راویون کی زینب بنت جحش سے عبد الرحمن بن عوف نے کبہی نکاح

نہین کیا بلکہ ان سی زید بن حارثہ نی نکاح کیا تہا پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور عبد الرحمن کی نکاح مین ام حبیبہ بنت جحش تہین جو بہن ہین زینب بنت جحش کی اور دوسری حدیثون مین مذکور ہے کہ استحاضہ حمنہ بنت جحش کو ہوگیا تہا ابن عبد البر نے کہا کہ یہ عجیب بات ہی کہ جحش کی تینون بیٹیان استحاضہ مین مبتلا تہین اور بعضون نی کہا کہ سوا حمنہ کے کسیکو استحاضہ نہ تہا واللہ اعلم (زرقانی) **عن** سمی مولی ابی بکر ان القعقاع بن حکیم وزید بن اسلم ارسلاہ الی سعید بن المسیب یسالہ کیف تغتسل المستحاضۃ فقال تغتسل من طہر الی طہر وتتوضاء لکل صلوۃ فان غلبہا الدم استثفرت **ترجمہ** قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نی سمی کو بہیجا سعید بن المسیب پاس کہ پوچہین اوسی کیونکر غسل کرے مستحاضہ کہا سعید نے غسل کرے ایک طہر سی دوسری طہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے لئے تو اگر خون بہت آوے ایک کپڑا باندہ لی اپنی فرج پر **ف م** ایک طہر سی دوسری طہر تک اس سے یہ غرض ہی کہ جب مدت مقررہ حیض کی گذر جاوے تو غسل کری اب جب پہر حیض کے دن آکر گذر جاوینگی تو پہر غسل کریگی **عن** عروۃ بن الزبیر انہ قال لیس علی المستحاضۃ الا ان تغتسل غسلا واحدا ثم تتوضاء بعد ذلک لکل صلوۃ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سی روایت ہی کہا انہون نی مستحاضہ پر ایک ہی غسل ہے پہر وضو کیا کری ہر نماز کے لیئے **کہا** یحیی نے کہا مالک نے ہماری نزدیک حکم یہ ہے کہ مستحاضہ جب نماز پڑہنے لگے تو خاوند کو جماع بہی درست ہی اسیطرح نفاس کو جب مدت مقررہ کی انتہا تک خون آلیوے اور بعد اوسکے بہی خون دیکہے تو خاوند اوس سی جماع کر سکتا ہے اور یہ خون بہی بمنزلہ استحاضہ کی ہی **ف م** نفاس وہ عورت ہے جو جننے کے بعد خون دیکہتی ہے کہا یحیی نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم مستحاضہ کا عروہ کی حدیث کی موافق ہے جسکو روایت کیا عروہ نے عائشہ سی انہون آنحضرت سی جو ابتدا باب مین گذری اور جتنی روایتین مینے اس باب مین سنین اب سی مجہکو وہ روایت زیادہ پسند ہے

ما جاء فی بول الصبی بچے کے پیشاب کا بیان

عن عائشۃ انہا قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی فبال علی ثوبہ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بماء فاتبعہ ایاہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک لڑکا لائے سو اوسنی پیشاب کردیا آپکی کپڑی پر پس منگایا آپنی پانی تو ڈالدیا اوسپر **عن** ام قیس بنت محصن انہا اتت بابن لہا صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بماء فنضحہ ولم یغسلہ **ترجمہ** ام قیس سے روایت ہی کہ وہ اپنی چہوٹے بچے کو جسنی کہانا نہ کہایا تہا لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو بٹہالیا آپنی اوس بچے کو گود مین اپنی تو موت دیا اوسنی آپکی کپڑی پر پس منگایا آپنی پانی اور ڈالدیا اوسپر اور نہ دہویا کپڑے کو **ف م** یعنے نچوڑ کر نہ دہویا فقط پانی اوسپر بہادیا زرقانی نی کہا کہ یہان پر تین مذہب ہین ایک یہہ کہ لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چہڑکنا کافی ہی نہ لڑکی کی دوسری یہہ کہ دونو کے پیشاب پر پانی چہڑکنا کافی ہی اور تیسری یہ کہ دونو کے پیشاب کو دہونا چاہیئے یہہ اختلاف جب تک ہی کہ لڑکا لڑکی کہانا نہ کہاتے ہون صرف دودہ پیتی ہون ورنہ بالاتفاق دہونا چاہیے

ما جاء فی البول قائما وغیرہ کہڑے پیشاب کرنے وغیرہ کا

بچے کے پیشاب کا بیان

کہڑے ہو کر پیشاب کرنیکا بیان

بیان عن یحیی بن سعید انہ قال دخل اعرابی المسجد فکشف عن فرجہ لیبول فصاح الناس بہ حتی علا الصوت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترکوہ فترکوہ فبال ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذنوب من ماء فصب علی ذلک المکان
ترجمہ یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد مین آیا اور ستر اپنا کہولا موتنے کے لئے تو غل مچایا لوگون نے اور شور پکار ہوا تب
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہوڑ دو اوسکو پس چہوڑ دیا لوگون نے جب وہ پیشاب کر چکا تو حکم کیا آپنے ایک ڈول پانی کا
ڈالدیا گیا اوس جگہہ پر **ف** مسلم کی روایت مین ہی کہ جب وہ پیشاب کر چکا تو آپنے اوسکو بلا کر سمجہایا کہ مسجدین پیشاب پاخانے
کے لئے نہین بنائی گئین بلکہ اللہ جل جلالہ کی ذکر اور نماز اور قرآن شریف پڑہنے کے لئے اس حدیث سی کمال خلق اور ترحم آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا معلوم ہوا بعض علما نی کہا ہی کہ اسمین بڑی بڑی حکمتین تہین اگر اوسیوقت اوس گنوار کو نکالدیتی یا مارتے
تو وہ بددل ہو جاتا اور بات نہ سمجہتا یا موتتا چلا جاتا تمام مسجد آلودہ ہو جاتی اگر بند کرتا تو بیمار ہو جاتا واللہ اعلم عن عبد اللہ بن
دینار انہ قال رایت عبد اللہ بن عمر یبول قائما ترجمہ عبد اللہ بن دینار سی روایت ہی کہ مینے دیکہا عبد اللہ بن عمر کو کہڑے
کہڑے پیشاب کرتے ہوئی **ف** بعض احادیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی بہی کہڑے ہوکر پیشاب کرنا منقول ہے
مگر حاکم اور بیہقی نے ابو ہریرہ سی روایت کیا کہ آپنی پیشاب کہڑے ہوکر اسواسطے کیا کہ آپکے گہٹنو مین درد تہا لیکن یہ روایت
ضعیف ہی اور بعض علما نی کہا کہ حدیث کہڑی ہوکر پیشاب کرنیکی منسوخ ہے حدیث عایشہ سی کہ آنحضرت نی پیشاب کہڑی ہوکر نہین کیا
جیسے قرآن اوترا روایت کیا اوسکو ابو عوانہ اور حاکم نی زرقانی نی کہا کہ صحیح یہہ بات ہی کہ کہڑے ہوکر پیشاب کرنیکی حدیث منسوخ
نہین ہی کیونکہ عمر اور عبد اللہ بن عمر اور علی اور زید بن ثابت سی کہڑے ہوکر پیشاب کرنا منقول ہی اور ممانعت مین اسکی کوئی
حدیث آنحضرت سی ثابت نہین ہوئی انتہی کہا یحیی نے سوال ہوا مالک سی کہ بعد پیشاب یا پاخانہ کی پانی سی استنجا کرنی مین
کوئی حدیث آئی ہی تو جواب دیا کہ مجہی پہونچا ہی بعض سلف سی کہ وہ استنجا کرتی تہی پانی سی بعد پاخانہ کی اور مین اچہا جانتا ہون
استنجا پانی سی بعد پیشاب کے **ف** اگرچہ صرف ڈہیلا لینا بہی کفایت کرتا ہی (زرقانی)

ما جاء فی السواک

مسواک کرنیکا بیان عن عبید بن السباق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی جمعۃ من الجمع یا معشر المسلمین ان ہذا
یوم جعلہ اللہ عیدا فاغتسلوا ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک ترجمہ عبید بن السباق
سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ کو فرمایا کہ یہ وہ دن ہی جسکو اللہ تعالی نی عید کا دن کیا ہی تو غسل کرو اور
جسکے پاس خوشبو ہو تو آج کی دن خوشبو لگانا نقصان نہین ہی اور لازم کرو تم مسواک کو عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر مشکل نہ گذرتا میری امت پر تو واجب کردیتا مین مسواک ونیز عن ابی ہریرۃ انہ قال لولا ان یشق علی امتہ
لامرہم بالسواک مع کل وضوء ترجمہ ابو ہریرہ نی کہا اگر شاق نہوتا حضرت کی امت پر تو آپ حکم کرتے اونکو مسواک کرنیکا
ہر وضو کے ساتہ **ف** ابن عبد البر نی کہا کہ اس حدیث کو معن بن عیسے اور ایوب بن صالح اور عبد الرحمن بن مہدی

مسواک کرنیکا بیان

وغیرہم نی امام مالک سے مرفوعًا روایت کیا ہی اس لفظ سی لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک مع کل وضوء اور اسیطرح
روایت کیا اوسکو شافعی نی مسند مین او بیہقی نی اور طبرانی نی معجم اوسط مین باسناد حسن حضرت علی سی مرفوعًا اور روایت کیا
حاکم اور بیہقی نی ابوہریرہ سی مرفوعًا لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیہم السواک مع الوضوء کہا حاکم نی صحیح علی شرطہما لم
یخرجاہ ولیس لہ علۃ اور بخاری کی روایت مین مع کل صلوۃ ہی اور اسیطرح مسلم کے روایت مین اور اختلاف کیا علما نی مسواک کے
حکم مین تو اکثر اہل علم عدم وجوب کے طرف گئی ہین اور اسحاق بن راہویہ اور داؤد ظاہری سی وجوب منقول ہی یہانتک کہ
اسحق بن راہویہ نے کہا کہ اگر قصدًا مسواک ترک کریگا تو نماز اوسکی باطل ہو جاویگی (زرقانی)

ما جاء فی النداء للصلوٰۃ

اذان کے بیان مین

اذان کی بیان مین **عن** یحیی بن سعید انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اراد ان یتخذ خشبتین یضرب بہما
لیجتمع الناس للصلوۃ فاری عبد اللہ بن زید الانصاری ثم من بنی الحارث بن الخزرج خشبتین فی النوم فقال ان ہاتین
لنحو مما یرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل الا تؤذنون للصلوۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استیقظ فذکر لہ ذلک فامر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالاذان **ترجمہ** یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا دو لکڑیان بنانی کا
اسلیئے کہ جب اونکو مارین تو آواز پہونچے لوگونکو اور جمع ہون لوگ نماز کے لئے پس خواب مین دیکھائی گئی عبد اللہ بن زید
دو لکڑیان اور کہا کہ یہ لکڑیان تو ایسی ہین جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چاہتے ہین پہر کہا گیا اونسی خواب مین کہ تم اذان
کیون نہین دیتی نماز کے لیئے تو جب جاگے آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اونسی خواب پس حکم دیا
آپنے اذان کا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن
ترجمہ ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو کہو جیسا کہ کہتا جاتا ہے
مؤذن **ف** یعنی جو کلمہ مؤذن کہی سننے والا بہی وہی کہی مسلم نی عمر رض سے اور بخاری نی معاویہ رض سی روایت کی
جب مؤذن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہی تو سننے والا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ
جواب اذان کا دینا واجب ہے اور یہی مذہب ہے بعض سلف کا اور یہی قول ہی حنفیہ اور ظاہریہ اور ابن وہب کا اور جمہور کے نزدیک
واجب نہین ہی شمس الائمہ نی کہا کہ جواب دینا صرف زبان سی نہین کافی ہی بلکہ اذان ہوتی ہی مسجد کو چلنا چاہیے تو جسنی
زبان سی جواب دیا اور پاؤن سی نہ چلا اوسنی جواب ہی نہ دیا (زرقانی ومحلی) اور جب تکبیر ہو تو اوسکا بہی جواب اسی طور سے
دے اور قد قامت الصلوۃ کی وقت اقامہا اللہ وادامہا کہی جیسا حدیث مین وارد ہے (مسوی) **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستہموا علیہ لاستہموا ولو یعلمون ما فی
التہجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوہما ولو حبوا **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اگر معلوم ہوتا لوگونکو جو کچھ اذان دینی مین اور صف اول مین ثواب ہی پہر نہ پاسکتی انکو بغیر قرعہ کے البتہ قرعہ ڈالتے اور اگر معلوم
ہوتا لوگونکو جو کچھ نماز کے اول وقت پڑہنے مین ثواب ہی البتہ جلدی کرتے اوسکی طرف اور اگر معلوم ہوتا جو کچھ ثواب ہی عشا

اور صبح کی نماز جماعت سے پڑہنے کا البتہ آتی جماعت مین گہٹنونکی بل گہسٹتے ہوئے **ف ۵** سب نمازونکو اول وقت اور
جماعت سی پڑہنا ضرور ہی عشا اور فجر کو آپنی خاص کیا کیونکہ یہ نیند کا وقت ہوتا ہے اکثر آدمی سی غفلت ہوجاتی ہی ایک حدیث
مین آیا ہی کہ عشا کی نماز جماعت سے پڑہنا آدہی رات کی عبادت سی بہتر ہے اور صبح کی نماز جماعت سی پڑہنا ساری رات کی عبادت سی
بہتر ہے ابن عمر رض کہتے ہین کہ جب ہم کسی آدمی کو عشا اور نماز فجر مین نپاتے تو اوسکی طرف گمان بد کرتے تھے یعنی اس امر کا کہ وہ شخص
بورا مسلمان نہین ہی منافق ہی (زرقانی) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ثوب بالصلوۃ فلا تاتوھا وانتم تسعون
واتوھا وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا فان احدکم فی صلوۃ ما کان یعمد الی الصلوۃ
ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ دوڑتے ہوئے آؤ تم بلکہ آؤ اطمینان
اور سہولت سی تو جتنی نماز تمکو ملی پڑہ لو اور جو نہ ملی اوسکو پورا کر لو کیونکہ جب کوئی تم مین سی قصد کرتا ہے نماز کا تو وہ نماز ہی مین
ہوتا ہے **ف ۵** یعنی نماز کو جانا گویا نماز پڑہنا ہی تو جیسے نماز پڑہنے مین اطمینان اور سہولت چاہیئے ویسا ہی نماز کیطرف چلنے
مین چاہیئے اس حدیث سی استدلال کیا گیا ہی اس بات پر کہ جو کوئی امام کو رکوع مین پاوی تو وہ رکعت حساب کیجاویگی اور
یہی قول ہی ابوہریرہ اور ایک جماعت کا اور ابن خزیمہ وغیرہ نی اسکو اختیار کیا ہے اور تقی سبکی نے اسکی تقویت کی ہی اور
یہی مذہب ہے شوکانی کا اور اسکی تحقیق نیل الاوطار مین کما ینبغی کی ہی **عن** عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعۃ الانصاری
ان اباسعید الخدری قال لہ انی اراک تحب الغنم والبادیۃ فاذا کنت فی غنمک او بادیتک فاذنت بالصلوۃ فارفع صوتک
بالنداء فانہ لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیٔ الا شہد لہ یوم القیمۃ قال ابوسعید سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ عبد اللہ بن عبد الرحمن انصاری سے ابوسعید خدری نی کہا کہ تو بکریونکو اور جنگل کو دوست رکہتا ہے تو جب جنگل مین ہو یا
بکریون مین اذان دی نماز کی بلند آواز سے کیونکہ نہین پہونچتی آواز موذن کی جن کو اور نہ آدمی کو اور نہ کسی شی کو مگر وہ گواہ ہوتا ہے
اوسکا قیامت کی روز کہا ابوسعید نے سنا مینے اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
نودی للصلوۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع النداء فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب
اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول لہ اذکر کذا واذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان یدری کم
صلی ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ جب اذان ہوتی ہی نماز کے لیی شیطان پیٹ موڑ کر پادتا ہوا بہاگتا ہے تاکہ نسنے
اذان کو پہر جب اذان ہو چلتی ہے چلا آتا ہے پہر جب تکبیر ہونے ہے بہاگ جاتا ہے پیٹ موڑ کر پہر جب تکبیر ہو چکتی ہے چلا آتا ہے
یہانتک کہ وسوسہ ڈالتا ہی نمازی کی دلمین اور کہتا ہے اوسسے خیال کر فلان چیز کا خیال کر فلان چیز جسکا خیال نماز سے پہلے نمازی کو نہ تہا
یہانتک کہ ہوجاتا ہے نمازی اوسی نہین خبر ہوتی اوسکو کتنی رکعتین پڑہین **عن** سہل بن سعد الساعدی انہ قال
ساعتان تفتح لہما ابواب السماء وقل داع ترد علیہ دعوتہ حضرۃ النداء للصلوۃ والصف فی سبیل اللہ
ترجمہ سہل بن سعد سی روایت ہی کہا انہونے دو وقت کہلجاتی ہین دروازہ آسمان کی اور کم ہوتا ہی ایسا دعا کرنیوالا کہ نہ قبول

دعا اوسکی ایک جسوقت اذان ہو نماز کی دوسری جسوقت صف باندہی جاوی جہاد کی لیئی **ف** طبرانی اور حاکم اور دیلمی نے اس حدیث کو مرفوعًا روایت کیا ہی اور ابو نعیم نے حلیہ مین روایت کیا حضرت عایشہ سی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ساعتین ایسی ہین کہ نہین دعا کرتا اونمین کوئی مسلمان مگر قبول کرتا ہی خداوند تعالی دعا اوسکی جب تک دعا کرے ناتا توڑنی کی یا گناہ کی ایک جسوقت موذن اذان دیتا ہی نماز کی یہانتک کہ فارغ ہو دوسرے جسوقت مسلمانون اور کافرون کی صفین جہاد مین ملجاتی ہین یہانتک کہ اللہ فیصلہ کرے اونکا اور جسوقت پانی اوترتا ہی آسمان سی یہانتک کہ تہم جاوی **کہا** یحیی نی سوال ہوا امام مالک سی کیا جایز ہے جمعہ کی اذان قبل وقت کی بولے نہین جب تک آفتاب ڈہل نہ جاوے **ف** یہی مذہب جمہور کا ہی اور امام احمد کی نزدیک نماز جمعہ کی قبل زوال کی درست ہی (زرقانی)

کہا یحیی نی سوال ہوا امام مالک سی دو مسئلون سی پہلا مسئلہ یہہ کہ اذان اور اقامت دو دو بار کہی جاوے **ف** یعنی کلمات اذان اور اقامت کی مثلا اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح یہ سب دو دو بار کہی جاوین یا ایک ایک بار **ص** دوسرا مسئلہ یہ کہ لوگ کب کہڑے ہون نماز کے لیئے جب تکبیر کہی جاوے تو کہا امام مالک نے کہ اذان اور اقامت مین مجھے کوئی حدیث نہین پہونچی مگر مینے اپنی شہر کی لوگونکو جسطرح پایا وہی جانتا ہون **ف** یعنی اذان کی کلمات دو دو بار کہی جاوین ایسی ہی کہ بخاری نی انس رض سے روایت کیا کہ بلال کو حکم ہوا دو دو بار کہنی کا اذان مین اور ایک ایک بار کہنی کا اقامت مین اور ابو داود طیالسی اور ابو داود سجستانی اور نسائی اور ابن خزیمہ نی روایت کیا عبداللہ بن عمر سی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اذان دو دو بار کہی جاوے مگر اخیر کا لا الہ الا اللہ اس سے مستثنے ہے کیونکہ وہ سب کے نزدیک ایکبار کہنا چاہیئے (زرقانی)

ص اور اقامت ایک ایکبار کہی جاوے **ف** اسطرح اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور بعضون کی نزدیک قد قامت الصلوۃ کو دو مرتبہ کہین کیونکہ بخاری کے روایت مین قد قامت الصلوۃ کا استثنا مذکور ہے زرقانی نی کہا کہ یہ استثنا حدیث مین داخل نہین ہی بلکہ ایوب کا قول ہے **ص** اور اسی طریقہ پر ہمارے شہر کے لوگ ہین اور لیکن اوٹہنا لوگون کا وقت تکبیر کے تو مینے اسکی کوئی حد نہین سنی جو مقرر کیجاوے مگر مین اس کو لوگون کی طاقت اور قوت کی لحاظ سے رکہتا ہون **ف** یعنے جو شخص طاقت دار ہی وہ تکبیر شروع ہوتی ہی اوٹہہ کہڑا ہووے اور جو شخص کمزور ہووے وہ جب تکبیر ختم ہو اوٹہی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہی کہ اگر امام مقتدیون کی ساتہ مسجد مین ہو تو مقتدی لوگ اوٹہین جب تک تکبیر سے فراغت نہو اور جو مسجد مین نہو تو جب تک امام نہ آلیوے تب تک اوٹہین ابن المنذر نے انس سی روایت کیا کہ وہ اوٹہتے تہے جب موذن قد قامت الصلوۃ کہتا تہا اور سعید بن منصور نے اوسکو عبداللہ کے اصحاب سے روایت کیا اور سعید بن المسیب سے مروی ہی کہ جب موذن اللہ اکبر کہے تو مقتدیون پر کہڑا ہونا واجب ہوجاتا ہے اور جب حی علی الصلوۃ کہے صفین برابر کیجاوین اور جب لا الہ الا اللہ کہے امام تکبیر کہے اور ابوحنیفہ کا قول یہ ہی کہ جب حی علی الصلوۃ ہو تو اوٹہین اور جب قد قامت الصلوۃ ہو تو امام تکبیر کہے مترجم کہتا ہی کہ صحیح میرے نزدیک یہی ہی کہ تکبیر شروع ہوتی ہی اوٹہین کیونکہ عبدالرزاق نی ابن شہاب سے روایت کیا کہ تہی صحابہ جب موذن اللہ اکبر کہتا تو اوٹہہ کہڑے ہوتے اور جب تک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتی

صفین برابر ہوجاتین اور بخاری نی ابوہریرہ سی روایت کیا کہ تکبیر ہوی پس برابر کین لوگون نی صفین پہر نکلے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم اور مسلم کی روایت مین ہی کہ تکبیر ہوئے پس کہڑی ہوئے ہم اور برابر کیا ہمنی صفونکو قبل اسبات کی کہ نکلین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
ف امام مالک رح باوجود اسبات کی کہ محدثین کے نزدیک بڑی واقف اور کامل ہین علم حدیث مین اور امام ہین اہل مدینہ کے مگر اونکو
اس مضمون کی کوئی حدیث نہین پہونچی تہی اس سے صاف معلوم ہوا کہ ہر مجتہد کو تمام حدیثین پہونچنا ضرور نہین ہے اور نہ یہ بات عقل مین
آتی ہی کہ ائمہ اربعہ مین سی کسی امام کو بہی ساری حدیثین پہونچی ہون علی الخصوص امام اعظم اور امام مالک کو کیونکہ ان دونو کا
زمانہ بہت اول تہا اور اوسوقت تک حدیث کی کتابین جمع نہین ہوئی تہین جابجا صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
ملکون ملکون پہیل کر انتقال کرچکے تہی ایک ایک حدیث سننے کی واسطے لوگ صدہا کوس سفر کرتے تہی برخلاف اس زمانہ کے
کہ تمام کتابین حدیث کی مدون ہوگئین اب حدیثونکا ملنا آسان ہوگیا اسیوجہ سے امام اعظم اور امام مالک وغیرہ کی بہت سی مسائل
ایسی ہین جنمین انہون نی قیاس پر عمل کیا اور حدیث نہ پائی اب اگر قیاس اونکا مطابق حدیث صحیح کی نکلی تو قبول کیا
جاوی ورنہ حدیث صحیح کا اتباع ضرور ہی پابندی اونکی قیاس کے لازم نہین ہی اس فائدہ کو یاد رکہنا چاہیئے کہا یحیی نی سوال
ہوا امام مالک سی کہ اگر چند مقیم لوگ ارادہ کرین کہ جماعت سی اداکرین فرض نماز کو تو صرف تکبیر کہہ لینا کافی ہی یا اذان بہی دینا
ضرور ہی تو جواب دیا امام مالک نے کہ تکبیر کہہ لینا کافی ہی اور اذان واجب ہی اون مسجدونمین جہان جماعت سی نماز ہوا کرتی
ہی کہا یحیی نی سوال ہوا امام مالک سی کہ بعد اذان کی موذن سلام کری امیر کو اور بلاوے اوسکو نماز کی لیئی اور کون وہ شخص ہے
جسپر اول سلام کیا موذن نی تو جواب دیا امام مالک نی کہ مجہی یہ خبر نہین پہنچی کہ اول زمانہ مین موذن سلام کرتا ہوا امیر کو
ف یعنی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین مین یہ دستور نہ تہا بلکہ موذن اذان کہہ دیتا تہا پہر اگر امام کسیکام مین ہوتا تو
موذن اوسکو آنکر خبر کردیتا کہ لوگ جمع ہین اب جو یہ تکلفات نکلی ہین کہ موذن امیر اور حاکم کی دروازہ پر آنکر کہتا ہی السلام علیک
ایہا الامیر ورحمتہ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ یرحمک اللہ یہہ سب تکبر اور غرور کی باتین ہین اور نماز تو عاجزی اور غرور توڑنی کی لئی ہی کیونکہ
موذن جب اذان کہتا ہی تو اللہ تعالی جل شانہ کیطرف سی حی علی الصلوۃ کہہ کر نماز کو بلاتا ہے پہر امیر اور فقیر سب غلام ہین پروردگار
جل شانہ کی فوراً بندگی کرنیکو جانا چاہیئے ابو محذورہ نی بعد اذان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بلایا تو حضرت عمر خفا ہوئے
کیونکہ یہہ کام نیا نکالا گیا دین مین اسکی اصل زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین نہتی ابن عبد البر نی کہا کہ اول اسکام کا رواج معاویہ رض
نے پہیلایا اور موذن کو حکم دیا کہ بعد اذان کی اونکو اسطرح پر آنکر خبر دیا کرے السلام علی امیر المومنین الصلوۃ یرحمک اللہ اور بعضون
نے کہا کہ سب سے پہلے اس فعل کو مغیرہ بن شعبہ نے رواج دیا لیکن پہلا قول صحیح ہی ابن ابی شیبہ نی مجاہد سی روایت کیا کہ جب عمر رض
مکہ مین آئی تو ابو محذورہ اذان کہکر اونکی بلانیکو آئے اور کہا الصلوۃ یا امیر المومنین حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح تو حضرت
عمر نے کہا خرابی ہو تیری کیا تو دیوانہ ہی کیا اذان کا بلانا کافی نہتا اور ہم نہ آتی پہر کاہیکو بلانیکو آیا الحاصل تحقیق اسبات مین
یہی ہی کہ یہ فعل نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین تہا نہ خلفاے راشدین کی زمانہ مین بلکہ اونکی بعد امرا اور حکام نی اسکو

رواج دیا پس اولی یہی ہی کہ ترک کیا جاوی اور اختیار کیا جاوی طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین کا کیونکہ اونکا
بہتری ہی دنیا اور دین کی اور واقدی نی جو نقل کیا ہی کہ بلال رضہ بعد اذان کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آنکر
کہتے ہتی السلام علیک یا رسول اللہ پہر ابوبکر کے زمانہ مین کہتی ہتی السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ الصلوۃ یا خلیفۃ رسول اللہ قابل
اعتماد کی نہین ہے کیونکہ واقدی متروک ہی محدثین کی نزدیک علی الخصوص جبکہ نقل اوسکی مخالف ہو روایات معتبرہ کی (زرقانی)
کہا یحییٰ نی سوال ہوا امام مالک سی کہ ایک موذن نی اذان دی پہر انتظار کیا لوگونکا لیکن کوئی نہ آیا آخر اوسنی اکیلے تکبیر کہکر نماز
پڑہ لی جب وہ نماز پڑہ چکا تو لوگ آئی اب موذن پہر اون لوگون کی ساتہ نماز پڑہی یا نہ پڑہے تو جواب دیا امام مالک نی کہ موذن
پہر نہ پڑہے اور جو لوگ آئی ہین وہ اکیلے اکیلے نماز پڑہ لیوین **ف م** یہ جب ہے کہ وہی موذن امام بہی ہو مسجد کا تو اگر امام نہو
انکو درست ہے کہ جماعت سی پڑہ لیوین اور موذن بہی اگر چاہے پہر اونکی ساتہ پڑہ لیوی یہ مذہب امام مالک کا ہی کہ جس مسجد مین
امام مقرر ہو وہان دو جماعتین ایک نماز کی نہ کیجاوین اور یہی قول ہی سفیان ثوری کا اور امام ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کا
مذہب اسکی خلاف ہے وہ یہ کہتی ہین کہ دو یا تین بار جماعت کا ہونا مسجد مین کچہ قباحت نہین رکہتا اور نہ اللہ نی اس سے منع کیا نہ اوسکی
رسول نی اور دلیل جواز کی یہ ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جماعت سی نماز پڑہ چکی ہتی پہر ایک شخص آیا اور اوسنی اکیلی نماز پڑہنے کا
ارادہ کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی شخص تم مین سی تصدق کرتا ہے اسپر تو نماز پڑہے ساتہ اوسکے سو ایک
شخص کہڑا ہوا اور وہ نماز پڑہ چکا تہا ساتہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر نماز پڑہے اوسنی ساتہ اوس شخص کے (زرقانی) **کہا** یحییٰ
نی سوال ہوا امام مالک سی کہ ایک موذن نی اذان دی پہر نفل پڑہنے لگا اب لوگون نی یہ ارادہ کیا کہ جماعت کہڑی کرین دوسری
شخص کے تکبیر سی تو جواب دیا امام مالک نی کہ اسمین کچہ قباحت نہین ہی خواہ موذن تکبیر کہی یا اور کوئی شخص کہے دونو برابر ہین
ف م اور یہی قول ابوحنیفہ کا ہی اور لیث اور ثوری اور شافعی اور اکثر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص اذان دیوے
وہی تکبیر کہی اور دلایل ہر ایک کی موجود ہین کتب احادیث مین **کہا** یحییٰ نے کہا مالک نی کہ صبح کی اذان تو قدیم سی قبل وقت کی
ہوتی چلی آتی ہی لیکن اور نمازون کی اذان بعد وقت کی چاہیے **ف م** جمہور علما اور ائمہ ثلثہ کا مذہب یہی کہ فجر کی اذان
صبح صادق سی اول درست ہے بدلیل حدیث ابن عمر کے جو آگی آتی ہی اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہی کہ فجر کی اذان بہی قبل وقت
کے نہ دیجاوے **کہا** امام مالک نی انہ بلغہ ان المؤذن جاء عمر بن الخطاب یؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ
خیر من النوم یا امیر المؤمنین فامرہ عمر ان یجعلہا فی نداء الصبح **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر رضہ پاس موذن آیا نماز
صبح کی خبر کرنیکو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر کو پس کہا اوسنی الصلوۃ خیر من النوم یعنے نماز بہتر ہی سونی سی ای امیر مومنو کے
تو حکم کیا حضرت عمر نے موذن کو کہ کہا کری اس کلمہ کو صبح کی اذان مین **ف م** اس اثر کو دارقطنی نی ابن عمر سی سندا
روایت کیا کہ حضرت عمر نی موذن سی کہا جب پہنچی تو حی علی الفلاح پر فجر کے اذان مین تو کہہ بعد اوسکی الصلوۃ خیر من النوم دو بار
یہ جو حضرت عمر نی موذن سی کہا کہ اس کلمہ کو صبح کی اذان مین کہا کر اس سے یہ غرض ہی کہ اذان کی باہر اس کلمہ کی کہنی کا موقع نہین ہے

اور مکروہ رکہا حضرت عمر نی بعد اذان کی پہر اعلام کرنیکو جیسے کہ امرا اور حکام نی نکالا ہی چنانچہ اوسکا ذکر گذرا اور نہ یہ کلمہ نکالا ہوا حضرت عمر کا نہین ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عہد مین بہی نماز فجر مین یہ کلمہ کہا جاتا تہا چنانچہ ابن ماجہ نی روایت کیا بلال سے کہ وہ آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر کرنیکے لیئے واسطے نماز صبح کی تو لوگون نی کہا کہ آپ سوتی ہین تو بلال نی کہا الصلوة خیر من النوم بعد اوسکی یہ کلمہ مقرر کیا گیا اذان فجر مین اور ایسا ہی حکم باقی رہا اور ابو محذورہ سی روایت ہی کہ مین لڑکا تہا تو مینی اذان دی فجر کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے حنین کے روز تو جب پہنچا مین حی علی الفلاح پر فرمایا آپنی ملا دی اسمین الصلوة خیر من النوم

عن مالك بن ابي عامر الاصبحي انه قال ما اعرف شيئا مما ادركت عليه الناس الا النداء بالصلوة

ترجمہ مالک بن ابی عامر اصبحی جو دادا ہین امام مالک کی کہتی ہین کہ مین نہین دیکھتا کسی چیز کو کہ باقی ہو اوسطور پر جسپر پایا مینے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مگر اذان کو **ف** یعنی سوا اذان کی اور تمام عبادات مین لوگون نی تغیر اور تبدل کر لیا ہی اور وہ طریقہ چہوڑ دیا ہی جسپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تہی سبحان اللہ جب تابعین کے زمانہ مین اسقدر دین مین انقلاب ہوا تہا کہ سوا اذان کی سب عبادتین لوگون نی بدل ڈالین تہین تو اس زمانہ پر آشوب اور فتنون کا کیا کہنا اب بہی جو شخص طالب حق ہی اور خدا اور رسول خدا کی اطاعت کا شایق اور شریعت کا عاشق ہی اوسکو کچہ مشکل نہین زمانہ کے فسادات اور علما کے اختلافات سی قطع نظر کرکے کتاب اللہ اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری کو اپنا دستور العمل بناوے تب اچہی طور سی ایمان اور یقین کی حلاوت پاوی ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم افسوس ہی کہ اس زمانہ اخیر مین اذان بہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر نہی بعض لوگون نی اذان کی کلمات مین کمی و بیشی کی کسینے اول و آخر مین اذان کی نئی نئی دعائین تراش لین کسی نے ترجیع کسینے تذکیر نکالی کسینی انگلیون کا چومنا انگہوٹے آنکہون سی لگانا ضرور جانکر اذان کی جواب کو جو سنت تہا چہوڑ دیا کسینے راگ کی طرح اذان مین گانا شروع کیا لاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم زرقانی نی کہا کہ اس اثر سے حجت پکڑے اون لوگون نی جو کہتی ہین اہل مدینہ کا قول و فعل کچہ شرعا حجت نہین ہی بلکہ حجت وہی ہی جو باسانید صحیحہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکی خلفاء راشدین سی منقول ہی مترجم کہتا ہے کہ بہت سی اکابر علمانے تصریح کردی اس بات کی کہ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے لوگون کا قول و فعل کچہ سند نہین ہی کیونکہ دونو مقامون مین بدعات کا رواج بہت ہو گیا ہی بلکہ سند کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ہے اللہ جل شانہ اپنی فضل و کرم سی کتاب اللہ اور حدیث نبوی پر عمل کرنیکی توفیق دیوے اور گمراہی سی بچاوی

عن نافع ان عبد الله بن عمر سمع الاقامة وهو بالبقيع فاسرع المشي الى المسجد

ترجمہ نافع سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض نی تکبیر سنی اور وہ بقیع مین تہی تو جلدی جلدی چلے مسجد کو **ف** زرقانی نی کہا کہ مراد جلدی چلنے سے یہ ہے کہ معمولی چال سی ذرا تیز چلے نہ یہ کہ دوڑے کیونکہ حدیث مرفوع اوپر گذری کہ مت آؤ نماز کو دوڑتے ہوئے ابن عبد البر نے کہا کہ واجب ہے جب نماز کو چلی تو آہستہ چلی اطمینان سے خواہ نماز کے ملنی کی امید ہو یا نہو کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم یہی ہی اور وہی حجت ہی جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سی منقول ہی اور محمد بن زید نی عبد اللہ بن عمر سے نقل کیا کہ جب وہ

اور نئی باتیں مثل انگوٹھی چومنا وغیرہ اذان میں بدعت ہیں

نماز کو جاتی تو اتنا آہستہ جاتی کہ اگر چیونٹی اونکے ساتھ چلتی تو پیچھے رہ جاتی واللہ اعلم **النداء فی السفر وعلی غیر وضوء** سفر میں
اور بے وضو اذان کہنے کا بیان **عن** نافع ان عبدالله بن عمر اذن بالصلوة فی لیلة ذات برد وریح فقال الا صلوا
فی الرحال ثم قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة باردة ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی نے اذان دی نماز کی رات کو جسمیں سردی اور ہوا بہت تھی پھر کہا کہ نماز پڑھ لو اپنی اپنی
ڈیروں میں پھر کہا ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے مؤذن کو جب رات ٹھنڈی ہوتی تھی یا پانی برستا تھا یہ
پکارے نماز پڑھ لو اپنی اپنی ڈیروں میں **ف م** صحیح ابو عوانہ میں ہے کہ رات ٹھنڈی ہوتی تھی یا پانی برستا تھا یا ہوا چلتی
تھی معلوم ہوا کہ ان تینوں امروں میں سے اگر ایک امر بھی ہو تو جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے **عن** نافع ان عبدالله بن عمر
کان لا یزید علی الاقامة فی السفر الا فی الصبح فانه کان ینادی فیها ویقیم کان یقول انما الاذان للامام الذی یجتمع
الناس الیه ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سفر میں صرف تکبیر کہتے تھے مگر نماز فجر میں اذان بھی کہتے تھے اور عبداللہ بن عمر
یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اذان اوس امام کے لیے ہے جسکے پاس لوگ جمع ہوں **ف م** یہی مذہب ہے مالک کا اور ائمہ ثلثہ اسکے
خلاف ہیں **عن** هشام بن عروة ان اباه قال له اذا کنت فی سفر فان شئت ان تؤذن وتقیم فعلت وان
شئت فاقم ولا تؤذن ترجمہ ہشام بن عروہ سے اونکے باپ نے کہا کہ جب تو سفر میں ہو تو تجھے اختیار ہے چاہے اذان اور
اقامت دونوں کہہ چاہے فقط اقامت کہہ اور اذان نہ دے **کہا** یحیی نے میں نے سنا مالک سے کہتے تھے سوار ہو کر اذان دینے میں کچھ قباحت
نہیں ہے **عن** سعید بن المسیب انه کان یقول من صلی بارض فلاة صلی عن یمینه ملك وعن شماله ملك فان اذن
واقام الصلوة صلی وراءه من الملائکة امثال الجبال ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص نماز پڑھتا ہے بیچ میدان میں
تو داہنی طرف اوسکے ایک فرشتہ اور بائیں طرف اوسکے ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے پس اگر اوسنے اذان دیکر تکبیر کہکر نماز پڑھی تو اوسکے
پیچھے بہت فرشتے نماز پڑھتے ہیں مثل پہاڑوں کی **ف م** اس مضمون کو نسائی نے سلمان فارسی سے مرفوعاً روایت
کیا ہے اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے موقوفاً روایت کیا ہے بعض شافعیہ نے اس اثر سے استدلال کیا ہے
کہ اگر کسی شخص نے اکیلے نماز جنگل میں پڑھی پھر قسم کہائی اس بات کی کہ میں نے جماعت سے نماز پڑھی تو وہ اپنی قسم میں سچا ہوگا
اسلیے کہ فرشتوں کی جماعت سے اوسنے نماز پڑھی **قدر السحور من النداء** اذان کا سحر کے وقت ہونا **عن**
عبدالله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رات رہے سے اذان دیتے ہیں تو تم کہایا پیا کرو جبتک
اذان دیوے عبداللہ بیٹا ام کلثوم کا **عن** سالم بن عبدالله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا و
اشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم قال وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا ینادی حتی یقال له اصبحت اصبحت
ترجمہ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال اذان دیتا ہے رات سے تو تم کہایا پیا کرو جبتک اذان

سفر میں اور بے وضو اذان کہنے کا بیان

دیوی بیٹا ام مکتوم کا کہا ابن شہاب نی یا سالم نی یا عبد اللہ بن عمر نی کہ تہا بیٹا ام مکتوم کا اندہا اذان نہ دیتا تہا جب تک لوگ اوس سے
نہ کہتی تہی صبح ہوگئی صبح ہوگئی **ف** اس حدیث سی اندہی کی اذان کا درست ہونا اور دو اذانون کا درست ہونا معلوم ہوا لیکن
ایک کی بعد ایک ہو ساتہ ہی دو اذانون کا ہونا بعضون نی مکروہ رکہا ہے **افتتاح الصلوۃ** نماز کے شروع کرنیکا بیان **عن**

عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ
حذو منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن
حمدہ ربنا لک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت
ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے تہی نماز کو اوٹہاتی تہی دونو ہاتہ برابر دونو مونڈہونکی اور جب سر اوٹہاتی تہی رکوع سے
تب ہی دونو ہاتہونکو اسیطرح اوٹہاتی اور کہتی سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اور سجدونکی بیچ مین ہاتہ نہ اوٹہاتی نہ سجدہ کو جاتی وقت
ف ابن وہب اور ابن قاسم اور ابن مہدی اور محمد بن الحسن اور عبد اللہ بن یوسف اور ابن نافع وغیرہم نے اپنی اپنی
موطا مین امام مالک سی روایت کیا واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا یعنی جب رکوع کرتے اور رکوع سی سر
اوٹہاتی تب ہی دونو ہاتہونکو اسیطرح اوٹہاتی اور یحیی بن یحیی کی روایت مین اذا رکع کا لفظ چہوٹ گیا ہی ابن عبد البر نے کہا
روایت اور لوگونکی ٹہیک ہی اور ابن شہاب سی اور لوگ ہی سوا مالک کی اسیطرح روایت کرتے ہین اختلاف کیا علمانے ہاتہ اوٹہانے
مین وقت رکوع کی اور وقت سر اوٹہانی کی رکوع سی تو جمہور علما مثل شافعی اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور طبری اور جماعت
اہل حدیث کی نزدیک دونو وقت ہاتہ اوٹہانا چاہیی اور یہی صحیح روایت ہی مالک سی اور ابو حنیفہ نی اسکی خلاف کہا ہی امام بخاری نے
کتاب رفع الیدین مین عبد اللہ بن عمر سی روایت کیا ہی کہ وہ جب کسیکو دیکہتے ہاتہ نہین اوٹہاتا وقت رکوع کی اور وقت سر اوٹہانے
کے رکوع سی مارتے اوسکو کنکرون سی اور بخاری نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوٹہتی دو رکعت
پڑہ کے کہڑے ہوتے اور تکبیر کہتی اور دونو ہاتہ اوٹہاتی اور ابو داؤد نی حضرت علی اور ابو حمید ساعدی سے ایسا روایت کیا اور صحیح کہا
اوسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نی تو اب چار مقام پر ہاتہو نکا اوٹہانا نماز مین ثابت ہوا ایک شروع نماز کیوقت دوسرے رکوع کو جب
جہکے تیسرے جب رکوع سی کہڑا ہووے چوتہی جب پہلا تشہد پڑہ کر کہڑا ہووی امام بخاری نی کتاب رفع الیدین مین کہا کہ رفع الیدین
کی حدیث کو سترہ صحابیون نی روایت کیا اور حاکم اور ابن مندہ نی عشرہ مبشرہ کو رفع کے رواۃ مین ذکر کیا اور بعض محدثین نے تلاش
کیا رفع کی روایتونکو تو پچاس صحابہ کی روایت سی پایا اور سوا ابن مسعود اور اصحاب ابن مسعود کے کسی سے بسند صحیح ترک اسکا
ثابت نہین واللہ اعلم (زرقانی) **عن** علی بن حسین بن علی بن ابیطالب انہ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکبر فی
الصلوۃ کلما خفض ورفع فلم تزل تلک صلوتہ حتی لقی اللہ **ترجمہ** امام زین العابدین سی جنکا اسم مبارک
علی ہی اور وہ بیٹی ہین حضرت امام حسین بن علی بن ابیطالب کے روایت ہی کہ تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتی نماز مین
جب جہکتے اور جب اوٹہتی اور ہمیشہ یہی اسیطور سی نماز اونکی یہانتک کہ ملگئے اللہ جل جلالہ سے **ف** سوا ایک جگہ کے جب

سر اوٹھاتی رکوع سی تو فرماتی سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد جیسا اوپر گذرا (زرقانی) عن سلیمان بن یسار ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ فی الصلوٰۃ ترجمہ سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوٹھاتی تہی ہاتہونکو نماز مین ف شعبہ کی روایت مین ہی اوٹھاتی تہی دونو ہاتہونکو جب تکبیر کہتی تہی شروع نماز مین اور
جب سر اوٹھاتی تہی رکوع سی (زرقانی) عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا ہریرۃ کان یصلی لہم فیکبر کلما خفض ورفع
فاذا انصرف قال واللہ انی لاشبہکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو سلمہ سی روایت ہی کہ ابوہریرہ امام
ہوتی تہی اونکی تو تکبیر کہتی تہی جب جہکتے اور جب اوٹھتی پہر جب فارغ ہوئی تو کہا قسم خدا کی مین زیادہ مشابہ ہون تم سب مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سی عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یکبر فی الصلوٰۃ کلما خفض ورفع
ترجمہ سالم بن عبد اللہ سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر تکبیر کہتے نماز مین جب جہکتے اور اوٹھتے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان
اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما دون ذلک ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ
بن عمر جب شروع کرتے نماز کو اوٹھاتی دونون ہاتہ برابر دونو مونڈہون کے اور جب سر اوٹھاتے رکوع سی اوٹھاتی دونون ہاتہ
ذرا کم اس سے ف یعنی مونڈہون سی کچہ نیچی رہتی اس حدیث کو ایوب نی نافع سے انہون نی ابن عمر سے مرفوعاً روایت
کیا ہی اور دون ذلک کا لفظ سوا مالک کی اور کسی نے روایت نہین کیا بلکہ ابن جریج نی نافع سی پوچہا کہ کیا پہلے بار مین ابن عمر
زیادہ بلند کرتے تہی ہاتہ بہ نسبت بعد کی کہا نہین (زرقانی) عن ابی نعیم وہب بن کیسان عن جابر بن عبد اللہ انہ
کان یعلمہم التکبیر فی الصلوٰۃ قال فکان یامرنا ان نکبر کلما خفضنا ورفعنا ترجمہ وہب بن کیسان سی روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری
سکہاتی تہی اونکو تکبیر نماز مین تو حکم کرتے تہی کہ تکبیر کہین ہم جب جہکین ہم اور اوٹہین ہم عن ابن شہاب انہ کان یقول اذا
ادرک الرجل الرکعۃ فکبر تکبیرۃ واحدۃ اجزأت عنہ تلک التکبیرۃ ترجمہ ابن شہاب کہتی تہی جب پالیا کسی شخص نی
رکوع اور ایک تکبیر کہہ لی تو یہ تکبیر کافی ہوجاویگی تکبیر تحریمہ سی ف اگرچہ نیت نہ کرے تکبیر تحریمہ کی یہ مذہب ابن شہاب کا
ہی اور یحییٰ نی کہا کہ مالک نی کہا ہمارے نزدیک جب کافی ہوگی کہ اوس تکبیر سے تکبیر تحریمہ کی نیت کرے (زرقانی) کہا
یحییٰ نی پوچہی گئی مالک اوس شخص سے جو امام کی ساتہ شریک ہوا نماز مین اور بہول گیا تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کو یہانتک کہ ایک
رکعت پڑہ لی پہر یاد کیا کہ اوسنی تکبیر تحریمہ نہین کہی تہی نہ رکوع کیوقت تکبیر کہی تہی بلکہ دوسری رکعت مین تکبیر کہی تو جواب دیا
امام مالک نی کہ پہر سری سی پڑہنا نماز کا بہتر ہے اور جو امام کی ساتہ تکبیر تحریمہ کہنا بہول گیا لیکن رکوع کی وقت تکبیر کہہ لی
تو یہ تکبیر کافی ہوجاویگی تکبیر تحریمہ سی جب کہ نیت کی ہو اوسنی اس تکبیر سی تکبیر تحریمہ کی کہا یحییٰ نی کہا مالک نی جو شخص نماز
پڑہے اکیلا اور بہولجاوے تکبیر تحریمہ تو پہر سری سی پڑہے نماز کو کہا یحییٰ نی کہا مالک نی کہ امام اگر بہولجاوے تکبیر تحریمہ اور فارغ
ہوجاوے نماز سی تو پہر پڑہے اور جن لوگون نی اوسکی پیچہی نماز پڑہی ہی وہ بہی نماز لوٹا دین اگرچہ اون لوگون نی تکبیر تحریمہ
کہی ہو ف تکبیر تحریمہ جمہور علما اور ائمہ اربعہ کی نزدیک رکن ہی نماز کا لیکن رکوع کی تکبیر اوس سے کافی ہوجاتی ہے

اوس شخص کی ائی جو امام کی ساتہ آنکر شریک ہو بعض علما کی نزدیک اور بعض کے نزدیک جب کافی ہوتی ہی کہ نیت کرے تکبیر تحریمہ کی (زرقانی) **القراءة فی المغرب والعشاء** مغرب اور عشا کی نماز مین قرارت کا بیان عن جبیر بن مطعم انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ بالطور فی المغرب **ترجمہ** جبیر بن مطعم سی روایت ہے کہ سنا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا سورۂ طور کو مغرب کی نماز مین عن عبد اللہ بن عباس ان ام الفضل بنت الحارث سمعتہ وھو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت لہ یا بنی لقد ذکرتنی بقرائتک ھذہ السورة انہا لآخر ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہا فی المغرب **ترجمہ** ام الفضل نے عبد اللہ بن عباس کو سورہ والمرسلات عرفا پڑہتے سنا تو کہا ای بیٹی میری یاد دلا دیا تو نے یہ سورہ پڑہ اخیر جو سنا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی سورہ کو پڑہا تہا آپنے مغرب مین عن ابی عبد اللہ الصنابحی انہ قال قدمت المدینة فی خلافة ابی بکر رض فصلیت وراءہ المغرب فقرأ فی الرکعتین الاولیین بام القران وسورة سورة من قصار المفصل ثم قام فی الثالثة فدنوت منہ حتی ان ثیابی لتکاد ان تمس ثیابہ فسمعتہ قرأ بام القران وھذہ الآیة ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمة انک انت الوھاب **ترجمہ** ابو عبد اللہ صنابحی سی روایت ہی کہ مین آیا مدینہ مین جب ابو بکر رض خلیفہ تہی تو پڑہی مینے پیچہے اونکے مغرب کی نماز تو پہلی دو رکعتون مین سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورۂ مفصل کے چہوٹے سورتون مین سی پڑہے پہر جب تیسری رکعت کے واسطے کہڑے ہوئی تو مین نزدیک ہوگیا اونکی یہانتک کہ کپڑے میرے قریب تہے کہ چہو جاوین اونکی کپڑون سی تو سنا مینے پڑہے اونہون نی سورہ فاتحہ اور اس آیت کو ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمة انک انت الوہاب **ف** مفصل کی سورتین کس سورت سی شروع ہین اسمین بڑا اختلاف ہی بعض کہتی ہین سورہ والصافات سی بعض کہتی ہین سورہ جاثیہ سی بعض کہتی ہین سورۂ فتح سی بعض کہتی ہین سورہ حجرات سی بعض کہتی ہین سورہ قاف سی بعض کہتی ہین سورہ صف سے بعض کہتی ہین تبارک سی بعض کہتی ہین سورہ اعلی سی بعض کہتی ہین سورہ والضحی سی اور مالکیہ اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک اصح یہی ہی کہ سورہ حجرات سی شروع ہی اس اثر سی معلوم ہوا کہ پچہلی رکعتون مین بہی بعد سورہ فاتحہ کے قرأت قرآن درست ہی لیکن اکثر علما کی نزدیک اخیر کی رکعتون مین سورۂ فاتحہ پر قناعت کرنا چاہیئے کیونکہ روایت کیا بخاری مسلم نی ابو قتادہ سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی پہلی دو رکعتون مین فاتحہ اور سورۃ پڑہی اور پچہلی دو رکعتون مین فاتحہ پڑہی اور بعضون نی کہا ہی کہ اس آیت کو حضرت ابو بکر رض نی بطور قنوت کی پڑہا اور ایک جماعت علما نی جایز رکہا ہی قنوت کے ہر نماز مین (زرقانی مع مجلی) عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا صلی وحدہ یقرأ فی الاربع جمیعا فی کل رکعة بام القران وسورة من القران وکان احیانا یقرأ بالسورتین والثلث فی الرکعة الواحدة من صلوة الفریضة ویقرأ فی الرکعتین من المغرب کذلک بام القران وسورة سورة **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر جب اکیلی نماز پڑہتی تہے

تو چاروں رکعتوں مین سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑہتے تھے اور کبھی دو دو تین تین سورتین ایک رکعت مین پڑہتے تھے

فرض کی نماز مین اور مغرب کی نماز مین دو رکعتون مین فاتحہ اور سورت پڑہتے تھی عن البراء بن عازب انہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء فقرأ فیہا بالتین والزیتون ترجمہ براء بن عازب سی روایت ہی کہ مینی نماز پڑہی ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی تو پڑہی آپنی اوسمین والتین والزیتون ف ۔ پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور صحیحین مین ہی کہ آپنی عشا کی نماز مین اذا السماء انشقت پڑہی اور معاذ کو آپنی فرمایا نماز عشا کی لیئی کیون نہین پڑہتا تو سورہ بروج اور انشقت کی مانند (زرقانی) مع زیادۃ

العمل فی القراءۃ

کلام اللہ پڑہنی کا طریقہ عن علی بن ابیطالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس القسی وعن تختم الذھب وعن قراءۃ القراٰن فی الرکوع ترجمہ حضرت علی سی روایت ہی کہ منع کیا حضرت نی ریشمی کپڑا اور سونی کی انگوٹہی پہننی سی اور قرآن کو رکوع مین پڑہنی سی ف ۔ ابو مصعب اور قعنبی اور معن کی روایت مین والمعصفر زیادہ ہی یعنی منع کیا کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے یہ ممانعت مردون کے لئے ہے نہ عورتوں کی لیئی (زرقانی) عن فروۃ بن عمرو البیاضی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی الناس وھم یصلون وقد علت اصواتہم بالقراءۃ فقال ان المصلی یناجی ربہ فلینظر بما یناجیہ بہ ولا یجھر بعضکم علی بعض بالقراٰن ترجمہ فروہ بن عمرو سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی لوگون پاس اور وہ نماز پڑہ رہی تہی آوازین اونکی بلند تہین کلام اللہ پڑہنے سے تو فرمایا آپنی نمازی کانا پہوسی کرتا ہی اپنی پروردگار سی تو چاہیئی سمجہکر کانا پہوسی کری اور نہ پکاری ایک تم مین کا دوسرے پر قرآن پڑہنی مین ف ۔ کانا پہوسی سی یہ مراد ہی کہ اپنی پروردگار کی سامنے کہڑی ہوکر بحضور قلب اور خشوع وخضوع کی اوس سے عرض معروض کرتا ہی اور سمجہکر کانا پہوسی کرنے سے یہ غرض ہے کہ اچھی طور سی کلام اللہ پڑہی اعراب اور مخارج صحیح ادا کری (زرقانی) عن انس بن مالک قال قمت وراء ابی بکر وعمر وعثمان فکلہم کان لا یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا افتتحوا الصلوۃ ترجمہ انس بن مالک نی کہا کہ نماز کو کہڑا ہوا مین پیچہی ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے جب نماز شروع کرتی تو کوئی اونمین سی بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑہتا

ف ۔ یعنی پکار کر نہ پڑہتا ہی مذہب ہے اکثر علما کا اور یہی ارجح ہی باعتبار قوت دلیل کی مگر آہستہ سی بسم اللہ الرحمن الرحیم ساتہ سورہ فاتحہ اور ہر سورۃ کے پڑہنا ضرور ہی اکثر علما کی نزدیک جلال الدین سیوطی نی کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہنے اور نہ پڑہنے اور آہستہ سی پڑہنی اور پکار کی پڑہنی سب بابون مین احادیث بہت وارد ہین اور دونو امر ثابت ہین اور صحیح ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی عن مالک بن ابی عامر الاصبحی انہ قال کنا نسمع قراءۃ عمر بن الخطاب عند دار ابی جھم بالبلاط ترجمہ مالک بن ابی عامر اصبحی سی روایت ہے کہ ہم سنتے تھے قرات عمر بن الخطاب رض کی اور وہ ہوتی تہی نزدیک دار ابی جہم کے اور ہم ہوتی تہی بلاط مین ف ۔ بلاط ایک مقام ہی مدینہ مین درمیان بازار اور مسجد کے ابن عبدالبر نے کہا کہ حضرت عمر کی آواز بلند ہوتی تہی اسلئے بلاط کی لوگ قرات سنتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ امام کو نماز مین خوب پکار کر کلام اللہ پڑہنا

ما قوی منہ ۔۔۔ ۱۱

درست ہی اور کراہت اوس شخص کی لئی ہی جو تنہا پڑہے اور اشہب نے امام مالک سی روایت کیا کہ نفل نماز پڑہنی والا اگر اپنی گہر مین
پکار کر کلام اللہ پڑہی تو کچہ حرج نہین ہے بلکہ یہہ باعث ہی نشاط اور قوت کا (زرقانی) **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا فاتہ

شئ من الصلوۃ مع الامام فیما جہر فیہ الامام بالقرأۃ انہ اذا سلم الامام قام عبد اللہ بن عمر فقرأ لنفسہ فیما یقضی وجہر
ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر جب فوت ہو جاتی کچہ نماز اونکی ساتہ امام کی جسمین امام نی پکار کر قرات کی ہی تو جب سلام

پہیرتا اوٹہتی عبد اللہ بن عمر اور پڑہتی جو رہ گئی تہی نماز پکار کر **عن** یزید بن رومان انہ قال کنت اصلی الی جانب نافع بن

جبیر بن مطعم فیغمزنی فافتح علیہ ونحن نصلی **ترجمہ** یزید بن رومان سے روایت ہی کہ مین نماز پڑہتا تہا نافع کے
ایکجانب تو اشارہ کر دیتی تہی مجکو مین بتا دیتا تہا مین اونکو جہان وہ بہول جاتی تہی اور ہم نماز مین ہوتی تہی **ف ہ**
اس اثر سی معلوم ہوا کہ سوا اپنی امام کے اور کو بہی بتا دینا درست ہی اور اہل کوفہ نی اپنی امام کو بہی بتانا مکروہ رکہا ہے
اور مالک اور شافعی کے نزدیک درست ہی کیونکہ اللہ اور رسول نی منع نہین کیا اس سے اور ایک ایت مین متردد ہوئی تہی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا شاید ابی بن کعب تہی مطلب تہا کہ اگر وہ ہوتے تو بتا دیتی

(زرقانی) **القرأۃ فی الصبح** صبح کی نماز مین قرأت کا بیان **عن** عروۃ بن الزبیر ان ابا بکر الصدیق صلی

الصبح فقرأ فیہا سورۃ البقرۃ فی الرکعتین کلتیہما **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سی روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نی نماز پڑہائی صبح کے
تو پڑہی اوسمین سورہ بقرہ دو رکعتون مین **ف ہ** پہر جب سلام پہیرا تو لوگون نی کہا آفتاب قریب تہا کہ نکل آوی فرمایا
ابو بکر نی کہ اگر نکلتا تو ہمکو غافل نپاتا اس اثر سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز مین قرأت طول کرنا اولی ہی اور وہ جو حدیث آئی
ہی اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر روشن کرو فجر کو کیونکہ اسمین اجر زیادہ ہی اوس سے یہی غرض ہے کہ نماز مین اتنی قرات کرو کہ فجر
روشن ہو جاوے جیسا ابو بکر رض نی کیا کہ نماز تاریکی مین شروع کی اور لمبی سورت پڑہ کر فجر کو روشن کر دیا (زرقانی) **عن**

عروۃ بن الزبیر انہ سمع عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ یقول صلینا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فیہا بسورۃ یوسف وسورۃ الحج

قرأۃ بطیئۃ فقلت واللہ اذا لقد کان یقوم حین یطلع الفجر فقال اجل **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے سنا عبد اللہ بن عامر
بن ربیعہ سی کہتی تہی نماز پڑہی ہمنی پیچہی عمر بن الخطاب کے صبح کی تو پڑہی انہون نی سورۂ یوسف اور سورۂ حج ٹہر ٹہر کر عروہ نے
کہا قسم خدا کی پس اوس وقت کہڑی ہوتی ہونگی نماز کو جب نکلتی ہی صبح صادق کہا عبد اللہ نی ہان **ف ہ** یعنی بہت
سویری صبح صادق نکلتی ہی کہڑے ہوتے ہونگے تب تو اتنی بڑی بڑی سورتین پڑہتے تہے اور پہر جلد جلد نہین ٹہر ٹہر کر

پڑہتی تہی **عن** القاسم بن محمد ان الفرافصۃ بن عمیر الحنفی قال ما اخذت سورۃ یوسف الا من قرأۃ عثمان

بن عفان ایاہا فی الصبح من کثرۃ ما کان یرددہا **ترجمہ** قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ فرافصہ بن عمیر حنفی نی کہا مینے نہین
سورہ یوسف یاد کری حضرت عثمان کی پڑہنی سی آپ صبح کی نماز مین اسکو بہت پڑہا کرتے تہے **ف ہ** ابن عبد البر نے
کہا کہ حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان اپنی مقتدیون کا حال پہچانکر اور اونکی قوت اور حرص کو دیکہکر اتنی بڑی بڑی سورتین

صبح کی نماز مین قرات کا بیان

پڑہتی تہی اور مالک نی مستحب کہا ہی طول قرارت کو صبح کے نماز خصوصًا جاڑی کی دنون مین لیکن آج کل کی زمانہ مین سو تخفیف
لازم ہی جماعت مین البتہ اگر اکیلے پڑہے تو جتنی چاہی لمبی سورت پڑہی کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی معاذ کو دہمکایا تہا لمبی سورت
کی پڑہنی پر اور کہا تہا کیا تو فساد پیدا کرتا ہی کیون نہین پڑہتا اقرار باسم ربک والشمس وضحٰہا عن نافع ان عبد اللہ بن عمر
کان یقرأ فی الصبح فی السفر بالعشر السور الاول من المفصل فی کل رکعۃ بام القران وسورۃ ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ
بن عمر رضہ سفر مین مفصل کے پہلے دس سورتون مین سی ہر ایک رکعت مین سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑہا کرتے تہی ف م
بخاری مین ہی کہ آپنی صبح کے نماز مین سورہ طور پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ ساٹہ آیتون سی لیکر سو آیتون تک ایک رکعت
یا دو نو رکعتون مین پڑہتے تہے اور مسلم مین ہی کہ صبح مین آپنی سورہ قاف پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ والصافات پڑہی اور
حاکم نی روایت کیا کہ سورہ واقعہ پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ چہوٹے چہوٹے دو سورتین پڑہین اور یہہ اختلاف بوجہ اختلاف
احوال اور مواقع کی ہی واللہ اعلم (زرقانی)

ما جاء فی ام القران سورہ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

عن ابی سعید مولی عامر بن کریز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نادی ابی بن کعب و ہو یصلی فلما فرغ من صلوتہ
لحق فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی یدہ و ہو یرید ان یخرج من باب المسجد فقال انی لارجو ان
لا تخرج من المسجد حتی تعلم سورۃ ما انزل فی التورٰۃ ولا فی الانجیل ولا فی القران مثلہا قال ابی فجعلت ابطئ فی المشی
رجاء ذلک ثم قلت یا رسول اللہ السورۃ التی وعدتنی قال کیف تقرأ اذا افتتحت الصلوۃ قال فقرأت علیہ الحمد للہ رب العلمین حتی
اتیت علی اخرہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہذہ السورۃ وہی السبع المثانی والقران العظیم الذی اعطیت
ترجمہ ابو سعید سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نی پکارا ابی بن کعب کو اور وہ نماز پڑہ رہی تہی تو جب نماز
سی فارغ ہوئی مل گئی آپسی پس رکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہ اپنا ابی کی ہاتہ پر اور وہ نکلنا چاہتی تہی مسجد کے دروازہ سے
سو فرمایا آپنی مین چاہتا ہون کہ نہ نکلے تو مسجد کے دروازہ سی یہانتک کہ سیکہہ لے ایک سورت ایسی کہ نہین اوتری توریت اور انجیل اور
قرآن مین مثل اوسکی کہا ابی نی پس ٹہر ٹہر کر چلنے لگا مین اسی امید مین پہر کہا مینے ای رسول اللہ وہ سورت جسکا آپنی وعدہ
کیا تہا سکہائیی مجہکو فرمایا آپنی کیونکر پڑہتا ہی تو جب شروع کرتا ہی نماز کو کہا ابی نی تو مین پڑہنی لگا الحمد للہ رب العالمین
یہانتک کہ ختم کیا مینی سورت کو پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے وہ یہی سورت ہی اور یہ سورت سبع مثانی اور
قرآن عظیم ہی جو مین دیا گیا ف م سبع مثانی سورہ فاتحہ کا نام ہے اسلیئی کہ اوسمین سات آیتین ہین پہلی آیت
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور مثانی اوسکو اسلیئی کہتی ہین کہ یہہ سورت دو بار اوتری ایک بار مکہ مین اور ایکبار مدینہ مین
یا اسلیئے کہ ہر رکعت مین پڑہی جاتی ہی تو نماز مین مکرر ہوتی ہی یا اسلئے کہ اوسمین ثنا اور تعریف ہی پروردگار کی یا اسلیئی کہ مستثنے
ہوئی یہ سورت خاص اس امت کے لیئی یا اسلیئی کہ اسکی ساتہ ایک سورت ملائی جاتی ہی اور قرآن عظیم بہی اسکا نام ہی کیونکہ یہہ سورت
اجمالا تمام قرآن کی مضامین کو شامل ہی اوصاف الٰہی اور ثنای پروردگار اور اعتراف عبودیت بندہ کی جانب سی اور توحید اور

سورہ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

دعا سب اسمین موجود ہی یہ فرمودہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تفسیر ہی اوس آیت کی ولقد آتیناک سبعًا من المثانی والقرآن العظیم

عن ابی نعیم وہب بن کیسان انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول من صلے رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام

ترجمہ ابی نعیم وہب بن کیسان سی روایت ہی کہ انہون نی سُنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی کہتی تہی جس شخص نے ایک رکعت پڑہی اور اوسمین سورہ فاتحہ نہ پڑہی تو گویا اوسنی نماز نہ پڑہی مگر جب کہ امام کی پیچہی ہو **ف** ۵ اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ سورہ فاتحہ پڑہنا نماز مین فرض ہی خواہ اکیلے نماز پڑہی یا امام کے پیچہی نماز جہری ہو یا سری ہر حالمین پڑہنا اسکا ضرور ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ نماز جہری مین امام کی پیچہی نہ پڑہے اور سری مین پڑہ لی اور ابو حنیفہ کا قول یہ ہی کہ امام کی پیچہی نہ پڑہے خواہ نماز جہری ہو یا سری صابونی نی اپنی عقاید مین منجملہ شعار اہل حدیث لکہا ہے دیکھو جبون قرأۃ فاتحۃ الکتاب خلف الامام اور واجب کرتی ہین پڑہنا فاتحہ کا امام کی پیچہی مگر یہ قول جابر بن عبد اللہ کا موید ہی ابو حنیفہ کے مذہب کو

القراۃ خلف الامام فیما لا یجہر فیہ بالقراۃ

سورہ فاتحہ امام کی پیچہی سری نماز مین پڑہنے کا بیان

عن ابی السائب مولی ہشام بن زہرۃ یقول سمعت ابا ہریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلے صلوۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج ہی خداج ہی خداج غیر تمام قال فقلت یا ابا ہریرۃ انی احیانا اکون وراء الامام قال فغمز ذراعی ثم قال اقرأ بہا فی نفسک یا فارسی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین فنصفہا لی ونصفہا لعبدی ولعبدی ما سأل قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقرأوا یقول العبد الحمد للہ رب العلمین یقول اللہ حمدنی عبدی یقول العبد الرحمن الرحیم یقول اللہ اثنی علی عبدی یقول العبد مالک یوم الدین یقول اللہ مجدنی عبدی یقول العبد ایاک نعبد وایاک نستعین فہذہ الآیۃ بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل یقول العبد اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فہؤلاء لعبدی ولعبدی ما سأل

ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نی پڑہی نماز اور نہ پڑہی اوسمین سورہ فاتحہ تو نماز اوسکی ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے ہرگز تمام نہین ہی ابو السائب نے کہا ای ابو ہریرہ کبہی مین امام کی پیچہی ہوتا ہون تو دبا دیا ابو ہریرہ نے میرا بازو اور کہا پڑہ لی اپنی دلمین ای فارس کے رہنی والے کیونکہ مینی سُنا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہے فرمایا اللہ تعالی نی بٹ گئی نماز میری اور میری بندہ کی بیچ مین آدہون آدہ آدہی میرا اور آدہی اوسکی اور جو بندہ میرا مانگی اوسکو دونگا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہو بندہ کہتا ہی سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب ہے سارے جہان کا پروردگار کہتا ہی میری تعریف کی میری بندہ نی بندہ کہتا ہے بڑے رحمت کرنیوالا مہربان پروردگار کہتا ہی خوبی بیان کی میری میری بندہ نی بندہ کہتا ہے مالک بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے بڑائی کی میری میرے بندہ نے بندہ کہتا ہے خاص تجہکو پوجتی ہین ہم اور تجہی سی مدد چاہتے ہین ہم تو یہ آیت میری اور میری بندہ کی بیچ مین ہی یعنی پروردگار کے عظمت ہے اور بندہ کیطرف سے اقرار ہی بندگی کا بندہ کہتا ہے دکہا ہمکو سیدہی راہ اون لوگون کی راہ جن پر تو نی اپنا کرم

کیا نہ دیتمنونگی اور مانگا ہونگی تو یہ آیتین بندہ کی لئی ہین اور میرا بندہ جو مانگی سو دونگا **ف** اس حدیث سی نماز کی نہایت
عظمت اور بزرگی ثابت ہوئی کیونکہ نماز ایسی عبادت ٹہری جسمین پروردگار سی باتین ہوتین ہین پس بندہ کو اس سی زیادہ
اور کیا شرف اور فخر ہوگا کہ اوسکا مالک بلکہ مالک سارے جہان کا اوس سے باتین کرے اور اوسکے مرادین بر لانیکا وعدہ فرماوی
اس حدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ کی جزء نہین ہی اوس صورت مین انعمت علیہم پر چہٹی آیت
ختم ہوگی اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ساتوین آیت ہوگی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جس نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑہی
جاوے وہ نماز ناقص ناتمام ہی تو ظاہر حدیث مطلق ہی اور شامل ہی منفرد اور مقتدی دونوں کو اسلیئے ابو ہریرہ نے ابو السائب کے
سوال کا یہ جواب دیا کہ جب تو امام کے پیچھے ہو تو چپکے چپکے دل مین پڑہ لیا کر اب اختلاف ہی اسمین کہ امام کے ساتہ پڑہتا جاوے یا امام جو
بیچ مین سکتے کرتا جاوے اوسمین پڑہتا جاوے یا امام جب ولا الضالین پر سکتہ کرے اوسوقت پڑہ لیوی اس حدیث سی یہ بات معلوم
نہین ہوتی کہ مقتدی جہری نماز مین امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑہے اور سرے مین پڑہے بلکہ یہ حدیث عام ہے دونوں صورتوں مین
پڑہنا چاہیئے پس امام مالک نے جو سری نماز مین پڑہنے کی لئی اس حدیث کو خاص کیا اوسکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اور ناقص
اور ناتمام کہنی سی یہ کوئی نہ سمجہے کہ نماز ہو جاتی ہی لیکن ناقص رہتی ہی کیونکہ ناقص کا تمام کرنا ضرور ہے اور ناقص اوسی شی کو
کہین گے جسکا کوئی جزء فوت ہو جاوے **عن عروة بن الزبير انه كان يقرأ خلف الامام فيما لا يجهر فيه الامام بالقراءة**
ترجمہ عروہ بن الزبیر سورہ فاتحہ پڑہتے تہی امام کی پیچہی سری نمازمین **عن يحيى بن سعيد وعن ربيعة بن ابي عبد الرحمن**
ان القاسم بن محمد كان يقرأ خلف الامام فيما لا يجهر فيه الامام بالقراءة ترجمہ قاسم بن محمد امام کے پیچھے سورہ
فاتحہ پڑہتے تہے سری نمازمین **عن يزيد بن رومان ان نافع بن جبير بن مطعم كان يقرأ خلف الامام فيما لا يجهر فيه**
الامام بالقراءة ترجمہ نافع سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑہتے تہی سری نماز مین **کہا یحییٰ** نے کہ مالک نی کہا مجہی یہ اثر نہایت پسند ہے
اون روایتون مین جو مینے اس باب مین سنین **ترك القراءة خلف الامام فيما جهر فيه** سورہ فاتحہ
جہری نماز مین امام کی پیچہی نہ پڑہنے کا بیان **عن نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا سئل هل يقرأ احد خلف الامام قال اذا**
صلى احدكم خلف الامام فحسبه قراءة الامام واذا صلى وحده فليقرأ قال وكان عبد الله بن عمر لا يقرأ
خلف الامام ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر سے جب کوئی پوچہتا کہ سورہ فاتحہ پڑہی جاوے امام کے پیچھے تو جواب دیتے
کہ جب کوئی تم مین سی نماز پڑہے امام کے پیچھے تو کافی ہو اوسکو قرارت امام کی اور جو اکیلے پڑہے تو پڑہ لیوے کہا نافع نی اور
تہی عبد اللہ بن عمر نہین پڑہتے تہے پیچہے امام کے **ف** یہ اثر بظاہر موید ہی ابو حنیفہ رح کے مذہب کو یعنی جب امام کے
پیچھے ہو سری نماز مین یا جہری نماز مین تو سورہ فاتحہ نہ پڑہے لیکن امام مالک نے اسکو نماز جہری سی خاص کیا ہی **کہا یحییٰ** نے
سنا مینے امام مالک سی کہتی تہی ہماری نزدیک حکم ہے کہ نماز جہری مین امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑہے اور سری مین پڑہے
عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلوة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي منكم احد

انفا فقال رجل نعم انا یا رسول الله قال فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم انی اقول مالی انازع القرآن فانتهی الناس عن القراءة مع رسول

الله صلی الله علیہ واله وسلم فیما جهر فیه رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بالقراءة حین سمعوا ذلك

من رسول الله صلی الله علیه واله وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوے ایک نماز جہری سی پہر فرمایا کیا تم مین سے کسی نے میرے ساتہ کلام اللہ پڑہا تہا ایک شخص بول اوٹہا کہ ہان مینے یا رسول اللہ فرمایا آپنے جب ہی مین کہتا تہا اپنے دل مین کیا ہوا ہی مجہکو چہینا جاتا ہی مجہسے کلام اللہ کہا ابن شہاب یا ابوہریرہ نے تب لوگون نے موقوف کیا قراءت کو حضرت کے پیچہے نماز جہری مین جب سے یہ حدیث سنی آپ سے **ف** اس حدیث سے صرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ امام کے پیچہے سورہ فاتحہ ایسی آواز سے نہ پڑہے جسکے باعث سے امام کے پڑہنے مین خلل ہو اور ممانعت پڑہنے کے ثابت نہین ہوتی کیونکہ اگر آپکو ممانعت منظور ہوتی تو صاف فرما دیتے کہ امام کے پیچہے پڑہا ہی مت کرو نہ آہستہ نہ زور سے اور ابن شہاب یا ابوہریرہ کا کلام کہ لوگون نے پڑہنا چہوڑ دیا حضرت کے پیچہے نماز جہری مین یہ ایک حکایت ہی اوسکا مطلب یہ بہی ہوسکتا ہے کہ پکار کر پڑہنا چہوڑ دیا یا سورہ فاتحہ سے زیادہ جو کچہ کلام اللہ پڑہتے تہے اوسکا پڑہنا چہوڑ دیا یا حضرت کے ساتہ پڑہنا چہوڑ دیا بلکہ جب آپ سکتہ کرتے تو پڑہ لیتے واللہ سبحانہ اعلم

ما جاء فی التامین خلف الامام

امام کے پیچہے آمین کہنے کا بیان ۔ آمین کے معنے یہ ہین کہ ہمکو امن سے رکہہ اے پروردگار یا قبول کر ہماری دعا کو

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانه من

وافق تامینه تامین الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب وکان رسول الله صلی

الله علیه وسلم یقول آمین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام کہے آمین تو تم بہی آمین کہو کیونکہ جسکی آمین ملجاویگی ملائکہ کی آمین سے بخشدیے جاوینگے اگلے گناہ اوسکے کہا ابن شہاب نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تہے **ف** یہ حدیث مرسل ہی دارقطنی نے غرایب اور علل مین اسکو موصولا ابن شہاب سے انہون نے سعید بن المسیب سے انہون نے ابی ہریرہ سے روایت کیا اور کہا کہ حفص متفرد ہوا ساتہ اس روایت کے اور وہ ضعیف ہے اور ابن السراج نے روایت کیا ابن شہاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین کہتے تو آمین پکار کر کہتے اور ابن حبان کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے سورہ فاتحہ سے بلند آواز سے آمین کہتے اور حمیدی نے روایت کیا ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کہتے ولا الضالین بلند آواز سے فرماتے آمین یہانتک کہ صف اول کے لوگ سنتے جو نزدیک ہوتے آپ سے اور وہ جو بعض لوگون نے کہا ہے کہ جہر آمین کا ابتدائے اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا تو رد کرتا ہی اسکو وہ جو روایت کیا ترمذی اور ابوداود اور ابن حبان نے وائل بن حجر سے کہ نماز پڑہی مینے پیچہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو پکار کر آمین کہی آپنے اور وائل بن حجر اخیر مین اسلام لائے ہین علاوہ اسکے یہ جو حدیث امام مالک نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ جب امام آمین کہے تو تم بہی آمین کہو اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ آمین پکار کر کہنا چاہیے ورنہ

آمین پکار کر کہنے کا بیان

امام کا آمین کہنا مقتدیونکو معلوم کیونکر ہوگا (زرقانی محلی) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر
المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت
ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہی تو تم آمین کہو کیونکہ جسکا آمین کہنا برابر
ہوجاویگا ملائکہ کی کہنی کی بخشدی جاوینگی اگلی گناہ اوسکی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال احدکم آمین
قالت الملائکۃ فی السماء آمین فوافقت احدہما الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم مین سی کوئی آمین کہتا ہی فرشتی بہی آسمان مین آمین کہتی ہین پس اگر برابر
ہوجاوے ایک آمین دوسری آمین سی تو بخشدیے جاتی ہین اگلی گناہ اوسکے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ
ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو ف م
بعض روایات مین ربنا لک الحمد ہی بعض مین ربنا لک الحمد بعض مین اللہم ربنا ولک الحمد ہی بعض مین اللہم ربنا لک الحمد حمدا کثیرا
طیبا مبارکا فیہ ہی ترجمہ کیونکہ جسکا کہنا ملائکہ کے کہنے کے برابر ہوجاویگا اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے

العمل فی الجلوس فی الصلوۃ نماز مین بیٹھنے کا حال

عن علی بن عبد الرحمن المعاوی انہ قال رانی عبد اللہ بن عمر وانا اعبث بالحصباء
فی الصلوۃ فلما انصرفت نہانی وقال اصنع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فقلت وکیف کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصنع قال کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع کفہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ کلہا واشار باصبعہ التی تلی
الابہام ووضع کفہ الیسری علی فخذہ الیسری وقال ہکذا کان یفعل ترجمہ علی بن عبد الرحمن کہتی ہین کہ دیکہا مجہکو عبد اللہ بن عمر نے نماز مین
کنکریون سی کہیلتا ہوا تو جب فارغ ہوا مین نماز سے منع کیا مجہکو اور کہا کہ کیا کر جیسا کرتی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مینے کہا کیسے کرتے تہے کہا جب بیٹہتے تہے آپ نماز مین تو داہنی ہتیلی کو داہنی ران پر رکہتی اور سب اونگلیونکو بند کر لیتے اور کلمہ کی
اونگلی سی اشارہ کرتے اور بائین ہتیلی کو بائین ران پر رکہتی اور کہا کہ اسطرح کرتے تہی آپ ف م اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جس وقت سی تشہد کیلئی بیٹہے اوسیوقت سی کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کرے مسلم کی روایت مین ہے کہ فرمایا آپنی یہ تیغ
کرنیوالا ہی شیطان کو نہ بہولیگا کوئی تم مین سی جب تک اشارہ کریگا اپنی اونگلی سے اور بعض روایات مین حرکت دینا بہی
اونگلی کا منقول ہے لیکن ائمہ اربعہ سی جو اوٹہانا اونگلی کا وقت اشہد ان لا الہ الا اللہ کے اونکی کتابونمین مذکور ہی اوسکی اصل
کسی حدیث سی مینی نہین پائی باوجودیکہ مینی تلاش کیا اسکی دلیل کو کتب حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ مین مگر نہ پایا کوئی نشان
اوسکی لیئی اور حدیث سی جو اشارہ ثابت ہی وہ یہی ہے کہ ابتدای قعدہ سی انگشت شہادت سی اشارہ کرتا رہی عن عبد اللہ بن دینار
انہ سمع عبد اللہ بن عمر وصلی الی جنبہ رجل فلما جلس الرجل فی اربع تربع وثنی رجلیہ فلما انصرف عبد اللہ عاب
ذلک علیہ فقال الرجل فانک تفعل ذلک فقال عبد اللہ بن عمر انی اشتکی ترجمہ عبد اللہ بن دینار سی روایت ہے

کہ عبد اللہ بن عمر رض کی پہلو مین نماز پڑہی ایک شخص نے تو جب وہ بیٹہا بعد چار رکعت کی چار زانو بیٹہا اور لیبٹ لئی دونو پاؤن
اپنی تو جب فارغ ہوئی عبد اللہ بن عمر نماز سی عیب کہا اس بات کو تو اوس شخص نے جواب دیا کہ آپ ایسا کرتی ہین کہا مین تو بیمار ہون

ف م اختلاف کیا ہی علمانے کسطرح نماز مین بیٹہی شافعی نی کہا کہ پہلے قعدہ مین سیدہا پاؤن کہڑا کری اور بائین پر بیٹہی
اور دوسری قعدہ مین تورک کری یعنی بائین پاؤن کو ران کی نیچی سی نکالکر لٹا دیوی اور داہنی پاؤنکو کہڑا رکہی اور بائین ران سرین سمیت زمین سے لگی رہی اور امام مالک نی کہا کہ دونو قعدونمین تورک کری اور امام ابو حنیفہ رح نی کہا کہ دونو قعدون مین سیدہا
پاؤن کہڑا رکہی اور بائین پاؤن پر بیٹہے اور سب صورتین جایز ہین اور خدا کا دین واسع ہی لیکن یہ اختلاف اسمین ہے کہ مستحب کونسی
شکل ہے (مصفی) **عن** المغيرة بن حكيم انه راى عبد الله بن عمر يرجع في السجدتين في الصلوة على صدور قدميه فلما
انصرف ذكر ذلك له فقال انها ليست سنة الصلوة وانما افعل هذا من اجل اني اشتكي ترجمہ مغیرہ بن حکیم سی روایت ہے
کہ انہون نے دیکہا عبد اللہ بن عمر کو کہ بیٹہی تہی درمیان دو سجدون کی دونون پاؤنکی انگلیون پر اور ہر سجدہ مین چلی جاتے تہے تو جب فارغ
ہوئی نماز سی ذکر ہوا اسکا پس کہا عبد اللہ نے کہ اسطرح بیٹہنا نماز مین سنت نہین ہی لیکن مین بیماری کی وجہ سی اسطرح بیٹہتا ہون

عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر انه اخبره انه كان يرى عبد الله بن عمر يتربع في الصلوة اذا جلس قال ففعلته
وانا يومئذ حديث السن فنهاني عبد الله بن عمر وقال انما سنة الصلوة ان تنصب رجلك اليمنى وتثني رجلك اليسرى
فقلت له فانك تفعل ذلك فقال ان رجلي لا تحملاني ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ انہون نی دیکہا
عبد اللہ بن عمر کو چار زانو بیٹہتے ہوئی نماز مین تو وہ بہی چار زانو بیٹہی اور کمسن تہے وہ اون دنون مین پس منع کیا انکو عبد اللہ
نے اور کہا کہ سنت نماز مین یہ ہی کہ داہنے پاؤن کو کہڑا کرے اور بائین پاؤن کو لٹا وی کہا عبید اللہ نے کہ مینے اونسی کہا تم
چار زانو بیٹہتے ہو جواب دیا عبد اللہ نے کہ میری پاؤن میرا بوجہہ اوٹہا نہین سکتے **عن** يحيى بن سعيد ان القاسم بن محمد
اراهم الجلوس في التشهد فنصب رجله اليمنى وثنى رجله اليسرى وجلس على وركه الايسر ولم يجلس على قدميه ثم قال
اراني هذا عبيد الله بن عبد الله بن عمر وحدثني ان اباه كان يفعل ذلك ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ قاسم بن
محمد نی سکہایا لوگونکو بیٹہنا تشہد مین تو کہڑا کیا داہنی پاؤنکو اور جہکا یا بائین پاؤنکو اور بیٹہی بائین سرین پر اور نہ بیٹہی
بائین پاؤن پر پہر کہا قاسم نی کہ بتایا مجہکو اسطرح بیٹہنا عبید اللہ نی اور کہا کہ میری باپ عبد اللہ بن عمر اسیطرح کرتے تہے

التشهد في الصلوة

تشہد کا بیان **عن** عبد الرحمن بن عبد القاري انه سمع عمر بن الخطاب وهو على
المنبر يعلم الناس التشهد يقول قولوا التحيات لله الزاكيات لله الطيبات الصلوات لله السلام عليك
ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبد الرحمن بن عبد القاری نی سنا عمر بن الخطاب رض سی اور وہ منبر پر تہی سکہاتی تہی لوگونکو
تشہد کہتی تہی کہو التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ الخ **عن** نافع ان عبد الله بن عمر كان يتشهد فيقول

تشہد کا بیان

بسم اللہ التحیات للہ الصلوٰت للہ الزاکیات للہ السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ

الصالحین شہدت ان لا الہ الا اللہ شہدت ان محمدا رسول اللہ یقول ھذا فی الرکعتین الاولیین ویدعوا اذا

قضی تشہدہ بما بدالہ فاذا جلس فی اخر صلوتہ تشہد کذلک ایضا الا انہ یقدم التشہد ثم یدعو بما بدالہ فاذا قضی تشہدہ

واراد ان یسلم قال السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم

عن یمینہ ثم یرد علی الامام فان سلم علیہ احد عن یسارہ رد علیہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر تشہد پڑھتے تھے اس طرح

بسم اللہ التحیات للہ الخ کہتے تھے یہ پہلی دو رکعتوں کے بعد اور دعا مانگتے تھے بعد تشہد کی جو کچھ جی چاہتا تھا پھر جب اخیر قعدہ کرتے

تو اسیطرح تشہد پڑھتے مگر پہلے تشہد پڑھتے پھر دعا مانگتے جو چاہتے اور بعد تشہد کے جب سلام پھیرنے لگتے تو کہتے السلام علی النبی ورحمۃ اللہ

وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم داہنے طرف کہتے پھر امام کی سلام کا جواب دیتے پھر اگر کوئی بائیں طرف والا

انکو سلام کرتا تو اوسکو بھی جواب دیتے **ف م** اس اثر سے کتنی باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ پہلے قعدہ میں بھی بعد تشہد کے

دعا مانگنا درست ہے دوسرے یہ کہ کوئی دعا خاص نہیں جو دل چاہے پروردگار سے مانگے تیسرے یہ کہ تین سلام کرے ایک سلام داہنے

طرف والونکو دوسرے امام کو تیسرے بائیں طرف والونکو اور جو بائیں طرف کوئی نہو تو وہی سلام کرے واللہ اعلم **عن عایشۃ**

زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا کانت تقول اذا تشہدت التحیات الطیبات الصلوٰت الزاکیات للہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ

لا شریک لہ وان محمدا عبد اللہ ورسولہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم **ترجمہ** حضرت بی بی عایشہ صدیقہ ام المومنین رضی سے روایت ہے کہ

وہ کہتیں تشہد میں التحیات الطیبات الصلوات الزاکیات الخ **عن عایشۃ** زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقول اذا تشہدت التحیات

الطیبات الصلوٰت الزاکیات للہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبد اللہ ورسولہ السلام علیک ایہا

النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی

اللہ عنہا تشہد میں کہتی تھیں التحیات الطیبات الخ **ف م** امام مالک نے تشہد حضرت عمر کا جو اوپر گذرا اختیار کیا ہے اور

شافعی نے تشہد عبداللہ بن عباس کا جو مسلم نے اور اصحاب سنن نے روایت کیا اس لفظ سے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات

السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ برکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ

اختیار کیا ہے اور اہل حدیث اور امام احمد اور امام اعظم اور اکثر علماء نے تشہد ابن مسعود کا اختیار کیا ہے جسکو روایت کیا ایمہ ستہ نے اس لفظ

سے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد

ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ حافظ نے کہا کہ اہل حدیث نے اتفاق کیا اس امر پر کہ کوئی تشہد عبداللہ بن مسعود

کے تشہد سے زیادہ صحیح نہیں ہے اور راویوں نے اختلاف نہیں کیا اوسکے الفاظ میں اور اتفاق کیا اوس پر ایمہ ستہ نے لفظا ومعنا

ف عبداللہ بن عمر کے تشہد میں السلام علی النبی وارد ہے اور بخاری نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

زندہ تھے تو ہم یوں کہتے تھے نماز مین السلام علیک ایہا النبی پھر جب آپکی وفات ہوگئی تو ہم کہنے لگے السلام علی النبی اور روایت کیا اوسکو ابو عوانہ اور سراج اور جوزقی اور ابو نعیم اصبہانی نے اور بیہقی نے طرق متعددہ سے اور سب مین یہ ہے کہ جب آپ کی وفات ہوئی تو ہم السلام علی النبی کہنے لگے اور ایسا ہی روایت کیا اوسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے ابو نعیم سے زرقانی نے کہا کہ یہ روایت ابن مسعود سے بلاشک صحیح ہے اور مینے اسکا ایک متابع قوی پایا ہے ابن عبد الرزاق نے روایت کیا اخبرنا ابن جریج اخبرنی عطاء ان الصحابۃ کانوا یقولون والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حی السلام علیک ایہا النبی فلما مات قالوا السلام علی النبی یعنی کہا عطاء نے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ تھے السلام علیک ایہا النبی پھر جب آپ کی وفات ہوئی تو کہنے لگے السلام علی النبی اور یہہ اسناد صحیح ہے اور سعید بن منصور نے روایت کیا کہ عبد اللہ بن عباس نے بحث کی ابن مسعود سے کہ ہم السلام علیک ایہا النبی جب کہتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو ابن مسعود نے جواب دیا کہ ہمکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح سکھایا اور ہم ایسا ہی جانتے ہین لیکن یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ ابو عبیدہ نے ابن مسعود سے نہین سنا اور اسناد بھی ضعیف ہے بلکہ صحیح روایت ابن مسعود سے وہی ہے جو بخاری نے بواسطہ ابو معمر کے روایت کیا اور اخراج کیا اوسکا بہت ائمہ حدیث نے طرق متعددہ اور اسانید صحیحہ سے پھر جب ثابت ہوگیا یہ امر عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور صحابہ کرام سے کہ وہ بعد آپکی وفات کے السلام علی النبی کہتے تھے تو واجب ہے اتباع اوسکا پھر ان آثار سے یہ امر صاف معلوم ہوگیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اعتقاد یہی تھا کہ بعد وفات کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے سلام کو نہین سنتے ہین پھر ندا کرنا ناجایز ہوگا تو جب سلام پڑھنا ندا کی ساتھ مختلف فیہ ہوا پھر مطلق ندا کا کیا حال ہوگا وہ کیونکر درست ہوگے۔ اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے قبر شریف مین زندہ ہین لیکن یہ زندگی دنیا کی زندگی کی سی نہین ہے بلکہ ایک قسم کی حیات برزخی ہے جسکا ادراک ہم لوگونکو نہین ہوسکتا اور جو شخص یہ سمجھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر جگہہ اور ہر مقام مین پکارنیوالی کی سن لیتے ہین اور اونکے حاجت روائی کرتے ہین تو وہ مشرک ہے کیونکہ یہ صفت اللہ جل جلالہ کی ہے کہ ہر جگہہ اور ہر مقام سے سنتا ہے اور ہر ایک کی حاجت اور مراد بر لاتا ہے سوا اللہ جل جلالہ کے کسی ولی یا نبی مین یہ قدرت نہین ہے

عن مالک انہ سأل ابن شہاب ونافعا مولی ابن عمر عن رجل دخل مع الامام فی الصلوۃ وقد سبقہ الامام برکعۃ ایتشہد معہ فی الرکعتین والاربع وان کان ذلک لہ وترا فقالا نعم لیتشہد معہ قال مالک وھو الامر عندنا **ترجمہ** امام مالک نے ابن شہاب زہری اور نافع مولی ابن عمر سے پوچھا کہ ایک شخص امام کی ساتھ آنکر شریک ہوا جب ایک رکعت ہوچکی تھی اب وہ امام کے ساتھ تشہد پڑھے قعدہ اولی اور قعدہ اخیر مین یا نہ پڑھے کیونکہ اوسکے تو ایک رکعت ہوئی قعدہ اولی مین اور تین رکعتین ہوئین قعدہ اخیرہ مین تو جواب دیا دونون نے کہ ہان تشہد پڑھے امام کے ساتھ امام مالک نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے

مایفعل من رفع راسہ قبل الامام

جو شخص سر اوٹھا لیوے امام کی بیشتر رکوع یا سجدہ مین اوسکا بیان

عن ابی ھریرۃ انہ قال الذی یرفع راسہ ویخفضہ قبل الامام فانما ناصیتہ بید شیطان **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ نے کہا کہ جو شخص سر اوٹھاتا ہے

یا جھکتا ہی امام کی پیشتر تو اوسکا ماتھا شیطان کی ہاتہ مین ہی **ف ۵** یعنی خدا اور رسول خدا کی حکم کی پابندی
نہین کرتا تو وہ گویا شیطان کے ہاتہ مین ہے خدا کا حکم یہ ہے کہ امام کے ساتہ اوٹھاو اور جھکاو اور امام کی متابعت کرو اور وہ اسکا
لحاظ نہین رکہتا اس حدیث کو دارقطنی نے مرفوعًا روایت کیا ہی اور ایمہ ستہ نے ابوہریرہ سی مرفوعًا روایت کیا کہ جو شخص
اپنا سر اوٹھاتا ہی امام کے پیشتر وہ اس سے نہین ڈرتا کہ سر اوسکا مثل گدہی کی سر کے ہوجاوے یا اوسکی صورت گدہی کی ہوجاوے
ان احادیث سی معلوم ہوتا ہے کہ متابعت امام واجب ہے کہا مالک نے جو شخص بہول کر امام سی اول سر اوٹھالیوے رکوع یا سجدہ مین
تو سنت یہ ہی کہ پہر رکوع یا سجدہ مین چلا جاوے اور امام کے سر اوٹھانیکا انتظار نہ کرے اور جس شخص نے قصدًا ایسا کیا تو اوس نے
خطا کی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسلیے امام ہوا ہے کہ اوسکی پیروی اور تابعداری کی جاوے تو نہ اختلاف کرو
یعنے آگے پیچہے اوس سی ارکان ادا نکرو اور ابوہریرہ نے کہا کہ جو شخص سر اٹہاتا ہی یا جہکاتا ہی قبل امام کی تو ماتہا اوسکا
شیطان کی ہاتہ مین ہے **ف ۵** ظاہریہ اور امام احمد کے نزدیک اگر قصدًا کوئی امام کی مخالفت کریگا تو اوسکی نماز ہوئے
نہ پاویگی) **مایفعل من سلم من رکعتین ساھیا** جس شخص نے دو رکعتین پڑہ کر بہولے سے سلام پہیر دیا اوسکا

بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من اثنتین فقال لہ ذوالیدین اقصرت الصلوۃ ام نسیت
یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذوالیدین فقال الناس نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی
رکعتین اخریین ثم سلم ثم کبر فسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع ثم کبر فسجد
مثل سجودہ او اطول ثم رفع **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پہیر دیا دو رکعتین پڑہ کر
تو کہا ذوالیدین نے کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بہول گئے ای رسول اللہ کے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور لوگون سے کیا سچ
کہتا ہی ذوالیدین کہا لوگون نے ہان سچ کہتا ہی پس کہڑے ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پڑہین دو رکعتین
پچہلے پہر سلام پہیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کیا مثل سجدون کی یا کچہ بڑا پہر سر اوٹہایا اور تکبیر کہی اور سجدہ کیا مثل سجدون کے
یا کچہ بڑا پہر سر اوٹہایا **ف ۵** ذوالیدین ایک صحابی ہین نام اونکا خرباق بن عمرو سلمی ہی اونکی ہاتہ لمبی لمبی تہے
یا وہ دونو ہاتہ سی کام کیا کرتے تہے یا وہ بہت سخی تہی اسلیے اونکو ذوالیدین کہتی تہے اس حدیث سی بہت سی مسائل
معلوم ہوئے ایک یہ کہ کلام کرنا بہولے سے نماز مین نماز کو فاسد نہین کرتا دوسرے یہ کہ ایک شخص کی شہادت قابل اعتماد کی نہین
ہے جب تک دوسرا اوسکی شریک نہو تیسرے یہ کہ سجدہ سہو بعد سلام کے کرنا چاہیے چوتہے یہ کہ انبیا سی بہی سہو اور خطا ہو سکتی
ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العصر فسلم فی رکعتین فقام ذوالیدین فقال اقصرت
الصلوۃ یا رسول اللہ ام نسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک یا رسول
اللہ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس فقال اصدق ذوالیدین فقالوا نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فاتم ما بقی من الصلوۃ ثم سجد سجدتین بعد التسلیم وھو جالس **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی کہ نماز پڑہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تو سلام پھیر دیا دو رکعتین پڑھ کر پس کھڑا ہوا ذوالیدین اور کہا کیا نماز کم ہو گئی یا بھول گئے
آپ ای رسول اللہ کے فرمایا اُنہی کوئی بات نہین ہوئی ذوالیدین نے کہا کچھ تو ہوا ہی ای رسول اللہ کے پس متوجہ ہوئی آپ لوگون پر اور کہا کیا
ذوالیدین سچ کہتا ہی لوگون نے کہا ہان پس اوٹھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام کیا جسقدر نماز باقی تہی پھر
دو سجدے کئی بعد سلام کی اور آپ بیٹھی تہی **عن** ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکع

رکعتین من احدی صلوتی النہار الظہر او العصر فسلم من اثنتین فقال لہ ذوالشمالین رجل من بنی زہرۃ بن کلاب

اقصرت الصلوۃ یا رسول اللہ ام نسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قصرت الصلوۃ وما نسیت فقال لہ

ذوالشمالین قد کان بعض ذلک یا رسول اللہ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس فقال اصدق ذوالیدین فقالوا

نعم فاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی من الصلوۃ ثم سلم **ترجمہ** ابی بکر بن سلیمان سی روایت ہی کہ پہونچا مجھکو کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پڑہین ظہر یا عصر کی پھر سلام پھیر دیا تو کہا ذوالشمالین نے اور وہ ایک شخص تہا بنی زہرہ بن کلاب
سے کہ نماز کم ہو گئی یا رسول اللہ یا آپ بھول گئی آپنی فرمایا نہ نماز کم ہوئی نہ مین بھولا ذوالشمالین نے کہا کچھ تو ہوا یا رسول اللہ پس
متوجہ ہوئے آپ لوگون پر اور کہا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہی لوگون نے کہا ہان تو تمام کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے باقی
نماز کو پھر سلام پھیرا **ف ۵** ذوالشمالین کا نام عمیر بن عبد تہا اور وہ شہید ہوئی دن بدر کے اور ابوہریرہ پانچ برس بعد
جنگ بدر کے اسلام لائی اس نظر سی محدثین نے کہا کہ یہ وہم ہی ابن شہاب کا حقیقت مین یہ ذوالیدین تھے جنکو انہون نے بھولے سے ذوالشمالین
کہا جیسا اور روایات مین ہی اور اس روایت مین بھی بعد کو ذوالیدین کا لفظ موجود ہے اسمین سجدہ سہو کا بھی ذکر نہین کیا

عن سعید بن المسیب وعن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن مثل ذلک **ترجمہ** سعید بن المسیب اور ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے بھی یہ حدیث ایسے طور
مروی ہی کہا یحییٰ نے کہا مالک نے نماز مین بھولنا دو طرح کا ہوتا ہی ایک یہ کہ بھولے سے نماز مین کچھ نقصان ہو جاوے تو سجدہ سہو قبل
سلام کے کرے دوسرے یہ کہ بھولے سے نماز مین کچھ زیادہ کر دی تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے **ف ۵** اور شافعی کے نزدیک
ہمیشہ سجدہ سہو قبل سلام کے کرے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہمیشہ بعد سلام کے کرے ابن عبد البر نے کہا کہ مالک کا قول اقوی ہی کیونکہ
اس سے جمع ہو جاتا ہی حدیثون مین اور امام احمد نے کہا کہ جن جن سہو مین حدیث آگئی ہی وہان جیسا حضرت نے کیا ہے
اوسطرح کری کہین قبل سلام کے کہین بعد سلام کے اور ماسوا انکی قبل سلام کی کری نووی نے کہا کہ یہہ اختلاف فضل
مین ہی لیکن جائز سب کے نزدیک ہو جاویگا خواہ بعد سلام کی کری یا قبل سلام کی اور داؤد ظاہری نے کہا کہ سجدہ سہو نہ کرے
مگر اون پانچ مقامون مین جہان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہی **اتمام المصلی ما ذکر اذا شک
فی صلوتہ** جب مصلے کو شک ہو جاوے تو اپنی یاد پر نماز تمام کرنے کا بیان **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اذا شک احدکم فی صلوتہ فلم یدر کم صلی اثلاثا ام اربعا فلیصل رکعۃ ولیسجد سجدتین وہو جالس قبل التسلیم

فان کانت الرکعۃ التی صلی خامسۃ شفعہا بہاتین السجدتین وان کانت رابعۃ فالسجدتان ترغیم للشیطان

جب مصلے کو شک ہو جاوی تو اپنی یاد پر نماز تمام کرنیکا بیان

ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شک ہو تم مین سے کسیکو نماز مین تو
نہ یاد رہے اوسکو کہ تین رکعتین پڑہین مین یا چار تو چاہیئے کہ ایک رکعت اور پڑہ لے اور دو سجدہ کرلیوے قبل سلام کے پہر اگر یہ رکعت
جو اوسنے پڑہی ہے درحقیقت پانچوین ہوگی تو ان سجدون سے ملکر ایک دوگانہ ہو جاوے گا اور اگر چوتہی ہوگی تو یہ سجدون سے
ذلت ہوگی شیطان کو **ف ہ** کیونکہ شیطان نے یہ سمجہکر اسکو بہلایا تہا کہ نماز اسکی درست نہو اب نماز کی نماز ہوگئی
اور دو سجدون کا یا دو رکعتون کا ثواب اور ہوا یہ ذلت ہوئی شیطان مردود کو **عن** سالم بن عبد الله ان عبد الله
بن عمر كان يقول اذا شك احدكم في صلوته فليتوخ الذي يظن انه نسي من صلوته فليصله ثم ليسجد سجدتي
السهو وهو جالس ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جب شک کرے کوئی تم مین کا اپنی نماز مین
تو سوچے جو بہول گیا ہے پہر پڑہ لے اوسکو اور دو سجدے سہو کے بیٹہکر کرلیوے **عن** عطاء بن يسار انه قال سألت عبد الله بن عمرو
بن العاص وكعب الاحبار عن الذي يشك في صلوته فلا يدري كم صلى اثلاثا ام اربعا فكلاهما قالا ليصل ركعة
اخرى ثم ليسجد سجدتين وهو جالس ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ پوچہا مینے عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور کعب احبار سے
اوس شخص سے جو شک کرے اپنی نماز مین تو یاد رہے اوسکو کہ تین رکعتین پڑہین مین یا چار بس جواب دیا دونون نے کہ ایک رکعت
اور پڑہ کر دو سجدہ سہو کے کرلیوے بیٹہے بیٹہے **عن** نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا سئل عن النسيان في الصلوة قال ليتوخ احدكم الذي
يظن انه نسي من صلوته فليصله ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا نماز مین بہول جانیکا تو کہا سوچ لیوے جو بہول گیا ہے پہر
پڑہ لے اوسکو

من قام بعد الاتمام او في الركعتين

جو شخص پوری نماز پڑہ کر یا دو رکعتین پڑہ کر کہڑا ہو جاوے
اوسکا بیان **عن** عبد الله بن بحينة انه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم قام فلم يجلس فقام الناس معه فلما
قضى صلوته ونظرنا تسليمه كبر ثم سجد سجدتين وهو جالس قبل التسليم ثم سلم ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو رکعتین پڑہاکر اوٹہہ کہڑے ہوئے اور نہ بیٹہے تب لوگ بہی آپکے ساتہ اوٹہہ کہڑے ہوئے بس جب تمام کیا
نماز کو اور انتظار کیا ہمنے سلام کا تکبیر کہی آپنے اور دو سجدہ کئے بیٹہے بیٹہے قبل سلام کے پہر سلام پہیرا **عن** عبد الله بن بحينة انه
قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر فقام في اثنتين ولم يجلس فيهما فلما قضى صلوته سجد سجدتين
ثم سلم بعد ذلك ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے کہ نماز پڑہائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پہر کہڑے ہوگئے
دو رکعتین پڑہ کر اور نہ بیٹہے تو جب پورا کر چکے نماز کو دو سجدہ کئے پہر سلام پہیرا بعد اوسکے **ف ہ** یعنی بعد سجدون کے پہر
تشہد نہ پڑہا (زرقانی) کہا یحیی نے کہا امام مالک نے جو شخص چارون رکعتین پڑہ کر پہر بہولے سے کہڑا ہو جاوے اور قرأت کرے
اور رکوع کرے پہر جب سر اوٹہاوے رکوع سے یاد کرے کہ وہ چارون رکعتین پڑہ کر نماز کو تمام کر چکا تہا تو اوس شخص کو چاہیئے کہ
بیٹہ جاوے اور سجدہ نہ کرے اور اگر ایک سجدہ کر چکا ہے تو دوسرا نہ کرے پہر تشہد پڑہکر دو سجدے کرے سہو کے بعد سلام کی **ف ہ** مثل
اس باب مین حدیث ابن مسعود رضہ کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتین پڑہین تو لوگون نے کہا کیا نماز زیادہ ہوگئی

فرمایا کیون لوگون نی کہا آپنی پانچ رکعتین پڑہین تو سجدہ کئے آپنے دو سجدہ بعد سلام کے پہر متوجہ ہوئی لوگون پر اور فرمایا کہ
اگر نماز مین کوئی نئی بات ہوتی تو تمکو بتا دیتا لیکن مین بہی تمہاری طرح ایک آدمی ہون بہولجاتا ہون جیسے تم بہولتے ہو تو
جب بہول جاؤن مین یاد دلا دو مجہکو اور جب کوئی شک کری تم مین سی اپنی نماز مین تو چاہیئے کہ سوچ بچار کر نماز کو تمام کرے
پہر دو سجدی کر لیوے روایت کیا اوسکو بخاری و مسلم نے **النظر فی الصلوٰۃ الی ما یشغلک عنہا** نماز مین
اوس چیز کیطرف دیکھنے کا بیان جو غافل کردی نماز سی **عن** مرجانۃ عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت اھدی ابو جھم بن
حذیفۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمیصۃ شامیۃ لھا علم فشھد فیھا الصلوٰۃ فلما انصرف قال ردی ھذہ الخمیصۃ
الی ابی جھم فانی نظرت الی علمھا فی الصلوٰۃ فکاد یفتننی **ترجمہ** مرجانہ سی روایت ہے
کہ عائشہ رضہ نی فرمایا کہ ابو جہم بن حذیفہ نے تحفہ بہیجی ایک چادر شام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جسمین نقش یعنی
بیل بوٹی بنی ہوئی تہی تو نماز کو آئی آپ اوسکو اوڑہ کر پہر جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا کہ پہیر دی یہ چادر ابو جہم کو کیونکہ مینے
دیکہا اسکی بیل بوٹونکو نماز مین پس قریب تہا کہ غافل ہو جاؤن مین **عن** عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس خمیصۃ
شامیۃ لھا علم ثم اعطاھا ابا جھم واخذ من ابی جھم انبجانیۃ لہ فقال یا رسول اللہ ولم قال انی نظرت الی علمھا فی الصلوٰۃ
ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر شام کی بنی ہوئی نقشی پہنی پہر وہ چادر
ابو جہم کو دیدی اور ایک چادر موٹی سادی لی لی تو ابو جہم نے کہا کیون ایسا یا رسول اللہ فرمایا مینی نماز مین اوسکے
نقش و نگار کیطرف دیکہا **ف** خمیصہ کہتی ہین باریک چادر کو جو اون کی بنی ہوی ہوتی ہی اور انبجانیہ موٹے
چادر کو دونو قسم ہین کمبل کی آپنی ابو جہم کی نقشے چادر پہیر کر سادی اون سی لی لی کیونکہ نقشے کی اوڑہنے سے نماز مین
خیال اوسکی نقش و نگار کیطرف جاتا تہا اور نماز مین خلل ہوتا تہا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو لباس اس قسم کی
بہڑک رکہتا ہو کہ نماز مین اوسکی پہنی سی خلل واقع ہو تو اوسکو پہنکر نماز پڑہنا مکروہ ہی اسیطرح آرائش اور زیب و زینت
مکان کی یا مسجد کی ایسی جو کرنا کہ نماز مین خیال اوسکی طرف جاوی مکروہ ہے **عن** عبد اللہ بن ابی بکر ان ابا طلحۃ
الانصاری کان یصلی فی حائط فطار دبسی فطفق یتردد یلتمس مخرجا فاعجبہ ذلک فجعل یتبعہ بصرہ ساعۃ ثم رجع
الی صلوتہ فاذا ھو لا یدری کم صلی فقال لقد اصابتنی فی مالی ھذا فتنۃ فجاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فذکر لہ الذی اصابہ فی حائطہ من الفتنۃ وقال یا رسول اللہ ھو صدقۃ للہ فضعہ حیث شئت **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر
سی روایت ہی کہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نماز پڑہ رہے تہے اپنے باغ مین تو ایک چڑیا اوڑی اور ڈہونڈہنے لگی راہ
نکلنے کی کیونکہ باغ اسقدر گنجان تہا اور پیڑ اسمین ایسی ملی ہوی تہی کہ چڑیا کو جگہ نکلنے کی نہ ملتی تہی پس پسند آیا
اونکو یہ امر اور خوش ہوی اپنی باغ کا یہ حال دیکہکر تو ایک گہڑی تک اوسیطرف دیکہتے رہے پہر خیال آیا نماز کا
سو بہول گئی کہ کتنی رکعتین پڑہین تب کہا کہ مجہی آزمایا اللہ جل جلالہ نے اس مال سی تو آئی رسول اللہ صلی

وسلم پاس اور بیان کیا جو کچہ باغ مین قصہ ہوا تہا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ صدقہ ہی واسطے اللہ کے تو صرف کیجئی
اوسکو جہان آپ چاہیئے عن عبد اللہ بن ابی بکر ان رجلا من الانصار کان یصلی فی حائط لہ بالقف واد من اودیۃ
المدینۃ فی زمان الثمر والنخل قد ذللت فہی مطوقۃ بثمرہا فنظر الیہا فاعجبہ ما رای من ثمرہا ثم رجع الی
صلوتہ فاذا ہو لا یدری کم صلی فقال لقد اصابتنی فی مالی ہذا فتنۃ فجاء عثمان بن عفان وہو یومئذ
خلیفۃ فذکر لہ ذلک وقال ہو صدقۃ فاجعلہ فی سبیل الخیر فباعہ عثمان بن عفان بخمسین الفا
فسمی ذلک المال الخمسین ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سی روایت ہی کہ ایک شخص انصار مین سی نماز پڑہ رہا تہا اپنی باغ مین
اور وہ باغ قف مین تہا جو نام ہی ایک وادی کا مدینہ کے وادیون سی ایسی موسم مین کہ کہجور پک کر لٹک رہی تہی گویا
پہلون کے طوق شاخون کے گلے مین پڑے تہی تو اوسنے نماز مین اوسطرف دیکہا اور نہایت پسند کیا پہلونکو پہر جب
خیال کیا نماز کا تو بہولگیا کتنی رکعتین پڑہین تو کہا کہ مجہی اس مال مین آزمایش ہوئی اللہ جل جلالہ کے پس آیا
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس اور وہ اون دنون خلیفہ تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بیان کیا اونسے
یہ قصہ پہر کہا کہ وہ صدقہ ہے تو صرف کر واوسکو نیک راہ مین پس بیچا اوسکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پچاس ہزار کو
اور اوس مال کا نام ہوگیا پچاس ہزار **ف** سبحان اللہ صحابہ کرام کی تقوی اور پرہیزگاری اسدرجہ کو پہونچی
تہی کہ ایسا مال عزیز نہ رکہا اور ایکدم بہر جو اوسکی باعث سی خدا کی عبادت مین غفلت ہوگئی تو اوس مالکو نکال
ڈالا حضرت سلیمان علیہ السلام نی بہی تمام گہوڑون کی کونچین کاٹ ڈالین اور اونکو قتل کیا جب اونکی دیکہنے کی وجہ سے
نماز کا وقت فوت ہوگیا تہا

العمل فی السہو

نماز مین بہول جانیکا علاج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا
وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وہو جالس ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیشک کوئی تم مین سی جب کہڑا ہوتا ہی نماز کو تو آتا ہی شیطان اوسکی پاس پہر بہولا دیتا ہی اوسکو یہانتک کہ اوسکو یاد
نہین رہتا کتنی رکعتین پڑہین تو جب تم مین سی کسیکو ایسا اتفاق ہو تو وہ دو سجدے کرے عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لانسی او انسی لاسن ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مین
بہولتا ہون یا بہولایا جاتا ہون تاکہ میری امت کی لئی ایک راہ پیدا کرون **ف** یعنی اور لوگون کا بہولنا اسوجہ
سے ہوتا ہی کہ شیطان اونپر غالب ہوجاتا ہی اور خدا کی یاد سی غافل کر دیتا ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر شیطان کا
کچہ زور نہ چلتا تہا بلکہ اللہ جل جلالہ کی آپکی بہول جانی یا بہولا دینی مین یہ حکمت تہی کہ امت کو سہو کی مسائل معلوم ہوجائین
اگر آپ نماز مین نہ بہولتی تو لوگونکو یہہ مسئلے کیونکر معلوم ہوتے ابن عبد البر نی کہا کہ اس حدیث کو مینی کسی کتاب مین
محدثین کی نہین پایا نہ مسندا نہ مقطوعا اور یہ حدیث بہی منجملہ اون چار حدیثون کی ہی جو سوا موطا کی اور کتابون مین نہین پائی جاتے

عن مالک انہ بلغہ ان رجلا سال القاسم بن محمد فقال انی اھم فی صلوتی فیکثر ذلک علی فقال القاسم امض فی صلوتک فانہ لن یذھب عنک حتی تنصرف وانت تقول ما اتممت صلوتی ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ ایک شخص نے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے پوچھا کہ مجھے نماز مین وہم ہوتا ہے اور بہت وہم ہوتا ہے تو قاسم نے کہا کہ تو نماز اپنی پڑھے جا اور وہم کیطرف مت خیال کر اسلیئے کہ وہم تجھے کبھی نہ چھوڑیگا جب تک تو نماز سے فارغ ہوا اور دل مین یہ خیال رہے کہ میں نے پوری نماز نہین پڑھی ف یعنی جس شخص کو وہم ہو جاوے تو اوسکا یہی علاج ہے کہ ایکدفعہ نماز پڑھ لی اور وہم کی کمی پر توجہ نکرے وہ تو یہی کہیگا کہ نماز پوری نہین ہوئی پھر پڑھنا چاہیے

العمل فی غسل یوم الجمعۃ جمعہ کے دن غسل کا بیان

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فی الساعۃ الاولی فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون الذکر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے دن مانند غسل جنابت کے پھر جاوے نماز کو پہلے ساعت مین تو گویا اوسنے صدقہ دیا ایک اونٹ اور جو جاوے دوسری ساعت مین تو گویا اوسنے صدقہ دیا ایک بیل یا گائے اور جو جاوے تیسرے ساعت مین تو گویا اوسنے صدقہ دیا ایک مینڈھا سینگدار اور جو چوتھی ساعت مین جاوے تو گویا اوسنے صدقہ دیا ایک مرغ اور جو پانچوین ساعت مین جاوے تو گویا اوسنے صدقہ دیا ایک انڈہ پھر جس وقت امام نکلتا ہے خطبہ کو فرشتے آتے ہین خطبہ سننے کو ف بعض محدثین نے یہ معنی کیے ہین کہ غسل کرے دن جمعہ کے جنابت کا یعنے اپنی بی بی سے جماع کر کے جنابت کا غسل کرے جاوے اوسکی ضمن مین جمعہ کا غسل بھی ادا ہو جاویگا اور بعضون نے یہ معنے کیا ہے کہ غسل کرے مثل غسل جنابت کے یعنی جیسے جنابت کا غسل ہوتا ہے اوسطرح غسل کرے اور یہی معنی صحیح ہے لیکن بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے تم مین سے کوئی اس بات سے کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے ہر جمعہ کو تو اوسکو دو اجر ملین گے ایک اپنی غسل کا اور دوسرا بی بی کی غسل کا اور یہ جو کہا کہ جو پہلے ساعت مین جاوے اوسنے گویا ایک اونٹ صدقہ دیا اور جو دوسرے ساعت مین جاوے اوسنے بیل صدقہ دیا تو ساعت سے یہان لحظہ مراد ہے یعنی جو بعد زوال کے پہلے لحظہ مین مسجد کو چلا اوسکو زیادہ اجر ہے پھر جو دوسرے لحظہ مین چلا پھر جو تیسرے لحظہ مین چلا اسیطرح اخیر تک اور اکثر علما کہتے ہین کہ ساعت سے مراد ساعت معروف ہے اوس صورت مین ان ساعات کا حساب طلوع آفتاب سے ہوگا تو جو شخص بعد طلوع آفتاب کی پہلی گھنٹہ مین جاویگا اوسکو زیادہ اجر ہے پھر جو دوسرے گھنٹہ مین جاویگا اسیطرح اخیر تک عن ابی ھریرۃ انہ کان یقول غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم کغسل الجنابۃ ترجمہ ابو ہریرہ کہتے تہے جمعہ کی روز غسل کرنا واجب ہے ہر بالغ پر مثل غسل جنابت کی ف واجب سے مراد سنت موکدہ ہے اور ظاہریہ کی نزدیک واجب سے واجب شرعی مراد ہے اور یہی روایت ہے احمد رضہ سے ابن عبد البر نے کہا کہ یہ حدیث مرفوعا بھی مروی ہے مگر اسناد اوسکے

تو بھی نہین ہی (زرقانی) عن سالم بن عبد اللہ انہ قال دخل رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد یوم الجمعۃ وعمر بن الخطاب یخطب فقال عمر ایۃ ساعۃ ہذہ فقال یا امیر المؤمنین انقلبت من السوق فسمعت النداء فما زدت علی ان توضأت فقال عمر الوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بالغسل ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہی انہون نی کہا ایک شخص آئی اصحاب مین سی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین جمعہ کے دن اور حضرت عمر رض خطبہ پڑھ رہی تہی تو بولے حضرت عمر رض کیا وقت ہی یہ آنیکا جواب دیا اوس شخص نے کہ مین بہر بازار سی تو سنا مینے اذان کو پس وضو کیا اور چلا آیا تو کہا حضرت عمر رض نی یہ دوسرا قصور ہی تمنے صرف وضو کیا حالانکہ تمکو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہی غسل کا **ف** یہ شخص حضرت عثمان بن عفان رض تہی جیسا کہ ابن وہب اور ابن القاسم کی روایت مین ہی مالک سی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خطبہ کے بیچ مین دین کی بات کرنا امام کو درست ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جمعہ کا غسل فرض نہین ہی اگر فرض ہوتا تو حضرت عثمان غسل کی لیئی لوٹ جاتی اور حضرت عمر اونکو غسل کرنیکا حکم دیتی ابن عبد البر نی کہا کہ اسی مضمون کی حدیث مرفوعا بہی مروی ہی لیکن وہ وہم ہے کیونکہ یہ قصہ حضرت عمر کا ہی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (زرقانی) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ترجمہ ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا غسل جمعہ کا واجب ہے ہر شخص بالغ پر عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص آوی جمعہ کو تو غسل کرکے آوی یا جو شخص نماز جمعہ کا ارادہ کرے تو غسل کرے کہا یحیی نی کہا مالک نی جس شخص نی غسل کر لیا جمعہ کے روز صبح کے وقت اور نیت کی اوسنی غسل جمعہ کی تو یہ غسل کافی نہوگا یہانتک کہ غسل کرے نماز کو جاتی وقت کیونکہ عبد اللہ بن عمر کے حدیث مین ہی جب کوئی تم مین سی نماز جمعہ کا ارادہ کرے تو غسل کرے کہا یحیی نی کہا مالک نی جو شخص غسل کرے جمعہ کی دن جلدی یا دیر سی اور نیت کرے غسل جمعہ کی پہر ٹوٹ جاوی وضو اوسکا تو وضو کر لیوے اور غسل کافی ہو جاویگا

ما جاء فی الانصات یوم الجمعۃ والامام یخطب

جمعہ کی دن جب خطبہ ہو تو چپ رہنا چاہیئے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت لصاحبک انصت والامام یخطب یوم الجمعۃ فقد لغوت ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت امام خطبہ پڑہتا ہے اگر تو اپنی پاس والی سی کہی چپ رہ تو تو نی بہی ایک لغو حرکت کی **ف** کیونکہ جمعہ کو خطبہ کی وقت چپ رہنا چاہیئے اور تو چپ نہ رہا بلکہ تو نے کلام کیا امام احمد اور بزار نی ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا کہ جس شخص نی بات کی جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا تہا تو وہ مثل گدہے کی ہی جسپر کتابین لدی ہون اور جو اوس سے کہی چپ رہ اوسکا جمعہ نہوگا یعنی کامل نہوگا ابن عبد البر نے کہا کہ خطبہ کی وقت چپ رہنا واجب ہے اکثر علما کی نزدیک عن ثعلبۃ بن ابی مالک القرظی انہ اخبرہ انہم کانوا فی زمن عمر بن

جمعہ کی دن جب خطبہ ہو تو چپ رہنا چاہیئے

الخطاب يصلون يوم الجمعة حتى يخرج عمر بن الخطاب فاذا خرج عمر وجلس على المنبر واذن المؤذنون قال ثعلبة جلسنا نتحدث
فاذا سكت المؤذنون وقام عمر يخطب انصتنا فلم يتكلم منا احد قال ابن شهاب فخروج الامام يقطع الصلوة
وكلامه يقطع الكلام **ترجمہ** ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے روایت ہے کہ لوگ نماز پڑھا کرتے تھے جمعہ کے دن یہانتک کہ نکلیں عمر
بن الخطاب رض پھر جب نکلتے عمر رض اور بیٹھتے منبر پر اور اذان دیتے اذان دینے والے تو ثعلبہ کہتے ہین کہ ہم بیٹھے ہوئے باتین
کیا کرتے جب موذن چپ ہو رہتے اور عمر رض کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تو کوئی بات نکرتا کہا ابن شہاب نے جب امام نکلے خطبہ کے لیے
تو نماز موقوف کرنا چاہیئے اور جب خطبہ شروع کرے تو بات موقوف کرنا چاہیئے **عن** مالك بن ابي عامر الاصبحي ان عثمان بن
عفان كان يقول في خطبته قل ما يدع ذلك اذا خطب اذا قام الامام يخطب يوم الجمعة فاستمعوا وانصتوا فان للمنصت
الذي لا يسمع من الحظ مثل ما للمنصت السامع فاذا قامت الصلوة فاعدلوا الصفوف وحاذوا بالمناكب فان اعتدال الصفوف من تمام
الصلوة ثم لا يكبر حتى يأتيه رجال قد وكلهم بتسوية الصفوف فيخبرونه ان قد استوت فيكبر **ترجمہ** مالک بن ابی عامر سے روایت ہے
کہ عثمان بن عفان رض جب خطبہ کو کھڑے ہوتے تو اکثر کہا کرتے بہت کم چھوڑ دیتے اے لوگو جب امام کھڑا ہو خطبہ کے لیے تو سنو
خطبہ کو اور چپ ہو کیونکہ جو شخص چپ رہیگا اور خطبہ اوسکو نہ سنائی دیگا اوسکو بھی اوتنا ہی اجر ملیگا جتنا اوس شخص کو ملیگا
جو چپ ہے اور خطبہ اوسکو سنائی دیوے اور جب تکبیر ہو نماز کی تو برابر کرو صفون کو اور برابر کرو مونڈھے مونڈھوں کو کیونکہ صفین
برابر کرنا نماز کا تتمہ ہے پھر تکبیر تحریمہ نہ کہتے تھے عثمان رض یہانتک کہ خبر دیتے آن کر اونکو وہ لوگ جنکو مقرر کیا تھا صفین
برابر کرنے پر اس بات کی کہ صفین برابر ہوگئین اوسوقت تکبیر تحریمہ کہتے تھے **ف** ۔ صفین برابر کرنیکے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے امام احمد کے نزدیک اگر کوئی صف کے باہر نماز پڑھیگا اور صف مین جگہہ
باقی ہے تو اوسکی نماز باطل ہوگی اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک مکروہ ہوگی افسوس ہے کہ اس زمانہ مین مسلمانوں کو اس طرف سے
توجہ جاتی رہی صفون کا اہتمام جیسا چاہیئے ویسا نہین کرتے کوئی آگے کھڑا ہوتا ہے کوئی پیچھے صف ٹیڑھی ہو جاتی
ہے کوئی شخص صف اول مین جگہہ ہوتے پر پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے حرمین شریفین مین قبل تکبیر کے حدیث تسویہ
صفوف کی پڑھ دیتے ہین لیکن اوس پر عمل نہین کیا جاتا علماء حرمین کو اسکا بندوبست کرنا چاہیے اللہ جل جلالہ
اونکو توفیق خیر بخشے اور سنت پر عمل کرنیکی ہدایت کرے **عن** نافع ان عبد الله بن عمر رأى رجلين يتحدثان والامام
يخطب يوم الجمعة فحصبهما ان اصمتا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض نے دیکھا دو مردونکو کہ خطبہ کے وقت
باتین کر رہے ہین تو کنکر پھینکے اونپر اسلیئے کہ چپ رہین **ف** ۔ اس اثر سے معلوم ہوا کہ اشارہ سے منع کرنا درست ہے
زبان سے نہ کہے اور امام مالک کے نزدیک اشارہ بھی نکرے کیونکہ اشارہ بھی مثل کہنے کے حرکت لغو ہے (زرقانی)
عن مالك انه بلغه ان رجلا عطس يوم الجمعة والامام يخطب فشمته انسان الى جنبه فسأل عن ذلك
سعيد بن المسيب فنهاه عن ذلك وقال لا تعد **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ ایک شخص چھینکا دن جمعہ کے اور امام خطبہ

پڑہتا تہا تو جواب دیا اوسکو ایک آدمی نی یعنی یرحمک اللہ کہا پہر پوچہا سعید بن المسیب سے تو منع کیا انہون نی اس سے اور کہا کہ پہر ایسا نکر **ف** یعنے حالت خطبہ مین جب نماز پڑہنا ممنوع ہے تو چہینک کا جواب یا سلام کا جواب دینا بطریق اولی ناجایز ہوگا یہی قول ہی اکثر علماے مدینہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت شافعی سے ہے کہ چہینک کا جواب اور سلام کا جواب دیوی کیونکہ یہہ فرض ہی اور دلیل پکڑے شافعی نے ام مین حسن بصری کی حدیث سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب چہینکے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو جواب دی اوسکو اور ابن ابی شیبہ نی روایت کیا ابراہیم نخعی سی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم جواب دیتی تہی سلام کا دن جمعہ کے خطبہ کے وقت اور جواب دیتی تہی چہینکنی والی کا (زرقانی) **عن** مالک انہ سال ابن شہاب عن الکلام یوم الجمعۃ اذا نزل الامام عن المنبر قبل ان یکبر فقال ابن شہاب لا باس بذلک **ترجمہ** امام مالک سی روایت ہے کہ انہون نی پوچہا ابن شہاب زہری سی کہ جب امام منبر سی اوترے خطبہ پڑہ کر تو قبل تکبیر کے بات کرنا کیسا ہی کہا ابن شہاب نے کچہ قباحت نہین ہی **ف** یہی مذہب ہے ابو یوسف اور محمد اور علماے مدینہ کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے (محلے)

ماجاء فی من ادرک رکعۃ یوم الجمعۃ

جسنے امام کے ساتہ ایک رکعت جمعہ کی پائی اوسکا بیان **عن** ابن شہاب انہ کان یقول من ادرک من صلوۃ الجمعۃ رکعۃ فلیصل الیہا رکعۃ اخری قال مالک قال ابن شہاب وہی السنۃ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے تہے جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پاوی تو وہ ایک رکعت اور پڑہ لے یہی سنت ہی **ف** یعنے جسنے ایک رکعت جمعہ کی امام کے ساتہ پائی تو اوسکا جمعہ صحیح ہوگیا اب وہ ایک رکعت اور پڑہ لیوے اور مجاہد اور عطا اور ایک جماعت تابعین کا مذہب یہ ہے کہ جس شخص نے خطبہ نہ پایا اوسکو جمعہ نہ ملا تو اوسکو چار رکعتین ظہر کے پڑہنا چاہیے ابن شہاب نے جو کہا کہ یہی سنت ہی اوس سے یہ غرض ہی کہ یہ قول حدیث کی مطابق ہی اور وہ حدیث یہ ہی من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ جو اوپر گذری اور ابو حنیفہ اور صحاب ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہی کہ اگر امام کی سلام پہیرنے کے اول شریک ہوگیا تو اوسنی جمعہ پالیا (زرقانی) کہا یحییے نے کہا مالک نی ہمنے اپنے شہر کے عالمونکو اسی قول پر پایا اور دلیل اوسکی یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ایک رکعت نماز مین سے پالی تو اوسنی وہ نماز پالی کہا یحییٰ نی کہا مالک نی اگر جمعہ کے دن آدمیونکا ہجوم ہوا اور کسی شخص کو رکوع کرنا ممکن ہو لیکن سجدہ نکر سکتا ہو جب تک امام سجدہ سے نہ اوٹہے یا اپنے نماز سے فارغ ہو تو اگر اوس شخص نے سجدہ کر لیا جب لوگ اوٹہے سجدہ سے فبہا ورنہ اگر سجدہ نکر سکا یہانتک کہ لوگ فارغ ہوگئے نماز سے تو اوسکو چاہیے کہ نئے سرے سے ظہر کے چار رکعتین پڑہے

ماجاء فیمن رعف یوم الجمعۃ

جس شخص کی ناک سی خون بہنی لگی جمعہ کے دن اوسکا بیان کہا یحییے نے کہا مالک نے جس شخص کی ناک سی خون بہنی لگی جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو اور وہ باہر چلا جاوے پہر جب امام فارغ ہو جاوے نماز سے تو لوٹ کر آوے تو وہ چار رکعتین ظہر کی پڑہی کہا یحییے نی کہا مالک نی جس شخص نی ایک رکعت پڑہی امام کی ساتہ جمعہ کی پہر اوسکی ناک سی خون نکلنے لگی

جسنے امام کے ساتہ ایک رکعت جمعہ کی پائی اوسکا بیان

جس شخص کی ناک سے خون بہنے لگی جمعہ کے دن اوسکا بیان

تو وہ باہر چلا گیا اب جب امام دو نو رکعتین پڑھ چکا تو لوٹ کر آیا تو وہ ایک رکعت اور پڑھ لی اگر اوسنی بات نہ کی ہو کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جس شخص کے ناک سے خون بہنے لگے یا اور کوئی امر ایسا لاحق ہو کہ نکلنے کی ضرورت واقع ہو تو امام سے اجازت لینا ضرور نہیں ہے **ف** اور جمہور علما کا یہی مذہب ہی اور آیہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذہبوا حتی یستاذنوہ کو حمل کرتے ہین جہاد پر اور بعضون کی نزدیک امام سے اجازت لیکر جاوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ایسا ہی رواج تہا آپ اشارہ سے اجازت دیتی تہی (مصنفہ)

ماجاء فی السعی یوم الجمعۃ

جمعہ کے دن سعی کا بیان

عن مالک انہ سال ابن شہاب عن قول اللہ تبارک وتعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ فقال ابن شہاب کان عمر بن الخطاب یقرأہا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فامضوا الی ذکر اللہ

ترجمہ امام مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ اس آیت کی تفسیر کیا ہے اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ تو ابن شہاب نے جواب دیا کہ حضرت عمر بن الخطاب اس آیت کو یون پڑہتے تہے اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فامضوا الی ذکر اللہ **ف** تو معلوم ہوا کہ فاسعوا کے معنے فامضوا ہین سبب استفسار کا یہ ہوا کہ سعی کی معنی لغت مین دوڑنے کے آئے ہین تو ظاہر آیت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب اذان ہو نماز کی جمعہ کی روز تو دوڑو خدا کی یاد کی لیے حالانکہ دوڑنے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی کیونکہ فرمایا آپنے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ اطمینان سے اور جسقدر نماز جماعت سے ملے پڑہ لو اوسکو پڑہ لو جو باقی رہی اوسکی قضا کر لو تو ابن شہاب نے یہ جواب دیا کہ حضرت عمر بجائے فاسعوا الی کے فامضوا پڑہتے تہے اس سے معلوم ہوا کہ سعی کی معنی یہان دوڑنے کے نہین ہین بلکہ چلنے اور گذرنے کے معنے ہین اذان سے مراد آیت مین وہ اذان ہی جو امام کے منبر پر بیٹہنے کے وقت ہوتے ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین جمعہ کے روز یہی اذان تہی اور پہلی اذان حضرت عثمان رض کے وقت سے شروع ہوئے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے سعی سے مراد اللہ کے کتاب مین عمل اور فعل ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے واذا تولی سعی فی الارض یعنی جب پیٹہ موڑ کر جاتا ہی تو کام کرتا ہی زمین مین فساد کا اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے واما من جاءک یسعی وہو یخشی یعنی جو تیرے پاس آیا عمل کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا پروردگار سے اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے ثم ادبر یسعی پہر پیٹہ موڑا کام کرتا ہوا اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے ان سعیکم لشتی تمہاری کام اقسام کی ہین کہا یحییٰ نے کہا مالک نے تو اس سعی سے یہی مراد عمل اور فعل ہی نہ پاؤن سے چلنا اور نہ دوڑنا اور نہ یونہی چلنا

ماجاء فی الامام ینزل بقریۃ یوم الجمعۃ فی السفر

سفر مین امام کا جمعہ کے دن کسی گانون مین اترنے کا بیان کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اگر امام کسی گانون مین اترا جہان جمعہ واجب ہے اور امام مسافر ہی اوسنے خطبہ پڑہا اور جمعہ ادا کیا تو گانون والی بہی اوسکے ساتہ جمعہ پڑہ لین کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اگر امام نے ایسی گانون مین جمعہ پڑہا جہان پر جمعہ واجب نہین ہے تو نہ امام کا جمعہ درست ہوگا نہ جن لوگون نے اوسکی ساتہ جمعہ پڑہا اور نہ گانون والون کا بلکہ جو لوگ مقیم ہین وہ اپنی چار رکعتین پوری کرین کہا یحییٰ نے کہا مالک نے مسافر پر جمعہ واجب نہین

جمعہ کے دن سعی کا بیان
سفر مین امام کا جمعہ کے دن کسی گانون مین اترنے کا بیان

ف م اجماعًا کیونکہ روایت کیا طبرانی نی معجم اوسط مین ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسافر پر جمعہ نہین ہی (زرقانی)

ماجاء فی الساعة التی فی یوم الجمعة

جمعہ کے دن اوس ساعت کا بیان جسمین دعا قبول ہوتی ہی

عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر یوم الجمعة فقال فیہ ساعة لا یوافقها عبد مسلم وهو قائم یصلی یسال اللہ شیئا الا اعطاه ایاه واشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیده یقللها

ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ذکر کیا جمعہ کا پہر کہا کہ اوسمین ایک ساعت ایسی ہی کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز مین کہڑا ہوتا ہی اور مانگتا ہی اللہ سے کچہ مگر دیتا ہی اللہ اوس چیز کو اوسکو اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اپنی ہاتہ سی کہ وہ ساعت تہوڑی سی ہی ف م یعنی زمانہ اوسکا نہایت قلیل ہی

عن ابی ہریرة انہ قال خرجت الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست معہ فحدثنی عن التوراة وحدثتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما حدثتہ ان قلت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق آدم وفیہ اهبط وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعة وما من دابة الا وهی مصیخة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفیہ ساعة لا یصادفها عبد مسلم وهو یصلی یسال اللہ شیئا الا اعطاه ایاه قال کعب ذلک فی کل سنة یوم فقلت بل فی کل جمعة فقرأ کعب التوراة فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ہریرة فلقیت بصرة بن ابی بصرة الغفاری فقال من این اقبلت فقلت من الطور فقال لو ادرکتک قبل ان تخرج الیہ ما خرجت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تعمل المطی الا الی ثلثة مساجد الی المسجد الحرام والی مسجدی هذا والی مسجد ایلیاء او بیت المقدس یشک قال ابو ہریرة ثم لقیت عبد اللہ بن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب الاحبار وما حدثتہ فی یوم الجمعة فقلت قال کعب ذلک فی کل سنة یوم فقال عبد اللہ بن سلام کذب کعب فقلت ثم قرأ کعب التوراة فقال بل هی فی کل جمعة فقال عبد اللہ بن سلام صدق کعب ثم قال عبد اللہ بن سلام قد علمت ایة ساعة هی قال ابو ہریرة فقلت لہ اخبرنی بها ولا تضن علی فقال عبد اللہ بن سلام هی آخر ساعة فی یوم الجمعة قال ابو ہریرة فقلت وکیف تکون آخر ساعة فی یوم الجمعة وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفها عبد مسلم وهو یصلی وتلک ساعة لا یصلی فیها فقال عبد اللہ بن سلام الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر فیہ الصلوة فهو فی صلوة حتی یصلی قال ابو ہریرة فقلت بلی قال فهو ذلک

ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ مین گیا کوہ طور کو تو ملا مین کعب الاحبار سی اور بیٹہا مین اونکی پاس پس بیان کین کعب الاحبار نے مجہسے باتین توراة کی اور مینی بیان کین اونسی باتین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو جو باتین مینی اونسی کہین اونمین ایک یہ بہی تہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر سب دنون مین جنمین سورج نکلا ہی جمعہ کا دن ہی اوسی دن پیدا ہوے آدم اور اوسیدن اوتاری گئی جنت سی اور اوسیدن معاف ہوا گناہ اونکا اور اوسیدن مرے اور اوسیدن قیامت قائم ہوگی اور کوئی جاندار ایسا نہین ہی جو کان نہ لگادی جمعہ کی دن آفتاب کی نکلنے تک قیامت کی خوف سی ف م یعنی ہر جاندار کو جب صبح ہوتی ہی جمعہ کی تو اندیشہ رہتا ہی قیامت قائم ہونیکا یہانتک کہ آفتاب نکل آتا ہی تو پہر اندیشہ جاتا رہتا ہے کیونکہ قیامت جمعہ کو علی الصباح قائم ہوگی ف مگر جنات اور آدمی غافل رہتی ہین اور جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہے کہ نہین پاتا

اور اسکو مسلمان بندہ نماز مین اور وہ مانگی اللہ سی کچھ مگر دیوی اسکو اللہ جل جلالہ ف ہ جب تک حرام کام کے لئے دعا نہ کرے (ابن ماجہ) ف کعب لاحبار نے کہا یہ تو ہر سال مین ایکدن ہوتا ہی مین کہا نہین بلکہ ہر جمعہ مین تو کعب نے توراۃ کو پڑہا پہر کہا کہ سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے پہر ملا مین بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سی تو کہا انہون نے کہان سی آتی ہو مینے کہا کوہ طور سی کہا انہون نے اگر قبل طور جانیکے تم مجھسے ملتی تو تم نہ جاتی سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی فرماتی تہی نہ تیار کئے جاوین اونٹ مگر تین مسجدون کی لیے ایک مسجد الحرام دوسرے میری مسجد یعنے مدینہ طیبہ کی تیسرے مسجد ایلیا یا مسجد بیت المقدس شک ہی راوی کو ف ہ یعنی مسجد ایلیا کہا یا مسجد بیت المقدس اگرچہ مراد دونون لفظون سی ایک ہی ہی زرقانی نی کہا کہ مراد اس حدیث سی یہ ہی کہ کسی مسجد مین نماز پڑہنی کے لئے سفر نہ کیا جاوے سوا ان تین مسجدون کی کیونکہ باقی مسجدین سب برابر ہین فضیلت مین اور یہ مراد نہین کہ سوا ان تین مسجدون کی اور کہین سفر نہ کیا جاوے اور نووی نی کہا کہ اختلاف کیا ہے علما نی سفر کرنے مین سوا ان تین مسجدون کے جیسے سفر کرنا قبور صالحین کے زیارت کی لیے یا اور مواضع متبرکہ کے واسطے تو ابو محمد جوینی اور عیاض مالکی نی یہی اختیار کیا ہی کہ وہ حرام ہی اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہی کہ مکروہ نہین ہی اور اسیکو اختیار کیا ہے امام الحرمین اور محققین نے اور حدیث کا یہ مطلب کہا ہی کہ سوا ان تین مسجدون کی اور کسی مسجد کیطرف سفر نہ کیا جاوے اور مؤید ہے اس توجیہ کے وہ جو روایت کیا امام احمد نے مسند مین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین لایق ہی مصلے کو کہ سفر کرے کسی مسجد کے لئے واسطے نماز کے سوا مسجد حرام اور مسجد اقصی اور میری مسجد کے مترجم کہتا ہی کہ ظاہر حدیث جو صحاح مین مروی ہی مطلق ہی اور قول بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کا مؤید ہے اوس مذہب کے جو کہتے ہین کہ مطلق سفر کرنا سوا ان تین مسجدون کی اور کہین کے لئے حرام ہی اسواسطے کہ ابوہریرہ کوہ طور کو گئی تہی اور انہون نی کہا کہ اگر تم مجھسے پیشتر ملتی تو نہ جاتی حالانکہ کوہ طور مین کوئی مسجد نہین ہے اور نہ وہان نماز کے واسطے سفر کیا جاتا ہے اور مسند احمد کی حدیث کو ضعیف کیا محدثین نے بوجہ ضعف اسناد کے اور یہی مختار شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور شیخ علامہ ابن قیم رحمہما اللہ کا ہی ف کہا ابوہریرہ نی کہ پہر ملا مین عبداللہ بن سلام سی اور بیان کیا مینے اونسے جو کچھ گفتگو کی تہی مین نے کعب الاحبار سے جمعہ کے باب مین اور مینے یہ کہا کہ کعب الاحبار نے کہا یہ دن ہر سال مین ایکبار ہوتا ہی تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ جہوٹھ بولا کعب نے پہر مین نی کہا کہ کعب نے توراۃ کو پڑہ کر یہہ کہا کہ بیشک ساعت ہر جمعہ کو ہوتی ہی تب عبداللہ بن سلام نے کہا کہ سچ کہا کعب نے پہر کہا عبداللہ بن سلام نے مین جانتا ہون اوس ساعت کو وہ کونسی ہی ابوہریرہ نے کہا کہ بتاؤ مجھکو او بخل نکرو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ آخر ساعت ہے جمعہ کی ابوہریرہ نے کہا کیونکر آخر ساعت ہوگی حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پاتا اوسکو مسلمان بندہ نماز مین مگر جو مانگتا ہی اللہ دیتا ہی اوسکو اور یہ تو ایسے وقت ہے کہ اوسمین نماز نہین ہوسکتی ف ہ اسلیئے کہ منع کیا حضرت نی نماز پڑہنے سے بعد عصر کے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب ف تو جواب دیا عبداللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیٹھی نماز کے انتظار مین تو وہ نماز ہی مین ہی یہانتک کہ نماز پڑہی ابوہریرہ نے کہا

مسائل سفر زیارت

ہان عبد اللہ بن سلام نی کہا بس یہی مطلب ہے **ف م** اکثر محدثین اسیطرف گئی ہین کہ وہ ساعت یہی ہی جو بیان کی عبد اللہ بن سلام نے اور ایک حدیث صحیح مین ابو موسی سی روایت ہی کہ وہ ساعت امام کی منبر پر بیٹھنے سی نماز کے ختم ہونے تک ہے روایت کیا اوسکو مسلم اور ابو داود نے اور جب خود شارع نی بیان کر دیا اس ساعت کو تو اب کیا شبہ ہا ہیں التفات کرنا چاہیئے اور اقوال کیطرف زرقانی نی بیالیس قول بیان کیئی ہین علما کی اس ساعت کی باب مین پھر یہہ کہا کہ سب مین ارجح وہی قول ہی جسپر ابو موسی کی حدیث دلالت کرتی ہی

الهيئة وتخطي الرقاب واستقبال الامام يوم الجمعة

جمعہ کے دن کپڑی بدلنی اور لوگونکو پہاند کر جانی اور امام کیطرف منہ کر کر بیٹھنے کا بیان **عن** يحيى بن سعيد انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما على احدكم لو اتخذ ثوبين لجمعته سوى ثوبي مهنته **ترجمہ** یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا نقصان ہی کسی کا تم مین سی اگر بنا رکہی دو کپڑے جمعہ کے نماز کیواسطی سوا روزمرہ کی کپڑون کی **ف م** زرقانی نی کہا کہ اس حدیث مین رغبت ہی گنجایش والیکو کہ اچہی کپڑے بناوے جمعہ اور عیدین کے لیئی اور تجمل اور لنسی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تہی اور عمامہ باندہتے تہے اور خوشبو لگاتی تہی اور اچہا کپڑا پہنتے تہے جمعہ عیدین مین اور حکم کرتے تہی آپ مسواک اور خوشبو اور تیل لگانیکا ابن عبد البر نے اس حدیث کو موصولا روایت کیا یحیے بن سعید سی انہون نی عمرہ سی انہون نی عائشہ سی **عن** نافع ان عبد الله بن عمر كان لا يروح الى الجمعة الا ادهن وتطيب الا ان يكون حراما **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضہ نہ جاتی جمعہ کو یہانتک کہ لگاتی تیل اور خوشبو مگر جب احرام باندہی ہوتی **عن** ابی هريرة انه كان يقول لان يصلي احدكم بظهر الحرة خير له من ان يقعد حتى اذا قام الامام يخطب جاء يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة **ترجمہ** ابو ہریرہ نی کہا اگر کوئی تم مین سے نماز پڑہے ظہر حرہ مین بہتر ہے اس سے کہ بیٹہا رہی اپنی گہر مین پہر جب امام خطبہ پڑہنے کو کہڑا ہو آوی پہاندتا ہوا گردنون کو لوگون کی دن جمعہ کے **ف م** ظہر حرہ ایک زمین ہی مدینہ کی باہر وہان کی پتہر سیاہ ہین گویا آگ سی جلی ہوئی ہین اور اجماع کیا علما نی اس فعل کی کراہت پر مگر دو صورتون مین ایک یہ کہ امام ہو تو اوسکو پہاند کر آگی جانا ضرور ہی دوسرے یہہ کہ آگے کی صف مین جگہہ خالی ہو اور بغیر پہاندی ہوی وہان تک جا نہ سکے اور باقی ضرورتونکو بہی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے (مصنف) **کہا** یحیے نی کہا مالک نے سنت ہمارے نزدیک یہ ہی کہ جب امام خطبہ شروع کری تو لوگ امام کیطرف منہ کرین خواہ قبلہ کی نزدیک ہون یا اور کسی جانب مین **ف م** تو جو لوگ امام کی سامنی ہین وہ تو امام کیطرف منہ کرینگے اور قبلہ کیطرف بہی اور جو لوگ دہنی بائین ہین وہ امام کیطرف منہ کرین قبلہ کیطرف سی منہ موڑ لین ابن عبد البر نی کہا کہ مین اسمین کسیکا اختلاف نہین پاتا اور کوئی حدیث مسند اسباب مین نہین ملی مگر یہ کہ شعبی نی کہا سنت ہی امام کیطرف منہ کرنا دن جمعہ کے اور عدی بن ثابت نی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑہتے تہے تو صحابہ آپکی طرف منہ کرتے تہی اور بیہقی نی ابن عمر سے اس فعل کو نقل کیا ہی اور نعیم بن حماد نے باسناد صحیح انس رضہ سے روایت کیا کہ جب امام خطبہ شروع کرتا جمعہ کی روز تو وہ منہ کرتی امام کیطرف یہانتک کہ فارغ ہو

خطبہ سی کہا ترمذی نی کہ اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی صریحًا کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی (زرقانی) **القرأة فی صلوٰة الجمعة والاحتباء ومن ترکها من غیر عذر** نماز جمعہ مین قرارت کا بیان اور احتبا کا بیان اور جمعہ جو ترک کری بغیر عذر کے اوسکا حال **عن** الضحاک بن قیس انه سال النعمان بن بشیر ماذا کان یقرأ به رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الجمعة علی اثر سورة الجمعة قال کان یقرأ هل اتاک حدیث الغاشیة **ترجمہ** ضحاک بن قیس نے پوچھا نعمان بن بشیر سی کہ کون سی سورت پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز بعد سورہ جمعہ کے کہا کہ پڑہتے تھے ہل اتاک حدیث الغاشیہ **ف** یعنی پہلے رکعت مین سورہ جمعہ پڑہتے تھے اور دوسری رکعت مین ہل اتاک حدیث الغاشیہ اور ایک روایت مین ہے کہ پہلے رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی پڑہتے تہی اور دوسری رکعت مین ہل اتاک اور ایک روایت مین ہی کہ پہلی رکعت مین سورہ جمعہ اور دوسری رکعت مین اذا جاءک المنافقون امام مالک کی نزدیک پہلی رکعت مین سورہ جمعہ کو ترک نکرنا چاہیے اور دوسری رکعت مین جو سورت چاہی پڑہی **عن** مالک انه بلغه ان عبد الله بن عمر کان یحتبی یوم الجمعة والامام یخطب **ترجمہ** مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر احتبا کرتے تہی دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑہتا تہا **ف** احتبا کی معنے یہ ہین کہ دونو پاؤن کو کہڑا کرکے سرین پر بیٹھے اور پاؤن کو کمر سی باندہ لیوی ہاتہ سی یا کپڑی سی ابوداود نی مرفوعًا روایت کیا کہ آنحضرت نی منع کیا اس سے باعث ممانعت کا یہ ہی کہ اسطرح بیٹہنا نیند لاتا ہی اگر نیند آنیکا خوف نہو تو مکروہ نہین ہی جیسا ابن عمر سی منقول ہی (مصفی) **عن** صفوان بن سلیم قال مالک لا ادری اعن النبی صلی الله علیه وسلم ام لا انه قال من ترک الجمعة ثلث مرات من غیر عذر ولا علة طبع الله علی قلبه **ترجمہ** صفوان بن سلیم سی روایت ہی لیکن مالک کہتی ہین کہ مجھی معلوم نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کیا یا نہین کہا جو شخص چھوڑ دیگا جمعہ کو تین بار بغیر عذر اور بیماری کی مہر کر دیگا اللہ تعالی اوسکی دل پر **ف** یعنی اپنا فیض اوسکی دل سی روک لیگا اور جہل اور غفلت اور نفاق سی اوسکا دل بہر کر بند کر دیگا اس حدیث کو شافعی نی ام مین اور احمد اور اصحاب سنن اور حاکم نی روایت کیا ابو الجعد ضمیری سے مرفوعًا کہ جو شخص چھوڑ دیگا جمعہ کو تین بار بغیر ضرورت کے مہر کر دیگا اللہ اوسکی دل پر ابو عمر و نی کہا کہ ایک شخص ابن عباس سے ایک مہینہ تک روز پوچہا کرتا کہ تم کیا کہتے ہو اوس شخص مین کہ روزہ رکہتا ہی ذکر اور عبادت کرتا ہی راتکو لیکن حاضر نہین ہوتا جمعہ اور جماعت مین ابن عباس یہی کہتے تہی کہ وہ جہنم مین جاویگا (زرقانی) **عن** محمد الباقر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب خطبتین یوم الجمعة وجلس بینهما **ترجمہ** امام محمد باقر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خطبے پڑہے جمعہ کو اور بیٹھے درمیان مین اونکی **الترغیب فی الصلوٰة فی رمضان** رمضان مین تراویح پڑہنے کا بیان **عن** عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی فی المسجد ذات لیلة فصلی بصلوته ناس ثم صلی من القابلة فکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلة الثالثة او الرابعة فلم یخرج الیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما اصبح قال قد رایت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت ان یفرض علیکم وذلک فی رمضان **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سی روایت ہی کہ رسول اللہ

رمضان مین تراویح پڑہنے کا بیان

صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی مسجد مین ایک رات **ف** مراد نماز تراویح ہی **ت** تو نماز پڑہی پیچہے آپکی لوگون نے پہر دوسری رات مین اسیطرح پڑہی تو لوگ بہت آئی پہر جمع ہوئے لوگ تیسرے یا چوتہی رات مین لیکن نہ نکلی آپ جب صبح ہوئے تو فرمایا کہ مین نی دیکہا جو تمنی کیا لیکن نہ رکا مجہکو کسی چیز نے نکلنے سے مگر اسی خوف نی کہ فرض ہو جاوے تم پر اور یہہ قصہ رمضان مین تہا **ف** ابن حبان نی باسناد صحیح روایت کیا جابر سی کہ آپنی آٹہہ رکعتین پڑہین تہین اور صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ نی کہا زرقانی نی یہ صحیح ہی اور وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نی ابن عباس سے کہ آپنے بیس رکعتین پڑہین اور وتر ضعیف ہے مترجم کہتا ہے اوسکے اسناد مین ابو شیبہ قاضی واسط متروک الحدیث ہی پہر کیسی یہ روایت اعتماد کی لایق ہوگی علی الخصوص جبکہ روایت صحیحہ جابر رضی اوسکی معارض ہو عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامر بعزیمۃ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر کذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر بن الخطاب **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رغبت دلاتی ہتی لوگونکو تراویح پڑہنے کی رمضان کی راتون مین اور نہ حکم کرتی ہتی بطور وجوب کے تو فرماتی ہتی آپ جسنی تراویح پڑہی رمضان مین اوسکو حق سمجہکر خاص خدا کی لئی بخشے جاوینگے اگلی گناہ اوسکی کہا ابن شہاب نے پہر وفات ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ایسا ہی حال رہا **ف** یعنی کچہ لوگ تراویح پڑہتے تہے کچہ نہ پڑہتے ہتی کوئی اپنی گہر مین پڑہتا تہا کوئی مسجد مین اور مسجد مین ہی ایک امام کی پیچہے نہ پڑہتے ہے متفرق جماعتین ہوتین تہین **ت** پہر ایسا ہی حال رہا حضرت ابو بکر رض کی خلافت مین اور شروع حضرت عمر کے خلافت مین عن عبد الرحمن بن عبد القاری انہ قال خرجت مع عمر بن الخطاب فی رمضان الی المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون یصلی الرجل لنفسہ ویصلی الرجل فیصلی بصلوتہ الرہط فقال عمر واللہ انی لارانی لو جمعت ہؤلاء علی قاری واحد لکان امثل فجمعہم علی ابی بن کعب قال ثم خرجت معہ لیلۃ اخری والناس یصلون بصلوۃ قاریہم فقال عمر نعمت البدعۃ ہذہ والتی تنامون عنہا افضل من التی تقومون یعنی اخر اللیل وکان الناس یقومون اولہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری سی روایت ہی کہ مین نکلا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی ساتہ رمضان مین مسجد کو تو دیکہا کہ لوگ جدا جدا متفرق نماز پڑہ رہی ہین کوئی شخص اکیلے پڑہ رہا ہے کسی شخص کے ساتہہ آٹہہ دس آدمی پڑہ رہی ہین تو کہا عمر رض نی قسم خدا کی مجہی معلوم ہوتا ہی کہ اگر ان سبکو ایک قاری کی پیچہے کر دون تو اچہا ہو پہر ان سب لوگونکو ابی بن کعب کی پیچہے کر دیا کہا عبد الرحمن نے پہر جب دوسری رات کو مین اونکی ساتہ آیا تو دیکہا کہ سب لوگ ابی بن کعب کی پیچہے نماز پڑہ رہی ہین تب کہا حضرت عمر نے اچہی ہی یہہ بدعت اور جسوقت تم سوتی ہو یعنی اخیر رات وہ بہتر ہی اوسوقت سی جب نماز پڑہتے ہو یعنی اول رات اور لوگ کہڑی ہوتی ہتی اول رات مین **ف** بدعت لغت مین ہر نئی چیز اور نئی کام کو کہتی ہین اور اصطلاح شرع مین بدعت اوس امر کو کہتی ہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دین مین نکالا جاوے اور کسی دلیل شرعی سی ثابت نہو تراویح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پڑہی جاتی ہتی اور جماعت سے

بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو تین راتون تک پڑہا جیسا کہ اوپر کی حدیثون سی معلوم ہوا پہر یہہ قول حضرت عمر کا کہ اچہی ہے
یہ بدعت مراد اس سے بدعت شرعی نہین ہو سکتی اس لیئے کہ بدعت شرعی وہی امر ہی جو آنحضرت کی بعد دین مین نکالا جاوی اور
کسی دلیل شرعی سی ثابت نہو پس معلوم ہوا کہ مراد حضرت عمر کے بدعت سی بدعت لغوی ہی یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور
ابوبکر کے زمانہ مین تراویح کا اہتمام ایسا نہ تہا نہ ایک امام مقرر رہتا اسلیئے یہ ایک نیا امر ہوا پس لغۃً اوسکو بدعت کہا نہ شرعاً
کیونکہ بدعت شرعی کی تعریف تراویح پر جو حضرت کی زمانہ مین موجود تہی کسطرح صادق آویگی اور بدعت شرعی کو حضرت عمر
اچہا کیونکر کہین گے بلکہ ہر بدعت شرعی گمراہی ہی اور ہر گمراہی جہنم مین لیجاویگی جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل بدعۃ
ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار اس فائدہ کو یاد رکہنا چاہیئے عن سایب بن یزید انہ قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب وتمیم الداری
ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ قال وکان القاری یقرأ بالمئین حتی کنا نعتمد علی العصی من طول القیام وما کنا ننصرف الا فی فروع الفجر
ترجمہ سایب بن یزید سی روایت ہی کہ حکم کیا حضرت عمر رض نی ابی بن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعت پڑہانیکا **ف** یعنی آٹہہ
رکعت تراویح اور تین رکعتین وتر کی اور ایسا ہی ثابت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کیا بخاری مسلم نی عایشہ رض سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان مین گیارہ رکعتون سی زیادہ نہین پڑہتی تہی اور روایت کیا سعید بن منصور نے
کہ حضرت عمر رض نی حکم دیا ابی بن کعب کو تو وہ پڑہاتی تہی نماز تراویح مردونکو اور تمیم داری امامت کرتے تہی عورتون کے **ت**
کہا سایب بن یزید نی کہ امام پڑہتا تہا سو سو آتین ایک رکعت مین یہانتک کہ ہم ٹیکا لگاتی تہی لکڑی پر اور نہین فارغ ہوتے
تہی ہم مگر قریب فجر کے عن یزید بن رومان انہ قال کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ
ترجمہ یزید بن رومان سی روایت ہی کہ لوگ پڑہتے تہے حضرت عمر رض کے زمانہ مین تیئیس رکعتین **ف** یعنی بیس رکعتین تراویح
اور تین رکعتین وتر کے بیہقی نے اس روایت اور پہلی روایت مین جمع کیا ہے اسطور سی کہ پہلے وہ لوگ گیارہ رکعتین پڑہتے تہے
پہر بیس رکعتین پڑہنے لگے اور تین رکعتین وتر کی اسلیئے کہ پہلے رکعتین بہت لمبی لمبی پڑہتی تہی پہر لوگ ضعیف ہوگئی تو زیادہ
کر دیا رکعتونکو تاکہ بالکل فضیلت ہاتہ سی جاتی نہ رہی اور ابن ابی شیبہ نی روایت کیا مرفوعاً ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی جماعت سی رمضان مین بیس رکعتین پڑہین لیکن ضعیف کیا اس حدیث کو ابن عبد البر اور بیہقی نی اسوجہ سے
کہ اوسکی اسناد مین ابو شیبہ ہی بہرحال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی بیس رکعتین تراویح کی پڑہنا بسند صحیح ثابت نہین ہے
بلکہ صرف آٹہہ رکعتین پڑہنا ثابت ہوتا ہی اور بیس رکعتین حضرت عمر رض کی زمانہ سی منقول ہین تو آٹہہ رکعتین سنت نبوی ہے
اور سنت خلفا دونون ہین اور بیس رکعتین سنت ہین خلفاء راشدین کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تمسکوا
بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین لیکن سنت خلفا کی سنت موکدہ نہین ہوسکتے بلکہ غایت درجہ سے یہ کہ مستحب ہوگی پس صورت مین
آٹہہ رکعتین سنت ہونگی اور بیس رکعتین مستحب اور یہی مذہب ہے علما محققین کا شکر اللہ سعیہم عن داود بن الحصین انہ سمع
الاعرج یقول ما ادرکنا الناس الا وہم یلعنون الکفرۃ فی رمضان قال وکان القاری یقرأ بسورۃ البقرۃ فی ثمان

رکعات فاذا قام بها فی ثنتی عشرة رکعة رای الناس انه قد خفف ترجمہ داود بن حصین نے سنا
عبد الرحمن بن ہرمز اعرج سے کہتے ہی مین پایا لوگون کو لعنت کرتے ہی کافرون پر رمضان مین اور امام پڑھتا تہا سورہ بقر
آٹھ رکعتون مین جب بارہ رکعتون مین پڑہتا تہا تو لوگونکو معلوم ہوتا تہا کہ تخفیف کی ف ہ لعنت کرتے تہی کافرون
یعنی وتر مین وہ قنوت پڑہتے تہی جسمین لعنت ہی کافرون پر اور وہ قنوت یہ ہے اللهم اغفر للمؤمنین والمؤمنات و
المسلمین والمسلمات والف بین قلوبهم واصلح ذات بینهم وانصرهم علی عدوک وعدوهم اللهم العن الکفرة الذین یصدون
عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون اولیاءک اللهم خالف بین کلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل بهم باسک الذی
لا ترده عن القوم المجرمین جب مسلمانون پر کوئی آفت نازل ہو تو اس دعا کو ہر نماز مین اخیر رکعت کی رکوع سی کہڑے ہو کر
پڑہنا چاہیے اور مقتدی آمین کہتی جاوین عن عبد الله بن ابی بکر انه قال سمعت ابی یقول کنا ننصرف فی رمضان فنستعجل
الخدم بالطعام مخافة الفجر ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہی کہتی ہی سنا مینے اپنے باپ سی کہتی تہی ہم جب فراغت پاتی تہی تراویح
رمضان مین تو جلدی مانگتی تہی نوکرون سی کہانیکو فجر ہو جانیکے ڈرسے عن عروة بن الزبیر ان ذکوان ابا عمرو وکان
عبدا لعائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فاعتقته عن دبر منها کان یقوم یقرأ لها فی رمضان
ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ ذکوان جو غلام تہی حضرت عائشہ رض کے اور اونکو حضرت عائشہ نے آزاد کر دیا تہا
اپنی بعد کہڑی ہوتی تہی اور پڑہاتی تہی نماز اونکی رمضان مین ف ہ بخاری اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے کہ کلام اللہ
سے دیکہکر وہ پڑہتے تہی اس اثر سے ثابت ہوتا ہی کہ غلام کی امامت درست ہی اور نوافل مین جیسے تراویح وغیرہ کلام اللہ دیکہکر
پڑہنا اور اپنی امام کو بتانا درست ہی یہی قول ہی شافعی اور احمد کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہین ہے ما جاء
فی صلوة اللیل تہجد کا بیان عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من امرأ تکون له صلوة
بلیل یغلب علیها نوم الا کتب الله له اجر صلوته وکان نومه علیه صدقة ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہین ہے جو نماز پڑہا کری ہمیشہ رات کو پہر غالب ہو جاوے اوسپر نیند ف ہ
یعنی نیند کی وجہ سی اوٹہہ نہ سکے یا اوٹہی لیکن نماز نہ پڑہ سکے (باجی) ت مگر یہ کہ اللہ جل جلالہ لکہی گا اوسکی لیے ثواب نماز کا
اور سونا اوسکا صدقہ ہوگا ف ہ یعنی نماز جو روز پڑہا کرتا ہی لیکن اوس رات نہ پڑہ سکا نیند کے باعث سی تو اوس
نماز کی ضد سی اللہ جل جلالہ سونیکا حساب نہ لیگا اور نماز کا ثواب لکہدیگا عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها
قالت کنت انام بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجلای فی قبلته فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی فاذا
قام بسطتهما قالت والبیوت یومئذ لیس فیها مصابیح ترجمہ عائشہ صدیقہ رض سی روایت ہی کہ مین سوتی تہی سامنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پاؤن میری آپکی سامنے ہی پس جب سجدہ کرتے تہی آپ دبا دیتی تہی مجہکو سو سمیٹ لیتی تہی مین پاؤن
اپنی پہر جب آپ کہڑے ہو جاتے تو پہیلا دیتی تہی مین پاؤن اپنی کہا حضرت عائشہ نے اور گہرونمین اوندنون چراغ نہ تہے

عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال اذا نعس احدکم وھو فی الصلوۃ فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ ترجمہ حضرت عایشہ رضی سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم مین سی نماز مین تو سو رہی یہانتک کہ نیند بہر جاوے کیونکہ اگر نماز پڑہیگا اونگھتے ہوئے تو شاید وہ استغفار کرنا چاہے اور اپنے تئین برا بولنے لگی ف یعنی دعا کی عوض بد دعا کری کیونکہ نیند مین آدمی کو ہوش نہین ہوتا تو نیکی برباد گناہ لازم ہو عن اسمعیل بن ابی حکیم انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ سمع امرأۃ من اللیل تصلی فقال من ھذہ فقیل لہ ھذہ الحولاء بنت تویت لا تنام اللیل فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ ذلک حتی عرفت الکراھیۃ فی وجھہ ثم قال ان اللہ تبارک وتعالی لا یمل حتی تملوا اکلفوا من العمل ما لکم بہ طاقۃ ترجمہ اسمعیل بن ابی حکیم کو پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے سنا ذکر ایک عورت کا جو نماز پڑہا کرتی تہی رات بہر تو پوچہا کہ کون ہی یہ عورت کہا لوگون نے یہ حولا ہی بیٹی تویت کی نہین سوتی ہی رات کو تو برا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر یہانتک معلوم ہوئی ناراضی آپکی چہرہ سے پہر فرمایا آپنے خداوند کریم نہین بیزار ہوتا تمہارے بیزار ہونے تک تو اتنا عمل کرو جسکی طاقت رکہو ف یعنی اللہ تعالی کے پاس ثواب کی کمی نہین ہی جسقدر تم عمل کر جاؤگے وہ ثواب دیتا جاویگا لیکن تمکو چاہیئے کہ طاقت کی موافق جہانتک جی لگی عبادت کرو اگر جی نہ لگی اور دل بیزار ہو تو ایسی عبادت کس کام آویگی غرض یہ ہی کہ اللہ جل جلالہ ثواب دینی سی تہک نہ جاویگا بلکہ بندہ عمل کرتے کرتے تہک جاویگا اور دل اوسکا اوچاٹ ہو جاویگا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بہت مبالغہ کرنا عبادت مین اور نفس کو مطلق چین نہ دینا جیسا بعضے جاہل درویش کیا کرتے ہین کچہ اچہی بات نہین ہی عمدہ وہی ہی جو طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا آپ رات کو سوتے بہی اور عبادت بہی کرتے روزہ بہی رکہتی افطار بہی کرتے عورتون سی صحبت بہی کرتے کہاتی پیتی اچہے کپڑے پہنتے خوشبو لگاتی عن اسلم ان عمر بن الخطاب کان یصلی من اللیل ما شاء اللہ حتی اذا کان من آخر اللیل ایقظ اھلہ للصلوۃ یقول لھم الصلوۃ الصلوۃ ثم یتلو ھذہ الآیۃ وأمر اھلک بالصلوۃ واصطبر علیھا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی ترجمہ اسلم سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رات کو نماز پڑہتے جتنا اللہ کو منظور ہوتا پہر جب آخر رات ہوتی تو اپنے گہر والونکو جگاتی نماز کے لیئے اور کہتے اونسے نماز نماز پہر پڑہتے اس آیت کو اور حکم کر اپنی گہر والونکو نماز کا اور صبر کر اوسکے لیئے ہم نہین مانگتے تجہسے روزی بلکہ ہم کہلاتی ہین تجہکو اور عاقبت کی بہتری پرہیزگاری سی ہی عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب کان یقول یکرہ النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تہی مکروہ ہی سونا عشا کی نماز سی پہلی اور باتین کرنا بعد نماز عشا کی ف اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب کان یقول صلوۃ اللیل والنھار مثنی مثنی یسلم من کل رکعتین ترجمہ امام مالک کو پہنچا حضرت عمر بن الخطاب سے فرماتی تہی نماز نفل رات اور دن کی دو دو رکعتین ہین سلام پہیرے ہر دو رکعتون کے بعد ف زرقانی نے کہا کہ اس حدیث کو

رد ہوگیا اہل کوفہ پر جو کہتی ہین دس یا آٹھہ یا چھہ یا چار رکعتین نفل ایک سلام سی درست ہین اور ابن عمر نی روایت کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ پڑہتے تہی قبل ظہر کے دو رکعتین اور بعد ظہر کے دو رکعتین اور قبل عصر کے دو رکعتین اور بعد مغرب کے دو رکعتین (زرقانی) کہا مالک نی ہمارے نزدیک یہی حکم ہے

صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الوتر

وتر کا بیان عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ اضطجع علی شقہ الایمن

ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راتکو گیارہ رکعتین پڑہتے تہے ایک رکعت اون سے وتر کی ہوتی تو جب فارغ ہوتی آپ لیٹ جاتے داہنے کروٹ پر **ف** اکثر اصحاب نی ابن شہاب کی یون روایت کیا کہ لیٹ جاتی آپ بعد سنتون فجر کے داہنے کروٹ پر یہانتک کہ آتا موذن واسطے تکبیر کے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ وتر کے ایک رکعت پڑہنا درست ہے محمد بن نصر مروزی نی کتاب قیام اللیل مین بہت دلیلون سی رد کیا ہے اون لوگون پر جو کہتے ہین وتر تین رکعت سی کم پڑہنا درست نہین ہی اور بیان کیا ہے کہ احادیث صحیحہ اور افعال اجلای صحابہ سی وتر کے ایک رکعت اور تین رکعت اور پانچ رکعت اور سات رکعت پڑہنا ایک سلام سی اور دو سلام سے ثابت ہی اور یہی حق ہی

عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف انہ سال عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسال عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسال عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثا قالت عایشۃ فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر فقال یا عایشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی

ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سی روایت ہے کہ اونہون نے پوچھا حضرت عایشہ رضہ سی کیونکر تہی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رمضان مین تو کہا حضرت عایشہ نے نہین زیادہ کرتے تہے آپ رمضان اور نہ غیر رمضان مین گیارہ رکعت پر پڑہتے تہے چار رکعتین تو مت پوچھہ اونکی خوبی اور طول کا حال پہر پڑہتے تہی چار رکعتین تو مت پوچھہ اونکی خوبی اور طول کا حال پہر تین رکعتین پڑہتے تہے پوچہا حضرت عایشہ نی ای رسول اللہ آپ سو جاتی ہین وتر پڑہنے کے آگے تو فرمایا آپ نی ای عایشہ میری دونو آنکہین سوتی ہین اور دل نہین سوتا **ف** یہ معجزہ تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ ظاہر مین سو جاتی لیکن دل ہوشیار رہتا اسی واسطی آپ سو کر اوٹہتی اور وضو نکرتے پہر نماز پڑہتے یہہ جو حضرت عایشہ نی چار چار رکعتون کا حال بیان کیا اس سے یہ مراد نہین ہی کہ چار رکعتین ایک سلام سے پڑہتے بلکہ اونکی حسن اور طول اور ترتیب کا حال بیان فرمایا کیونکہ روایت کیا عروہ نے عایشہ سے کہ آپ سلام پہیرتے تہی ہر دو رکعتون کے بعد اور فرمایا آپ نی صلوٰۃ اللیل والنہار مثنی مثنی اور محال ہی کہ قول آپکا مخالف ہو فعل کی (زرقانی)

عن عایشۃ ام المومنین انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل ثلث عشرۃ رکعۃ ثم یصلی اذا سمع النداء بالصبح رکعتین خفیفتین

ترجمہ عایشہ ام المومنین سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے راتکو تیرہ رکعتین پہر جب اذان سنتے صبح کی تو پڑہتی دو رکعتین ہلکی پہلکی **ف** یہ پہلی روایت کی خلاف ہی مگر شاید حضرت عایشہ نی عشا کی سنتونکو بہی اسمین ملا لیا

کیونکہ آپ اونکو گھر مین پڑہا کرتے یا تہجد کی شروع مین پڑہتے (زرقانی) عن عبد اللہ بن عباس انہ بات لیلۃ عند میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی خالتہ قال فاضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ فی طولھا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس فمسح النوم عن وجھہ بیدہ ثم قرأ العشر الایات الخواتم من سورۃ آل عمران ثم قام الی شن معلق فتوضاء منھا فاحسن وضوءہ ثم قام یصلی قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذھبت فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی واخذ باذنی الیمنی یفتلھا فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاء المؤذن فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ وہ ایک رات رہے اپنی خالہ میمونہ پاس جو بی بی تہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا ابن عباس نے پس لیٹا مین تکیہ کے عرض کیطرف اور آپ اور آپ کی بی بی لیٹی تکیہ کے طول مین پس سو گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ جب آدہی رات ہوئی یا کچہ پہلے یا کچہ بعد اوس سے جاگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو بیٹہے آپ اور ملنے لگے آنکہین اپنی ہاتہ سے پہر پڑہین دس آیتین اخیر کی سورۂ آل عمران سے یعنی ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب سے اخیر سورت تک پہر گئے آپ ایک مشک پاس جو لٹک رہی تہی اور وضو کیا اوس سے اچہی طرح پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے ابن عباس نے کہا پہر مین بہی اوٹہ کہڑا ہوا اور جیسا آپنے کیا ویسا ہی مینے بہی کیا تو جب مین آپکے پاس گیا آپنے اپنا داہنا ہاتہ میرے سر پر رکہا اور میرا داہنا کان پکڑ کر ملنے لگے پہر پڑہین آپنے دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر دو رکعتین پہر وتر پڑہا پہر لیٹ رہے جب موذن آیا تو دو رکعتین ہلکی پڑہین پہر باہر نکلے اور نماز پڑہی صبح کی **ف** ہ آپنے نماز کے اندر ابن عباس کے سر پر ہاتہ رکہا اور اونکے کان ملے پیار سے تاکہ وہ اندہیری رات مین گہبراوین نہین تو سب تیرہ رکعتین ہوئین بارہ تہجد کے اور ایک وتر کے عن زید بن خالد الجھنی انہ قال لارمقن اللیلۃ صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فتوسدت عتبتہ او فسطاطہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم اوتر فذلک ثلث عشرۃ رکعۃ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مین ضرور دیکہونگا نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رات کو کہا زید نے کہ تکیہ لگایا مینے آپکے مکان کی چوکہٹ پر یا کہر بالون سے ڈہپا ہوا تہا پہر کہڑے ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سو پڑہی دو رکعتین بہت لمبی بہت لمبی بہت لمبی پہر پڑہین دو رکعتین اونسے کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اونسے کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اونسے کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اونسے کچہ کم پہر پڑہین دو رکعتین اونسے کچہ کم پہر ایک رکعت وتر کے پڑہے سب تیرہ رکعتین پڑہین عن عبد اللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی

متن فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو تو فرمایا آپ نے رات کی نماز دو دو رکعتین ہین تو جب ڈر ہو صبح ہونیکا پڑھ لیوی ایک رکعت جو طاق کر دیوی اوسکی نماز کو **ف** ہ وہی ایک رکعت وتر ہی محمد بن نصر مروزی نے روایت کیا ابوہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت پڑہو وتر کے تین رکعتین تا کہ مشابہت ہو مغرب کے نماز سے صحیح کیا اس حدیث کو حاکم نی اور روایت کیا محمد بن نصر مروزی اور ابن حبان اور حاکم نے ابوہریرہ سے مرفوعًا مانند اسکی اور طریقہ سے اور اسناد اوسکا شیخین کے شرط پر ہے اور روایت کیا مروزی نی اور نسائی نے ابن عباس اور عایشہ سے کہ مکروہ ہے تین رکعتین وتر کے پڑہنا اور سلیمان بن یسار سے بہی ایسا ہی روی ہی تا کہ مشابہ نہو نفل فرض کی اور کہا محمد بن نصر نے کہ ہمنے کوئی حدیث صحیح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی نہین پائی جس سے وتر کے تین رکعتین ایک سلام سی پڑہنا ثابت ہو ہان تین رکعتین پڑہنا ثابت ہی اس سی باطل ہو گیا قول اون لوگون کا جو کہتی ہین اجماع کیا صحابہ نے کہ وتر کی تین رکعتین ایک سلام سے پڑہنا چاہیئے اور طول کیا محمد بن نصر مروزی نی کتاب قیام اللیل مین اور بہت اچھی طرح رد کیا وتر کے واجب کہنیکو اور ثابت کیا یہ امر کہ وتر سنت ہی اور کہا کہ ابو حنیفہ نے جو اوسکی وجوب کو اختیار کیا ہی اوس حدیث سی کہ زیادہ کی اللہ نی تمہارے لئے ایک نماز اور وہ وتر ہی تو یہ حدیث ضعیف ہی باوجود اسکی اس سی وجوب نہین نکلتا پہر ابن المبارک سی نقل کیا کہ امام ابو حنیفہ علم حدیث مین یتیم تہی یعنی حدیثین اونکو بہت کم پہونچین تہین واللہ اعلم عن عبد اللہ بن محیریز ان رجلا من بنی کنانۃ یدعی المخدجی سمع رجلا بالشام یکنی با محمد یقول ان الوتر واجب قال المخدجی فرحت الی عبادۃ بن الصامت فاعترضت لہ وھو رائح الی المسجد فاخبرتہ بالذی قال ابو محمد قال عبادۃ کذب ابو محمد سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد فمن جاء بھن لم یضیع منھن شیئا استخفافا بحقھن کان لہ عند اللہ عھد ان یدخلہ الجنۃ ومن لم یأت بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شاء ادخلہ الجنۃ ترجمہ عبد اللہ بن محیریز سے روایت ہی کہ ایک شخص نے بنی کنانہ سی جسکو مخدجی کہتی ہتی سنا ایک شخص سی شام مین جسکی کنیت ابو محمد ہے (انصار سے صحابی ہین) کہتی ہتی وتر واجب ہے مخدجی نی کہا کہ مین عبادہ بن الصامت رض پاس گیا اور ابو محمد کے قول کو نقل کیا عبادہ نی کہا کہ جہوٹہہ کہا ابو محمد نی سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی ہتی پانچ نمازین ہین جو فرض کین اللہ نے اپنے بندونکو جو شخص اونکو پڑہیگا اور ہلکا جانکر اونکو نہ چہوڑیگا تو اللہ جل جلالہ نے اوسکے لیئے عہد کر رکہا ہی کہ جنت مین اوسکو لیجاویگا اور جو شخص اونکو چہوڑ دی تو اللہ پاس اوسکا کچہ عہد نہین ہی چاہی اوسکو عذاب کری چاہے جنت نین پہنچا دیوی **ف** ہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ وتر واجب نہین ہی اور نماز کی ترک کرنے سے آدمی کافر نہین ہوتا لیکن حدیث صحیح سی ثابت ہی کہ جس شخص نی نماز ترک کی قصدًا وہ کافر ہو گیا امام احمد رض کا یہی مذہب ہے عن سعید بن یسار انہ قال کنت اسیر مع عبد اللہ بن عمر بطریق مکۃ قال سعید فلما خشیت الصبح نزلت فاوترت ثم ادرکتہ فقال لی عبد اللہ بن عمر

أين كنت فقلت له خشيت الصبح فنزلت فأوترت فقال عبد الله أليس لك في رسول الله اسوة حسنة فقلت بلى

والله قال فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر على البعير **ترجمہ** سعید بن یسار سے روایت ہے کہ مین اونکے ساتھ سفر مین ساتھ تہا

عبد اللہ بن عمر کے مکہ کے راہ مین کہا سعید نے جب مجہے ڈر ہوا صبح کا تو مینے اونٹ پر سے اوتر کر وتر پڑہا پہر دونکو آگے بڑہ کر پا لیا تو عبد اللہ

بن عمر نے مجہہ سے پوچہا کہ تو کہان تہا مینے کہا مجہے صبح ہو جانیکا اندیشہ ہوا اسلیئے مینے اوتر کر وتر پڑہا تو عبد اللہ نے کہا کیا تو رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہین کرتا مینے کہا واہ کیون نہین کہا عبد اللہ نے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو وتر پڑہتے تہے اونٹ

ف ۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وتر واجب نہین ہے بلکہ سنت ہے جب تو اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اوسکو ادا کیا **عن** سعيد بن المسيب أنه قال كان أبو بكر الصديق إذا أراد أن يأتي فراشه أوتر وكان عمر بن الخطاب

يوتر آخر الليل قال سعيد بن المسيب أما أنا فإذا جئت فراشي أوترت **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رض جب سونیکو آتے

اپنے بچہونے پر وتر پڑہ لیتے اور عمر بن الخطاب آخر رات مین وتر پڑہتے بعد تہجد کے اور سعید بن المسیب نے کہا کہ مین تو جب اپنے بچہونے

پر سونیکو آتا ہون تو وتر پڑہ لیتا ہون **ف** ۔ اس خوف سے کہ مبادا آنکہہ نہ کہلے اور وتر فوت ہو جاوے تو جس شخص کو اپنی

جاگنے کا اعتبار نہو وہ سونیکے اول وتر پڑہ لیوے اور جسکو اعتبار ہو وہ بعد تہجد کے آخر رات مین پڑہے **عن** مالك أنه بلغه أن

رجلا سأل عبد الله بن عمر عن الوتر أواجب هو فقال عبد الله بن عمر قد أوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم وأوتر المسلمون قال فجعل الرجل

يردد عليه وعبد الله يقول قد أوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم وأوتر المسلمون **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ ایک شخص نے پوچہا عبد اللہ بن عمر

سے کیا وتر واجب ہے تو کہا عبد اللہ بن عمر نے وتر ادا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون نے کہا راوی نے تو بار بار پوچہتا تہا

وہ شخص اور عبد اللہ بن عمر یہی کہتے تہے وتر ادا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون نے **ف** ۔ عبد اللہ بن عمر نے

وتر کو واجب نہ کہا کیونکہ واجب تہا اور سنت اسلیئے نہ کہا کہ وہ شخص سستی نکرے وتر کے پڑہنے مین **عن** مالك أنه بلغه أن عائشة

زوج النبي صلى الله عليه وسلم كانت تقول من خشي أن ينام حتى يصبح فليوتر قبل أن ينام ومن رجا أن يستيقظ آخر الليل

فليؤخر وتره **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ بی بی عائشہ رض فرماتی تہین جس شخص کو خوف ہو کہ اوسکی آنکہہ نہ کہلے گی صبح تک تو وہ

وتر پڑہ لیوے سونے سے پیشتر اور جو امید رکہے جاگنے کی آخر شب مین تو وہ دیر کرے وتر مین **عن** نافع أنه قال كنت مع

عبد الله بن عمر بمكة والسماء مغيمة فخشي عبد الله الصبح فأوتر بواحدة ثم انكشف الغيم فرأى أن عليه ليلا فشفع

بواحدة ثم صلى بعد ذلك ركعتين ركعتين فلما خشي الصبح أوتر بواحدة **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ تہا مین عبد اللہ بن عمر کے ساتہ مکہ کی راہ مین

اور آسمان پر ابر چہایا ہوا تہا تو ڈرے عبد اللہ بن عمر صبح ہو جانے سے پس پڑہا ایک رکعت وتر کے پہر کہل گیا ابر تو دیکہا کہ ابہی رات

باقی ہے پس دوگانہ کیا اوس رکعت کو ایک رکعت اور پڑہ کر پہر اوسکے بعد دو دو رکعتین پڑہین پہر جب خوف ہوا صبح کا تو ایک

رکعت وتر پڑہے **ف** ۔ زرقانی نے کہا کہ مثل اسکی مروی ہے حضرت علی اور عثمان اور ابن مسعود اور اسامہ اور عروہ اور

مکحول اور عمرو بن میمون سے اور اکثر اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ وتر پڑہ کر پہر اوسکو توڑنا درست نہین اور حجت اونکی قول ہے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کا نہین ہین دو وتر ایک رات مین روایت کیا اوسکو نسائی اور ابن خزیمہ نے باسناد حسن طلق بن علی سی
مترجم کہتا ہی کہ فعل عبد اللہ بن عمر کا اس حدیث کی منافی نہین ہی کیونکہ انہون نی جو پہلی ایک رکعت وتر کی پڑہی تہی اوسکو ایک
رکعت اور پڑہ کر دوگانہ کر لیا اب ہوا اگر ایک وتر جو اخیر مین انہون نی پڑہا **عن نافع** ان عبد اللہ بن عمر کان یسلم بین الرکعتین
والرکعۃ فی الوتر حتی یامر ببعض حاجتہ **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر سلام پہیرتے تہی دو رکعت وتر کی پڑہ کر
اور کچہ کام ہوتا تو اوسکو کہدیتی پہر ایک رکعت پڑہتے تہی **ف** سعید بن منصور نے روایت کیا باسناد صحیح بکر بن عبد اللہ
مزنی سی کہ ابن عمر نی دو رکعتین وتر کی پڑہ کر اپنی غلام سی بات کی پہر کہڑے ہو کر ایک رکعت پڑہی اور طحاوی نی روایت کیا سالم
سے انہون نی باپ سی اپنی کہ وہ وتر کے دو رکعتین پڑہ کر سلام پہیرتے تہی پہر ایک رکعت پڑہتے تہے اور کہتی تہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی ایسا ہی کیا ہے (زرقانی) **عن ابن شہاب** ان سعد بن ابی وقاص کان یوتر بعد العتمۃ بواحدۃ **ترجمہ**
ابن شہاب سی روایت ہی کہ سعد بن ابی وقاص وتر پڑہتے تہے بعد عشا کے ایک رکعت **کہا مالک** نی ہمارا عمل اس پر نہین ہے بلکہ
کم سی کم وتر کے تین رکعتین ہین دو سلام سی **ف** لیکن روایت کیا ابوداؤد اور نسائی نی اور صحیح کیا اوسکو ابن حبان
نے اور حاکم نی ابو ایوب انصاری رض سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وتر ضروری ہی جو چاہی وتر کی پانچ رکعتین پڑہے اور جو چاہے
تین رکعتین پڑہے اور جو چاہے ایک رکعت پڑہے پہر جب احادیث صحیحہ ناطق ہین اس امر پر کہ ایک رکعت وتر کی پڑہنا درست ہی تو کون
کہہ سکتا ہی کہ نادرست ہی مگر جو غافل ہو ان احادیث سی **کہا مالک** نی جو شخص وتر پڑہ لی اول شب مین پہر سو کر اوٹہی اور نماز
نفل پڑہنا چاہے تو دو دو رکعتین کر کے پڑہنا مجہی پسند ہے **ف** بعد ان رکعتون کی وتر دوبارہ نہ پڑہے البتہ اگر ایک
رکعت ان نوافل کی پہلی پڑہ کر وتر کا دوگانہ پورا کر دیوی تو بعد ان نوافل کے پہر وتر پڑہ لیوے جیسا عبد اللہ رض سی ثابت ہوا

الوتر بعد الفجر

وتر پڑہنا بعد فجر ہو جانیکے **عن سعید بن جبیر** ان عبد اللہ بن عباس قد نام ثم استیقظ فقال
لخادمہ انظر ما صنع الناس وھو یومئذ قد ذھب بصرہ فذھب الخادم ثم رجع فقال قد انصرف الناس من الصبح
فقام عبد اللہ بن عباس فاوتر ثم صلی الصبح **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس سو رہی پہر جاگے تو کہا اپنی
خادم سی دیکہہ لوگ کیا کر رہی ہین اور اون دنون مین عبد اللہ بن عباس کی بصارت جاتی رہی تہی سو گیا خادم پہر آیا اور کہا کہ لوگ
پڑہ چکی صبح کی نماز تو کہڑی ہوئی عبد اللہ بن عباس اور وتر پڑہا پہر نماز پڑہی صبح کی **ف** اس اثر سی ثابت ہوا کہ وتر بعد طلوع
فجر کے پڑہ سکتے ہین جب تک نماز نہ پڑہی ہو صبح کی (زرقانی) **عن مالک** انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عباس وعبادۃ بن الصامت
والقاسم بن محمد وعبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ قد اوتروا بعد الفجر **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس اور عبادہ بن
الصامت اور قاسم بن محمد اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نی وتر پڑہا بعد فجر ہو جانیکے **عن عروۃ بن الزبیر** ان عبد اللہ بن مسعود
قال ما ابالی لو اقیمت صلوۃ الصبح وانا اوتر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نی کہا کہ مجہی کچہ ڈر نہین ہے اگر مین وتر پڑہتا ہون اور تکبیر
ہو جاوے صبح کی نماز کے **عن یحیی بن سعید** انہ قال کان عبادۃ بن الصامت یؤم قوما فخرج یوما الی الصبح فاقام المؤذن

صلوٰة الصبح فاسكت عبادة حتى اوتر ثم صلى بهم الصبح ترجمہ یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ عبادہ بن الصامت امامت کرتے تھی ایک قوم کی تو نکلے ایکروز صبح کی نماز کے لیے اور موذن نی تکبیر کہی پس خاموش کیا عبادہ نی موذن کو یہانتک کہ وتر پڑہا پہر نماز پڑہائی صبح کی عن عبد الرحمن بن القاسم انہ قال سمعت عبد الله بن عامر بن ربيعة يقول اني لاوتر وانا اسمع الاقامة للصلوٰة وبعد الفجر يشك عبد الرحمن اي ذلك قال ترجمہ عبد الرحمن بن القاسم سی روایت ہی کہ سنا انہون نی عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سی وہ کہتی تہی مین وتر پڑہتا ہون اور سنا کرتا ہون تکبیر صبح کی یا وتر پڑہتا ہون بعد فجر کے شک ہی عبد الرحمن کو کسطرح کہا انہون نی عن عبد الرحمن بن القاسم انہ سمع اباه القاسم بن محمد يقول اني لاوتر بعد الفجر ترجمہ عبد الرحمن بن قاسم نی سنا اپنی باپ سی وہ کہتے تہے مین وتر پڑہتا ہون بعد فجر ہو جانیکے کہا مالک نی بعد فجر ہو جانیکے وہ شخص وتر پڑہے جو سوگیا ہو اور وتر نہ پڑہا ہو لیکن کسی شخص کو قصداً ایہہ بات درست نہین ہی کہ وتر بعد فجر ہو جانیکے پڑہے **ف** ورنہ وتر مکروہ ہوگا صحیح ابن خزیمہ مین ابو سعید سی مرفوعاً روایت ہی کہ جو شخص صبح کری اور وتر نہ پڑہے تو اوسکا وتر نہوگا اور یہہ محمول ہی اوس شخص پر جو قصداً ترک کرے وتر کو یہانتک کہ صبح ہو جاوے یعنی اوسکا وتر کامل نہوگا کیونکہ جو وقت اختیاری تہا اوسکو فوت کرکے وقت ضروری مین ڈالدیا اسلیے کہ ابو داؤد نی ابی سعید سی مرفوعاً روایت کیا جو شخص بہول جاوے وتر کو یا سو جاوے اوس سے تو پڑہ لی اوسکو جب یاد آوے وہ یعنی جب تک صبح کی نماز نہ پڑہے ہو اور ایک طائفہ نی کہا اونمین سے طاوس ہین کہ قضا کرلے وتر کے بعد طلوع آفتاب کی اور عطا اور اوزاعی نی کہا کہ قضا کرلے اگرچہ آفتاب نکل آوی غروب تک اور سعید بن جبیر سے مروی ہی کہ قضا کرلے دوسری رات تک اور بعضون نی کہا ہی کہ ہر حال مین قضا کرے اور اکثر علمانے انہین سی مالک ہین یہ کہا ہے کہ وتر کی قضا نہ کری بعد صبح کے نماز کے محمد بن نصر مروزی نی کتاب قیام اللیل مین کہا کہ ہمنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کوئی حدیث نہین پائی جس سے یہ ثابت ہو کہ آپنی وتر کے قضا پڑہی یا حکم کیا اور ونکو قضا پڑہنے کا اور جس شخص نے یہہ گمان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قضا کی تہی وتر کی جب صبح کی نماز قضا ہوگئے تہی آپکی وادی مین تو اوسنی غلطی کی (زرقانی) **ماجاء في ركعتي الفجر** صبح کی سنتون کا بیان عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سكت المؤذن عن الاذان لصلوٰة الصبح صلى ركعتين خفيفتين قبل ان تقام الصلوٰة ترجمہ حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہی کہ جب اذان ہو چکتی صبح کی تو پڑہتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو رکعتین ہلکی جماعت کہڑی ہونے سے پیشتر عن عائشة انها قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليخفف ركعتي الفجر حتى اني لاقول اقرأ بام القرآن ام لا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جلدی پڑہتے تہی فجر کی سنتونکو یہانتک کہ مین کہتی تہی سورہ فاتحہ بھی پڑہے آپنے یا نہین **ف** اس حدیث کی بنا پر امام مالک اور ایک طائفہ نی کہا ہے کہ فجر کے سنتون مین صرف سورہ فاتحہ پر قناعت کرے یعنی بعد فاتحہ کے سورہ نہ پڑہے لیکن جمہور علما کے نزدیک سورت پڑہے اور یہی صواب ہی کیونکہ روایت کیا مسلم نے ابو ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہی

صبح کی سنتون کا بیان

فجر کے سنتون مین سورہ کافرون اور اخلاص اور ترمذی اور نسائی نی ابن عمر سے اور ابن مسعود سی ایسا ہی روایت کیا
اور بزار نے انس سی مثل اسکی نقل کیا اور ابن حبان نی حضرت عائشہ سی روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہی
دو رکعتو نکو قبل فجر کے اور فرماتی تہی کیا اچھی ہین دو سورتین جو پڑہی جاتی ہین ان رکعتون مین کافرون اور قل ہو اللہ
احد عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ قال سمع قوم الاقامۃ فقاموا یصلون فخرج علیہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ فقال اصلوتان
معًا اصلوتان معًا وذلک فی صلوۃ الصبح فی الرکعتین اللتین قبل الصبح ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سی روایت
ہی کہ لوگون نی تکبیر سنی تو کہڑی ہو کر پڑہنے لگے سنتون کو تب نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا دو دو نمازین
ایکساتہ کیا دو دو نمازین ایک ساتہ اور فرمایا آپنے یہہ صبحکی نماز مین اُن دو رکعتون مین جو پڑہے جاتے ہین قبل نماز صبح
ف اس حدیث سی تو صراحۃً یہہ امر معلوم ہوگیا کہ فجر کے سنتون کو نہ پڑہنا چاہیے جب فرض کی تکبیر ہوا اگرچہ جماعت
کے ملنے کی امید ہو اسیطرح اور سنتون کو بہی ترک کرنا چاہیے تکبیر ہوتے وقت کیونکہ روایت کیا مسلم اور صحاب سنن اور
ابن خزیمہ اور ابن حبان نی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑہی جاوے
سوا فرض کی ابن عدی کی روایت مین ہے کہ صحابہ نی پوچہا فجر کے دو سنتون کو فرمایا نہ فجر کے دو رکعتین یعنی وہ بہی نہ پڑہے
جاوین زرقانی نی کہا کہ ابن عدی کی سند حسن ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک فجر کے دو سنتین پڑہ لینا چاہیے اگر جماعت کے
ملنے کی امید ہو مگر اسکے کوئی دلیل جو قابل اعتماد کی ہو پائی نہین گئی وہ جو بعض روایات مین الا رکعتی الفجر کا استثنا
منقول ہے موضوع اور باطل ہے عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر فاتتہ رکعتا الفجر فقضاہما بعد ان طلعت الشمس ترجمہ امام مالک کو
پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر کے فوت ہوگئین سنتین فجر کے تو پڑہ لین انہون نی بعد آفتاب نکلنے کے عن القاسم بن محمد
مثل الذی صنع ابن عمر ترجمہ قاسم بن محمد سی بہی ایسا ہی مروی ہے ف ترمذی نی روایت کیا ابو ہریرہ سی
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسنے نہ پڑہین ہون سنتین فجر کے تو وہ پڑہ لیوے بعد آفتاب نکلنے کے ابن
عبد البر نی کہا ان احادیث سی سنت موکدہ ہونا فجر کے دو رکعتو نکا ثابت ہوتا ہے اور شافعی اور عطا اور عمرو بن
دینار نے جایز رکہا ہی قضا پڑہنا سنتون کی فجر کی بعد سلام پہیرنے امام کے نماز فرض سی اور مالک اور اکثر علما نے
اسکا انکار کیا ہی کیونکہ منع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہنے سے بعد نماز فجر کے یہانتک کہ نکلے آفتاب قاضی نے
کہا کہ شافعی کے دلیل حدیث ہی عمرو بن قیس کی کہ دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پڑہ رہا ہے بعد صبح کے
دو رکعتین سو فرمایا آپنی نماز صبحکے دو ہی رکعتین ہین وہ شخص بولا کہ مینے سنتین نہین پڑہین تہین سیلئے اب پڑہ لین
پس چپ ہو رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فضل صلوۃ الجماعۃ علی صلوۃ الفذ نماز جماعت کی فضیلت کا
بیان ف علامہ ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے اس امر مین کہ جماعت سے
نماز پڑہنا فرض ہے یا سنت ہے تو عطا بن ابی رباح اور حسن بصری اور ابو عمرو اوزاعی اور ابو ثور اور امام احمد کا

مذہب یہ ہی کہ جماعت واجب ہی اور مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک سنت ہی پہر بیان آئین بارہ دلیلین احادیث اور اجماع صحابہ سی اوپر وجوب جماعت کی بہر حال جماعت ایک امر عظیم ہے اگر بعذر ترک کریگا تو بعضون کے نزدیک نماز ہی نہو گی مگر یہ ضرور نہین کہ جماعت مسجد ہی مین ہو بلکہ گہر مین بہی اگر جماعت سی پڑہ لے تو کافی ہی اور ایک روایت مین امام احمد سے گہر مین بہی جماعت بدون عذر کے درست نہین ہے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرین درجة ترجمہ عبد اللہ ابن عمر سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکہتی ہی اکیلے نماز پڑہنے سے ستائیس درجہ عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال صلوة الجماعة افضل من صلوة احدکم وحدہ بخمسة وعشرین جزءا ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی افضل ہے اکیلے نماز پڑہنے سے پچیس حصہ ف یہ روایت پہلے روایت کی مخالف نہین ہے کیونکہ جب جماعت کی نماز ستائیس درجہ افضل ہوگی تو پچیس درجہ ضرور فضل ہوگی اور بعضون نی کہا ہے کہ درجہ حصہ سے کچہ کم ہے تو پچیس حصہ کی ستائیس درجہ ہونگی عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لقد هممت ان امر بحطب فیحطب ثم امر بالصلوة فیؤذن لها ثم امر رجلا فیوم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیهم بیوتهم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدهم انه یجد عظما سمینا او مرماتین حسنتین لشهد العشاء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس شخص کے جسکے قبضے مین میری جان ہی مینی قصد کیا کہ حکم کرون لکڑیان توڑکر جلانیکا پہر حکم کرون نماز کا اور اذان ہو پہر حکم کرون ایک شخص کو امامت کا اور وہ امامت کرے پہر جاؤن مین پیچہے سے اون لوگون پاس جو نہین آتی جماعت مین اور جلادون اونکی گہر کو قسم اوس شخص کے جسکے ہاتہ مین میری جان ہے اگر کسیکو اونمین سی معلوم ہو جاوے کہ ایک ہڈی عمدہ گوشت کی یا دو کہر بکرے کے اچہے ملین گے تو ضرور آوے عشا کی جماعت مین ف اس حدیث سی جماعت کی بہت تاکید ثابت ہوئی کیونکہ جماعت مین حاضر نہ ہونیکے سزا آپہی یہ تجویز کی کہ مکان اونکے جلادیے جاوین اور اونکی گہر ویران کردیے جاوین امام ہمام ابن القیم علیہ الرحمة نے اسکی بڑی تفصیل کتاب الصلوة مین بیان کی ہی جسکو شوق ہو دیکہے عن بسر بن سعید ان زید بن ثابت قال افضل الصلوة صلوتکم فی بیوتکم الا المکتوبة ترجمہ بسر بن سعید سے روایت ہی کہ زید بن ثابت نی کہا افضل نماز وہ ہی جو گہر مین پڑہی جاوی مگر فرض ف کہ اوسکا مسجد مین جماعت سی پڑہنا ضرور ہے بخاری مسلم اور ابو داؤد و ترمذی نے زید بن ثابت سی اس حدیث کو مرفوعا روایت کیا ہے اس لفظ سے خیر صلوتکم صلوتکم فی بیوتکم الا الصلوة الفریضة ماجاء فی العتمة والصبح

عشا اور صبح کے جماعت کی فضیلت کا بیان عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال بیننا وبین المنافقین شهود العشاء والصبح لا یستطیعونهما او نحو هذا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقون کے درمیان مین فرق یہ ہے کہ وہ صبح اور عشا کی جماعت مین نہین آسکتی یا مثل

اسکی کچھہ کہا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشے بطریق اذ وجد غصن شوک

علی الطریق فاخرہ فشکر اللہ فغفر لہ وقال الشھداء خمسۃ المطعون والمبطون والغرق وصاحب الھدم والشھید فی سبیل اللہ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص جا رہا تہا راہ مین او نے ایک کانٹا پایا

تو اوسکو ہٹا دیا پس راضی ہوگیا اللہ اوس سے تو بخشدیا اوسکو اور فرمایا آپ نے شہید پانچ قسم کے لوگ ہین جو

طاعون (ایک پہوڑا ہوتا ہے بغل مین) سے مرجاوے یا دستون سے مرے یا ڈوب جاوی یا مکان گرکر دبجاوے

یا اللہ جل جلالہ کی راہ مین شہید ہوجاوے **ف ہ** علما نی کہا ہے کچہ معلوم نہین ہوتا کہ امام مالک اس حدیث کو

اس باب مین کیون لائے بعضون نی کہا اسوجہ سی کہ جب کانٹی دور کرنیکا یہ ثواب ہو کہ گناہ بخشدیے جاوین اور

جنت مین جاوے تو عشا اور فجر کی جماعت مین حاضر ہونیکا جو نہایت شاق ہی کسقدر ثواب ہوگا مگر یہ توجیہ دوسری

حدیث مین جسمین شہیدون کا ذکر ہی چل نہین سکتی اور حق یہ ہے کہ مقصود وہی حدیث اخیر یعنی لو یعلمون

ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا ہے مگر امام نے بیان کیا ان احادیث کو جیسا کہ سنا تہا وقال

ایضا لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا

علیہ لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون

ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا ترجمہ اور یہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر

جانین لوگ جو کچھہ ثواب ہی اذان مین اور صف اول مین پہر نہ پاوین اوسکو بغیر قرعہ کے البتہ قرعہ ڈالین

اوسپر اور اگر جانین جو کچھہ ثواب ہی نماز کے اول وقت پڑہنے مین البتہ جلدی کرین طرف اوسکے اور اگر

جانین جو کچھہ ثواب ہے عشا اور صبح کی جماعت مین حاضر ہونیکا البتہ آوین گہسٹتے ہوئے گہٹنون اور

کہنیون پر **ف ہ** یہ اخیر کی حدیث موطا کی مشہور نسخون مین نہین پائی جاتی زرقانی نی کہا

شاید عبید اللہ بن یحیی نی یہ خیال کیا کہ یہ حدیث اوپر گذر چکے ہے پس اسکا پہر ذکر کرنا بیجا حمل ہے اسلیے چہوڑ دیا لیکن

ابن وضاح کے روایت مین یحیے بن یحیے سے یہہ حدیث موجود ہے اور سہ باب کی اصل مقصود اسی حدیث کا ذکر

ہے عن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ ان عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حثمۃ فی صلوۃ

الصبح وان عمر بن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق والمسجد فمر علی الشفاء ام سلیمان فقال

لھا لم ار سلیمان فی صلوۃ الصبح فقالت انہ بات یصلی فغلبتہ عیناہ فقال عمر لان اشھد صلوۃ الصبح فی الجماعۃ احب الی من ان اقوم لیلۃ

ترجمہ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی

نماز مین اور عمر بن الخطاب گئی بازار کو اور گہر سلیمان کا بازار اور مسجد کے بیچ مین تہا سو ملے اونکو شفا ماں سلیمان

کی تو پوچہا حضرت عمر نے شفا سے کہ مینے نہین دیکہا سلیمان کو صبح کی نماز مین تو کہا شفا نے کہ وہ رات کو نماز پڑہتے

رہی سلمی اونکی آنکہیں تنگ گئین تب فرمایا حضرت عمر رضہ نے البتہ مجھے صبح کی جماعت مین حاضر ہونا رات کی عبادت سی اچہا
معلوم ہوتا ہے عن عبد الرحمن بن ابی عمرة الانصاری انہ قال جاء عثمان بن عفان الی صلوة العشاء فرای اہل المسجد
قلیلا فاضطجع فی موخر المسجد ینتظر الناس ان یکثروا فاتاہ ابن ابی عمرة فجلس الیہ فسألہ من ہو فاخبرہ فقال ما معک من
القران فاخبرہ فقال لہ عثمان من شہد العشاء فکانما قام نصف لیلة ومن شہد الصبح فکانما قام لیلة
ترجمہ عبد الرحمن ابن ابی عمرہ انصاری سے روایت ہی کہ عثمان بن عفان رضہ آئی مسجد مین نماز عشا کی لئی تو دیکہا کہ
لوگ کم ہین تو لیٹ رہی مسجد کی اخیر مین انتظار کرتے تھے لوگون کی جمع ہونیکا پس آئی ابن ابی عمرہ اور بیٹھے
عثمان کی پاس پس پوچہا عثمان نی کہ کون ہو تم تو بیان کیا اون سے ابن ابی عمرہ نے نام اپنا پہر کہا
عثمان رضہ نے کہ کتنا قرآن تمکو یاد ہے تو بیان کیا انہون نے پہر فرمایا حضرت عثمان نی اوسنی جو شخص حاضر
ہو عشا کی جماعت مین تو گویا اوسنی آدہی رات عبادت کی اور جو حاضر ہو صبح کی جماعت مین تو گویا اوسنی
ساری رات عبادت کی **ف م** مسلم اور ابو داؤد و ترمذی کی روایت مین حضرت عثمان نی بیان کیا
یہہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی

اعادة الصلوة مع الامام امام کے ساتہ دوبارہ نماز پڑہنے کا بیان

عن محجن بن ابی محجن الدیلی انہ کان فی مجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بالصلوة فقام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع ومحجن جالس فی مجلسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تصلی مع الناس
الست برجل مسلم فقال بلی یا رسول اللہ ولکنی قد صلیت فی اہلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئت
فصل مع الناس وان کنت قد صلیت ترجمہ محجن بن ابی محجن رضہ سے روایت ہی کہ وہ بیٹھے تھے ساتہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی تہی مین اذان ہوئی نماز کی تو اوٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑہ کر آئی دیکہا کہ محجن
وہین بیٹھے ہین تب فرمایا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون تمنی نماز نہین پڑہے سب لوگون کے
ساتہ کیا تم مسلمان نہین ہو کہا محجن نی کیون نہین یا رسول اللہ بلکہ مین پڑہ چکا تہا نماز اپنی گہر مین تب فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو آوی مسجد مین تو نماز پڑہ لوگون کی ساتہ اگرچہ تو پڑہ چکا ہو **ف م**
اس حدیث کو بخاری نی ادب مفرد مین اور نسائی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہی اور طبرانی نے
معجم اوسط مین روایت کیا عبد اللہ بن سرجس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہ لی کوئی
تم مین سی اپنی گہر مین پہر جاوے مسجد کو اور لوگ نماز پڑہین تو پڑہے ساتہ اونکے وہ نفل ہو جاویگے عن نافع ان
رجلا سال عبد اللہ بن عمر فقال انی اصلی فی بیتی ثم ادرک الصلوة مع الامام افاصلی معہ فقال عبد اللہ بن عمر نعم فقال
الرجل ایتہما اجعل صلوتی فقال لہ ابن عمر او ذلک الیک انما ذلک الی اللہ یجعل ایتہما ترجمہ نافع
سے روایت ہی کہ ایک شخص نے پوچہا عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ مین نماز پڑہ لیتا ہون اپنی گہر مین پہر آتا ہون

جماعت کو ساتہ امام کے کیا پہر پڑہون ساتہ امام کے کہا عبد اللہ بن عمر نے ہان کہا اوس شخص نے پس دو نماز مین سے
کسنے نماز کو فرض سمجہون اور کسکو نفل تو جواب دیا عبد اللہ بن عمر نے کہ تجہکو اس سے کیا مطلب یہ تو اللہ جل جلالہ کا
اختیار ہے جسکو چاہے فرض کر دیوے اور جسکو چاہے نفل کر دیوے **ف** اوپر کے حدیث سے جسکو طبرانی نے
روایت کیا یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے نماز فرض ہوگی اور دوسری نفل اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور بعضو کے
نزدیک دوسری نماز فرض ہوگی اور عبد اللہ بن عمر کا جواب بہت اچہا ہے میرے نزدیک **عن** یحیی بن سعید ان رجلا
سال سعید بن المسیب فقال انی اصلی فی بیتی ثم اتی المسجد فاجد الامام یصلی افاصلی معہ فقال سعید نعم فقال الرجل
فایتہما اجعل صلوتی فقال لہ سعید او انت تجعلہا انما ذلک الی اللہ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص
نے پوچہا سعید بن المسیب سے مین نماز پڑہ لیتا ہون اپنی گہر مین پہر آتا ہون مسجد مین تو پاتا ہون امام کو نماز پڑہتا
ہوا کیا پہر پڑہون اوسکے ساتہ کہا سعید نے ہان تو کہا اوس شخص نے پہر کس نماز کو فرض سمجہون کہا سعید نے کیا
تو فرض اور نفل کر سکتا ہے یہ کام اللہ جل جلالہ کا ہے **عن** رجل من بنی اسد انہ سال ابا ایوب الانصاری فقال
انی اصلی فی بیتی ثم اتی المسجد فاجد الامام یصلی افاصلی معہ فقال ابو ایوب نعم صل معہ فان
من صنع ذلک فان لہ سہم جمع او مثل سہم جمع **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی اسد کے قبیلہ سے تہا روایت ہے
کہ اوسنے پوچہا ابو ایوب انصاری رضی سے تو کہا کہ مین نماز پڑہ لیتا ہون گہر مین پہر آتا ہون مسجد کو تو پاتا ہون
امام کو نماز پڑہتے ہوئے کیا نماز پڑہ لون دوبارہ ساتہ امام کے کہا ابو ایوب نے ہان جو ایسا کریگا اوسکو ثواب
جماعت کا ملیگا یا مثل ثواب جماعت کے یا اوسکو لشکر اسلام کے ثواب کا ایک حصہ ملیگا یعنی غازی کا ثواب
پاویگا یا اوسکو مزدلفہ مین رہنے کا ثواب ملیگا یا اوسکو دوہرا ثواب ملیگا ایک اکیلے نماز پڑہنے کا دوسرے
جماعت سے پڑہنے کا **ف** اس حدیث کو ابو داؤد نے مرفوعًا روایت کیا ہے (زرقانی) **عن**
نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من صلی المغرب او الصبح ثم ادرکہما مع الامام فلا یعد لہما **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص نماز پڑہ لیوے مغرب یا صبح کی پہر پاوے جماعت کو تو دوبارہ نہ پڑہے کہا
مالک نے جو شخص نماز پڑہ لیوے اکیلے پہر پاوے نماز کو ساتہ امام کے تو دوبارہ پڑہ لینے مین کچہ حرج نہین ہے
مگر مغرب کی نماز کیونکہ وہ دوبارہ پڑہنے مین طاق نہ رہیگی بلکہ تین دوگانہ ہو جاوینگے **ف** امام
محمد نے اسکی وجہ یہہ بیان کی ہے کہ مغرب دوبارہ پڑہنے سے نفل ہو گی اور نفل کی طاق رکعتین مشروع
نہین ہین مگر اوسکا علاج یہ ہو سکتا ہے کہ امام کے فراغت کے بعد ایک رکعت اور کہڑے ہو کر پڑہلے
بعض علما کے نزدیک فجر اور عصر کی نماز کو بہی دوبارہ نہ پڑہے اسلیئے کہ بعد فجر کے اور عصر کے نماز پڑہنے کو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور بعض علما یہ کہتے ہین کہ یہہ حدیث مطلق ہے ہر نماز کو دوبارہ

پڑہ سکتا ہی بلکہ خاص صبح کی نماز مین ایک حدیث تصریح سے موجود ہے جسکو روایت کیا ابو داود نے یزید بن الاسود سی کہ مین آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ حجۃ الوداع مین تو نماز پڑہے مینے آپکے ساتہ صبح کی تو جب نماز پڑہ چکے آپ دیکہا دو شخصون کو انہون نے نماز نہین پڑہے آپکے ساتہ تو پوچہا آپنے اون سے کیون تمنے نماز نہین پڑہے ساتہ ہمارے انہون نے جواب دیا ہم پڑہ چکے تہے اپنے ڈیرون مین فرمایا آپنے ایسا نہ کرو جب تم پڑہ چکو نماز اپنی ڈیرے مین پہر آؤ مسجد مین تو نماز پڑہو امام کے ساتہہ وہ نفل ہوجاویگے (زرقانی)

العمل فی صلوٰۃ الجماعۃ جماعت سی نماز پڑہنے کا بیان

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیہم السقیم الضعیف والکبیر اذا صلی احدکم لنفسہ فلیطوّل ما شاء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز پڑہا دے کوئے تم مین سے تو چاہیے کہ تخفیف کرے کیونکہ جماعت مین بیمار اور ضعیف اور بوڑہے بہی ہوتے ہین اور جب اکیلے پڑہے تو جتنا چاہے طول کرے

ف تخفیف سے یہ غرض ہے کہ موافق سنت کے جسطرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے تہے اوسطرح پڑہا وسے اور ارکان کو بخوبے ادا کرے علامہ ابن القیم نے اسکے تحقیق خوب بیان کی ہے جسکا جی چاہے اونکی کتاب الصلوۃ کو ملاحظہ کرے

عن نافع انہ قال قمت وراء عبد اللہ بن عمر فی صلوٰۃ من الصلوات ولیس معہ احد غیری فخالف عبد اللہ بن عمر بیدہ فجعلنی حذاءہ عن یمینہ ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ مین کہڑا ہوا نماز کو ساتہ عبد اللہ بن عمر کے پیچھے اور کوئی نہتا سوا میری تو سے پکڑ کے عبد اللہ نے مجہے اپنے داہنے طرف برابر کہڑا کیا

ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اگر ایک ہی مقتدی ہو امام کے ساتہ تو امام کے برابر داہنے طرف کہڑا ہو

عن یحییٰ بن سعید ان رجلا کان یؤم الناس بالعقیق فارسل الیہ عمر بن عبد العزیز فنہاہ ترجمہ یحییٰ بن سعید سے روایت ہی کہ ایک شخص امامت کرتا تہا لوگون کے عقیق مین (ایک موضع ہے مدینہ مین) تو منع کر دا بہیجا امامت سی اوسکو عمر بن عبد العزیز رح نے کہا مالک نی منع کر دا بہیجا اوسکو امامت سی اسلیے کہ اوسکا باپ معلوم ہوتا تہا

ف یعنی وہ ولد الزنا تہا اور ولد الزنا کے پیچھے نماز مکروہ ہے امام محمد نے کتاب الآثار مین ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ اعرابے اور ولد الزنا اور غلام اگر قرات جانتا ہو تو اوسکے پیچھے نماز پڑہنے مین کچہ قباحت نہین ہے

صلوٰۃ الامام وھو جالس

امام کا بیٹہہ کر نماز پڑہنا عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فصلی صلوٰۃ من الصلوات وھو قاعد وصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف

قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لک الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے ایک گھوڑے پر پس گر پڑے اوس پر سے تو چھل گیا داہنا جانب آپکا پس نماز پڑھی آپنے بیٹھ کر اور نماز پڑھی ہمنے آپکے پیچھے بیٹھ کر پھر جب فارغ ہوئے آپ نماز سے تو فرمایا کہ امام اسلیے مقرر کیا گیا ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے تو جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب امام سر اوٹھاوے تو تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر پڑھو **ف** امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک اگر امام کو عذر ہو اور وہ بیٹھکر پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں شافعی نے کہا کہ یہہ حدیث منسوخ ہے بدلیل اوس حدیث کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپکے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھے (محلے) بظاہر یہ حدیث مخالف ہے حضرت عائشہ کے حدیث کی جو بعد اسکے ہے اور صورت تطبیق کی یہہ ہے کہ انس کی روایت مین اختصار ہے گویا کہ انس نے وہی حال بیان کیا ہے جو بعد امر بالجلوس کے قرار پایا۔ (زرقانی) عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انها قالت صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو شاك فصلی جالسا وصلی وراءه قوم قیاما فاشار الیهم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیماری سے بیٹھ کر اور لوگون نے کھڑے ہو کر پڑھنا شروع کیا تب اشارہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہ بیٹھ جاؤ پھر جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا امام اسلیے مقرر ہوا ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے تو جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو عن عروة بن الزبیر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج فی مرضه فاتی المسجد فوجد ابا بکر وهو قائم یصلی بالناس فاستاخر ابو بکر فاشار الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کما انت فجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم الی جنب ابی بکر وکان ابو بکر یصلی بصلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان الناس یصلون بصلوة ابی بکر ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلے مرض موت مین سو آئے مسجد مین اور پایا ابو بکر کو نماز پڑھا رہے تھے کھڑے ہو کر تو پیچھے ہٹنا چاہا ابو بکر رضہ نے پس اشارہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور بیٹھ گئے آپ برابر پہلو مین ابو بکر رضہ کے تو ابو بکر حضرت کی نماز کے پیروی کرتے تھے اور لوگ ابو بکر رضہ کی پیروی کرتے تھے **ف** یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ دلور مکبّر کے ہوگئے بوجہ ضعف کے حضرت کی آواز سب مقتدیون کو نہ پہونچتی اسواسطے ابو بکر زور سے تکبیر کہتے تھے فی الحقیقت امام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے اس حدیث کو اکثر اہل علم کہتے ہین کہ ناسخ ہے پہلی حدیث کی امام احمد اور اسحاق نسخ کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدیونکو بھی بیٹھکر پڑھنا چاہیئے اگرچہ وہ قیام پر قادر ہون امام احمد نے کہا کہ ایسا ہی کیا

چار صحابیوں کی بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ جابر رضا اور ابو ہریرہ اور اسید بن حضیر اور قیس بن قہد ہین
اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ مصلے کو اشارہ کر دینا درست ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر امام بدلجاوی تو نماز مین
خلل نہین ہوتا

فضل صلوة القایم علی صلوة القاعد

کہڑی ہوکر نماز پڑہنی کی فضیلت کا بیان بیٹھ کر پڑہنے سے

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوة احدکم وھو قاعد مثل نصف صلوته
وھو قائم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑہنے
مین آدہا ثواب ہی بہ نسبت کہڑی ہوکر پڑہنے کے **ف** یعنی نفل نماز کو اگر بیٹھ کر ادا کریگا اور کہڑی ہونیکی
طاقت رکہتا ہی تو آدہا ثواب ہوگا لیکن فرض بیٹھ کر پڑہنا اوسیصورت مین درست ہی جب کہڑی ہونیکی طاقت
نہو عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انه قال لما قدمنا المدینة نالنا وباء من وعکھا شدید فخرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس وھم یصلون فی سبحتھم قعودا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة القاعد مثل نصف
صلوة القایم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ جب آئی ہم مدینہ مین تو بخار وبائی بہت سخت ہوگیا ہمکو
بس آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگونکی پاس اور وہ نفل نمازین بیٹھ کر پڑہ رہی تہی سو فرمایا آپنی جو بیٹھ کر
پڑہیگا اوسکو کہڑے ہوکر پڑہنے والیکا آدہا ثواب ملیگا

ما جاء فی صلوة القاعد فی النافلة

نفل نماز بیٹھکر پڑہنے کا بیان عن حفصة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی سبحته قاعدا
قط حتی کان قبل وفاته بعام فکان یصلی فی سبحته قاعدا ویقرأ بالسورة فیرتلھا حتی تکون اطول
من اطول منھا ترجمہ حضرت ام المومنین حفصہ رضی روایت ہی کہ نہین دیکہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
نفل نماز بیٹھکر پڑہتے ہوی کبہی مگر وفات سی ایکسال پہلے آپ نفل بیٹھکر پڑہتے اور سورت کو اسقدر خوبی سی ٹہہر کر
پڑہتے کہ وہ بڑی سی بڑی ہوجاتی عن عایشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا اخبرتہ انھا لم تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی صلوة اللیل قاعدا قط حتی اسن فکان یقرأ قاعدا حتی اذا اراد ان یرکع قام فقرأ نحوا من
ثلثین او اربعین ایة ثم رکع ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضا سے روایت ہی کہ انہونے کبہی نہین دیکہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تہجد کی نماز بیٹھکر پڑہتے ہوی مگر جب سن آپکا زیادہ ہوگیا تو بیٹھ کر پڑہنے لگے جب
تیس یا چالیس آیتین رکوع سی پہلے کہڑے ہوکر پڑہ لیتے تب رکوع کرتے **ف** یعنی پہلے بیٹھکر پڑہنا شروع
کرتے جب رکوع قریب ہوتا تو کچہ آیتین کہڑے ہوکر پڑہ لیتے پہر رکوع کرتے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نفل نماز مین
بیٹھے سی کہڑے ہوجانا درست ہی اسیطرح کہڑے سی بیٹھ جانا بہی درست ہی عن عایشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قرائته قدر ما یکون ثلاثین او اربعین
اية قام فقرأ وھو قایم ثم رکع وسجد ثم صنع فی الرکعة الثانیة مثل ذلک ترجمہ

عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑہتے تو پڑہا کرتے کلام اللہ کو بیٹھی بیٹھی جب تیس یا چالیس
آیتین باقی رہتین تو کہڑی ہوکر اونکو پڑہتے پہر رکوع او سجدہ کرتے اور دوسری رکعت مین اسیطرح کرتے عن مالک انہ
بلغہ ان عروۃ بن الزبیر و سعید بن المسیب کانا یصلیان النافلۃ وھما محتبیان ترجمہ امام مالک کو پہنچا عروہ بن الزبیر اور سعید
بن المسیب سے کہ وہ نفل نماز پڑہتے بیٹھکر دونون پاؤن کو کہڑا کرکے اور سرین زمین سی لگاکر **ف ہ** نفل نماز
بیٹھنے کی کوئی صورت خاص مقرر نہین ہی جسطرح چاہے بیٹھے خواہ نماز فرض کی قعدہ کیطرح یا چارزانو یا سرین پر
دارقطنی نی روایت کیا عایشہ رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہی چارزانو بیٹھکر قاضی عبدالوہاب نی کہا کہ یہی صورت
افضل ہی (زرقانی)

الصلوۃ الوسطے نماز وسطے کا بیان

عن ابی یونس مولی عایشۃ ام المومنین انہ قال امرتنی
عایشۃ ان اکتب لھا مصحفا ثم قالت اذا بلغت ھذہ الایۃ فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطے وقوموا للہ
قانتین فلما بلغتھا اذنتھا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطے وصلوۃ العصر وقوموا للہ
قانتین ثم قالت سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو یونس سی روایت ہی کہ حکم کیا مجھکو ام المومنین عایشہ
نے کلام اللہ کے لکہنے کا اور کہا کہ جب تم اس آیت پر پہنچو حافظوا علے الصلوات والصلوۃ الوسطے الآیۃ تو مجھہ سی خبر کردینا جب
پہنچا مین اس آیت کو تو خبر دیدی مینے اونکو کہا اونہون نی یون لکہہ حافظوا علے الصلوات والصلوۃ الوسطے وصلوۃ العصر یعنے
محافظت کرو نمازون پر اور بیچ والی نماز پر اور عصر کی نماز پر پہر کہا عایشہ رضہ نی کہ سنا مینے اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف ہ**
اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ صلوۃ وسطے عصر کے نماز نہین ہے لیکن یہ روایت یون بہی آئی ہی والصلوۃ الوسطے صلوۃ
العصر بغیر واو عطف کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عطف تفسیری ہی نووی نی کہا کہ احادیث صحیحہ اس امر پر ناطق ہین
کہ صلوۃ وسطے عصر کے نماز ہے اور بعضون کے نزدیک فجر کی نماز ہی اور بعضون کے نزدیک ظہر کے اور بعضون کے نزدیک
مغرب کی اور بعضون کی نزدیک عشا کی اور بعضون کے نزدیک جمعہ کے اور بعضون کی نزدیک وتر کے اور بعضون کے
نزدیک عیدین کے لیکن ان سب اقوال مین صحیح تر یہ ہی کہ صلوۃ وسطے عصر کے نماز ہی اور یہی مذہب ہے حنابلہ اور حنفیہ کا
پہر یہ قول کہ صبح کی نماز ہی اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور مالکیہ کا بعضون نی کہا ہے کہ صلوۃ وسطے ہر شخص کے نسبت مختلف ہے
جو شخص جس نماز مین سستی کرتا ہے اور وہ اوسپر شاق ہوتی ہی اوسکی حق مین وہی وسطی ہی اور مصلحت صلوۃ وسطی کے
پوشیدہ رکہنے مین یہی ہی جو ساعۃ جمعہ اور شب قدر کے مخفی رکہنی مین ہی تاکہ لوگ ہر نماز کے محافظت کو لازم جانین عن عمرو بن
رافع انہ قال کنت اکتب مصحفا لحفصۃ ام المومنین فقالت اذا بلغت ھذہ الایۃ فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطے
وقوموا للہ قانتین فلما بلغتھا اذنتھا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطے وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین
ترجمہ عمرو بن رافع سی روایت ہی کہ مین کلام اللہ لکہتا تہا حضرت ام المومنین حفصہ کے واسطے تو کہا انہون نے جب تم اس آیت کو
پہنچو حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطے تو مجھے اطلاع کرنا پس جب مین پہنچا اس آیت پر خبر کی مینی اونکو تو لکہوایا

انہوں نے اسطرح حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطے وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین یعنی محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز اور عصر کی نماز پر اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے چپ اور خاموش عن عبد الرحمن بن سعید بن یربوع المخزومی انہ قال سمعت زید بن ثابت یقول الصلوۃ الوسطے صلوۃ الظہر ترجمہ عبد الرحمن بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا زید بن ثابت رضی سے کہتے تھے صلوۃ وسطے ظہر کے نماز ہے عن مالک انہ بلغہ ان علی بن ابیطالب وعبد اللہ بن عباس کانا یقولان الصلوۃ الوسطے صلوۃ الصبح ترجمہ امام مالک کو پہنچا حضرت علی بن ابیطالب اور عبد اللہ بن عباس رضی سے وہ دونوں صاحب فرماتے تھے کہ صلوۃ وسطے صبح کے نماز ہے کہا یحیی نے کہا مالک نے اور قول حضرت علی اور عبد اللہ بن عباس کا سب روایتوں میں مجھے زیادہ پسند ہے

الرخصۃ فی الصلوۃ فی الثوب الواحد

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان عن عمر بن ابی سلمۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں لپیٹے تھے آپ اوسکو اور دونوں کنارے اوسکے دونوں کندھوں پر تھے حضرت ام سلمہ کے گھر میں **ف** دونوں کنارے اوسکے دونوں کندھوں پر تھے اسکا یہ مطلب ہے کہ ایک کنارہ اپنے داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیکر بائیں کندھے پر ڈال لیا اور دوسرا کنارہ بائیں ہاتھ کے نیچے سے لیکر داہنے کندھے پر ڈال لیا اسکو زبان عربی میں توشیح اور اضطباع بھی کہتے ہیں عن ابی ہریرۃ ان سائلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی ثوب واحد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولکلکم ثوبان ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا نماز درست ہے ایک کپڑے میں فرمایا آپنے کیا تم میں سے ہر کسیکو دو کپڑے ملتے ہیں **ف** یعنی ہر شخص کے پاس دو کپڑے نہیں ہوتے اور نماز پڑھنا فرض ہے پھر خواہ مخواہ ایک کپڑے سے پڑھیگا اس سے معلوم ہوگیا کہ ایک کپڑے سے نماز پڑھنا درست ہے عن سعید بن المسیب قال سئل ابو ہریرۃ ہل یصلی الرجل فی ثوب واحد فقال نعم فقیل لہ ہل تفعل انت ذلک فقال نعم انی لاصلی فی ثوب واحد وان ثیابی لعلی المشجب ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ پوچھے گئے ابو ہریرہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے تو کہا درست ہے پس کہا گیا انہوں سے کیا تم بھی ایسا کرتے ہو جواب دیا کہ ہاں میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہوں باوجود اسبات کے کہ میرے کپڑے تپائی پر رکھے ہوتے ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود کپڑے موجود ہونیکے ایک کپڑے سے نماز درست ہے لیکن افضل یہ ہے کہ دو کپڑوں سے پڑھے خصوصا مسجدوں میں جانا اچھے کپڑے پہن کر اولی ہے فرمایا اللہ جل جلالہ نے خذوا زینتکم عند کل مسجد یعنی لیلو زینت اپنی ہر مسجد میں جاتے وقت عن مالک انہ بلغہ ان جابر ابن عبد اللہ کان یصلی فی الثوب الواحد ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے میں **ف** روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے اور زیادہ کیا کہ جابر نے کہا دیکھا میں نے صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں اور ایک روایت میں ہے کہ جابر نے نماز پڑھی ایک تہبند میں اور کپڑے اونکی تپائی پر رکھے ہوئے تھی پس بولا ایک شخص کیا تم نماز پڑھتے ہو ایک تہبند میں جابر رض نے جواب دیا کہ میں نے یہ اسلیے کیا تا کہ تجھسا بیوقوف مجھکو دیکھے

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین ہم لوگو نمین سی کسکے پاس دو کپڑے ہتی (زرقانی) عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن ان محمد بن عمرو بن حزم کان یصلی فی القمیص الواحد ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سی روایت ہی کہ محمد بن عمرو بن حزم نماز پڑہتے تہے صرف کرتہ پہنکر عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجد ثوبین فلیصل فی ثوب واحد ملتحفا بہ فان کان الثوب قصیرا فلیتزر بہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہ پاوی دو کپڑے تو نماز پڑہے ایک کپڑا لپیٹ کر اگر کپڑا چہوٹا ہو تو اوسکے تہ بند کر لیوی کہا یحیےٰ نی کہا مالک نی جو شخص نماز پڑہے ایک قمیص مین تو اوسکو چاہیئے کہ اپنی مونڈہون پر کوئی کپڑا ڈال لیوے ف ہ کیونکہ بخاری نی روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی نہ نماز پڑہی کوئی تم مین سی ایک کپڑا پہن کر مونڈہی کہولکر قمیص سے مراد اس مقام مین شاید وہ قمیص ہے جسمین بانہین نہین ہوتین مثل صدریہ کے بنایا جاتا ہی اپنی مونڈہے چہپانی کا حکم کیا یا وہ قمیص جسکی چاک مونڈہی پر ہون اور چہپ نہ سکتے ہون

الرخصۃ فی صلوۃ المراۃ فی الدرع والخمار

عورت کی نماز فقط کرتے اور سربندہن مین پڑہجانیکا بیان ف ہ اس باب سی مجاہد کے قول کا رد منظور ہے انہون نے کہا کہ عورت کی نماز چار کپڑون سی کم مین نہین ہو سکتے ایک کرتہ دوسرے خمار جسکو سربندہن کہتی ہین تیسرے ازار چوتہے دوپٹہ ابن منذر نے کہا کہ جمہور علما کی نزدیک عورت کو کرتہ اور سربندہن ہونا ضرور ہے اور غرض اس سے یہ ہی کہ اوسکا تمام بدن اور سر نماز مین چہپا رہی پس اگر ایک ہی کپڑا اسقدر بڑا ہو کہ سر سمیت سارا بدن ڈہپ جاوے تو نماز درست ہو جاویگی (زرقانی)

عن مالک انہ بلغہ ان عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تصلی فی الدرع والخمار ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ نماز پڑہتے تہین کرتہ اور سربندہن مین ف ہ مگر وہ کرتہ اتنا لنبا ہوتا تہا جس سے سارا بدن ڈہپ جاتا تہا یہانتک کہ پاؤن بہی ڈہپے رہتی ہتی جیسا کہ آگی کی حدیث مین آتا ہی عن ام حرام انہا سالت ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماذا تصلی فیہ المرأۃ من الثیاب فقالت تصلی فی الخمار والدرع السابغ اذا غیبت ظہور قدمیہا ترجمہ ام حرام سی روایت ہی کہ انہون نی پوچہا حضرت ام سلمہ رضہ سے عورت کسقدر کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے تو جواب دیا کہ خمار اور کرتہ مین مگر وہ کرتہ ایسا لنبا ہو کہ اوسکی پاؤن ڈہپ جاوین عن عبید اللہ الخولانی وکان فی حجر میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان میمونۃ کانت تصلی فی الدرع والخمار لیس علیہا ازار ترجمہ عبید اللہ خولانی جو لی پالک تہے حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے اونسی روایت ہی کہ حضرت میمونہ رضہ نماز پڑہتے تہین کرتہ اور خمار یعنی سربندہن مین اور ازار نہین پہنی ہوتین تہین عن عروۃ بن الزبیر ان امرأۃ استفتتہ فقالت ان المنطق یشق علی افاصلی فی درع وخمار فقال نعم اذا کان الدرع سابغا ترجمہ عروہ بن الزبیر سی ایک عورت نی پوچہا کہ ازار باندہنا دشوار ہوتا ہے مجہکو کیا نماز پڑہ لون مین کرتہ اور سربندہن مین جواب دیا عروہ نی کہ ہان جب کرتہ خوب بڑا ہو ف ہ یعنے اسقدر نیچا کہ پاؤن کی پشت چہپی رہی اس سی معلوم ہوا کہ عورت کا سارا بدن ستر ہے سوا منہ اور

عورت کی نماز فقط کرتے اور سربندہن مین پڑہنے کا بیان

دونوں کف کی اور یہی مذہب ہی اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر پاؤں کی پشت بھی کھلی رہی تو نماز ہو جاویگی (مصفّی)

الجمع بين الصلوتين في الحضر والسفر دو نمازوں کے جمع کرنیکا بیان سفر اور حضر میں **عن** الاعرج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين الظهر والعصر في سفره الى تبوك **ترجمہ** عبدالرحمن اعرج سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے ظہر اور عصر میں سفر تبوک میں **ف** تبوک ایک مقام کا نام ہی جہان لڑائی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گئے تھے زرقانی نے کہا کہ جمع دو طرح کا ہوگا ایک جمع تقدیم دوسرے جمع تاخیر جمع تقدیم یہ ہے کہ ظہر کے وقت میں عصر بھی پڑھ لے اور جمع تاخیر یہ کہ عصر کے وقت میں ظہر پڑھے اسیطرح مغرب اور عشا میں جمع تقدیم یہ ہے کہ مغرب کے وقت میں عشا بھی پڑھ لے اور جمع تاخیر یہہ ہے کہ عشا کی وقت میں مغرب پڑھے ابوداود نے کہا اکثر حدیثیں جمع تاخیر پر دلالت کرتے ہیں اور جمع تقدیم میں کوئی حدیث قایم نہیں پائی گئی مگر ترمذی اور احمد اور ابن حبان کی روایت میں ہے معاذ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر تبوک میں جب کوچ کرتے قبل زوال آفتاب کی تو جمع تاخیر کرتے اور جب کوچ کرتے بعد زوال آفتاب کی تو جمع تقدیم کرتے اور احمد نے ابن عباس سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے مرفوعاً لیکن اوسکے اسناد میں ضعف ہی اور بیہقی نے باسناد صحیح ابن عباس سے موقوفاً روایت کیا جمع تقدیم کو علما کی اس مقام میں بہت مذاہب ہیں حنفیہ کا یہہ قول ہی کہ جمع بالکل درست نہیں ہے مگر عرفات میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشا کا حج میں اور شافعی کے نزدیک مسافر کو جمع درست ہے اسیطرح جب پانی برستا ہو اور احمد اور اسحاق کے نزدیک سفر اور مطر اور مرض میں جمع درست ہی اور محققین اہل حدیث کی نزدیک حضر میں بھی حاجت دینیہ یا دنیویہ کے لئے جمع کرنا درست ہی بشرطیکہ عادت اسکی نکرلے اور یہی مختار ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا **عن** معاذ بن جبل انهم خرجوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام تبوك فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء قال فاخر الصلوة يوما ثم خرج فصلى الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج فصلى المغرب والعشاء جميعا ثم قال انكم ستاتون غدا ان شاء الله عين تبوك وانكم لن تاتوها حتى يضحى النهار فمن جاءها فلا يمس من ماءها شيئا حتى اتي فجئناها وقد سبقنا اليها رجلان والعين تبض بشيء من ماء فسالهما رسول الله صلى الله عليه وسلم هل مسستما من ماءها شيئا فقالا نعم فسبهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لهما ما شاء الله ان يقول ثم غرفوا بايديهم من العين قليلا قليلا حتى اجتمع في شيء ثم غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه وجهه ويديه ثم اعاده فيها فجرت العين بماء كثير فاستقى الناس ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك يا معاذ ان طالت بك حياة ان ترى ما ههنا قد ملئ جنانا **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ صحابہ نکلے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غزوہ تبوک کی سال تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمع کرتے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو پس ایک دن تاخیر کی ظہر کی پھر نکلکر ظہر اور عصر کو ایک ساتھ پڑھا پھر داخل ہوئے ایک مقام میں پھر وہان سی نکلکر مغرب اور عشا کو ایک ساتھ پڑھا پھر فرمایا کہ کل اگر خدا

چاہی تو تم پہنچ جاؤگے تبوک کی چشمہ پر سو تم ہرگز نہ پہونچوگے یہانتک کہ دن چڑہ جاویگا اگر تم مین سی کوئی اوس چشمہ پر پہونچے تو اوسمین کا پانی نہ چہوئے جب تک مین نہ آؤن پہر پہونچے ہم اوس چشمہ پر اور ہم سی آگی دو شخص وہان پہونچ چلے تہی اور چشمہ مین کچہ تہوڑا سا پانی چمکتا تہا پس پوچہا اون دونو شخصون سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا تمنے چہوا اسکا پانی بولی ہان سو خفا ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اون دونون پر اور سخت کہا اونکو اور جو منظور تہا اللہ کو وہ کہا اون سی پہر لوگون نے چلوون سی تہوڑا تہوڑا پانی چشمہ سے نکالکر ایک برتن مین اکٹہا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنا مُنہ اور دونو ہاتہ اوسمین دہوکر وہ پانی پہر اوس چشمہ مین ڈالدیا پر چشمہ خوب بہر کر بہنے لگا سو پیا لوگون نی پانی اور پلایا جانورونکو بعد اوسکے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی ای معاذ اگر زندگی تیری زیادہ ہو تو دیکہے گا تو کہ یہ پانی بہر دیگا باغونکو **ف** یہ پیشین گوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچ ہوئی معاذ نے اپنی زندگی مین دیکہہ لیا کہ اوسکا پانی باغون مین بہرا جاتا تہا ابن وضاح نی کہا کہ مینے خود جا کے اس مقام کو دیکہا چشمہ کے گرد تمام باغ سرسبز لگے ہوئے تہے اور شاید قیامت تک ایسا ہی رہی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عجل بہ السیر جمع بین المغرب والعشاء **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب جلد چلنا سفر مین منظور ہوتا تو جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو

عن عبد اللہ بن عباس انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا من غیر خوف ولا سفر قال یحیی قال مالک اری ذلک کان فی مطر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ پڑہین ہمارے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ایک ساتہ یعنے جمع کیا اونکو اور مغرب اور عشا ایک ساتہ یعنے جمع کیا اونکو بغیر خوف کی اور بغیر سفر کے امام مالک نی کہا کہ میری نزدیک شاید یہہ واقعہ بارش کیوقت ہوگا **ف** یہہ خیال امام مالک کا صحیح نہین ہوسکتا کیونکہ صحیح مسلم اور اصحاب سنن کی روایت مین من غیر خوف ولا مطر موجود ہی یہی حدیث دلیل ہی محققین اہل حدیث کی اسباب مین کہ جمع کرنا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کا حضر مین حاجت دینیہ یا دنیویہ کے لیئے درست ہی اگرچہ ائمہ اربعہ اسکی خلاف ہین پہر جب حدیث صحیح موجود ہو تو خلاف ائمہ اربعہ بلکہ سارے جہان کی ائمہ اور علما کا ضرر نہین کرتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی خطا نہین ہوسکتے اور سارے جہان کے مولوی اور امام خطا کر سکتے ہین بعض لوگون نی اسکی خلاف مین جو استدلال کیا ہے اوس حدیث سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نی جمع کیا دو نمازون مین بغیر عذر سو اوسنی ایک کبیرہ گناہ کیا روایت کیا اوسکو ترمذی نی جواب اسکا یہ ہی کہ یہ استدلال بالکل نادرست ہی کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہی باجماع محدثین کی پہر کیونکر معارض ہوگی حدیث صحیح کے

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا جمع الامراء بین المغرب والعشاء فی المطر جمع معہم **ترجمہ** نافع سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جمع کر لیتے حاکمون کے ساتہ مغرب اور عشا مین بارش کی وقت **عن** ابن شہاب انہ سال سالم بن عبد اللہ ہل یجمع

بین الظہر والعصر فی السفر فقال نعم لا باس بذلک الم تر الی صلوۃ الناس بعرفۃ ترجمہ ابن شہاب نے پوچھا سالم بن عبداللہ بن عمر سے کیا سفر مین ظہر اور عصر جمع کی جاوین بولے کچھ حرج نہین ہے کیا تمنے عرفات مین نہین دیکھا ظہر اور عصر کو جمع کرتے ہین عن علی بن الحسین انہ کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یسیر یومہ جمع بین الظہر والعصر واذا اراد ان یسیر لیلتہ جمع بین المغرب والعشاء ترجمہ امام زین العابدین رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دنکو چلنا چاہتے ظہر اور عصر جمع کر لیتے اور جب راتکو چلنا چاہتے مغرب اور عشا کو جمع کر لیتے **ف** ۵ بعض حنفیہ نے اس جمع کے معنے یہ بیان کئے ہین کہ مراد جمع سے جمع صوری ہے نہ حقیقی یعنے ظہر کے تاخیر کرنا اسقدر کہ جب نماز ظہر کے پڑھ لین تو عصر کا اول وقت ہو جاوے پس عصر پڑھ لین تو صورۃً یعنے ظاہر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونو نمازون کا جمع ہوا اگر نفس الامر اور حقیقت مین ایسا نہین ہے بلکہ ہر ایک نماز اپنے وقت مین ہے لیکن یہہ توجیہ مردود ہے اسلیئے کہ جمع مشروع ہوا ہے واسطے آسانی اور رفع حرج کے چنانچہ ابن عباس سے جب سوال ہوا اسکا تو اونہون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع سے یہہ قصد کیا کہ میرے امت کو حرج نہو اور جمع صوری مین تو بڑی دقت اور نہایت حرج ہے کیونکہ اول اور آخر وقت کا کسیکو آسانی سے معلوم نہین ہوسکتا بلکہ سواے اخص الخواص کے بہت خواص اور تمام عوام اسکی دریافت سے عاجز ہین

فصل الصلوۃ فی السفر سفر مین قصر کرنیکا بیان عن امیۃ بن عبداللہ بن خالد بن اسید انہ سال عبداللہ بن عمر فقال یا ابا عبدالرحمن انا نجد صلوۃ الخوف وصلوۃ الحضر فی القران ولا نجد صلوۃ السفر فقال عبداللہ بن عمر یا ابن اخی ان اللہ تعالی بعث الینا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم ولا نعلم شیئا فانا نفعل کما رایناہ یفعل ترجمہ امیہ بن عبداللہ نے پوچھا عبداللہ بن عمر رض سے کہ ہم پاتے ہین خوف کی نماز اور حضر کے نماز کو قرآن مین اور نہین پاتے ہین ہم سفر کے نماز کو قرآن مین عبداللہ بن عمر نے جواب دیا کہ اے بھتیجے میرے اللہ جل جلالہ نے بھیجا ہمارے طرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت مین کہ ہم کچھ نہ جانتے تھے پس کرتے ہین ہم جسطرح ہمنے دیکھا حضرت کو کرتے ہوے **ف** ۵ یعنے کلام اللہ مین قصر کا ذکر موجود ہے لیکن اوسی شرط سے جب خوف ہو کفار کا اور بغیر خوف کے سفر مین قصر کرنیکا کلام اللہ مین ذکر نہین ہے یہ حدیث سے ثابت ہے مسلم کی روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے یہ صدقہ ہے اللہ کا سو قبول کرو اوسکو اور ابن عباس نے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے بیچ مین دو دو رکعتین پڑھین اور ہم امن سے تھے کسیطرحکا خوف نہ تھا عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت فرضت الصلوۃ رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوۃ السفر وزید فی صلوۃ الحضر ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے نمازین دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین حضر اور سفر مین بعد اوسکے سفر کے نماز اپنی حال پر رہی اور حضر کی نماز بڑہا دی گئی **ف** ۵ بخاری کی روایت مین ہے کہ نماز پہلے دو دو رکعتین فرض ہوئی تہین پہر جب ہجرت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تو چار ہوگئین اور ابن خزیمہ

سفر مین قصر کرنیکا بیان

اور ابن حبان اور بیہقی نی حضرت عائشہ سی روایت کیا کہ حضر اور سفر مین دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین لیکن جب آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور اطمینان ہوگیا تو حضر کے نماز مین دو دو رکعتین اور بڑہا دی گئین اور فجر کے نماز اپنی حال پر رہی تاکہ اوسمین قرات طول کیجاے اور مغرب کے نماز اپنی حال پر رہی کیونکہ وہ وتر ہی دن کا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سفر مین چار رکعتین کو برقرار رکھنا درست نہین ہے کیونکہ اصل سفر کی نماز دو ہی رکعتین مشروع ہوئین ہین اور بعض ائمہ کی نزدیک سفر مین قصر کرنا رخصت ہی اور تمام کرنا افضل ہے (زرقانی) عن یحیی بن

سعید انہ قال لسالم بن عبد اللہ ما اشد ما رایت اباک اخر المغرب فی السفر فقال سالم غربت الشمس ونحن بذات الجیش فصلی المغرب بالعقیق **ترجمہ** یحیی بن سعید نی کہا سالم بن عبد اللہ سی کہ تمنے اپنی باپ کو کہانتک دیر کرتے دیکہا مغرب کی نماز مین سفر مین سالم نی کہا آفتاب ڈوب گیا تہا اور ہم اوس وقت ذات الجیش مین تہی پہر نماز پڑہی مغرب کی عقیق مین **ف** حالانکہ ذات الجیش سی عقیق بارہ میل ہی اور ابن وضاح نی کہا سات میل ہی اور ابن وہب نے کہا چہ میل ہی بہرحال مغرب کو دیر کرکے عشا کی وقت مین عشا کی ساتہ پڑہنا اس سے جمع کرنا سفر مین ثابت ہوا

ما یجب فیہ قصر الصلوۃ

قصر کی مسافت کا بیان۔ علما نی اختلاف کیا ہی اسمین بعض کہتی ہین دو دن کی راہ مین قصر کرنا چاہیے بعض کہتی ہین ایکدن کی راہ مین بعض کہتے ہین تین دن کی راہ مین مگر محققین اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جسکو عرف عام مین سفر کہین اوسمین قصر کرنا چاہیے اور جسکو سفر نہ کہین اوسمین قصر نہ کیا جاوی اسلیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کوئی مدت خاص تصریح سے اسباب مین منقول نہین ہی اور وہ جو حدیث ابن عباس سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اے اہل مکہ نہ قصر کرو تم نماز کا چار برد سی کم مین تو یہ حدیث ضعیف ہی قابل اعتنا کی نہین ہی روایت کیا اسکو دارقطنی اور ابن ابی شیبہ نے اور اللہ جل جلالہ کا کلام واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ مطلق ہی شامل ہی ہر قسم کی سفر کو واللہ اعلم عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا خرج حاجا او معتمرا قصر الصلوۃ بذی الحلیفۃ **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر جب مدینہ سی نکلتے حج یا عمرہ کی لیئی تو قصر کرتے نماز کا ذو الحلیفہ سی **ف** ذو الحلیفہ ایک مقام کا نام ہی مدینہ سے چہہ میل پر وہی میقات ہی اہل مدینہ کا عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ انہ رکب الی ریم فقصر الصلوۃ فی مسیرہ ذلک **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ اونکی باپ عبد اللہ بن عمر مدینہ سی سوار ہوی ریم کو جانی کی لیئی تو قصر کیا نماز کو راہ مین کہا یحیی نی کہا مالک نی کہ ریم مدینہ سی چار برد کے فاصلہ پر ہے **ف** بُرد برید کی جمع ہی ایک برید چار فرسخ کا ہوتا ہی اور ایک فرسخ تین میل کا تو چار برید کے اڑتالیس میل ہوی اور اڑتالیس میل کی چوبیس کوس ہوتی ہین جو ہندوستان کی دو منزلین ہوئین اس سے دو منزل کی مسافت مین قصر کرنا ثابت ہوتا ہے عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رکب الی ذات النصب فقصر الصلوۃ فی مسیرہ ذلک **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر سوار ہوی مدینہ سے ذات النصب کو تو

قصر کیا نماز کو راہ میں کہا مالک نے ذات النصب مدینہ سے چار برد ہوگا عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یسافر الی
خیبر فیقصر الصلوٰۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سفر کرتے تھے مدینہ سے خیبر کا تو قصر کرتے تھے نماز کا ف ہ مدینہ
سے خیبر ۹۶ میل ہے عبد الرزاق نے نافع سے روایت کیا کہ ادنیٰ مسافت قصر کے ستعد رہتی عبد اللہ بن عمر کی نزدیک
(زرقانی) عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقصر الصلوٰۃ فی مسیرۃ الیوم التام ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن عمر قصر کرتے تھے نماز کا پورے ایکدن کی مسافت میں عن نافع انہ کان یسافر مع عبد اللہ بن عمر البرید فلا
یقصر الصلوٰۃ ترجمہ نافع سفر کرتے تھے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ایک برید کا تو نہیں قصر کرتے تھے نماز کا عن مالک انہ
بلغہ ان عبد اللہ بن عباس کان یقصر الصلوٰۃ فی مثل ما بین مکۃ والطائف وفی مثل ما بین مکۃ وعسفان وفی
مثل ما بین مکۃ وجدۃ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس قصر کرتے تھے نماز کا اسقدر
مسافت میں جتنے مکہ اور طائف کی بیچ میں ہے اور جتنی مکہ اور عسفان کی بیچ میں ہے اور جتنی مکہ اور جدہ کی بیچ میں ہے
کہا مالک نے یہ روایت بہت پسند ہے مجھی قصر کے باب میں اور یہ سب مسافتیں چار چار برد کی ہونگی کہا مالک نے قصر
کرے مسافر نماز کا جب تک نکل نہ جاوے آبادی سے شہر کے اور نہ ترک کرے قصر کو جب تک آبادی میں شہر کے داخل نہو
یا اوسکے قریب نہو جاوے ف ہ زرقانی نے کہا کہ یہ امر اجماعی ہے لیکن جب سفر کو نکلنے لگے تو قصر کہاں سے شروع کرے
اسمیں اختلاف ہے بعض سلف نے یہ کہا ہے کہ جب ارادہ سفر کا کرے تو اپنے گھر سے قصر کر سکتا ہے اور ابن منذر نے اسکو
رد کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جتنے روایتیں آئی ہیں سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعد مدینہ سے باہر ہو جانے کے آپنے
قصر کیا صلوٰۃ المسافر اذا لم یجمع مکثا مسافر جب نیت اقامت کی نکرے اور یوں ہی ٹھہر جاوے تو قصر
کرنیکا بیان عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اصلی صلوٰۃ المسافر ما لم اجمع مکثا وان حبسنی ذلک اثنتی عشرۃ لیلۃ
ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے میں نماز قصر کیا کرتا ہوں جب تک نیت نہیں کرتا اقامت کی
اگرچہ بارہ راتوں تک پڑا رہوں ف ہ ترمذی نے کہا اجماع کیا اہل علم نے کہ اگر مسافر نیت اقامت کی نکرے
مگر کسی باعث سے ٹھہر جاوے تو وہ قصر کیا کرے اگرچہ کئی سال اسیطرح گذر جاویں عن نافع ان ابن عمر اقام بمکۃ
عشر لیال یقصر الصلوٰۃ الا ان یصلیہا مع الامام فیصلیہا بصلوتہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ میں دس رات تک
ٹھہرے رہے اور نماز کا قصر کرتے رہے مگر جب امام کے ساتھ پڑھتے تو پوری پڑھ لیتے صلوٰۃ المسافر اذا اجمع مکثا
مسافر جب نیت اقامت کی کرے تو اوسکا بیان عن عطاء الخراسانی انہ سمع سعید بن المسیب یقول من اجمع اقامۃ
اربع لیال وہو مسافر اتم الصلوٰۃ ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے جو شخص نیت کرے چار رات کی رہنے کی تو وہ پوری پڑھے نماز کو کہا مالک
نے مجھے یہی پسند ہے ف ہ اور شافعی اور ابو ثور اور داؤد اور ایک جماعت علما کا یہی مذہب ہے دلیل اونکی حدیث
علاء بن حضرمی کی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے مہاجر بعد ادا کرنے ارکان حج کے مکہ میں تین دن آگے

مسافر جب نیت اقامت کی نکرے اور یوں ہی ٹھہر جاوے تو قصر کرنیکا بیان

معلوم ہوا کہ اگر چار دن ٹھہریگا تو مکہ کا مقیم ہوجاویگا اور مہاجرین مدینہ کو اوس زمانہ مین مکہ کے اقامت درست نہ تھے
ثوری اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہی کہ جب تک پندرہ روز کے اقامت کی نیت نکرے قصر کرتا رہی اور ایسا ہی مروی ہے
ابن عمر اور ابن عباس سے طحاوی نی کہا کہ مخالفت ان دونو صحابہ کی اور صحابیون کی جانب سی ثابت نہین ہی تو ضرور
ہی عمل کرنا ان کی قول پر امام محمد نے موطا مین کہا ہم اس روایت سعید بن المسیب سے جو مالک نے نقل کی ہی اخذ نہین کرتے
بلکہ ہمارے نزدیک جب تک مسافر پندرہ روز ٹھہرنیکے نیت نکرے قصر کیجاوی اور یہی قول ہے ابن عمر اور ابن المسیب کا ابن
ابی شیبہ نے مجاہد سی روایت کیا کہ ابن عمر رض جب پندرہ روز ٹھہرنیکے نیت کرتے تو نماز پوری پڑہتے (محلے و زرقانی)
کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سی قیدی کی نماز کا تو جواب دیا کہ قیدی مثل مقیم کے نماز پڑہے مگر جب مسافر ہو تو قصر
کری

صلوٰۃ المسافر اذا کان اماما او ورا٫ امام

مسافر کا امام ہونا یا امام کی پیچھے نماز پڑہنا عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کان اذا قدم مکۃ صلے بہم رکعتین ثم یقول یا اہل مکۃ اتموا صلوتکم فانا قوم سفر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رض مدینہ سے مکہ مین آتی تو جماعت کی ساتہ دو رکعتین پڑہا کر سلام پہیر دیتی پہر کہتی ای مکہ والو تم اپنی نماز پوری پڑہو کیونکہ ہم مسافر ہین **ف م** ترمذی نی اس حدیث کو مرفوعًا عمران بن حصین سے روایت کیا ہی کہ مین حاضر ہوا ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فتح مکہ مین تو آپنے اقامت کی مکہ مین اٹہارہ راتون تک نہین پڑہتی تہی آپ مگر دو رکعتین پہر فرما دیتی تہی ای شہر والو تم پڑہ لو چار رکعتین کیونکہ ہم مسافر ہین زرقانی نی کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یصلی ورا٫ الامام بمنی اربعا فاذا صلی لنفسہ صلی رکعتین ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر امام کے پیچھے منا مین چار رکعتین پڑہتی تہی اور جب اکیلی پڑہتی تہی تو دو رکعتین پڑہتے تہے عن صفوان بن عبد اللہ بن صفوان انہ قال جاء عبد اللہ بن عمر یعود عبد اللہ بن صفوان فصلی لنا رکعتین ثم انصرف فقمنا فاتممنا ترجمہ صفوان بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر عیادت کرنے آئے عبد اللہ بن صفوان کی پاس تو دو رکعتین پڑہائین پہر جب انہون نی سلام پہیرا ہم اوٹہی اور پورا کیا نماز کو

صلوٰۃ النافلۃ فی السفر بالنہار واللیل

سفر مین رات اور دن کو نفل پڑہنی کا بیان اور جانور پر نماز پڑہنے کا بیان عن عبد اللہ بن عمر انہ لم یکن یصلی مع صلوٰۃ الفریضۃ فی السفر شیئا قبلہا ولا بعدہا الا من جوف اللیل فانہ کان یصلی علی الارض و علی راحلتہ حیث توجہت بہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر مین فرض کی ساتہ نفل نہین پڑہتے تہی نہ آگی فرض کے نہ بعد فرض کی مگر رات کو زمین پر اوترکے اور کبھی اونٹ ہی پر نفل پڑہتے تہی اگرچہ منہ اونٹ کا قبلہ کیطرف نہوتا **ف م** صحیح مسلم مین حفص بن عاصم سی روایت ہی کہ مین عبد اللہ بن عمر کے ساتہ ہوا مکہ کے رستے مین تو ظہر کے دو رکعتین فرض کی پڑہ کر چلے آئے اور ہم بہی اونکی ساتہ چلے آئے پہر دیکہا لوگون کو نماز پڑہتے ہوئے پوچہا کیا پڑہتے ہین لوگون نے کہا سنت پڑہتے ہین ابن عمر نے کہا کہ مین ساتہ رہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کی ان مین سی کوئی دو رکعتون فرض سی زیادہ نہ پڑہتا تہا پہر اس آیت کو پڑہا

سفر مین رات اور دن کو نفل پڑھنے کا بیان اور جانور پر نماز پڑھنے کا بیان

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ زرقانی نے کہا کہ بعض احادیث مین کبھی کبھی نفل پڑھنا سفر مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی ابوداود و ترمذی نے براء بن عازب سے روایت کیا کہ مینے اٹھارہ سفر کیے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی ترک نہین کی آپنے دو رکعتین سنت کی قبل ظہر کے اور تمام سلف سے جواز سنتون کی پڑھنے کا سفر مین ثابت ہی مترجم کہتاہے کہ ہمارے مشایخ کا طریقہ سفر مین یہ ہے کہ سوا فجر کے سنتون کے اور ایک رکعت وتر کے کوئی سنت نہین پڑھتے بلکہ صرف فرض پڑھ لیتے ہین اور ظہر عصر اور مغرب عشا کو جمع کرتے ہین کبھی جمع تقدیم کبھی جمع تاخیر رضی اللہ عنہم

عن مالک انہ بلغہ ان قاسم بن محمد وعروۃ بن الزبیر وابابکر بن عبد الرحمن کانوا یتنفلون فی السفر **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ قاسم بن محمد اور عروہ بن الزبیر اور ابوبکر بن عبد الرحمن نفل پڑھا کرتے تھے سفر مین کہا یحیلے نے سوال ہوا امام مالک سے سفر مین نفل پڑھنے کا تو جواب دیا کہ کچھ قباحت نہین ہی اور بعض اہل علم سے مجھی پہونچا ہے کہ وہ نفل پڑھتے تھے سفر مین

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یری ابنہ عبید اللہ بن عبد اللہ یتنفل فی السفر فلا ینکر ذلک علیہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر اپنے بیٹے عبید اللہ کو سفر مین نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے پھر کچھ انکار نہ کرتے تھے اونپر **ف** اس اثر سے جواز ثابت ہوا اور اسمین کسیکو کلام نہین ہی غرض ہماری اولویت سے ہے

عن عبد اللہ بن عمر انہ قال رایت رسول اللہ صلعم یصلی و ہو علی حمار وہو متوجہ الی خیبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ مینے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے گدھے پر اور رخ آپکا خیبر کے جانب تہا **ف** رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے تھے (زرقانی)

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی علی راحلتہ فی السفر حیث توجہت بہ قال عبد اللہ بن دینار وکان عبد اللہ بن عمر یفعل ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اونٹ پر سفر مین جسطرف اونٹ کا منہ ہوتا تہا اوسی طرف اپنا منہ کرتے تھے عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** یعنے نفل نماز پڑھتے تھے اسلئے کہ فرض بغیر عذر کے سواری پر درست نہین ہی اور پہلی حدیث مین عبد اللہ بن عمر نے جو بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان سفر مین فرض پر زیادہ نکرتے تھی اس سے یہ غرض ہی کہ نوافل کو زمین پر نہین پڑھتے تھے بلکہ اونٹ پر یا سواری پر پڑھ لیتے تھی پس اب وہ روایت اس روایت کی مخالف نہوگے واللہ اعلم

عن یحیی بن سعید انہ قال رایت انس بن مالک فی سفر وہو یصلی علی حمار وہو متوجہ الی غیر القبلۃ یرکع ویسجد ایماء من غیر ان یضع وجہہ علی شیء **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ مینے دیکھا حضرت انس رضہ کو نماز پڑھتے تھے سفر مین گدھے پر اور منہ اونکا قبلہ کیطرف نہ تھا رکوع اور سجدہ اشارہ سے کر لیتے تھے بغیر اس امر کے کہ منہ اپنا کسی چیز پر رکہین **ف** بخاری ومسلم نے زیادہ کیا کہ انس رضہ کہتے تھی اگر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو مین نکرتا

صلوۃ الضحی چاشت کی نماز کا بیان جسکو اشراق کی نماز بہی کہتے ہین وقت اوسکا آفتاب کی بلند ہونے سے دوپہر تک ہی

عن ام ہانئ بنت ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی عام الفتح ثمانی رکعات ملتحفا فی ثوب واحد ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جس سال مکہ فتح ہوا آٹھہ رکعتین چاشت کی پڑہین ایک کپڑا اوڑھ کر عن ام ھانی بنت ابی طالب تقول ذھبت الی رسول اللہ
صلعم عام الفتح فوجدتہ یغتسل وفاطمۃ ابنتہ تسترہ بثوب قالت فسلمت علیہ فقال من ھذہ فقلت ام ھانی بنت
ابی طالب فقال مرحبا بام ھانی فلما فرغ من غسلہ قام فصلی ثمانی رکعات ملتحفا فی ثوب واحد ثم انصرف فقلت یا رسول اللہ زعم ابن امی
علی انہ قاتل رجلا اجرتہ فلان بن ھبیرۃ قال رسول اللہ صلعم قد اجرنا من اجرت یا ام ھانی قالت ام ھانی وذلک ضحی

ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے کہ مین گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس جس سال فتح ہوا مکہ تو پایا مینے آپ کو غسل کرتے ہوئے
اور فاطمہ بیٹی آپکی چھپائے ہوئی تہین آپکو ایک کپڑے سے کہا ام ہانی نے سلام کیا مینے آپکو تو پوچھا آپنے کون ہے مینے
کہا ام ہانی بیٹی ابو طالب کی تب فرمایا آپنے خوشی ہو ام ہانی کو پہر جب فارغ ہوئے آپ غسل سے کہڑے ہوکر آٹھہ رکعتین
پڑہین ایک کپڑا لپیٹکر جب نماز سے فارغ ہوئے تو مینے کہا یا رسول اللہ میری بہائی علی رض کہتے ہین مین مار ڈالونگا
اوس شخص کو جسکو تو نے پناہ دی ہے وہ شخص فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمنے
پناہ دی اوس شخص کو جسکو تو نے پناہ دی اے ام ہانی کہا ام ہانی نے اوسوقت چاشت کا وقت تہا ف م اس
حدیث سے آٹھہ رکعتین ضحی کی معلوم ہوئین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امان دینا عورت کا صحیح ہے اور یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا

عن عایشۃ زوج النبی صلعم انہا قالت ما رایت رسول اللہ صلعم یصلی سبحۃ الضحی قط وانی لاسبحہا وان کان رسول اللہ
صلعم لیدع العمل بالشئ وھو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض علیھم ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض
سے روایت ہے کہ انہون نے کہا نہین دیکہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت کی پڑہتے ہوئے کبھی مگر مین
پڑہتے ہون اوسکو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تہا کہ ایک بات کو دوست رکہتے تہے مگر اوسکو نہین کرتے
تہے اس خوف سے کہ لوگ بھی اوسکو کرنے لگین اور وہ فرض ہو جاوے ف م اور صحابہ کی روایت سے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کا نماز ضحی پڑہنا ثابت ہے اسصورت مین حضرت عایشہ رض کا نہ دیکہنا ضرر نہین کرتا چنانچہ عبد الرحمن بن
عوف اور عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عمر کو بھی اس نماز کا علم نہ تہا اور نہ وہ اوسکو پڑہتے تہے لیکن مسلم نے
روایت کیا عایشہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز ضحے کی چار رکعتین پڑہتے تہے اور زیادہ کرتے تہے جسقدر اللہ
چاہتا مگر یہ حدیث اوس حدیث کی منافی نہین ہے اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ضحی کی نماز پڑہتے تہے
پس جایز ہے کہ حضرت عایشہ نے اپنے آنکہون سے اوسی نہ دیکہا ہو مگر جس شخص نے دیکہا تہا اوس سے سنکر پڑہنے کا حال
اونکو معلوم ہوا جب تو حضرت عایشہ نے کہا کہ مین اوسکو پڑہا کرتے ہون اگر بالکل حضرت نے اونے نہ پڑہا ہوتا تو
حضرت عایشہ کب پڑہتین عن عایشۃ ام المومنین انہا کانت تصلی الضحی ثمانی رکعات ثم تقول لو نشر لی ابوای ما ترکتھن
ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض نماز ضحے کی آٹھہ رکعتین پڑہا کرتین پہر کہتین اگر میری ماں باپ جی اوٹھین تو

مین ان رکعتوںکو نہ چھوڑون عن انس بن مالك ان جدته مليكة دعت رسول الله صلعم لطعام فاكل منه ثم قال رسول الله صلعم قوموا فلاصلی لكم قال انس فقمت الی حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام رسول الله صلعم وصففت انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى لنا ركعتين ثم انصرف ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ اونکی نانی ملیکہ نی دعوت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیس کہایا آپنی کہانا پہر فرمایا کہ کہڑے ہو تاکہ مین نماز پڑہون تمہارے واسطے کہا انس نی پس کہڑا ہوا مین ایک بوریہ لیکر جو سیاہ ہوگیا تہا بوجہ پورانہ ہونیکے تو بہگو یا مینے اوسکو پانی سے اور کہڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسپر اور صف باندی مینے اور یتیم نے پیچھے آپکے اور بڑہیا نے پیچھے ہمارے تو پڑہائین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پہر چلے گئے آپ **ف م** یہہ دعوت طلوع آفتاب کے بعد تہی اسوجہ سی یہ نماز ضحے کے سمجہے گئے اس حدیث سی بہت سی مسائل معلوم ہوئے عورت کی دعوت قبول کرلینا بڑانے فرش پر جسکی نجاست اور طہارت کا حال معلوم نہو نماز پڑہ لینا نفل نمازونکو جماعت سی پڑہنا اور ایک مرد اور ایک لڑکے کا پیچھے امام کے صف باندہ کر کہڑا ہونا عورت کا مردون کے پیچھے کہڑے ہونا عن عبدالله بن عتبة بن مسعود انه قال دخلت على عمر بن الخطاب بالهاجرة فوجدته يسبح فقمت وراءه فقربني حتى جعلني حذاءه عن يمينه فلما جاء يرفا تاخرت وصففنا وراءه ترجمہ عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ مین گیا عمر بن الخطاب پاس گرمی کی وقت تو پایا مینے اونکو نفل پڑہتے ہوئے پس کہڑا ہونی لگا مین پیچھے اونکے سو قریب کرلیا اہنون نی مجہکو اور کہڑا کیا اپنے برابر داہنے طرف بعد اوسکے جب آیا یرفا تو پیچھے ہٹ گیا مین اور صف باندہی ہم دونون نے پیچھے حضرت عمر کے **ف م** یرفا حضرت عمر کے خادم کا نام تہا اس حدیث سی بہی نوافل مین امامت اور جماعت کا جایز ہونا معلوم ہوا

التشديد فی ان يمر احد بين يدی المصلی نمازی کی سامنے سے چلے جانیکا بیان

عن ابی سعيد الخدری ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم يصلي فلا يدع احدا يمر بين يديه وليدرأه ما استطاع فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان ترجمہ ابوسعید خدری سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سی کوئی نماز پڑہتا ہو تو کسیکو اپنی سامنی سی جانی نہ دی اگر کوئی جانا چاہی تو اوسکو اشارہ سی منع کرے اگر نہ مانی تو پہر زور سی منع کرے اسلیے کہ وہ شیطان ہے **ف م** یعنی شیطان کا سا کام کرتا ہی کیونکہ باوصف منع کرنیکے بری کام سے باز نہین آتا بعضون نے کہا فلیقاتلہ سے مراد یہ ہے کہ بعد نماز کے اوس سے لڑے اور جہگڑا کرے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نماز مین ہاتہ سے اشارہ کرنا درست ہی عن ابی جهيم قال قال رسول الله صلعم لو يعلم المار بين يدی المصلی ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خير له من ان يمر بين يديه قال ابو النضر لا ادری اقال اربعين يوما او شهرا او سنة ترجمہ ابوجہیم سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اگر جانی گذر جانیوالا سامنے سے نمازی کی کہ کتنا عذاب ہی اوسپر البتہ چالیس (دن یا مہینے یا برس) کہڑا رہی تو بہتر معلوم ہو اوسکو

نمازی کے سامنے سے چلے جانیکا بیان

گذر جانی سی شک ہی اس روایت مین ابو النضر کو **ف** ابن ماجہ اور ابن حبان کی روایت مین ہی کہ سو برس تک کہڑا رہی تو بہتر معلوم ہو اوسکو اس ایک قدم سے اس حدیث سی نمازی کی سامنی سی چلی جانی کی بڑی وعید ثابت ہوئی مگر افسوس ہی کہ اس زمانہ مین لوگ اس فعل کو آسان سمجھتی ہین علی الخصوص حرمین شریفین مین تو بلا نکیر نمازی کی سامنے سے لوگ آتی جاتی ہین وہانکی علما کو بہی اسطرف توجہ نہین ہے کہ عوام کو منع کرتے ہین **عن** عطاء بن یسار ان کعب الاحبار قال لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یخسف بہ خیر لہ من ان یمر بین یدیہ **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہی کہ کعب الاحبار نی کہا جو شخص گذرتا ہی نمازی کی سامنے سے اگر اوسکو معلوم ہو عذاب اس فعل کا البتہ اگر دہس جاوے زمین مین تو اچہا معلوم ہو اوسکو سامنے سے گذر جانی سی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یمر بین یدی احد ولا یدع احدا یمر بین یدیہ **ترجمہ** نافع سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نہین گذرتی تہی نماز مین کسیکے سامنے سی اور نہ اپنی سامنے کسی کو گذرنی دیتی تہی

الرخصة فی المرور بین یدی المصلی نمازی کی سامنے سی گذر جانی کی اجازت

عن عبد اللہ بن عباس انہ قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام ورسول اللہ صلعم یصلی للناس بمنی فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت فارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک علی احد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ مین گدہی پر سوار ہو کر آیا اور سن میرا قریب بلوغ کی تہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہا رہی تہی منا مین تو گذر گیا مین تہوڑی صف کی سامنے سے پہر اوترا مین اور چہوڑ دیا گدہی کو وہ چرتی رہی اور مین صف مین شریک ہو گیا بعد نماز کے کسینے کچہ برا نہ مانا **ف** اسوجہ سے کہ امام کے سامنے سترہ ہوگا اور امام کا سترہ مقتدیونکو کفایت کرتا ہے اس حدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ گدہی کا سامنے سی گذرنا نماز کو نہین توڑتا اور ایسا ہی عورت اور سیاہ کتی کا سامنے سے گذر جانا نماز کو فاسد نہین کرتا لیکن امام احمد کے نزدیک اگر سیاہ کتا نمازی کی سامنے سے گذر جاوے تو نماز فاسد ہو جاویگی **عن** مالک انہ بلغہ ان سعد بن ابی وقاص کان یمر بین یدی بعض الصفوف والصلوة قائمة **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ سعد بن ابی وقاص صفون کی سامنے سے گذر جاتی تہے نماز مین **کہا** مالک نی مین اس فعل کو جایز جانتا ہون اوس صورت مین کہ نماز کہڑے ہو جاوے اور امام تکبیر تحریمہ کہہ لیوے اور آدمی کو اندر جانی کی جگہہ نہ ملی بغیر صفون کے سامنے سی جائے ہوئی **ف** لیکن یہ بہی ضرور ہے کہ اندر جانیکے کوئی ضرورت واقع ہو مثلا پہلی صف مین کچہ جگہہ خالی ہو یا اور کوئی باعث ہو ورنہ جایز نہین الا اوسصورت مین کہ امام کی سامنے سترہ ہووے **عن** مالک انہ بلغہ ان علی بن ابی طالب قال لا یقطع الصلوة شیء مما یمر بین یدی المصلی **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا حضرت علی سی کہتی تہی نمازی کی سامنے سے کوئی چیز بہی گذر جاوی مگر نماز اوسکی نہین ٹوٹتی **ف** اس حدیث کو سعید بن منصور نے حضرت علی اور عثمان سی موقوفا روایت کیا ہے (زرقانی) **عن** سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقول لا یقطع الصلوة شیء مما یمر بین یدی المصلی **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت

کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے نمازی کی سامنے سے کوئی چیز بہی گذر جاوی مگر اوسکی نماز نہین ٹوٹتی **ف** دارقطنی نے اس حدیث کو مرفوعًا روایت کیا ہی مگر اوسکے اسناد ضعیف ہی اور ابو داود نے ابو سعید سے اور دارقطنی نے انس اور ابی امامہ سے مثل اسکی روایت کیا ہی اور طبرانی نے اوسط مین جابر سے ایسا ہی اخراج کیا ہی مگر اسناد ان سب روایتون کی ضعیف ہی یہی مذہب ہی مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا اور ایک قوم کے نزدیک عورت یا گدہی یا سیاہ کتی کی سامنے نکلجانی سی نماز فاسد ہوجاتی ہے کیونکہ ابو ذر کے حدیث مین ہی کہ جب کوئی تم مین سی نماز کو کہڑا ہو تو اپنے سامنے کوئی چیز پالان کی پچہلی لکڑی کے برابر رکہ لے ورنہ توڑ دیگی نماز اوسکی عورت اور گدہا اور سیاہ کتا الحدیث روایت کیا اوسکو مسلم نے اور بہی مسلم نے مرفوعًا ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہی عورت اور گدہی اور کتی کی سامنے گذر جانے سی اور اگر سامنے کوئی چیز مثل پالان کی لکڑی کے ہو تو ان سب وات سی نماز بچ جاتی ہی محققین اہل حدیث کا مذہب یہ ہی کہ حدیثین نماز ٹوٹ جانیکی عورت اور گدہی اور کتے کے گذر جانے سی صحیح ہین اور حدیث نہ ٹوٹنی نماز کی کسی چیز سے ضعیف ہے اس قابل نہین کہ معارض ہو اون احادیث صحیحہ کے بس اخذ کرنا احادیث صحیحہ سے بہتر ہے علی الخصوص جبکہ اوسمین احتیاط بہی ہو واللہ اعلم قاضی شوکانی نی نیل الاوطار مین اس مقام پر بہت بسط کیا ہی خلاصہ تحقیق یہ ہی کہ سیاہ کتی اور عورت حائض کی گذر جانی سی بیشک نماز ٹوٹ جاتی ہی اور گدہی اور عورت غیر حائض اور کتی سی جو سیاہ نہین ہی نماز ٹوٹ نے مین کلام ہے

سترة المصلي في السفر

سفر مین سترہ کا بیان **عن** مالك انه بلغه ان عبد الله بن عمر كان يستتر براحلته اذا صلى **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عمر رضہ اپنی اونٹ کو سترہ بنا لیتی جب نماز پڑہتے سفر مین **ف** صحیحین مین یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہے **عن** هشام بن عروة ان اباه كان يصلي في الصحراء الى غير سترة **ترجمہ** ہشام بن عروہ سی روایت ہی کہ اونکے باپ نماز پڑہتے تہی صحرا مین بغیر سترہ کے **ف** اسوجہ سی کہ وہان کسیکے آنی یا گذرنیکا احتمال نہ تہا اسی مقام پر سترہ لگانا بہی کچہ ضرور نہین ہی سترہ وہان چاہیئے جہان کسیکے گذرنیکا احتمال ہو

مسح الحصباء في الصلوة

نماز مین کنکرونکا ہٹانا **عن** ابي جعفر القاري انه قال رايت عبد الله بن عمر اذا اهوى ليسجد مسح الحصباء لموضع جبهته مسحًا خفيفًا **ترجمہ** ابو جعفر قاری سی روایت ہی کہ دیکہا مینے عبد اللہ بن عمر کو جب جہکتے تہے سجدہ کرنے کے لیئے تو اپنے سجدہ کی مقام سی ہلکے سے کنکریونکو ہٹا دیتی تہی **عن** يحيى بن سعيد انه بلغه ان ابا ذر كان يقول مسح الحصباء مسحة واحدة وتركها خير من حمر النعم **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ پہونچا اونکو کہ ابو ذر کہتے تہے کنکریون کا ہٹانا ایک بار درست ہی اور نہ ہٹانا سرخ اونٹون سی بہتر ہے **ف** احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ابو ذر سے مرفوعًا روایت کیا کہ جب کوئی تم مین سی نماز کو کہڑا ہو جاوے تو رحمت اوسکی سامنے ہوتی ہی پس نہ ہٹاوی کنکریون کو اور عبد الرزاق نی ابو ذر سے روایت کیا کہ مینی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی ہر چیز کو پوچہا یہانتک کہ کنکریان ہٹانیکو بہی پوچہا تو آپنے ایک بار کی اجازت دی پہر کہا چہوڑ دی اور امام احمد نی جابر سے روایت کیا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی پوچہا کنکریان

سفر مین سترہ کا بیان

نماز مین کنکرونکا ہٹانا

ہٹانیکو اپنی ایکبار کی اجازت دی اور کہاکہ اگر تو باز رہی اس سی تو بہتر ہے سو اونٹون کالی آنکہہ والون سی اور حسن صحیح سی کنکریان ہٹانا ثابت ہی وہ اوسی موقع پر ہی کہ سجدہ نہو سکتا ہو اگر سجدہ ہو سکتا ہو تو نہ ہٹانا اولی ہی **ماجاء فی تسویۃ الصفوف** صفین برابر کرنیکا بیان **عن** نافع ان عمر بن الخطاب کان یامر بتسویۃ الصفوف فاذا جاؤہ فاخبروہ ان قد استوت کبر **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب لوگونکو صفین برابر کرنیکا حکم دیتی تہی جب لوگ لوٹ کر خبر دیتی کہ صفین برابر ہوگیئین اوسوقت تکبیر کہتے **ف** ابوداؤد اور ابن خزیمہ اور حاکم نی باسناد صحیح روایت کیا ابن عمر سی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفون کو اور مونڈہی سی مونڈہا ملاؤ اور بیچ مین جگہہ جو خالی ہو اوسکو بند کرو اور بیچ مین خالی جگہہ شیطان کیواسطے نہ چہوڑو اور بخاری نی انس سی روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفون کو کیونکہ صفین برابر کرنا نماز کی قائم کرنے سی ہی اور ایک روایت مین مسلم اور ابوداؤد کی ہے کہ نماز کے تمہ سی ہی اور ایک روایت مین بخاری کی ہی کہ صفین اپنی برابر کرو ورنہ اللہ جل جلالہ تمہارے بیچ مین پہوٹ ڈالدیگا اسیطرح بیشمار حدیثین صفین برابر کرنیکے تاکید مین آئی ہین مگر افسوس ہی کہ اس زمانہ مین لوگونکو جیسا چاہیے ویسا اسکا خیال نرہا اللہ انکو ہدایت کرے **عن** مالک بن ابی عامر الاصبحی انہ قال کنت مع عثمان بن عفان فقامت الصلوۃ وانا اکلمہ فی ان یفرض لی فلم ازل اکلمہ وھو یسوی الحصباء بنعلیہ حتی جاءہ رجال قد کان وکلھم بتسویۃ الصفوف فاخبروہ ان الصفوف قد استوت فقال لی استو فی الصف ثم کبر **ترجمہ** مالک بن ابی عامر سی روایت ہی کہ تہامین عثمان بن عفان کی ساتہ اتنی مین تکبیر ہوئی نماز کی اور مین اونسی باتین کرتا رہا اس لئی کہ میرا کچہ وظیفہ مقرر کرین اور وہ برابر کر رہی تہی کنکریونکو اپنی جوتون سی یہانتک کہ آن پہونچی وہ لوگ جنکو صفین برابر کرنیکے لئے مقرر کیا تہا اور انہون نی خبر دی اونکو اس بات کی کہ صفین برابر ہو گیئین تو کہا مجہہ سی کہ شریک ہو جا صف مین پہر تکبیر کہی **ف** اس اثر سے باتین کرنیکا جواز تکبیر کے وقت ثابت ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ امام کو بعد تکبیر کے تہوڑا وقفہ کرنا چاہیئے جب تک صفون کی برابر ہونیکی خبر آوی **وضع الیدین احداھما علی الاخری فی الصلوۃ** نماز مین داہنا ہاتہ بائین ہاتہ پر رکہنا **عن** عبد الکریم بن ابی المخارق البصری انہ قال من کلام النبوۃ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ووضع الیدین احداھما علی الاخری فی الصلوۃ یضع الیمنی علی الیسرے وتعجیل الفطر والاستیناء بالسحور **ترجمہ** عبد الکریم سی روایت ہی کہ انہون نی کہا نبوت کے باتون مین سی یہ بات ہی کہ جب تجہی حیا نہو تو جو چاہے کر اور نماز مین داہنا ہاتہ بایان ہاتہ پر رکہنا اور روزہ جلدی افطار کرنا اور سحری کہانی مین دیر کرنا یعنے صبح کے قریب کہانا **ف** زرقانی نی کہا کہ یہ امر اتفاقی ہی مگر اسکے مقام مین اختلاف ہی کوئی موضع معروف نہین ہے عبد الوہاب نی کہا شافعی کا مذہب یہ ہی کہ سینہ کے نیچے اور ناف کی اوپر رکہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ناف کی نیچی رکہی اور امام مالک سی دو روایتین ہین ایک روایت

[illegible]

مین ہاتہ باندہی اور ایک روایت مین چہوڑ دی لیکن روایت ثانی کی کوئی دلیل احادیث اور افعال صحابہ سے
پائی نہین جاتی اور ابن المنذر نی امام مالک سی اوسکو نقل نہین کیا مگر اکثر اصحاب مالک کے ارسال کیطرف گئے
ہین مترجم کہتا ہے کہ صحیح ابن خزیمہ مین باسناد صحیح مروی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتہ سینہ پر باندہے
اور ابوداؤد مین حضرت علی کا قول مذکور ہے کہ سنت ہی ایک کف کا دوسرے کف پر رکہنا ناف کی نیچے اور
ابن ابی شیبہ نے وایل بن حجر سے مرفوعًا تحت السرہ کو نقل کیا ہے اور سب واسع ہے اہل تحقیق کی نزدیک
مگر ہاتہ چہوڑنا بالکل مرجوح ہے اصحاب مالکیہ کو اوسپر عمل نکرنا چاہیئے اور احادیث صحیحہ پر جو ہاتہ باندہنی
طرق متعددہ سے وارد ہین عمل کرنا چاہیئے علے الخصوص اوس صورت مین کہ امام مالک نی موطا مین بہی ہاتہ
باندہنے کو ثابت کیا ہے عن سہل بن سعد الساعدی قال کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنی علی ذراعہ
الیسری فی الصلوۃ قال ابوحازم لا اعلم الا انہ ینمی ذلک ترجمہ سہل بن سعد ساعدی رض سے مروی ہی کہ لوگ حکم کئے
جاتی تہی نماز مین داہنا ہاتہ بائین ہاتہ پر رکہنی کا کہا ابوحازم نے کہ مین یہی سمجہتا ہون کہ سہل اس حدیث کو
مرفوع کرتے تہے ف ۵ زرقانی نی کہا ابن خزیمہ نی وایل سی روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ہاتہ سینہ پر باندہے اور بزار نے روایت کیا کہ نزدیک سینہ کے باندہے اور زیادات مسند مین ہی حضرت علی
کی حدیث ہے کہ انہون نی ہاتہ نیچے ناف کے باندہے مگر اسناد اوسکی ضعیف ہے

القنوت فی الصبح

صبح کی نماز مین قنوت کا بیان عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان لا یقنت فی شئ من الصلوۃ ترجمہ نافع
سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر قنوت نہین پڑہتے تہے کسی نماز مین ف ۵ احادیث صحیحہ سی قنوت پڑہنا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز صبح مین بعد رکوع کے ثابت ہی اور ترک بہی ثابت ہی سچ یہ ہے کہ اکثر آپ نی
ترک کیا کبہی کبہی پڑہا ہے بددعا کے لیئے کفار پر امام ہمام ابن قیم نے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہے کہ احادیث
متفق ہوگئین اس پر کہ آپنی قنوت پڑہا بعد رکوع کے اور وہ بہی کسی عارضہ سی پہر چہوڑ دیا اوسکو امام احمد نے
کہا کہ احادیث صحیحہ اکثر اسی طرف ہین کہ آپنے وتر مین بہی قنوت بعد رکوع کے پڑہا ہے تو عمل اسپر اولی ہے
اور قبل رکوع کے بہی جایز ہے وتر مین جو قنوت صحیح طور سے ثابت ہی وہ یہہ ہے اللہم اہدنی فیمن ہدیت
وعافنی فیمن عافیت اخیر تک اور یہ قنوت اللہم انا نستعینک الی آخرہ بسند ضعیف ابن مسعود سے موقوفًا مروی
ہے صحاح مین اسکا ذکر نہین ہے ابن قیم نے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہے کہ عبدوس بن مالک عطار نے
سوال کیا امام احمد بن حنبل سے کہ مین ایک شخص مسافر ہون بصرہ کا رہنے والا اور ہمارے وہان لوگون نی چند امور
مین اختلاف کیا ہے تو ہم چاہتے ہین کہ آپسے پوچہین کہا اونہون نی کہہ مینے کہا کہ بصرہ مین بعض لوگ نماز مین
قنوت پڑہا کرتے ہین اونکی پیچہے نماز درست ہی امام احمد نے جواب دیا کہ ہان درست ہی اگلی زمانہ مین لوگ نماز

پڑہا کرتی تہی اون لوگونکی سبہی جو قنوت پڑہتے تہے اور جو نہین پڑہتے تہے البتہ اگر قنوت مین کوئی حرف یاد عا اپنی طرف سے زیادہ کرین جیسے انا نستعینک یا عذابک الجد یا نحفد تو تو اپنی نماز توڑ کر الگ ہو جا انتہے مترجم کہتا ہے کہ اس قول سی امام احمد کے ثابت ہوتا ہی کہ اللہم انا نستعینک و نستغفرک الخ اس قنوت کی کوئی اصل حدیث سی نہین پائی جاتی مگر جزری نی حصن حصین مین ابن السنی کی اذکار اور ابن ابی شیبہ کے مصنف اور بیہقی کے سنن کبیر سے اس قنوت کو کسیقدر مرفوعًا اور کسیقدر موقوفًا ابن مسعود اور عمر بن الخطاب سی نقل کیا ہے اور ابتدای کتاب مین جزری نی لکہا ہی ارجوا ان یکون جمیع ما فیہ صحیحا اسوجہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اسنادبہی اوسکی صحیح ہو آیندہ العلم عند اللہ ۔ ہمارے مشایخ دعائی قنوت مین اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ جو سند صحیح سے مروی ہی پڑہا کرتی ہین **النہی عن الصلوۃ والانسان یرید حاجتہ** پاخانہ یا پیشاب کی حاجت کی وقت نماز نہ پڑہنا **عن** عروۃ الزبیر ان عبد اللہ بن الارقم کان یؤم اصحابہ فحضرت الصلوۃ یوما فذہب لحاجتہ ثم رجع فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اراد احدکم الغایط فلیبدا بہ قبل الصلوۃ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن الارقم امامت کرتے تہے اپنے لوگون کے تو ایکدن جب نماز تیار ہوئی چلی گئی حاجت کو پہر آئے اور بولے کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہے جب قصد کرے کوئی تم مین سی پاخانہ کا تو پہلے پاخانہ کر لیوے پہر نماز پڑہے **عن** زید بن اسلم ان عمر بن الخطاب قال لا یصلین احدکم وہو ضام بین ورکیہ **ترجمہ** حضرت عمر رضی نی فرمایا کو تم مین سی نماز نہ پڑہے جب وہ روکے ہو پیشاب یا پاخانہ کو **انتظار الصلوۃ والمشی الیہا** نماز کے انتظار کرنیکا اور نماز کو جانیکا ثواب **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الملائکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاہ الذی یصلی فیہ ما لم یحدث اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرشتے دعا کرتے ہین اوس شخص کی لیے جو بیٹہا رہی اسجگہہ مین جہان وہ نماز پڑہ چکا ہی جب تک اوسکو حدث نہو کہتے ہین ای اللہ بخشدے اوسکو رحم کر اوسپر **ف** یعنے ایک نماز پڑہ کر دوسری نماز کے انتظار مین بیٹہا رہے کہا مالک نی مراد حدث سی وہ امر ہے جس سی وضو ٹوٹ جاوے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال احدکم فی صلوۃ ما کانت الصلوۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اہلہ الا الصلوۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز ہی مین رہتا ہے وہ شخص جسکو نماز گہر جانی سے روکے رہے **ف** یعنے ایک نماز پڑہ کر دوسری نماز کے انتظار مین مسجد مین بیٹہا رہی اور اپنی گہر کو نہ جاوے محض نماز کیواسطی تو اوسکی لیے ثواب نماز کا لکہا جاویگا اگرچہ وہ خالی بیٹہا رہے **عن** سمی مولی ابی بکر ان ابا بکر بن عبد الرحمن کان یقول من غدا او راح الی المسجد لا یرید غیرہ لیتعلم خیرا او لیعلمہ ثم رجع الی بیتہ کان کالمجاہد فی سبیل اللہ رجع غانما **ترجمہ** ابو بکر بن عبد الرحمن کہتی تہی جو شخص صبحکو یا سہ پہر کو جاوے مسجد مین نیک امر سیکہنے کو یا سکہانیکو پہر لوٹ آوے اپنی گہر

مین تو گویا جہاد سی غنیمت لیکر لوٹا **ف ہ** طبرانی نی اس حدیث کو مرفوعاً سہل بن سعد اور ابی امامہ سے روایت
کیا ہے لیکن ابی امامہ کے روایت مین یہی کہ اوسکو ایک پورے حج کا ثواب ملیگا **عن ابی ہریرۃ** یقول اذا صلی احدکم ثم جلس
فی مصلاہ لم تزل الملائکۃ تصلی علیہ اللہم اغفرلہ اللہم ارحمہ فان قام من مصلاہ فجلس فی المسجد ینتظر الصلوۃ لم یزل فی
صلوۃ حتی یصلی **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے ہین جو شخص تم مین سی نماز پڑھ کر وہین بیٹھا رہی تو ملائکہ دعا کرتے ہین اوسکی لیئے
یا اللہ بخشدے اسکو رحم کر اوسپر اگر اٹھ کھڑا ہوگیا اوسجگہہ سی لیکن بیٹھا رہا مسجد مین نماز کے انتظار مین تو گویا وہ نماز ہی
مین ہے جب تک نماز پڑھے **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ
الدرجات اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط
فذلکم الرباط فذلکم الرباط **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ چیزین جو دور کرتی ہین گناہون کو اور بڑہاتی ہین درجون کو پورا کرنا وضو کا تکلیف کے وقت
ف ہ یعنے وضو کی اعضا کو سنت کی موافق دہونا اور کمی نکرنا تکلیف کی وقت مثلاً سردی یا ہوا کی وقت
یا بیماری کی وقت **ت** اور قدم بہت ہونا مسجد تک **ف ہ** یعنی مکان دور ہو مسجد سے یا [illegible] مسجد کو
آنا اور جانا بنی سلمہ نے جب ارادہ کیا کہ مسجد نبوی پاس رہین کیونکہ اونکی مکانات دور تھی تو فرمایا دیارکم تکتب
آثارکم اپنی گھرون مین رہو تمہاری قدم لکھی جاتی ہین **ت** اور انتظار کرنا نماز کا بعد ایک نماز کے یہی رباط ہی
رباط ہے یہی رباط ہے **ف ہ** یعنے اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا تو رابطوا
سے یہ امور مراد ہین رباط سے نماز پر مواظبت کرنا مقصود ہے اور اصل مین رباط کہتے ہین دشمن کی فکر مین رہنی کو
اور سرحد مین دشمن کا انتظار کرنیکو **عن مالک** انہ بلغہ ان سعید ابن المسیب قال یقال لا یخرج احد من المسجد بعد
النداء الا احد یرید الرجوع الیہ الا منافق **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا کہتے ہین کہ مسجد سے بعد اذان کی جو نکلجاوی اور پہر آنیکا
ارادہ نہو تو وہ منافق ہی **ف ہ** مقصود یہ ہے کہ یہ کام ایسے منافقون کا تہا اگر نماز جماعت سی پڑھ
چکا ہے تو تکبیر شروع ہونیکی اول نکل سکتا ہے اگر تکبیر ہوجاوے تو پہر پڑھ لے

النہی عن الجلوس لمن دخل المسجد قبل ان یصلی

جو شخص مسجد مین جاوے تو بغیر دو رکعتین نفل پڑھے ہوئے نہ بیٹھے **عن ابی قتادۃ الانصاری** ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس **ترجمہ** ابوقتادہ انصاری سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سی کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھ کر بیٹھے **ف ہ**
اسکو تحیۃ المسجد کہتے ہین اگر مسجد الحرام مین جاوے تو وہان طواف شروع کرے اور دوگانہ طواف کا تحیۃ المسجد کے قایم
مقام ہوجاویگا **عن ابی النضر** مولی عمر بن عبید اللہ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ قال لہ الم ار صاحبک اذا دخل المسجد
یجلس قبل ان یرکع قال ابو النضر یعنی بذلک عمر بن عبید اللہ ویعیب ذلک علیہ ان یجلس اذا دخل المسجد قبل ان یرکع

ترجمہ ابو النضر سی روایت ہی کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا مجھ سے مین نہین دیکھتا تمہاری صاحب یعنے عمر بن عبید اللہ کو تحیۃ المسجد پڑھتے ہوئے جب آتی ہین مسجد کو تو بیٹھ جاتی ہین بغیر دو رکعتین پڑھے ہوئے ابو النضر نے کہا کہ ابو سلمہ عیب کرتی تہی اس امر کا عمر بن عبید اللہ پر کہا مالک نی تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے واجب نہین ہے **ف م** باتفاق ائمہ اربعہ کی اور ظاہریہ کے نزدیک واجب ہے مگر ابن حزم نی عدم وجوب لکھا ہی زرقانی نی کہا ہمین کچہ اشکال نہین ہے اگرچہ ابن حزم ظاہری ہین مگر بعض مسائل ہین خلاف کرنا کچہ ممنوع نہین ہی جیسی بہت مقلدین ائمہ اربعہ مین سی بعض مسائل مین خلاف اپنی ائمہ کا کرتے ہین

وضع الیدین علی ما یوضع علیہ الوجہ فی السجود

جس چیز پر سجدہ کرے اوسی پر دونو ہاتھ رکھے **ف م** یعنے اگر سجدہ زمین پر کری تو ہاتھ بہی زمین پر رکھی یہ نکری کہ ہاتھ سردی کی ماری کپڑی مین سی باہر نہ نکالی عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سجد وضع کفیہ علی الذی یضع علیہ جبہتہ قال نافع ولقد رایتہ فی یوم شدید البرد وانہ لیخرج کفیہ من تحت برنس لہ حتی یضعہما علی الحصباء **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر جب سجدہ کرتے تہی تو جس چیز پر سجدہ کرتے تہی اوسی پر ہاتھ رکھتی تہی نافع نی کہا کہ سخت جاڑی کی دن مینی عبد اللہ بن عمر کو دیکھا اپنی ہاتھ نکالتی تہی جبہ سی اور رکہتے تھے اوسکو کنکریلی زمین پر عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من وضع جبہتہ بالارض فلیضع کفیہ علی الذی یضع علیہ جبہتہ ثم اذا رفع فلیرفعہما فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص پیشانی زمین پر رکھی تو اپنی ہاتھ بہی زمین پر رکھی پہر منہ اوٹہاوے تو ہاتھ بہی اوٹہاوی اسلئے کہ ہاتہ بہی سجدہ کرتے ہین جیسے منہ سجدہ کرتا ہے

الالتفات والتصفیق فی الصلوۃ عند الحاجۃ

نماز مین کسی طرف دیکھنا یا دستک دینا وقت حاجت کی عن سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذہب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینہم وحانت الصلوۃ فجاء المؤذن الی ابی بکر فقال اتصلی للناس فاقیم فقال نعم فصلی ابو بکر فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فی الصلوۃ فتخلص حتی وقف فی الصف فصفق الناس وکان ابو بکر لا یلتفت فی صلوتہ فلما اکثر الناس من التصفیق التفت ابو بکر فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امکث مکانک فرفع ابو بکر یدیہ فحمد اللہ علی ما امرہ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ثم استاخر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ثم انصرف فقال یا ابا بکر ما منعک ان تثبت اذ امرتک فقال ابو بکر ما کان لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لی اراکم اکثرتم من التصفیح من نابہ شیء فی صلوتہ فلیسبح فانہ اذا سبح التفت الیہ وانما التصفیح للنساء **ترجمہ** سہل بن سعد رض سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئی بنی عمرو بن عوف کی پاس اونمین صلح کرنیکو **ف م** کیونکہ دو آدمی اونمین سی آپسمین لڑتے تہی تہہر ان سے اور وقت آگیا نماز کا تو موذن ابو بکر صدیق پاس آنکر بولا اگر تم نماز پڑہاؤ تو مین تکبیر کہون بولی اچہا

پس شروع کی نماز ابو بکر رضی نے اور آگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے سو آپ صفون کو چیر کر
پہلے صف مین آنکر کھڑے ہوگئے **ف** ہ اس سے معلوم ہوا کہ صفون کو چیر کر صف اول مین جانا درست ہے جب
وہان جگہہ خالی ہو یا وہ شخص امام ہو **ت** پس دستک دی لوگون نے مگر ابو بکر نماز مین کسی طرف دھیان نہین کرتے تھے
یہانتک کہ لوگون نے بہت زور سے دستکین دینا شروع کین تب دیکھا ابو بکر رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا پس اشارہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہہ پر رہو تو دونو ہاتہ اوٹھا کر ابو بکر رضی
نے خدا کا شکر کیا اس بات پر کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو امام رہنے کا حکم دیا **ف** ہ اس سے ثابت
ہوا کہ دونو ہاتہ اوٹھانا دعا یا ثنا کے لیے نماز مین درست ہے **ت** پہر پیچھے ہٹ آئے ابو بکر رضا اور آگے بڑھے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑہا کر فارغ ہوئے **ف** ہ اس سے ثابت ہوا کہ ایک نماز دو اامون کے پیچھے درست
ہے اور اگر امام غائب ہو تو دوسرے کو امامت کرنا درست ہے پہر جب اصلی امام آجاوے تو اوسکو اختیار ہے چاہے
اقتدا کرے یا خود امام ہو جاوے اور جو شخص پہلے کہڑا ہو گیا تہا وہ پیچھے آجاوے ابن عبد البر نے کہا کہ یہ امر اور امام کے
لئے نہین ہو سکتا بلکہ یہ خصایص مین سے تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دعوے کیا اجماع کا اس فعل کے
عدم جواز پر زرقانی نے کہا کہ دعوی اجماع غلط ہے بلکہ شافعیہ کے نزدیک صحیح مشہور یہ ہے کہ یہ فعل جایز ہے اور نماز
فاسد نہوگی **ت** پہر فرمایا آپ نے اے ابو بکر تم کیون اپنی جگہہ پر کھڑے نرہے جب مین نے تم سے اشارہ کیا تہا
ابو بکر نے کہا بہلا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ پہونچتا ہے کہ نماز پڑھاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے
ف ہ ابو بکر نے اپنے نام کو تواضع اور انکسار کے راہ سے بیان نہین کیا ابو قحافہ ابو بکر کے باپ کے کنیت ہے
اور نام اونکا عثمان بن عامر ہے اگر کوئی کہے ابو بکر نے مخالفت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے کیونکہ
آپ نے حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ پر رہو اور الامر فوق الادب کا لحاظ نہ کیا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ ابو بکر نے قرینہ حال سے
پہچان لیا کہ یہ امر اختیاری تہا نہ وجوبی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قصد نماز پڑھانیکا تہا ورنہ صفین چیر کر
آپ نہ آتے (زرقانی) **ت** تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے تمنے اسقدر دستکین کیون
بجائین جس شخص کو نماز مین کچہہ حادثہ پیش آوے تو سبحان اللہ کہے لوگ اوسطرف دیکھہ لین گے اور دستک دینا
عورتون کے لئے ہے **ف** ہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بغیر ضرورت کے نماز مین داہنے بائین دیکھنا
مکروہ ہے اور اہل ظاہر کے نزدیک حرام ہے بدلیل حدیث عایشہ کے کہ التفات یعنی داہنے بائین دیکھنا نماز مین
شیطان کی اوچک ہے اوچک لیتا ہے نماز مین سے اور حدیث ابی ذر کے کہ اللہ متوجہ رہتا ہے بندہ کیطرف نماز مین
جبتک وہ قبلہ کیطرف دیکھتا رہے پہر جب وہ قبلہ سے منہ پہیرتا ہے تو اللہ اوسکے طرف سے منہ پہیر لیتا ہے بعض
علمانے لکھا ہے کہ نماز مین التفات تین قسم ہے ایک یہ کہ بغیر گردن موڑے ہوے صرف گوشہ چشم سے ادہر ادہر دیکھنا

دیکھنا مکروہ نہین ہے بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہی دوسرے یہ کہ گردن موڑ کر ادہر اودہر دیکھنا یہ مکروہ ہے
تیسرے یہ کہ سینہ موڑ کر دیکھنا اس سے نماز ٹوٹ جاویگی عن نافع ان عبد اللہ بن عمر لم یکن یلتفت فی صلوتہ ترجمہ نافع سے
روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر نماز مین التفات نہین کرتی تہی عن ابی جعفر القاری انہ قال کنت اصلی وعبد اللہ بن عمر
ورائی ولا اشعر بہ فالتفت فغمزنی ترجمہ ابو جعفر قاری سی روایت ہی کہ مین نماز پڑہتا تہا اور عبد اللہ بن عمر میری پیچھے تھے
مجھے خبر نہین تہی اونکو دیکہا تو دبا دیا اونہون نی مجہکو یعنی منع کیا التفات سی **ما یفعل من جاء والامام
راکع** جو شخص آیا اور امام کو رکوع مین پایا وہ کیا کرے عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف انہ قال دخل زید بن ثابت
المسجد فوجد الناس رکوعا فرکع ثم دب حتی وصل الصف ترجمہ ابو امامہ بن سہل سی روایت ہی کہ زید بن ثابت مسجد مین
آئی تو امام کو رکوع مین پایا پس رکوع کر لیا پہر آہستہ چلکر صف مین ملگئے عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن مسعود کان
یدب راکعا ترجمہ امام مالک کو پہنچا عبد اللہ بن مسعود سی کہ وہ رکوع مین آہستہ چلتے تہی صف مین ملجانیکو **ف** مطلب
ہے کہ جس شخص کو خیال ہو کہ جب تک صف مین جاکر پہونچونگا تو امام رکوع سی کہڑا ہو جاویگا اور رکعت فوت ہو جاویگی
وہ جہان پر ہو وہین رکوع کرکے آہستہ آہستہ آگی بڑہ کر صف مین شریک ہو جاوے شافعی نی اس فعل کو مستحب کہا ہی اور
ابو حنیفہ نی مکروہ کہا ہی ایک شخص کے واسطے اور جایز رکہا ہی جماعت کیواسطے **ما جاء فی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم** درود شریف کی بیان مین عن ابی حمید الساعدی انہم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال قولوا اللہم
صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت
علی ال ابراہیم انک حمید مجید ترجمہ ابو حمید ساعدی سی روایت ہی کہ صحابہ نے پوچہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
یا رسول اللہ کیونکر درود بہیجین آپ پر تو فرمایا آپنے کہو اے پروردگار رحمت اوتار اپنی محمد اور اونکی بیبیون اور
اونکی آل پر جیسے رحمت کی تونی ابراہیم پر اور برکت اوتار محمد اور اونکی بیبیون پر اور آل پر جیسے تونے برکت اوتاری
ابراہیم کے اولاد پر بیشک تو تعریف کی لایق اور بڑا ہے عن ابی مسعود الانصاری انہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی
علیک قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسالہ ثم قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی
ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراہیم فی العالمین
انک حمید مجید والسلام کما قد علمتم ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے ہمارے پاس سعد بن عبادہ کی مکان مین تو کہا آپ سی بشیر بن سعد نے حکم کیا ہمکو اللہ جل جلالہ نے درود بہیجنیکا
آپ پر تو کیونکر درود بہیجین آپ پر پس چپ ہو رہی آپ یہانتک کہ ہمکو تمنا ہوئی کہ کاش نہ پوچہتے آپ سی پہر فرمایا
آپنے کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم

العالمین انک حمید مجید اور سلام بہیجنے کے ترکیب جیسے تم جان چکی ہو **ف** م یعنی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ
برکاتہ **عن** عبداللہ بن دینار قال رایت عبداللہ بن عمر یقف علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی علی النبی وعلی ابی بکر وعمر
ترجمہ عبداللہ بن دینار سی روایت ہی کہ مینے دیکہا عبداللہ بن عمر کو کہڑے ہوتی تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قبر پر پہر درود
بہیجتے تہے آپ پر اور ابوبکر اور عمر پر **ف** م یعنے آپ پر درود بہیجکر اون دونو کے لیے دعا کرتے تہی یا ابوبکر اور عمر پر
بہی ساتہ ہی آپکی نام کے درود بہیجتے تہے اور غیر نبی پر درود بہیجا نبی کے متابعت سی درست ہی مثلا یون کہتی اللہم صل
علے محمد وعلی صاحبیہ ابی بکر وعمر **العمل فی جامع الصلوٰۃ** متفرق حدیثین نماز کی **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدھا رکعتین وبعد المغرب رکعتین فی بیتہ وبعد صلوٰۃ العشاء
رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعۃ حتی ینصرف فیرکع رکعتین **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے ظہر کے اول دو رکعتین اور بعد ظہر کے دو رکعتین اور بعد مغرب کی دو رکعتین اپنی گہر مین اور
بعد عشا کی دو رکعتین اور نہین پڑہتے تہے بعد جمعہ کے مسجد مین کچہہ یہانتک کہ گہر مین آتی تو دو رکعتین پڑہتے ۔
ف م امام بخاری نے روایت کیا عائشہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے اول چار رکعتین نہین چہوڑتی تہے
غرض یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی ظہر کے اول دو سنتین بہی ثابت ہین اور چار بہی ثابت ہین امام ہمام
ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ مین چار سنتین ظہر کے اول اختیار کی ہین تو سب سنتین دن رات مین بارہ ہوئین
دو قبل فجر کے اور چار قبل ظہر کے اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد مغرب کی اور دو بعد عشا کے اور قبل عصر کے سنتین آنحضرت
سے ثابت نہین ہین مگر اصحاب سنن نی مرفوعا روایت کیا کہ رحم کرے اللہ اوس شخص پر جو عصر کے اول چار رکعتین
پڑہ لیوے اسیطرح جمعہ کے اول سنتون کا پڑہنا حدیث صحیح سے ثابت نہین ہی مگر چند ضعیف حدیثین آئی ہین اور
بعد جمعہ کے ایک روایت مین دو سنتین ایک روایت مین چار آئی ہین مگر ان سنتون کو حضرت نی گہر مین پڑہا ہے
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اترون قبلتی ہہنا فواللہ ما یخفی علی من خشوعکم
ولا رکوعکم انی لاراکم من وراء ظہری **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تم دیکہتے ہو میرا منہ قبلہ کیطرف قسم خدا کی مجہہ سی چہپا نہین ہی خشوع تمہارا نماز مین اور رکوع تمہارا مین دیکہتا ہون
تمکو پیٹ کے پیچہے سے **ف** م یعنے وحی سی تمہارا حال معلوم کرلیتا ہون یا التفات کرکے تمہین دیکہہ لیتا ہون
یا خلاف عادات بطور معجزہ کے پیچہے سے بہی تمکو دیکہتا ہون یہی اخیر قول صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قباء راکبا وماشیا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم آتی تہی قبا مین سوار ہوکر اور پیدل **ف** م ہر ہفتہ کے دن باجی نی کہا کہ قبا کو سوار ہوکر آنا حدیث
لا تشد الرحال کے منافی نہین ہے اسواسطے کہ وہ حدیث دور و دراز سفر کی ممانعت مین ہی اور اپنی شہر کی مسجدون

مین سوار ہوکر جانا کچہ ممنوع نہین ہے البتہ اگر کوئی قبا کی نیت کرکے اور کسی شہر سے آوے تو ممنوع ہے عن النعمان بن مرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ترون فی الشارب والسارق والزانی وذلک قبل ان ینزل فیہم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہن فواحش وفیہن عقوبۃ واسوأ السرقۃ الذی یسرق صلوتہ قالوا وکیف یسرق صلوتہ یا رسول اللہ قال لا یتم رکوعہا ولا سجودہا ترجمہ نعمان بن مرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا رای ہی تمہاری اوس شخص مین جو شراب پئے اور چوری کرے اور زنا کرے اور تہا یہ امر قبل اونکے حکم کے انکے باب مین تو کہا صحابہ نے اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے یہ بری کام ہین انکی سزا ضرور ہی اور سب چوریون سی بُری نماز کی چوری ہی پوچہا صحابہ نے نماز کا چور کیونکر ہے فرمایا آپنے نماز کا چور وہ ہے جو رکوع اور سجدہ کو پورا نہ کرے **ف م** اس حدیث کو بہت ائمہ حدیث نے مسنداً ابوہریرہ اور ابوسعید خدری سی روایت کیا ہی اور ابوسعید کی روایت مین ہی کہ نماز کا چور وہ ہی جو رکوع اور سجدہ اور خشوع پورا نہ کرے رکوع مین اچہی طرح جہکنا اور پیٹہ کو اور سر کو برابر کرنا اور اقل مرتبہ تین بار سبحان اللہ العظیم کہنا پہر رکوع سی سر اوٹہا کر سیدہا کہڑا ہوجانا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنا اچہی طرح اطمینان سے پہر سجدہ کرنا اور ہر سجدہ مین کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا اور دو سجدونکی بیچ مین اچہی طرح بیٹہنا اور اطمینان اور وقار اور سہولت سی سب ارکان ادا کرنا اسکا نام تعدیل ارکان ہی بعض کے نزدیک یہ امر واجب ہے اور بعض ائمہ اور محققین اہل حدیث کی نزدیک فرض ہے اور رکن ہی نماز کا بغیر اسکے نماز ادا نہوگی بلکہ نیکی برباد گنہ لازم ہوگا امام ہمام ابن قیم نے تعدیل ارکان کی فرضیت کو احادیث متعددہ سے کتاب الصلاۃ مین خوب ثابت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل نے بہی رسالۃ الصلوۃ مین اسکو خوب لکہا ہے بخوف تطویل اون دونو کتابون کے مضامین یہان نہین لکہے

عن عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا من صلوتکم فی بیوتکم ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچہہ ایک حصہ اپنی نمازمین سے اپنے گہرون مین ادا کرو **ف م** تاکہ گہر مثل قبرستان کے نہوجاوین دوسری حدیث مین ہے کہ افضل نماز آدمی کی وہ ہی جو اپنی گہر مین ہو مگر فرض کہ وہ مسجد مین جماعت سی ادا کرنا چاہیئے اور نوافل کا گہر مین پڑہنا اولے ہے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اذا لم یستطع المریض السجود اومی براسہ ایماء ولم یرفع الی جبہتہ شیئا ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے بیمار کو اگر سجدہ کرنے کی طاقت نہو تو سر سے اشارہ کرے لیکن کوئی چیز اپنی پیشانی کی سامنی اونچی نہ رکہی **ف م** مثل تکیہ وغیرہ کے تاکہ اوسپر سجدہ کرے کیونکہ یہ مکروہ ہے اکثر علما کی نزدیک اور ابن عباس اور عروہ بن الزبیر اور ام سلمہ کے نزدیک درست ہے

عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن ان عبد اللہ بن عمر کان اذا جاء المسجد وقد صلی الناس بدأ بصلوۃ المکتوبۃ ولم یصل قبلہا شیئا ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر جب آتی مسجد مین اور معلوم ہوتا کہ جماعت ہوچکی ہے

فرضیت تعدیل ارکان

تو فرض شروع کرتی اور سنتین نہ پڑہتے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر مر علی رجل وھو یصلی فسلم علیہ فرد الرجل

کلاما فرجع الیہ عبد اللہ بن عمر فقال لہ اذا سلم علی احدکم وھو یصلی فلا یتکلم ولیشر بیدہ

ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر گذری ایکشخص پر اور وہ نماز پڑہ رہا تہا تو سلام کیا اوسکو اوسنی جواب دیا زبان سے پہر لوٹی عبد اللہ بن عمر اور کہا اوس سے جب کوئی سلام کرے تمپر اور تم نماز پڑہتے ہو تو زبان سی جواب نہ دو بلکہ ہاتہ سی اشارہ کردو **ف** کیونکہ زبان سی جواب سلام کا دینا فاسد کرتا ہے نماز کو ائمہ اربعہ کی نزدیک اور قتادہ اور حسن اور ایک جماعت تابعین کی نزدیک فاسد نہین کرتا بلکہ زبان سے جواب دینا نماز مین درست ہے ابن عبد البر نے کہا کہ مصلے کو سلام کرنا بعض کے نزدیک درست ہی اور بعض کے نزدیک نادرست ہی اور دلیل جواز کی حدیث ہی انصار کی کہ وہ آتی تہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین ہوتے تھے پس سلام کرتی تہی انصار اور آپ جواب دیتی تہی اشارہ سی بعضون نی اسکی تاویل یون کی ہی کہ آپ اشارہ سی منع کرتے تھے کہ پہر ایسا نکرین (زرقانی) یہ تاویل ظاہر متبادر کی بالکل خلاف ہی یعنی کہ اگر مقصود آپکو منع ہوتا تو بعد نماز کے ایکبار منع کر دیتے تاکہ انصار پہر ایسا نکرتے مگر ایسا نہین ہوا بلکہ انصار جب آتے تہے اور آپ نماز مین ہوتے تہے تو سلام کرتے تہے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من نسی صلوۃ فلم یذکرھا الا

وھو مع الامام فاذا سلم الامام فلیصل الصلوۃ التی نسی ثم لیصل بعدھا الاخری ترجمہ نافع سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص بہول جاوی نماز کو پہر یاد کری اور وہ دوسرے نماز مین امام کے پیچہے ہو تو جب امام سلام پہیرے تو چاہیئے کہ اوس نماز کو پڑہ کر جو نماز امام کے ساتہ پڑہی ہے اوسکا اعادہ کرے **ف** مثلا ظہر کے پڑہنا بہول گیا اور عصر کی نماز جماعت سی پڑہ رہا تہا جب اوسکو یاد آیا کہ ظہر کے نماز نہین پڑہے تو بعد امام کی فراغت کی ظہر کی نماز پڑہے اور پہر عصر کو دوبارہ پڑہے اسلئے کہ عصر اوسکی درست نہین ہوئی بوجہ ترتیب فوت ہوجانے کے ائمہ ثلثہ یعنی ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا یہی قول ہی اور شافعی کی نزدیک ظہر پڑہ لی اور عصر کا اعادہ نکرے عن واسع بن حبان

انہ قال کنت اصلی وعبد اللہ بن عمر مسند ظھرہ الی جدار القبلۃ فلما قضیت صلوتی انصرفت الیہ من

قبل شقی الایسر فقال عبد اللہ بن عمر ما منعک ان تنصرف عن یمینک قال فقلت رایتک فانصرفت الیک

فقال عبد اللہ فانک قد اصبت ان قائلا یقول انصرف عن یمینک فاذا کنت تصلی فانصرف حیث شئت ان شئت عن

یمینک وان شئت عن یسارک ترجمہ واسع بن حبان سی روایت ہی کہ مین نماز پڑہ رہا تہا اور عبد اللہ بن عمر قبلہ کیطرف پیٹہ کئے ہوئے بیٹہے تہے تو جب نماز سے مین فارغ ہوا بائین طرف سی مڑا اونکی پاس گیا تو عبد اللہ بن عمر نے کہا تو داہنے طرف سے مڑکر کیون نہ آیا مینے کہا کہ آپکو دیکہکر بائین طرف سے مڑکر چلا آیا عبد اللہ نے کہا تو نے اچہا کیا ایک صاحب کہتی ہین کہ جب نماز پڑہ چکے تو داہنے طرف سی مڑ مگر تو جب نماز پڑہے تو جدہر سے چاہے مڑ کر جا داہنے طرف سی یا بائین طرف سے **ف** آنحضرت سی دونو فعل ثابت ہین اسواسطے عبد اللہ بن عمر نے انکار کیا اوس شخص پر جو داہنی طرف سے

ٹرنیکو لازم جانتا تہا عن عروۃ بن الزبیر عن رجل من المهاجرین لم یر به بأسا انه سأل عبد الله بن عمرو بن
العاص أصلي في عطن الإبل فقال لا ولكن صل في مراح الغنم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے ایک شخص نے
پوچھا کیا نماز پڑھوں میں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہہ میں کہا نہیں لیکن پڑھ لے بکری کی تہانوں میں ف م
یہ حدیث اسانید متعددہ سے مرفوعا بھی مروی ہی اونٹوں کی بیٹھنے کی جگہہ میں نماز کو منع فرمایا اسلیے کہ وہان نماز
کے ٹوٹ جانیکا یا نمازی کو صدمہ پہنچنے کا احتمال ہی برخلاف بکریوں کے اور ایک روایت میں ابو داؤد کے ہے کہ
اونٹوں کی بیٹھنے کی جگہہ میں مت پڑھو کیونکہ وہ شیاطین میں ہیں اور بکریوں کی جگہہ میں پڑھو کہ وہ برکت ہی تو وہان نماز پڑھو عن سعید بن
المسیب انه قال ما صلوة یجلس في كل ركعة منها ثم قال سعيد هي المغرب اذا فاتتك منها ركعة ترجمہ سعید بن
المسیب نے کہا کہ وہ کون سی نماز ہی جس میں ہر رکعت کی بعد بیٹھنا پڑتا ہے پھر خود ہی کہا وہ نماز مغرب کی ہی جب ایک رکعت
فوت ہوجاوے امام کی ساتھ کہا مالک نی یہی طریقہ ہی کل نمازوں کا ف فرض ہر نماز میں جسقدر فوت ہوجاوے
اوسکو آخر نماز کا سمجھنا اور جسقدر ملی اوسکو اول اپنی نماز کا جاننا اسیواسطے اگر کسی شخص کو مغرب کی ایک رکعت ملی تو
وہ ایک رکعت اور پڑھ کر بیٹھے کیونکہ اب اوسکی دو رکعتیں ہوئیں اس سی معلوم ہوا کہ جو رکعت اوسنی پائی تھی وہ
ابتدا ہی اوسکی نماز کے ورنہ اگر اخیر ہوتی تو دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا پڑتا ہی حکم ہر نماز میں ہی اور بعضوں نے اس
عبارت کی معنی یہ کیے ہیں کہ ہر نماز میں یہ سوال پورا ہو سکتا ہے دوگانہ نماز جیسے فجر کی اوسمیں تو ظاہر ہی اور چار
رکعتی نماز میں اسطور سی کہ ایک شخص نے امام کے پیچھے اقتدا کی اور وہ ایک رکعت پڑھ چکا تہا تو اب ایک رکعت پڑھ کی امام
کے ساتھ بیٹھا پھر اوسکی نکسیر پھوٹی اور وضو کرکے آیا جب تک امام نماز پڑھ چکا اب وہ ایک رکعت اور پڑھ کر بیٹھے گا پھر تیسری
رکعت پڑھکر بھول کی بیٹھ گیا اب وہ چوتھی رکعت پڑھکر پھر بیٹھے گا تو ہر رکعت کے بعد قعدہ ہوا عن ابی قتادۃ الانصاری
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو حامل امامة بنت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ولابي العاص بن ربيعة بن عبد شمس فاذا
سجد وضعها واذا قام حملها ترجمہ ابو قتادہ انصاری سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنی
نواسی امامہ کو جو بیٹی زینب کی تہین ابو العاص سی اوٹھائی ہوئی تو جب سجدہ کرتے آپ بٹھا دیتے اونکو زمین پر پھر جب
کھڑے ہوتے اوٹھا لیتے ف م زینب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی تہین شوہر اونکی ابو العاص
بن ربیعہ کافر تھے پھر اسلام لائے قبل فتح کے اور ہجرت کی تو دیدیا آنحضرت نے زینب کو اونہین کو اور مر گئین زینب
اونکے نکاح میں امام مالک نے اس حدیث کی تاویل یہ کی ہی کہ یہ فعل نوافل میں تہا کیونکہ یہ عمل کثیر ہے اور عمل کثیر
فاسد کرتا ہے نماز کو مگر یہ تاویل صحیح نہیں آتی کہ مسلم کی روایت میں ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امامت کرتے
تہے لوگون کی اور امامہ اونکی کندہی پر تہین اور ابو داؤد کی روایت میں ہی کہ یہ واقعہ ظہر یا عصر کے نماز میں تہا
نووی نی کہا کہ بعض مالکیہ نی اس حدیث کی منسوخ ہونیکا دعوی کیا ہے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ یہ فعل خصایص

مین سی تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعضون نی کہا بہ سبب ضرورت کے تہا اور یہ سب دعوی باطل اور مردود ہین اور حق یہ ہے کہ اسقدر عمل سی نماز باطل نہین ہوتے (زرقانی باختصار) عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یتعاقبون فیکم ملائکة باللیل وملائکة بالنهار ویجتمعون فی صلوة العصر وصلوة الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسالهم وهو اعلم بهم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناهم وهم یصلون واتیناهم وهم یصلون **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی آتی جاتی رہتی ہین فرشتی تمہارے پاس رات کی جدا اور دن کی جدا اور جمع ہو جاتی ہین سب عصر کے اور فجر کے نماز مین پہر وہ فرشتی جو رات کو تمہارے ساتہ رہتی ہین چڑہ جاتی ہین اوپر پس پوچہتا ہے اونسی پروردگار اور وہ خوب جانتا ہی کس حال مین چہوڑا تمنے میرے بندونکو کہتی ہین ہمنے چہوڑا اونکو نماز مین اور جب ہم گئی تہی جب بہی وہ نماز پڑہتے تہے

ف یعنی دن کی فرشتے الگ مقرر ہین اور رات کی الگ مگر فجر کے نماز کی وقت رات کی فرشتے جانیکا قصد کرتے ہین اتنی مین دنکی فرشتے آجاتی ہین تو آپسمین ملاقات ہو جاتی ہی اسیطرح عصر کے نماز مین دنکی فرشتی جانیکا قصد کرتی ہین اتنی مین رات کی فرشتے آجاتی ہین پس باہم ملاقات ہوجاتی ہی یہ جو فرمایا آپنے کہ فرشتی چڑہ جاتی ہین اوپر جب اونسی پروردگار پوچہتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ پروردگار جل شانہ ہمارے اوپر اپنی عرش مقدس پر ہی نہ نیچے ہمارے یا ہر جگہہ جیسی بعض ملحدونکا اعتقاد ہی عن عایشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مروا ابا بکر فلیصل للناس فقالت عایشة ان ابا بکر یا رسول الله اذا قام فی مقامك لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل للناس فقال مروا ابا بکر فلیصل للناس قالت عایشة فقلت لحفصة قولی له ان ابا بکر اذا قام فی مقامك لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل للناس ففعلت حفصة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انکن لانتن صواحب یوسف مروا ابا بکر فلیصل للناس فقالت حفصة لعایشة ما کنت لاصیب منك خیرا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا مرض موت مین ابوبکر کو نماز پڑہانیکا تو کہا مینے یا رسول اللہ ابوبکر جب آپکی جگہہ پر کہڑے ہونگے تو روتی روتی اونکی آواز نہ نکلی گی **ف** اسلیئی کہ وہ نرم دل ہین بہت (سمجہین) تو حکم کیجیئی عمر رض کو نماز پڑہانیکا فرمایا آپنی کہو ابوبکر سی نماز پڑہانیکو کہا عایشہ نی کہ مینی حفصہ سی کہا تم کہو آنحضرت سے ابوبکر جب آپکی جگہہ مین کہڑی ہونگی تو روتی روتی اونکی آواز نہ نکلی گی پس حکم کیجیئی عمر کو نماز پڑہانیکا سو کہا حفصہ نی تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی تم یوسف کی ساتہیان ہو کہو ابوبکر ہی نماز پڑہانیکو پس کہا حفصہ نے عایشہ سے تمسے مجہی بہلائی نہوئی **ف** یوسف کی ساتہیون سی زلیخا مراد ہی جسنی دلمین کچہہ مطلب کہا تہا اور ظاہر مین کچہہ دلمین تو یہ غرض تہی کہ یہ عورتین حضرت یوسف کا حسن و جمال دیکہکر مجہے اونکی عشق مین معذور کہین اور ظاہر مین دعوت کا بہانہ کیا تہا اسیطرح یہان پر یوسف کی ساتہیون سی صرف حضرت عایشہ مقصود ہین

ف پروردگار جل شانہ ہمارے اوپر اپنی عرش مقدس پر ہی نہ نیچے ہمارے یا ہر جگہ جیسے بعض ملحدونکا اعتقاد ہی

ظاہر ہین انہون نے ابوبکر کی دل کی نرمی اور رقت بیان کرکے دو دو تین تین بار حضرت سے پوچھہ لیا اور اصل غرض یہہ تہی کہ ابوبکر کی امامت مضبوط ہو جاوے اور کسی کو عذر کی گنجایش اوسمین نرہی اس حدیث سے ابوبکر کی فضیلت حضرت عمر رض بلکہ تمام صحابہ پر پائی گئی کیونکہ امامت صغری قرینہ ہے امامت کبری کا اور تصریح سے آپنے امامت کبری کو واسطے ابوبکر کے ثابت نہ کیا اسلئے کہ اس بارہ مین کوئی وحی نہین ہوئی تہی مگر دل سے آپ ابوبکر کا خلیفہ ہونا چاہتے تہے

(زرقانی) عن عبید الله بن عدی بن الخیار انه قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم جالس بین ظهرانی الناس اذ جاءه رجل فسارّه فلم یدر ما سارّه به حتی جهر رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا هو یستاذنه فی قتل رجل من المنافقین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم حین جهر الیس یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله قال الرجل بلی ولا شهادة له قال الیس یصلی قال بلی ولا صلوة له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولئك الذین نهانی الله عنهم

ترجمہ عبید اللہ بن عدی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی لوگونمین اتنی مین ایک شخص آیا اور کان مین کچھہ بات آپکی کہنی لگا ہمکو خبر نہین ہوئی کیا کہتا ہی یہانتک کہ آپ پکار کر بولا وہی تب معلوم ہوا کہ وہ شخص حضرت سے ایک منافق کی قتل کی اجازت چاہتا تہا تو جب پکار اوہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا وہ شخص گواہی نہین دیتا اس امر کی کہ کوئی معبود حق نہین ہی سوا خدا کی اور محمد بیشک اوسکی رسول ہین اوس شخص نے کہا ہان مگر اوسکی گواہی کا کچھ اعتبار نہین تب فرمایا آپنے کیا وہ نماز نہین پڑہتا بولا ہان نماز پڑہتا ہی لیکن اوسکی نماز کا کچھہ اعتبار نہین ہے تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی لوگون کی قتل سے منع کیا ہے مجھکو اللہ نے **ف** ہ جو لوگ توحید اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی قایل ہون اور نماز پڑہتے ہون اونکا قتل دین کی وجہ سے درست نہین ہی البتہ قصاصًا یا حدًا درست ہی عن عطاء بن یسار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب الله علی قوم اتخذوا قبور انبیاءهم مساجد ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے پروردگار مت بنا میری قبر کو بت کہ لوگ اوسکو پوجین بڑا بہت غضب اللہ کا اون لوگون پر ہے جنہون نے اپنی پیغمبرونکی قبرونکو مسجد بنا لیا **ف** ہ وثن کہتی ہین اوس چیز کو جو پوجی جاوی سوا اللہ کے چاہے جہاڑ ہو چاہی پہاڑ لکڑی ہو یا پتہر قبر ہو یا تابوت جہنڈا ہو یا نیزہ جلیہ ہو یا درگاہ فرمایا اللہ جل جلالہ نے فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور بچو تم بتون کی نجاست سے اور جہوٹ بولنی سے بتون کی نجاست شریک کرنا ہی اونکا اللہ جل جلالہ کی ساتھ صفات مین پہر جو فرمایا کہ اون لوگون نے اپنی اپنی نبی کی قبرونکو مسجد بنا لیا تہا اسکی چند معنی ہین ایک تو یہ کہ مسجد جگہہ عبادت اور نماز کی ہی اون لوگون نے اپنی انبیا کی قبرون پر عبادت اور نماز شروع کی تہی دوسرے یہ کہ مسجدون کی طرح قبرونکی طرف سجدہ کرتی تہے تیسری یہ کہ قبرون کو سجدہ کی جگہہ سمجہکر وہان سجدہ کرتے تہی چوتہی یہ کہ مسجدون کی طرح قبرون پر آمد و رفت

کرتی تہی دوسری روایت مین ہی کہ لعنت کی اللہ نی اون لوگون پر جنہون نی اپنی اپنی انبیا کی قبرونکو مسجد بنایا زرقانی نی کہا کہ جب یہ افعال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ممنوع ہوئی تو تمام آثار شریفہ کا یہی حال ہوگا بلکہ امام مالک نی مکروہ رکہا ہی ڈہونڈہنا ایسی مقامات کا جیسے ڈہونڈہنا شجرہ رضوان کی جگہہ کا تاکہ مخالفت ہو یہود اور نصاری کے حضرت عمر رض نی شجرہ رضوان کو کٹوا ڈالا جب سُنا کہ لوگ اوسکی زیارت کو آتی جاتی ہین بہرحال اس حدیث صحیح کی یہ امر ثابت ہی کہ جو شخص کسی ولی یا نبی کی قبر کو سجدہ کری یا نماز مین اوسطرف منہ کرے جیسے بعض لوگ حضرت غوث الاعظم کے مزار کیطرف منہ کرکے نماز پڑہتے ہین یا اونکی پرستش اور عبادت کی نیت سی وہان رکوع کرے یا ہاتہ باندہ کر کہڑا ہو وہ مغضوب علیہ اور ملعون ہی معاذ اللہ من ذلک امام ہمام ابن القیم نی اغاثۃ اللہفان مین اس حدیث کی خوب تحقیق کی ہی جسکو منظور ہو دیکہہ لیوی عن محمود بن لبید الانصاری ان عتبان بن مالک کان یؤم قومہ وھو اعمی وانہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا تکون الظلمۃ والمطر والسیل وانا رجل ضریر البصر فصل یا رسول اللہ فی بیتی مکانا اتخذہ مصلے قال فجاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال این تحب ان اصلی فاشار لہ الی مکان من البیت فصلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ محمود بن لبید انصاری سی روایت ہی کہ عتبان بن مالک امامت کرتے تہی اپنی قوم کی اور اونکی بینائی مین ضعف تہا تو کہا اونہون نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبہی اندہیرا یا بارش یا بہاو ہوتا ہے اور میری بینائی مین فرق ہی تو آپ میری گہر مین کسی مقام پر نماز پڑہ دیجئے تاکہ مین اوس جگہہ اپنا مصلے بناؤن پس آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کہا کسجگہہ تم پسند کرتے ہو نماز میری اونہون نے ایک جگہہ بتادی آپنی وہان نماز پڑہ دی **ف** محمود بن لبید یحیی کی غلطی ہے صحیح محمود بن الربیع ہے (زرقانی) عن عبد اللہ بن زید بن عاصم انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیہ علی الاخری ترجمہ عبد اللہ بن زید سی روایت ہی کہ اونہی دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے مسجد مین ایک پاؤن آپکا دوسرے پاؤن پر تہا **ف** صحیحین مین جابر رضہ سے مروی ہی کہ منع کیا آپنی اس سی بعض لوگون نی کہا ہی کہ منع اوس صورت مین ہی جب شرمگاہ کے کہلنے کا خوف ہو ورنہ درست ہی عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان کانا یفعلان ذلک ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان ایسا کیا کرتے تہی یعنے ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر رکہکر چت لیٹتی تہی عن یحیی بن سعید ان عبد اللہ بن مسعود قال لانسان انک فی زمان کثیر فقہاءہ قلیل قراءہ تحفظ فیہ حدود القران وتضیع حروفہ قلیل من یسال کثیر من یعطی یطیلون فیہ الصلوۃ ویقصرون الخطبۃ یبدؤن اعمالھم قبل اھوائھم وسیاتی علی الناس زمان قلیل فقہاءہ کثیر قراءہ تحفظ فیہ حروف القران وتضیع حدودہ کثیر من

[حاشیہ: illegible]

یسال قلیل من یعطی یطیلون فیہ الخطبۃ ویقصرون الصلوۃ یبدؤن فیہ اہواءہم قبل اعمالہم **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نی کہا ایک شخص سی تم ایسی زمانہ مین ہو کہ عالم اوسمین بہت ہین صرف لفظ پڑہنی والی کم ہین
کیا جاتا ہی قرآن کی حکمون پر اور لفظونکا ایسا خیال نہین کیا جاتا پوچہنے والی کم ہین جواب دینے والے بہت ہین یا بہیک
مانگنے والی کم ہین اور دینی والی بہت ہین لنبا کرتے ہین نماز کو اور چہوٹا کرتے ہین خطبہ کو نیک عمل پہلی کرتی
ہین اور نفس کی خواہش کو مقدم نہین کرتی اور قریب ہی کہ ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کم ہونگی عالم اوس وقت مین
الفاظ پڑہنے والی بہت ہونگے یاد کیئے جاوینگے الفاظ قرآن کی اور اوسکی حکمون پر عمل نہ کیا جاویگا پوچہنی والی
اور مانگنی والی بہت ہونگی اور جواب دینی والی اور دینی والی بہت کم ہونگی لنبا کرینگے خطبہ کو اور چہوٹا کرینگی نماز کو
اپنی خواہش نفس پر چلین گی اور عمل نیک نہ کرینگے **ف م** وہ وقت اب آیا ہی کہ قرآن شریف کو یاد کرنیوالے
بہت لوگ ہین مگر اوسکی معانی سمجہنے والی اور اوس پر عمل کرنیوالی کم ہین بلکہ بعضے شیاطین ایسی پیدا ہوئی ہین
جو قرآن شریف اور حدیث کی معنی پڑہانی سی اور اوسکا ترجمہ عوام کو سکہانی سی منع کرتے ہین اور کہتی ہین کہ
قرآن کی ترجمہ پڑہنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہی معاذ اللہ من ذلک **عن** یحیی بن سعید انہ قال بلغنی ان اول ما ینظر
فیہ من عمل العبد الصلوۃ فان قبلت منہ نظر فیما بقی من عملہ وان لم تقبل منہ لم ینظر فی شئ من عملہ **ترجمہ** یحیی ابن
سعید سی روایت ہی کہ پونہچا اونکو قیامت کی دن پہلے نماز دیکہی جاویگی اگر نماز قبول ہوگئی تو پہر اور عمل اوسکی دیکہی
جاوینگی ورنہ کوئی عمل پہر نہ دیکہا جاویگا **ف م** طبرانی نی معجم اوسط مین روایت کیا انس سی کہ فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اول سب عملون سے نماز دیکہی جاویگی اگر وہ اچہی نکلی تو سب عمل اچہی ہونگی ورنہ سب خراب ہونگی
اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور ترمذی نی بہی مانند اسکی روایت کیا ہی **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا
قالت کان احب العمل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یدوم علیہ صاحبہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ سی روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ کام بہت پسند تہا جو ہمیشہ آدمی اوسکو کرتا رہی **ف م** دوسری روایت مین
ہے کہ پسند کام اللہ جل جلالہ کی نزدیک وہی ہی جسکو آدمی ہمیشہ کرتا رہے اگرچہ قلیل ہو **عن** سعد بن ابی وقاص انہ قال
کان رجلان اخوان فہلک احدہما قبل صاحبہ باربعین لیلۃ فذکرت فضیلۃ الاول عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم یکن الآخر مسلما قالوا بلی یا رسول اللہ وکان لا باس بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یدریکم ما بلغت بہ صلوتہ انما
مثل الصلوۃ کمثل نہر عذب بباب احدکم یقتحم فیہ کل یوم خمس مرات فما ترون ذلک یبقی من درنہ فانکم لا تدرون
ما بلغت بہ صلوتہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ دو بہائی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اونمین سی ایک
دوسرے سے چالیس دن پہلی مرگیا تو لوگون نی تعریف کی اوسکی جو پہلے مرا تہا تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا
دوسرا بہائی مسلمان نہ تہا بولے ہان مسلمان تہا وہ بہی کچہ برا نہ تہا تب فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی تم کیا جانو

دوسرے کی نماز نی اوسکو کس درجہ پر پہنچا یا نماز کی مثال ایسی ہی جیسے ایک نہر میٹھے پانی کی بہت گہری کسیکے دروازہ پر بہتی ہو اور وہ اوسمین پانچ وقت غوطہ لگا یا کرے کیا اوسکی بدن پر کچھ میل رہیگا پہر تم کیا جانو کہ نماز نی دوسرے بہائی کا مرتبہ کس قدر کو پہونچایا **ف م** یعنے چالیس دن تک کی نمازین اوسکی زائد ہوئین پہلے بہائی کی نمازون سی پہر اوسیقدر اوسکا درجہ اللہ جل جلالہ نی بڑہایا ہوگا یا اللہ تو ہماری اعمال کو قبول فرما اور ہماری نماز کو پسند کرلے اور ہمکو توفیق دی اچہی طرح دل لگاکر نماز پڑہینگے اور بچا دی ہمکو شیطان کی وسوسون سے **عن** مالك انه بلغه ان عطاء بن يسار كان اذا مر عليه بعض من يبيع في المسجد دعاه فسأله ما معك وما تريد فان اخبره انه يريد ان يبيعه قال عليك بسوق الدنيا فانما هذا سوق الاخرة **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عطاء بن یسار جب دیکہتے کسی شخص کو جو سودا بیچتا ہے مسجد مین بلاتی اوسکو پہر پوچہتے اوس سے کیا ہے تیری پاس اور تو کیا چاہتا ہی اگر وہ بولتا کہ مین بیچنا چاہتا ہون تو کہتے کہ جا تو دنیا کی بازار مین یہ تو آخرت کا بازار ہی **ف م** یعنی یہان آخرت کا سودا ہوتا ہی دنیا کی چیزین بیچنی کا یہان کیا موقع ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو تم مسجد مین بیچتے دیکہو تو کہو اللہ تیری تجارت مین نفع نہ دی اور جب کسیکو مسجد مین اپنی چیز ڈہونڈہتے دیکہو تو بولو اللہ کرے تیری چیز نہ ملے اور فرمایا حضرت نی کہ مسجدین بنائی گئی ہین واسطی ذکر الٰہی کی **عن** مالك انه بلغه ان عمر بن الخطاب بنى رحبة في ناحية المسجد تسمى البطيحاء وقال من كان يريد ان يلغط او ينشد شعرا او يرفع صوته فليخرج الى هذه الرحبة **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر نے ایک جگہہ بنا دی تہی مسجد کی کونے مین اوسکا نام بطیحا رہتا اور کہدیا تہا کہ جو کوئی بک بک کرنا چاہے یا شعر پڑہنا چاہی یا پکارنا چاہی تو اوس جگہہ چلا جاوی **ف م** تاکہ مسجد کی تعظیم نہ جاوی اسکیے کہ مسجدین بنائی گئی ہین نماز اور ذکر الٰہی کی لیئے ابو داؤد کی حدیث مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مسجد مین شعر پڑہنے سے اور بیع وشرا سے مگر اگر شعر کا مضمون اچہا ہو اور جس سے اللہ جل جلالہ کی اطاعت اور عبادت کا شوق و ذوق زیادہ ہو تو بعضون نی پڑہنا جائز رکہا ہی اور دلیل اونکی حدیث ہی ابو ہریرہ کی کہ حضرت عمر نے منع کیا حسان رض کو شعر پڑہنے سے مسجد مین تو حسان نی جواب دیا کہ مینی شعر پڑہے ہے اوس شخص کی سامنے جو تم سے بہتر تہا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مگر صحیح یہ ہی کہ اگر شعر اچہی مضمون کی بہی ہو جب بہی مسجد مین نہ پڑہنا اولی ہے **عن** طلحة بن عبيد الله يقول جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الرأس يسمع دوي صوته ولا يفقه ما يقول حتى دنا فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة قال هل على غيرهن قال لا الا ان تطوع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وصيام شهر رمضان قال هل على غيره قال لا الا ان تطوع قال وذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة فقال هل على غيرها قال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سی روایت ہی وہ کہتی تہی آیا ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس نجد کا رہنی والا اوسکی سر کی بال بکہری ہوئی تہی اور اوسکی آواز کی بہنبہناہٹ سنائی

دیتی تھی لیکن اوسکی بات سمجھہ مین نہ آتی تھی یہانتک کہ قریب آیا تو وہ پوچھتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اسلام کی معنی فرمایا آپنی پانچ نمازین پڑہنا رات دن مین تب وہ شخص بولا سوا انکی اور بہی کوئی نماز مجہپر ہے آپنی فرمایا نہین مگر نفل پڑہنا چاہی تو پڑہ فرمایا آپنی اور روزہ رمضان کی بولا سوا انکی اور بہی کوئی روزہ مجہپر ہی فرمایا آپنی نہین مگر نفل رکہی تو پہر ذکر کیا آپنی زکوۃ کا وہ شخص بولا اسکے سوا ہی کچہ صدقہ مجہپر فرض ہی فرمایا نہین مگر اگر تو چاہی تو دے پس پیٹہہ موڑکر چلا وہ شخص تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بیڑا اسکا پار ہوا اگر سچ بولا **ف** یعنی ان سب باتون پر عمل کیا تو اوسکو نجات ہو جاویگی

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال يعقد الشيطان على قافية راس احدكم اذا هو نام ثلث عقد يضرب مكان كل عقدة عليك ليل طويل فارقد فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة فان توضأ انحلت عقدة فان صلى انحلت عقدة فاصبح نشيطا طيب النفس والا اصبح خبيث النفس كسلان

ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آدمی سوجاتا ہی تو باندہتا ہی شیطان اوسکی گدی پر تین گرہین ہر گرہ مار کر کہتا جاتا ہی کہ ابہی تجکو بڑی رات باقی ہی تو سورہ پس اگر جاگتا ہی آدمی اور یاد کرتا ہی اللہ جل جلالہ کو کہلجاتی ہی ایک گرہ اگر وضو کرتا ہی کہلجاتی ہی دوسری گرہ پہر اگر نماز پڑہتا ہی صبح کی کہلجاتی ہی تیسری گرہ پس رہتا ہی وہ شخص اوسدن خوش دل اور خوش مزاج ورنہ رہتا ہی بدنفس

العمل في غسل العيدين

عیدین کی غسل کا بیان کہا مالک نی کہ مینی سنا ہی بہت علما سی کہتی تہی عید فطر اور عید اضحی مین اذان اور اقامت نہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ سی ابتک مالک نی کہا ہماری نزدیک اسمین کچہ اختلاف نہین ہی **ف** بخاری اور مسلم مین ابن عباس اور جابر سی مروی ہی کہ اذان نہین ہوتی تہی عیدین کی نماز کی لئی اور نہ اقامت اور نسائی نی روایت کیا ابن عمر سی اور ابو داود نی ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی عید کی بغیر اذان اور اقامت کی ابن ابی شیبہ نی روایت کیا کہ اول جسنی اذان نکالی عید مین معاویہ ہین اور شافعی نی کہا کہ حجاج نی نکالا اذان کو جب حاکم ہوا مدینہ کا اور ابن منذر نی روایت کیا کہ زیاد نی بصرہ مین اس فعل کو ایجاد کیا اور داودی نی کہا کہ مروان نی نکالا اس فعل کو اور ابن حبیب نے کہا کہ ہشام نی اور ابن منذر نی روایت کیا ابو قلابہ سی کہ اول اسکو عبداللہ بن الزبیر نی نکالا جمہور علما کا یہی مذہب ہے کہ عیدین مین اذان اور اقامت نہین ہی

عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يغتسل يوم الفطر قبل ان يغدو الى المصلى

ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رض غسل کرتی تہی عید فطر کے دن قبل عید گاہ جانیکی

الامر بالصلوة قبل الخطبة في العيدين

نماز عید کی قبل خطبہ کے پڑہنا

عن ابن شهاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي يوم الفطر ويوم الاضحى قبل الخطبة

ترجمہ روایت ہی ابن شہاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی عید فطر اور عید اضحی کی قبل خطبہ کی یعنی خطبہ عیدین کا بعد نماز عیدین کی پڑہتے تہی **ف** اس حدیث کو مالک نی مرسلا روایت

کیا ہی بخاری مسلم نی اسکو سند کیا عبید اللہ سی انہون نی نافع سی انہون نی ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز
پڑہتے تہے عید کی فطر اور ضحی مین پہر خطبہ پڑہتے تہے بعد نماز کے عن مالک انہ بلغہ ان ابابکر وعمر بن الخطاب کانا یفعلان ذلک
ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت ابو بکر او عمر بہی ایسا ہی کرتے تہی یعنی بعد نماز کے خطبہ پڑہتے تہے عیدین مین عن ابی
عبید مولی ابن ازہر انہ قال شہدت العید مع عمر بن الخطاب فصلی ثم انصرف فخطب الناس فقال ان ہذین یومان نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن صیامہما یوم فطرکم من صیامکم والآخر یوم تاکلون فیہ من نسککم قال ابو عبید ثم شہدت العید مع عثمان
بن عفان فجاء فصلی ثم انصرف فخطب وقال انہ قد اجتمع لکم فی یومکم ہذا عیدان فمن احب من اہل العالیۃ
ان ینتظر الجمعۃ فلینتظرہا ومن احب ان یرجع فقد اذنت لہ قال ابو عبید ثم شہدت العید مع علی
بن ابی طالب وعثمان محصور فجاء فصلی ثم انصرف فخطب ترجمہ ابو عبید سے جو مولی ہین عبد الرحمن بن ازہر کے روایت ہے
کہ مین حاضر ہوا عید کو ساتہ عمر بن الخطاب کے تو نماز پڑہی حضرت عمر نے پہر فارغ ہوئی اور خطبہ پڑہا تو کہا کہ یہ دو دن)
عید فطر اور عید اضحی کے) وہ دن ہین کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکہنی سی ان دنون مین یہہ
عید الفطر وہ دن ہے جسدن تم روزہ موقوف کرتی ہو اور عید اضحے وہ دن ہی کہ اوسدن اپنی قربانی کا گوشت
کہاتی ہو ابو عبید نے کہا کہ پہر حاضر ہوا مین عید کو عثمان بن عفان کی ساتہ تو انہون نی آنکر نماز پڑہی پہر نماز سے
فارغ ہوکر خطبہ پڑہا اور کہا کہ آج کی روز دو عیدین ہین (ایک عید الفطر اور ایک جمعہ) تو جس شخص کا جی چاہے باہر والون سے
ف م یعنی گانؤن کی رہنی والون سی جو مدینہ کے اطراف مین دور دور واقع تہے بعضے آٹہہ میل پر اور بعضے
اس سے کم ت تو ٹہر جاوی جمعہ کیواسطے اور جو چاہے کہ اپنے گہر جاوی تو چلا جاوی مینے اجازت دی کہا ابو عبید نے
پہر حاضر ہوا مین عید کو ساتہ علی ابن ابیطالب کے اور عثمان کہری ہوی تہی ف م یعنے باغیون نی بلوہ کر کے
اونکو مکان مین گہیر کہا تہا ت تو حضرت علی نی آنکر نماز پڑہائی پہر نماز سے فارغ ہوکر خطبہ پڑہا ف م ان
حدیثون سی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین کا یہ دستور تہا کہ عیدین مین نماز کے بعد
خطبہ پڑہتے تہے لیکن مروان نی یہ بدعت ایجاد کی کہ خطبہ نماز کے اول پڑہا روایت کیا اوسکو مسلم نے اور حضرت عثمان
سے جو ابن المنذر نی روایت کیا کہ انہون نی خطبہ پڑہا نماز کے اول اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نی حضرت عمر
سے ایسا ہے نقل کیا معارض ہے اوس روایت کی یہ روایات صحیحہ تو عمل ان روایات صحیحہ پر اولے ہے علے الخصوص
اوس صورت مین جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی بہی ایسا ہی ثابت ہی فرمایا اللہ جل جلالہ نے لقد کان لکم
فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تمکو رسول اللہ کے پیروی اچہی ہی زرقانی نی کہا کہ اس حدیث سی عید کی نماز پڑہنا بغیر امام
اور حاکم کی ثابت ہوئی تو جمعہ پڑہنا بطریق اولی درست ہوگا اسلئے کہ عثمان رض محصور تہی اور علی بن ابیطالب اوسوقت تک امام نہوے
تہی لیکن ابو حنیفہ نی جمعہ اور عیدین کو مثل حدود کے کر دیا کہ بغیر سلطان کی ادا نہین ہوسکتین الامر بالاکل قبل الغدو

فی العید عید الفطر میں نماز کو جانیکے اول کچھ کہا لینا عن وہب بن الزبیر انہ کان یاکل یوم الفطر قبل ان یغدو ترجمہ وہب بن الزبیر عید الفطر کے روز کہانا کہالیتے قبل نماز کو جانیکے ف م بخاری نے روایت کیا انس سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہین جاتے تہی نماز کو عید الفطر کے دن یہانتک کہ کہالیتے تہی چند کہجورین طاق عدد سی یعنی تین یا پانچ یا سات یا نو عن سعید بن المسیب انہ اخبرہ ان الناس کانوا یومرون بالاکل قبل الغدو ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ لوگونکو حکم ہوتا تہا کہانا کہا لینی کا قبل نماز کو جانیکے مالک نے کہا کہ مین کہانا کہانا لازم نہین دیکہتا عید ضحیٰ مین قبل نماز کے ف م بلکہ نہ کہانا افضل ہے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا بریدہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ کہاتے تہی عید ضحیٰ کو جبتک نماز نہ پڑہتے ماجاء فی التکبیر والقراءۃ فی صلوٰۃ العیدین عیدین کی تکبیرات اور قراءت کا بیان عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان عمر بن الخطاب سال ابا واقد اللیثی ما کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحی والفطر فقال کان یقرأ بقاف والقران المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر ترجمہ عمر بن الخطاب نے پوچہا ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کون سی سورتین پڑہتے تہے عیدین مین بولے سورہ قاف اور سورہ قمر ف م اور اکثر روایات مین یہ ہے کہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہتے تہے عن نافع مولی عبد اللہ بن عمر انہ قال شہدت الاضحی والفطر مع ابی ہریرۃ فکبر فی الرکعۃ الاولی سبع تکبیرات قبل القراءۃ وفی الاخرۃ خمس تکبیرات قبل القراءۃ ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ مینی نماز پڑہی عید ضحیٰ اور عید فطر کے ساتہ ابو ہریرہ کے تو پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہین قبل قراءت کی اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین قبل قراءت کی کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے ف م احمد اور ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے مرفوعاً کہ تکبیرین نماز عید الفطر مین سات ہین پہلی رکعت مین اور پانچ ہین دوسری رکعت مین اور دونو رکعتون مین قبل قراءت کی ترمذی نے علل مین کہا کہ مینی بخاری سی اس حدیث کو پوچہا انہون نی کہا صحیح ہے کہا مالک نے اگر کوئی شخص پہنچا عید گاہ مین اور دیکہا کہ لوگ فارغ ہوگئے ہین عید کی نماز سی تو وہ نماز عید کی نہ پڑہے نہ عید گاہ مین نہ اپنی گہر مین اسپر بہی اگر اوسنے پڑہ لی عید گاہ مین یا اپنے گہر مین تو کچہ قباحت نہین ہی لیکن پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہی قبل قراءت کی اور دوسری رکعت مین پانچ قبل قراءت کی ف م اور سفیان ثوری اور احمد کے نزدیک اگر اکیلے نماز عید کی پڑہے تو چار رکعتین پڑہے کیونکہ روایت کیا سعید بن منصور نے کہ جس شخص کی فوت ہو جاوی نماز عید امام کے ساتہ تو وہ چار رکعتین پڑہے عید کے نماز ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالک اور جمہور علما کی نزدیک سنت ہی اور یہی صحیح ہے ترک الصلوٰۃ قبل العیدین وبعدہما عیدین کی نماز کے اول اور بعد نفل نہ پڑہنا عن نافع ان عبد اللہ بن عمر لم یکن یصلی یوم الفطر قبل الصلوٰۃ ولا بعدہا ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر نہین نفل پڑہتے تہی قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز کے ف م صحیحین مین ابن عباس سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے دن

ماجاء فی التکبیر والقراءۃ فی صلوٰۃ العیدین

عید فطر کے تو پڑہی دو رکعتین اور نہین نماز پڑہی قبل اوسکی اور نہ بعد اوسکی اور ابن ماجہ اور حاکم نے ابی سعید سے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہین نفل پڑہتے تہے عید کے نماز کے پہلے لیکن جب نماز سے فارغ ہوکر گہر مین آتے تو دو رکعتین پڑہتے **عن مالک** انہ بلغہ ان سعید بن المسیب کان یغدو الی المصلی بعد ان یصلی الصبح قبل طلوع الشمس **ترجمہ** مالک کو پہونچا کہ سعید بن المسیب عیدگاہ کو جاتے تہے نماز صبح کی پڑہ کر قبل طلوع آفتاب کی **ف م** ابن الساعاتی نے شرح مسند مین روایت کیا کہ ایک شخص نے نماز پڑہے عید کے اول نفل تو منع کیا اوسکو حضرت علی نے اوسنے کہا اے علی مین جانتا ہون کہ اللہ جل جلالہ مجہے عذاب نہ کریگا نماز پڑہنے پر حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نفل نہین پڑہا قبل نماز عید کے اور تو پڑہتا ہے تو یہ تیرا پڑہنا مخالفت ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پس اللہ جل جلالہ عذاب کریگا تجکو اسپر

الرخصۃ فی الصلوۃ قبل العیدین وبعدہما

قبل نماز عید کے اور بعد اوسکی نفل پڑہنے کی اجازت **عن** عبد الرحمن بن القاسم ان اباہ القاسم کان یصلی قبل ان یغدو الی المصلی اربع رکعات **ترجمہ** قاسم بن محمد قبل عیدگاہ جانیکے چار رکعتین نفل اپنی گہر مین پڑہ کر جاتے تہے **ف م** اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عیدگاہ مین نہ پڑہنا ثابت ہے تو یہ اثر اوس حدیث کی منافی نہین ہے **عن** عروۃ بن الزبیر انہ کان یصلی یوم الفطر قبل الصلوۃ فی المسجد **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ وہ نفل پڑہتے تہے قبل نماز عید کی مسجد مین **ف م** زرقانی نے کہا کہ اپنی محلہ کے مسجد مین قبل عیدگاہ جانے کے

غدو الامام یوم العید وانتظار الخطبۃ

امام کا نماز عید کو جانیکا وقت اور منتظر کرنا خطبہ کا **کہا** مالک نے وہ سنت جسمین ہماری نزدیک اختلاف نہین یہ ہے کہ امام عید الفطر اور عید اضحی کے لئے اوس وقت گہر سے نکلے کہ عیدگاہ تک پہونچتے پہونچتے نماز کا وقت آجاوے **ف م** ابن ابی شیبہ نے روایت کیا نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر نماز صبح کی پڑہکر عیدگاہ کو چلے جاتے عید کی نماز کا وقت طلوع آفتاب کی بعد سے زوال تک ہے باجماع فقہا لیکن اول وقت پڑہنا اسکا اولی اور افضل ہے **کہا** مالک نے جس شخص نے نماز پڑہ لی عید الفطر کی امام کی ساتہ اوسکو جایز نہین ہے کہ قبل خطبہ سننے کے چلا آوے بلکہ جب امام لوٹے تو وہ بہی لوٹے

صلوۃ الخوف

نماز خوف کا بیان **عن** من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلوۃ الخوف ان طائفۃ صفت معہ وصفت طائفۃ وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلی بہم الرکعۃ التی بقیت من صلوتہ ثم ثبت جالسا واتموا لانفسہم ثم سلم بہم **ترجمہ** روایت ہے اوس شخص سے جسنے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ غزوہ ذات الرقاع مین خوف کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کچہ لوگ نماز کو کہڑے ہوئے اور کچہ لوگ دشمن کے سامنے رہے تو پہلے آپنے ایک رکعت پڑہی اون لوگون کی ساتہ پہر آپ کہڑے رہے اور وہ لوگ اپنی نماز پوری کرکے چلے گئے اور جو لوگ دشمن کے سامنے تہے وہ آئے اونکی ساتہ آپنے ایک رکعت پڑہی پہر آپ بیہٹے رہے اور اون لوگون نے ایک رکعت اور پڑہی جب آپنے اونکی ساتہ سلام پہیرا **عن** سہل بن ابی حثمۃ الانصاری قال ان صلوۃ الخوف ان یقوم الامام ومعہ طائفۃ من اصحابہ

نماز عید کے اول اور بعد نفل پڑہنے کی اجازت

نماز عید کی جانیکا وقت

نماز خوف کا بیان

وطائفة مواجهة العدو فيركع الامام ركعة ويسجد بالذين معه ثم يقوم فاذا استوى قائما ثبت واتموا لانفسهم الركعة الباقية ثم يسلمون وينصرفون والامام قايم فيكونون وجاه العدو ثم يقبل الاخرون الذين لم يصلوا فيكبرون وراء الامام فيركع بهم ويسجد ثم يسلم فيقومون فيركعون لانفسهم الركعة الثانية ثم يسلمون **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نماز خوف کی اسطرح پڑھے کہ امام کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ نماز کو کھڑا کرے اور کچھ لوگ دشمن کے سامنے رہیں تو امام ایک رکعت پڑھے اور سجدہ کرے جب سجدوں سے کھڑا ہو تو امام کھڑا رہے اور مقتدی اپنی ایک رکعت جو باقی ہے پڑھ کر سلام پھیر کر چلے جاویں دشمن کے سامنے اور دشمن کے سامنے جو لوگ تھے وہ آنکر تکبیر تحریمہ کہکر امام کے ساتھ شریک ہوں تو امام رکوع اور سجدہ سے فارغ ہو کر سلام پھیر دے اور لوگ کھڑے ہوکر ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیریں **ف م** امام مالک کا عمل اسی حدیث پر ہے

عن نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا سئل عن صلوة الخوف قال يتقدم الامام وطائفة من الناس فيصلي بهم الامام ركعة وتكون طائفة منهم بينه وبين العدو لم يصلوا فاذا صلى الذين معه ركعة استاخروا مكان الذين لم يصلوا ولا يسلمون ويتقدم الذين لم يصلوا فيصلون معه ركعة ثم ينصرف الامام وقد صلى ركعتين فيقوم كل واحد من الطائفتين فيصلون لانفسهم ركعة ركعة بعد ان ينصرف الامام فيكون كل واحد من الطائفتين قد صلوا ركعتين فان كان خوفا هو اشد من ذلك صلوا رجالا قياما على اقدامهم او ركبانا مستقبلي القبلة او غير مستقبليها **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے جب سوال ہوتا نماز خوف کا کہتے امام آگے بڑھے نماز کو اور کچھ لوگ اوسکے پیچھے ہوں تو اونکے ساتھ امام ایک رکعت پڑھاوے اور کچھ لوگ دشمن کے سامنے ہوں تو جب وہ لوگ جو امام کے پیچھے تھے ایک رکعت پڑھ چکیں دشمن کے سامنے چلے جاویں اور سلام نہ پھیریں اور وہ لوگ چلے آویں جنہوں نے نماز نہیں شروع کی اب وہ لوگ امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھیں پھر امام سلام پھیر دے اور باری باری ہر ہر گروہ کے لوگ آکر ایک ایک رکعت اور پڑھ کر نماز اپنی تمام کریں تاکہ ہر ایک گروہ کی دو دو رکعتیں ہوجاویں اور اگر خوف بہت سخت ہو تو کھڑے کھڑے پیادے نماز پڑھ لینا اشارہ سے اور سوار سواری پر اگرچہ مونہہ اونکا قبلہ کیطرف نہو **ف م** جمہور علماء کا مذہب اس حدیث پر ہے محمد نے کہا کہ ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے کہا مالک نے کہا نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر نے یہہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی **ف م** جیسا کہ ابن ماجہ نے اس حدیث کو باسناد صحیح مرفوعا ابن عمر سے روایت کیا ہے

عن سعيد بن المسيب انه قال ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر يوم الخندق حتى غابت الشمس **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نمازیں نہیں پڑھیں جنگ خندق میں یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب **ف م** کیونکہ لڑائی سے فرصت نہیں ہوئی بعض روایتوں میں ہے کہ مغرب بھی قضا ہوگئی بعض روایتوں میں ہے کہ چار نمازیں فوت ہوگئیں۔ اس حدیث کو اس باب میں لانے سے یہ غرض ہے کہ اگر خوف بہت سخت ہو اور لڑائی سے فرصت نہو تو نماز کے تاخیر کیجاوے کہا مالک نے میرے نزدیک روایت قاسم بن محمد کی صالح بن خوات سے صلوة الخوف میں اچھی ہے **ف م** اور وہ سہل بن ابی حثمہ کے

حدیث یہی جو اوپر گذری

العمل فی صلوٰۃ کسوف الشمس

نماز کسوف کا بیان

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت خسفت الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس فقام فاطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم قام فاطال القيام وهو دون القيام الاول ثم ركع فاطال الركوع وهو دون الركوع الاول ثم رفع فسجد ثم فعل في الركعة الاخرة مثل ذلك ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رايتم ذلك فادعوا الله وكبروا وتصدقوا ثم قال يا امة محمد والله ما من احد اغير من الله ان يزني عبده او تزني امته يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا

ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی کہ گہن لگا سورج کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تو نماز پڑہائی آپنے ساتہ لوگونکے پس کہڑے ہوئے بہت دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر کہڑے ہوئے بڑی دیر تک لیکن اول سے کچہ کم پہر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن اول رکوع سے کچہ کم پہر سر اوٹہایا رکوع سے پہر سجدہ کیا پہر دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا جب نماز سے فارغ ہوئی تو آفتاب روشن ہوگیا تہا پہر خطبہ پڑہا اور حمد وثنا کی اللہ جل جلالہ کی پہر فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین پروردگار کے نشانیون سے کسیکے موت یا زیست کیواسطے انہین گہن نہین لگتا **ف م** اس قول سے آپنے رد کیا اون لوگون پر جو کہتے تہے کہ ابراہیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند کے انتقال کرنے سے سورج کو گہن لگا ہی روایت کیا اوسکو بخاری اور ابن حبان اور احمد ونسائی وابن ماجہ نے اور اونکی روایت مین ہی کہ لوگ سمجہتے ہین کہ سورج اور چاند کو نہین گہن لگتا ہی مگر کسی بڑے کی موت سے اور یہ خیال غلط اس سے معلوم ہوا کہ چاند اور سورج کے گہن سے جو بعض احمق یہ سمجہا کرتے ہین کہ فلانی بادشاہ یا ملک پر آفت آویگی یہ بالکل غلط اور لغو ہے **ت** تو جب دیکہو تم گہن پس دعا کرو اللہ سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو پہر فرمایا آپنے ای امت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) قسم خدا کی اللہ جل جلالہ سے زیادہ کسی کو غیرت نہین ہے اس امر مین کہ اوسکا بندہ یا اوسکی لونڈی زنا کرے ای امت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اگر تم جانتے ہوتے جو مین جانتا ہون البتہ ہنستے تم تہوڑا اور روتے بہت **ف م** اسلیئے کہ نیکیان کم ہین اور برائیان بیشمار اور منزل نہایت سخت اور دور ودراز ہے - اس حدیث پر عمل کیا ہے ائمہ ثلثہ نے کسوف مین اور ہر رکعت مین دو رکوع ثابت کیے ہین اور نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ صلوۃ کسوف کی دو رکعتین ہین ہر رکعت مین ایک ایک رکوع ہے موافق اور نمازون کے

عن عبد الله بن عباس انه قال خسفت الشمس فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقام قياما طويلا نحوا من سورة البقرة قال ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم سجد ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رايتم ذلك فاذكروا الله قالوا يا رسول الله رايناك تناولت شيئا في مقامك هذا ثم رايناك تكعكعت

فقال انی رایت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لاکلتم منه ما بقیت الدنیا ورایت النار فلم ار کالیوم منظرا قط افظع

ورایت اکثر اهلها النساء قالوا لم یا رسول الله قال بکفرهن قیل ایکفرن بالله قال ویکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احدٰهن

الدهر کله ثم رات منک شیئا قالت ما رایت منک خیرا قط **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ گہن لگا سورج مین تو نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور لوگون نی ساتہ آپکی پس کہڑے ہوئے آپ بہت دیر تک جیسے سورہ بقر پڑہنے مین دیر ہوتے ہے **ف** زرقانی نی کہاکہ اس قول سی معلوم ہوتا ہے کہ قرات آپکی آہستہ تہی کسوف مین اور یہہ جو بعض لوگون نے تاویل کی ہے کہ ابن عباس صغیر السن تہے اسوجہ سی صفون کے پیچہے کہڑے ہونگے تو اونکو آواز نہ آئی ہوگے مردود ہے ابن عباس کے قول سے کہ مین کہڑا ہوا تہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین مگر ایک حرف بہی قرات کا مینے نہ سنا **ت** پہر رکوع کیا ایک لمبا رکوع پہر سر اوٹہایا پہر کہڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا ایک رکوع لمبا لیکن اول رکوع سے کچہ کم پہر سجدہ کیا پہر کہڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک لیکن اول قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا لمبا رکوع لیکن اول رکوع سے کم پہر سر اوٹہایا پہر کہڑے ہوئے بڑے دیر تک لیکن اول قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا ایک لمبا رکوع لیکن اول رکوع سے کچہ کم پہر سجدہ کیا تو فارغ ہوئی آپ نماز سے اور آفتاب روشن ہوگیا تہا پس فرمایا آپنی سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ کے نشانیون مین سی نہین گہن لگتا ہے اونمین کسیکے زندگی اور موت سی جب تم ایسا دیکہو تو ذکر کرو اللہ کا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہمنے آپکو دیکہا نماز مین آپ آگے بڑہے کسی چیز کو لینے کے لیے پہر پیچہے ہٹ آئے آپ تو فرمایا آپنی دیکہا مینے جنت کو پس لینا چاہا مینے اوسمین سی ایک گچہا (خوشہ) اگر میرے ہاتہ لگ جاتا تو تم اوس سی کہایا کرتے جب تک دنیا باقی رہتی **ف** کیونکہ جنت کی پہل کبہی فنا نہین ہوتے فرمایا اللہ تعالے نے اکلہا دائم وظلہا کہانی اوسکی ہمیشہ رہینگے اور فرمایا لا مقطوعة ولا ممنوعة کبہی تمام ہونگے اور نہ کبہی روکے جاوینگے **ت** اور مینے دیکہا جہنم کو آج ہولناک اور مہیب صورت ہین کہ کبہی مینی ایسی صورت نہ دیکہی تہے اور مینے دیکہا کہ جہنم مین عورتین زیادہ ہین صحابہ نے کہا کیون یا رسول اللہ فرمایا آپنے عورتون کے ناشکری نی اونکو جہنم مین ڈالا کہا صحابہ نی کیا کفر کرتے ہین ساتہ اللہ کے فرمایا آپنے اور کفر کرتے ہین یعنی ناشکری کرتے ہین خاوند کے اور بہولجاتی ہین احسان کو اگر کسے عورت کے ساتہ ساری عمر احسان کرو پہر کوئی رنج اوسکو پہونچے تو کہنے لگتے ہے خاوند سے مجہے کبہی تجہسے بہلائے نہین پہونچے **ف** اس حدیث سے یہہ ہر ایک رکعت مین دو رکوع ثابت ہوئے اور مسلم نے جابر سے تین رکوع ہر رکعت مین روایت کئی اور ابن عباس سے چار رکوع ہر رکعت مین اور ابو داؤد نے ابی بن کعب سے اور

بزار نی علی رض سے پانچ رکوع ہر رکعت مین روایت کئی عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یهودیة جاءت تسالها فقالت اعاذک الله

من عذاب القبر فسالت عائشة رسول الله صلی الله علیه وسلم ایعذب الناس فی قبورهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم عائذا بالله من ذالک ثم رکب رسول

صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ مرکبا فخسفت الشمس فرجع ضحی فمر بین ظہرانی الحجر ثم قام یصلی وقام الناس وراءہ فقام قیاما طویلا ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وہو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وہو دون الرکوع الاول ثم رفع فسجد ثم قام قیاما طویلا وہو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وہو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا وہو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وہو دون الرکوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرف فقال ما شاء اللہ ان یقول ثم امرہم ان یتعوذوا من عذاب القبر **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہی کہ ایک یہودی عورت آئی اونکے پاس مانگنے کو تو کہا اوسنے اللہ بچاوے تمکو قبر کے عذاب سی پس پوچھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا لوگونکو عذاب ہوگا قبرون مین فرمایا حضرت نے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے اوس عذاب سی پہر سوار ہوئے آپ ایکدن سواری پر سو گہن لگا آفتاب کو اور لوٹے آپ حجرون کے پیچہے سے پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے اور لوگ آپ کی پیچہے کہڑے ہوئے پہر قیام کیا آپنی بڑے دیر تک پہر رکوع کیا بڑے دیر تک پہر سر اوٹہایا اور قیام کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچہ کم پہر سر اوٹہا کر سجدہ کیا پہر قیام کیا بڑے دیر تک لیکن اول رکعت کے قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا لنبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کچہ کم پہر سر اوٹہایا اور قیام کیا بڑے دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا بڑے دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچہ کم پہر سر اوٹہا کر سجدہ کیا پہر نماز سے فارغ ہوکر جو کچہ اللہ نے چاہا باتین کین پہر حکم کیا اونکو کہ پناہ مانگین اللہ سے قبر کے عذاب سے

ماجاء فی صلوۃ الکسوف

اوس چیز کا بیان جو نماز کسوف کی باب مین آئی ہے

عن اسماء بنت ابی بکر انہا قالت اتیت عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین خسفت الشمس فاذا الناس قیام یصلون واذا ہی قائمۃ تصلی فقلت ما للناس فاشارت بیدہا نحو السماء وقالت سبحان اللہ فقلت آیۃ فاشارت برأسہا ان نعم قالت فقمت حتی تجلانی الغشی وجعلت اصب فوق راسی الماء فحمد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واثنی علیہ ثم قال ما من شیء کنت لم ارہ الا قد رأیتہ فی مقامی ہذا حتی الجنۃ والنار ولقد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور مثل او قریبا من فتنۃ الدجال لا ادری ایتہما قالت اسماء یوتی احدکم فیقال لہ ما علمک بہذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادری ای ذلک قالت اسماء فیقول ہو محمد رسول اللہ جاءنا بالبینات والہدی فاجبنا وآمنا واتبعنا فیقال لہ نم صالحا قد علمنا ان کنت لمومنا واما المنافق او المرتاب لا ادری ایتہما قالت اسماء فیقول لا ادری سمعت الناس یقولون شیئا فقلتہ **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر سی روایت ہے کہ مین آئی عائشہ رض پاس جس وقت گہن لگا آفتابکو تو دیکہا مینے لوگونکو نماز پڑہتے ہوئے اور عائشہ بہی کہڑی ہوئے نماز پڑہ رہین تہین تو مینے کہا کیا ہوا لوگونکو تو اشارہ کیا حضرت عائشہ نی اپنی ہاتہہ سے آسمان کیطرف اور سبحان اللہ کہا مینے کہا کیا کوئی نشانی ہی انہون نی اشارہ سی کہا ہان کہا اسما نی تو مین کہڑی ہوئی یہانتک کہ مجہکو غشی آنی لگی اور مین اپنی سر پر پانی ڈالنی لگی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسکی

اوس چیز کا بیان جو نماز کسوف کے باب مین آئی ہے

پہر فرمایا جو چیز مینے نہ دیکہی تہی وہ آج مینے دیکہہ لی اسجگہہ یہانتک کہ جنت اور دوزخ کو بہی دیکہا اور مجہی وحی ہی ہی معلوم ہوا کہ قبرمین تم فتنہ مین پڑہ جاؤگے مثل فتنہ دجال کی یا اوسکی قریب معلوم نہین اسمانی کیا کہا ائین گی اوسکی پاس فرشتہ تو پوچہین گے اوس سے تو کیا سمجہتا ہے اس شخصکو یعنی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو) تو جو ایمان رکہتا ہی یا یقین رکہتا ہی معلوم نہین کیا کہا اسمارنی وہ کہی گا یہ شخص محمد ہین اللہ جل جلالہ کے بہیجے ہوئے ہماری پاس کہلی کہلی نشانیان اور ہدایت یعنی کلام اللہ لیکر آئی پس قبول کیا ہمنے اور ایمان لائی ہم اور پیروی کی ہمنے اونکی تب فرشتے اس سے کہین گی سو رہ اچہی طرح ہم تو پہلے سے جانتے تہے کہ تو مومن ہی اور منافق یا جسکو شک ہی حضرت کی رسالت مین معلوم نہین کیا کہا اسمارنے وہ کہی گا مین نہین جانتا لوگون سے مینے جو سنا وہ کہا **ف** ۵ تب فرشتے کہین گے تونی کچہہ نہ جانا نہ پڑہا اور مارین گے اوسکو لوہی کے گرزون سے اگر پہاڑ پر اوس گرز سے مارین تو پہاڑ خاک ہو جاوے عبد الرزاق ابن بطال نی کہا کہ اس حدیث سے تقلید کی بڑی مذمت ثابت ہوئی اسلئی کہ وہ منافق یا شک کرنیوالا یہ کہی گا کہ مینی لوگون سے جو سنا وہ کہا اوسپر فرشتی اوسکو مارین گے یہی حال مقلدون کا ہی کہتی ہین ہم قرآن وحدیث کو کیا جانین جو کچہہ اگلی لوگ لکہہ گئے ہین ہمکو وہ کافی ہے اور اسسے معلوم ہوا کہ تقلید کوئی اچہی چیز نہین ہے بلکہ مجبوری کی راہ ہی جب کوئی نص آیت یا حدیث کی نہ ملی تو اوسوقت تقلید کسی مجتہد کی کر لیوے پہر اوسوقت بہی تقلید اچہی نہین ہے بلکہ ہر شخص کو چاہیئے کہ قرآن حدیث کو بخوبی تحصیل کرے آپ خود وہ لیاقت پیدا کرے جو اگلی لوگونکو تہی اور اونہین سی احکام نکالی بعض بیوقوف یہ سمجہتی ہین کہ اس زمانہ مین مجتہد کا ہونا محال ہی اور یہ نہین سمجہتی کہ اس زمانہ مین مجتہد ہونا بہت سہل ہے چنانچہ ہمیشہ ایسا ہی ہوا کیا کہ پچہلے مجتہد وسعت اور کثرت علم مین اگلی مجتہد سے ممتاز ہوئے مثلا مالک کو ابو حنیفہ کے نسبت زیادہ حدیثین ملی پہر شافعی کو مالک کی نسبت پہر امام احمد حنبل تو سب مجتہدین اور محدثین کی پیشوا ہوی اتنی حدیثین کسی مجتہد کو پہلے اونسی حاصل نہین ہوئین تہین پہر اونکی بعد امام بخاری کو اونسی بہی زیادہ علے ہذا القیاس متاخر کو متقدم سے زیادہ علم حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہی اخیر زمانہ مین امام ہمام ابن تیمیہ اور امام ہمام ابن القیم دو شیخ اتنی بڑے درجہ کے گذرے جنہون نی قرآن وحدیث کی بہت خدمت کی اور بہت مسائل مختلف فیہ مین حقکو ظاہر کیا اللہ ان سب بزرگوارون سی راضی ہو اور اونکی طفیل ہمین ہمارا ہی خاتمہ بخیر کرے

العمل فی الاستسقاء

استسقا کا بیان **عن** عبد اللہ بن زید المازنی یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی وحول ردائہ حین استقبل القبلۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن زید مازنی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے نماز استسقا کی لئی اور اولٹا اپنی چادر کو جسوقت منہ کیا قبلہ کیطرف **ف** ۵ شیخین کے روایت مین ہے کہ آپنے دو رکعتین پڑہائین اور جہر کیا اونمین قرارت کو بخاری کی روایت مین ہے کہ پہر کہڑے ہوئے آپ اور دعا کی پہر منہ کیا قبلہ کیطرف اور چادر کو اولٹا بعض محدثین نی کہا ہی کہ چادر اسلیئی اولٹی تا کہ حال زمانہ کا اولٹ جاوے

مذمت تقلید

اس زمانہ مین مجتہد ہونا ممکن ہے

امام ہمام ابن تیمیہ و امام ہمام ابن قیم [illegible]

باب استسقاء کا بیان

یعنی قحط و گرانی موقوف ہو کر بارش اور ارزانی ہو جاوی کہا یحیٰے نے سوال ہوا امام مالک سی کہ نماز استسقا کی کتنی رکعتیں ہین تو جواب دیا کہ دو رکعتین ہین اور امام کو چاہیئے کہ پہلی نماز پڑہے پہر کہڑے ہو کر خطبہ پڑہے اور دعا مانگی اور منہ کری قبلہ کیطرف **ف** جب فارغ ہو خطبہ سی یا خطبہ ہی مین **ت** اور جب منہ کرے قبلہ کیطرف تو چادر کو اولٹی اور دونو رکعتوں مین جہر سی قرارت کری اور چادر کو اسطرح اولٹے کہ داہنے طرف کا کنارہ بائین طرف کری اور بائین طرف کا داہنی طرف اور مقتدی بہی اسطرح اپنی اپنی چادر ونکو پلٹین جب امام پلٹے **ف** کیونکہ روایت کیا امام محمد نے عبداللہ بن زید سی کہ لوگوں نی بہی چادرین اپنی اولٹیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (زرقانی) **ت** اور منہ قبلہ کیطرف کرین بیٹھے بیٹھے

عن عمرو بن شعیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استسقی قال اللہم اسق عبادک وبھیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتی پانی برسنی کیواسطے تو فرماتی یا اللہ پانی پلا اپنی بندونکو اور جانورونکو اور پہیلا اپنی رحمت کو اور جلا دی اپنی مری ہوئی ملک کو **ف** مرا ہوا ملک وہی جسمین پانی نہ برسا اور زمین وہاں کی خشک ہوگئی

عن انس بن مالک انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ہلکت المواشی وتقطعت السبل فادع اللہ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمطرنا من الجمعۃ الی الجمعۃ قال فجاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ تہدمت البیوت وانقطعت السبل وہلکت المواشی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہم ظہور الجبال والآکام وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر قال فانجابت عن المدینۃ انجیاب الثوب ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اوسنی اے رسول خدا کی مر گئے جانور اور بند ہوگئی راستی **ف** بوجہ نہ ملنے کے اور ضعیف ہو جانے اونٹوں کی **ت** سو دعا کیجئے اللہ سی پس دعا کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو برسا کیا پانی ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پہر ایک شخص آیا اور اوسنی کہا اے رسول خدا کے گر پڑے گہر اور بند ہوگئین راہین اور مر گئے جانور **ف** پانی کی کثرت سی **ت** تب دعا کی آپنی یا اللہ برسا پہاڑوں پر اور ٹیلوں پر اور نالوں پر اور درختوں کی ارد گرد کہا انس نی جب یہ دعا کی آپنی تو پہٹ گیا ابر مدینہ سی جیسے پہٹ جاتا ہے پرانا کپڑا کہا مالک نی اگر کسیکو نماز استسقا کی نہ ملی لیکن خطبہ پاوے تو اوسکو اختیار ہے چاہے دو رکعتیں استسقا کی مسجد مین پڑہے یا گہر مین آنکر پڑہ لیوے یا نہ پڑہے **ف** کیونکہ نماز استسقا کی نفل ہے

الاستمطار بالنجوم

ستارونکی گردش سی پانی برسنی کا اعتقاد رکہنا

عن زید بن خالد الجھنی انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح بالحدیبیۃ علی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال اتدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر بی فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مومن بی کافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب

ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہی کہ نماز پڑہائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی حدیبیہ مین اور رات کو پانی برچکا تہا
تو جب نماز سے فارغ ہوئے متوجہ ہوئے لوگون کی طرف اور فرمایا کیا تم جانتے ہو جو کہا تمہارے پروردگار نے صحابہ نے کہا اللہ
اور اوسکا رسول کو معلوم ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے صبح کو میرے بندے دو قسم کے
تہے ایک وہ جو ایمان لایا میرے اوپر دوسرے وہ جنہنے کفر کیا ساتہ میرے جس شخص نے کہا کہ پانی برسا اللہ کے فضل اور رحمت سے
تو وہ میرے اوپر ایمان لایا تارون پر اعتقاد نہ رکہا اور جو بولا کہ پانی برسا فلانی تارہ کی گردش سے تو اوسنے کفر کیا میرے
ساتہ اور ایمان لایا تارون پر **ف** یعنے تارونکو جسنے موثر سمجہا اور یہ خیال کیا کہ پانی برسانا اونکا فعل ہے وہ
کافر ہوگیا دایرہ ایمان سے نکل گیا پانی برسانا روزی دینا یہ سب کام اللہ جل جلالہ کے ہین کسیکو اسمین دخل نہین ہے

عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا انشأت بحریۃ ثم تشاءمت فتلک عین
غدیقۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اوٹہے ابر سمندر کیطرف سے پہر شام کیطرف
جانے لگے تو جانو کہ وہ ایک چشمہ ہے بہرپور **ف** مدینہ کی جانب سے سمندر پچہان کیطرف ہے اور شام اوتر کیطرف
مطلب یہ ہے کہ جب ابر پچہان کیطرف سے اوٹہے اور اوتر کو جانے لگے تو وہ خوب برسے گا عن مالک انہ بلغہ ان اباھریرۃ کان

یقول اذا اصبح وقد مطر الناس مطرنا بنوء الفتح یتلو ھذہ الآیۃ ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لہا
ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ ابوہریرہ کہتے تہے جب صبح ہوتی تہی اور پانی برس جاتا تہا پانی برسا اللہ کے حکم سے پڑہتے تہی آیت
ما یفتح اللہ للناس الآیۃ یعنے اللہ جل جلالہ اگر لوگون پر رحمت کرنا چاہے تو کوئی اوسکو روک نہین سکتا اور جو روکنا چاہے
تو کوئی چہوڑ نہین سکتا **النھی عن استقبال القبلۃ والانسان یرید حاجتہ** قبلہ کیطرف منہ نہ کرنا پاخانہ یا پیشاب
کے وقت عن ابی ایوب الانصاری صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بمصر یقول واللہ ما ادری کیف اصنع بھذہ الکرابیس

وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب احدکم لغائط او لبول فلا یستقبل القبلۃ

ولا یستدبرھا بفرجہ **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے روایت ہے جو صحابی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کہ وہ مصر مین کہتے تہے قسم خدا کی مین کیا کرون ان پاخانون کو حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب
جاوے کوئی تم مین سے پاخانہ یا پیشاب کو تو نہ منہ کرے قبلہ کیطرف اور نہ پیٹہ کرے عن رجل من الانصار ان

سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی ان تستقبل القبلۃ لبول وغائط **ترجمہ** ایک مرد انصاری سے روایت ہے اوسنے سنا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تہے آپ قبلہ کیطرف منہ کرنے سے پیشاب یا پاخانہ مین **الرخصۃ فی
استقبال القبلۃ لبول او غائط** پاخانہ یا پیشاب مین قبلہ کیطرف منہ کرنیکی اجازت عن عبد اللہ بن عمر انہ

کان یقول ان ناسا یقولون اذا قعدت علی حاجتک فلا تستقبل القبلۃ ولا بیت المقدس قال عبد اللہ بن

عمر لقد ارتقیت علی ظہر بیت لنا فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی لبنتین مستقبلا بیت

المقدس بحاجتہ ثم قال لعلک من الذین یصلون علی اورا کہم قال قلت لا ادری واللہ قال مالک

یعنی الذی یسجد ولا یرتفع عن الارض یسجد وھو لاصق بالارض ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے بعض لوگ سمجھتے ہین جب تو اپنی حاجت کو جاوے تو منہ نکر قبلہ اور بیت المقدس کیطرف عبداللہ بن عمر نے کہا مین اپنی گھر کے چھت پر چڑھا تو مین نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دو اینٹون پر حاجت ادا کر رہی ہین منہ اونکا بیت المقدس کیطرف ہے پھر کہا عبداللہ بن عمر نے واسع بن حبان سے شاید تو اون لوگون مین ہے جو اپنی سرینون پر نماز پڑھتے ہین واسع نے کہا مین نہین سمجھا کہا مالک نے اس قول کی تفسیر مین وہ لوگ وہ ہین جو سجدہ مین زمین سے لگ جاتی ہین اپنی پیٹ کو سرین سے جدا نہین رکھتے **ف م** بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ فعل ناسخ ہی حدیث نہی کا بعض کہتی ہین ممانعت صحرا مین ہی نہ مکانون مین بعض کہتے ہین ہر جا ممانعت ہے لیکن حق یہ ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے بوجہ خلاف ادب کے اسی وجہ سے ترک بھی اسکا درست ہے

النھی عن البصاق فی القبلۃ

قبلہ کیطرف تھوکنے کی ممانعت عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای بصاقا فی جدار القبلۃ فحکہ ثم اقبل علی الناس فقال اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجھہ فان اللہ قبل وجھہ اذا صلی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھوک پڑا ہے قبلہ کے دیوار پر سو چھڑا یا اوسکو پھر متوجہ ہوئے لوگون پر اور فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوکے اسلیے کہ اللہ اوسکے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے **ف م** خطابی نے کہا اسکے یہ معنی ہے کہ وہ قبلہ کیطرف منہ کرنے سے قصد کرتا ہے اپنے پروردگار کا تو گویا پروردگار اوسکے سامنے ہے بعضون نے کہا عظمت اللہ کے یا رحمت اوسکے اوسکے سامنے ہے اور استدلال جہمیہ اور معتزلہ کا اس حدیث سے اس امر پر کہ پروردگار ہر مکان مین ہی باطل ہے کیونکہ اسی حدیث مین یہ موجود ہے کہ تھوک لیوے اپنے قدم کے نیچے پس اگر اللہ ہر مکان مین ہوتا تو کہین تھوکنا درست نہوتا بلکہ پروردگار عالم اپنے عرش معلی پر ہے اور علم و قدرت اوسکی ہر شی سے متعلق ہے یہی اعتقاد ہے سلف اہل سنت اور جماعت کا اور تفصیل اس مسئلہ کے انتہا فی الاستواء مین ہے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فی جدار القبلۃ بصاقا او مخاطا او نخامۃ فحکہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دیوار مین قبلہ کے تھوک یا رینٹ یا بلغم تو چھڑا دیا اوسکو **ف م** یعنے مل دیا اوسکو ہاتھ سے یا لکڑے سے مسجد مین تھوکنا منع ہے اگر جب اوسکو دفن کر دیوے اسطرح کہ زمین مسجد کی کچی ہووے تھوک کو مٹی کے اندر کر دیوے ورنہ کپڑے مین تھوک لیوے

ماجاء فی القبلۃ

قبلہ کا بیان عن عبداللہ بن عمر انہ قال بینما الناس بقباء فی صلوۃ الصبح اذ جاء ھم ات فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل علیہ اللیلۃ قرآن وقد امران یستقبل الکعبۃ فاستقبلوھا وکانت وجوھھم الی الشام فاستداروا الی الکعبۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ لوگ نماز پڑھ رہے

اعتقاد اہل سنت وجماعت کا حق تعالی پروردگار عالم اپنے عرش معلی پر ہے

تحویل قبلہ کا بیان

تہی مسجد قبا مین صبح کی اتنی مین ایک شخص آکر بولا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رات کو قرآن اوترا اور حکم ہوا کعبہ کیطرف
منہ کرنیکا لیس پہر گئے وہ لوگ نماز ہی مین کعبہ کیطرف اور پہلے منہ اونکی شام کیطرف تہی **ف** اس حدیث سی معلوم
ہوا کہ اسقدر عمل نماز کو فاسد نہین کرتا اور نماز مین کسی کا کلام سننا اور اوسپر عمل کرنا درست ہی **عن سعید بن المسیب**
انہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ان قدم المدینۃ ستۃ عشر شہرا نحو بیت المقدس ثم حولت القبلۃ قبل
بدر بشہرین **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد مدینہ مین
آنیکے سولہ مہینے تک بیت المقدس کیطرف پہر قبلہ بدل گیا دو مہینے اول جنگ بدر سی **عن نافع ان عمر بن الخطاب قال**
مابین المشرق والمغرب قبلۃ اذا توجہ قبل البیت **ترجمہ** حضرت عمر بن الخطاب رضی نے فرمایا کہ درمیان پورب اور پچہم کے قبلہ ہے
جب منہ کرے خانہ کعبہ کیطرف **ف** یہ اہل مدینہ کیواسطے ہے کیونکہ اونکا قبلہ جنوب کیطرف ہی اور یہ جو قید لگائی
کہ منہ کعبہ کیطرف کریں اس سی یہ غرض ہے کہ مشرق اور مغرب کے بیچ مین سمت شمالی بہی واقع ہے لیکن اوس طرف منہ کرنی
سے کعبہ کیطرف پیٹ ہوگی اس قول سی یہ بہی معلوم ہوا کہ جو لوگ اور ملکون مین واقع ہین جہان سی کعبہ نظر نہین آتا
اونکو عین کعبہ کیطرف توجہ کرنا ضرور نہین ہی بلکہ جہت کعبہ کافی ہی - معرفت قبلہ کی کئی طور سے ہو سکتی ہے ایک دیکہنے
کعبہ سے دوسرے دلیل عقلی قطعی سے تیسرے مسجد کی محرابون سی جو پہلی بنی ہون چوتہے آدمی کی کہنی سی پانچوین اپنی رای سی اجتہاد
کرنے سے بدلائل ظنیہ چہٹی تقلید سی اوس شخص کے جسنے قبلہ کو پہچانا ہو اجتہاد سی لیکن جب تک اول کی تین امور ملین
ترجیح ہے اور پانچوین کی طرف التفات نہ کرے اور جب چوتہا اور پانچوان امر ملے تو چہٹے کے طرف نہ جاوے اور صحیح
ہے کہ ہر نماز کے لیئے نیا اجتہاد ضرور نہین ہے مگر جب کوئی شبہ عارض ہو - سب سے سہل طریقہ قبلہ پہچاننے کا یہ ہے
کہ جن مسجدون کو اگلی لوگون نے بنایا ہے اونمین جاکر زوال کے وقت سایہ کو امتحان کرین کہ قبلہ سے کس جانب
پڑتا ہے اوسکو یاد رکہین اور جنگل مین آفتاب کی روشنی مین کہڑے ہوکر سایہ کو دیکہین اور اوس سے قبلہ کی سمت
پہچان لیوین اور مغرب اور عشا اور فجر مین طلوع اور غروب اور شفق کا لحاظ رکہین کہ قبلہ سے کس جانب ہوتا ہی
لیکن یہ اندازہ جب تک چلیگا کہ اون مسجدون سی بہت دور نہ گئے ہون مثلاً جب دس بارہ منزل وہان سی دور
ہوجاوین تو وہان کے مسجدون سی پہر اندازہ کرین (مصنف) **ماجاء فی مسجد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم** مسجد نبوی کی فضیلت کا بیان **عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی مسجدی**
ہذا خیر من الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک نماز پڑہنا میری مسجد مین بہتر ہے ہزار نمازون سی دوسرے مسجدون میں سوا
مسجد حرام کی **ف** یعنے خانہ کعبہ کے وہان ایک نماز مین لاکہہ نماز کا ثواب ہی امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا
عبد اللہ بن الزبیر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑہنا میری مسجد مین بہتر ہے ہزار

باب فضیلت مسجد نبوی

نمازون سی دوسری مسجدمین سوا مسجد حرام کے اور مسجد حرام مین ایک نماز پڑہنا بہتر ہے سو نمازون سی میری مسجد مین اور ابن ماجہ کی روایت مین ہی کہ مسجد حرام مین ایک نماز پڑہنا بہتر ہے لاکہہ نمازون سی دوسری مسجد مین اور بزار اور طبرانی نی ابوالدرداء سی روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑہنا مسجد حرام مین لاکہہ نماز کی برابر ہے اور ایک نماز میرے مسجد مین ایکہزار نماز کے برابر ہے اور بیت المقدس مین ایک نماز پانسو نماز کے برابر ہے

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ومنبری علی حوضی ترجمہ ابوسعید خدری سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی میرے گہر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہی جنت کے بغیچون سی اور منبر میرا میری حوض پر ہی **ف** دوسری روایت مین یہ ہی کہ میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہے جنت کی بغیچون مین سی مگر قبر آپ کی وہین ہے جہان آپکا گہر تہا یعنے حجرہ حضرت ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا کا اس حدیث کی معنون مین علما کا اختلاف ہی بعض نے اسکو ظاہر پر رکہا ہے اور بعض نی یہ کہا ہی کہ قیامت کے دن اس مقام پر بغیچہ ہوگا اور منبر میرا حوض کوثر پر رکہا جاویگا اور بعض نی کہا کہ اس حدیث سی تشبیہ منظور ہے یعنے جیسے روضہ جنت مین قلب کو راحت اور وسعت ہوگی ویسی ہی اسمقام مین مرد مومن کو خوشی اور راحت ہوتی ہے واللہ اعلم

عن عبد اللہ بن زید المازنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ترجمہ عبد اللہ بن زید سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا میرے گہر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہے جنت کے بغیچون مین سے **ف** امام اعظم سی کسی شخص نے پوچہا اگر کوئی حلف کرے کہ اگر مین جنت مین نماز نہ پڑہون تو زوجہ اوسکی طالق ہے وہ کیا کرے تو جواب دیا کہ روضہ شریف اور منبر شریف کی درمیان نماز پڑہ لیوے

ما جاء فی خروج النساء الی المساجد

عورتونکو مسجد جانیکا بیان

عن عبد اللہ بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مت منع کرو اللہ جل جلالہ کی لونڈیونکو مسجدون مین آنی سی **ف** ابن خزیمہ نی زیادہ کیا اکہ گہر اونکی بہتر ہین اونکی لیے عن بسر بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شہدت احداکن صلوة العشاء فلا تمس طیبا ترجمہ بسر بن سعید سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جب تم مین سی کوئی عورت عشا کی جماعت مین آوے تو خوشبو لگا کر نہ آوے

عن عاتکة بنت زید بن عمرو بن نفیل امرأة عمر بن الخطاب انہا کانت تستاذن عمر بن الخطاب الی المسجد فیسکت فتقول واللہ لاخرجن الا ان تمنعنی فلا یمنعہا ترجمہ حضرت عمر بن الخطاب رضی کی بی بی عاتکہ اجازت مانگتین تہین حضرت عمر سے مسجد جانیکے تو چپ ہو جاتی حضرت عمر پس کہتین عاتکہ مین تو قسم خدا کے جاؤن گی جب تک تم منع نکروگی تو نہین منع کرتے تہے حضرت عمر رضی اونکو **ف** بسبب فرمانی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ منع کرو اللہ کے لونڈیونکو

عورتون کو مسجد جانیکا بیان

اللہ کی مسجدون سی عن عائشة زوج النبي صلی اللہ علیہ وسلم انها قالت لو ادرك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء
لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل قال يحيى بن سعيد فقلت لعمرة او منع نساء بني اسرائيل
المسجد قالت نعم ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھتے جو اس زمانہ
عورتون نے نکالا ہے **ف م** خوشبو لگانا آرایش کرنا اچھی طرح ستر نہ کرنا منکرات مین جانا **ت**
البتہ روک دیتے اونکو مسجد مین جانے سے جیسے روک دی گئین تھین عورتین بنی اسرائیل کی کہا یحیی بن سعید
نے مینے پوچھا عمرہ سے کیا بنے اسرائیل کی عورتین روکی گئین تھین مسجدون سی کہا ہان **ف م** اس حدیث
سے بعض لوگون نے تمسک کیا ہے اس امر پر کہ عورتون کا مسجد مین جانا مکروہ ہے مگر یہ تمسک تام نہین
کیونکہ یہ قول حضرت عائشہ کا بر سبیل ظن ہی اور ایسا قول کسی حکم شرعی کو مفید نہین ہوسکتا ہان فضیلت
تو وہ تو اسی مین ہی کہ عورت اپنی گھر مین نماز پڑہے **الامر بالوضوء لمن مس القران** قرآن
چہونے کے واسطے باوضو ہونا ضرور ہے عن عبد الله بن ابي بكر بن حزم ان في الكتاب الذي كتب رسول الله
صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم الا يمس القران الا طاهر ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سی روایت
ہے کہ جو کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھی تھی عمرو بن حزم کیواسطے اوسمین یہ بہی تھا کہ قرآن نہ چہوئے مگر
جو شخص باوضو ہو کہا یحیے نے کہا مالک نے کوئی شخص کلام اللہ کو فیتہ پکڑکر یا تکیہ پر رکھکر نہ اوٹھاوے بغیر وضو
سے **ف م** اسیطرح غلاف اوسکا اور جلد اوسکی نہ چہوئے بغیر وضو کے اور یہی قول ہے شافعی کا مگر ابو حنیفہ
رح کے نزدیک جو چیز کلام اللہ سے الگ ہوسکے مثل غلاف یا فیتہ وغیرہ کے اوسکا بی وضو چہونا درست ہے
اور جلد کا بی وضو چہونا درست نہین ہے کہا مالک نے اگر فیتہ پکڑکر یا تکیہ پر رکھکر بے وضو اوٹھانا درست ہوتا
تو جلد کو بہی بی وضو چہونا درست ہوتا اور بے وضو چہونا کلام اللہ کا اسلیئے مکروہ ہے کہ اوسکے تعظیم ہے اور یہ
خلاف ہی نہ اسلیئے کہ اوٹھانیوالے کے ہاتہ مین کوئی نجاست ہو اور وہ مصحف مین لگ جاوے **ف م**
کیونکہ اگر اسلیئے مکروہ ہوتا تو جب ہاتہ صاف ہون تو چاہیئے کہ بے وضو چہونا درست ہوجاوے کہا مالک نے
احسن اسباب مین یہ آیت ہی لا یمسه الا المطهرون نہین چہوئین اوسکو مگر پاک لوگ اور یہ آیت قرینہ
اوس آیت کے جو عبس و تولے مین ہی كلا انها تذكرة فمن شاء ذكره في صحف مكرمة مرفوعة مطهرة بايدي سفرة
كرام بررة کلام اللہ ایک نصیحت ہی جسکا جی چاہے اوسکو قبول کرے بڑے عزت والی جلدون مین جو پاک ہین
بڑی بزرگ نیک پیغمبرون کے ہاتہ مین **الرخصة في قراة القران على غير وضوء** کلام اللہ
بے وضو پڑہنے کے اجازت عن محمد بن سيرين ان عمر بن الخطاب كان في قوم وهم يقرؤن القران فذهب لحاجته ثم
رجع وهو يقرأ القران فقال له رجل يا امير المؤمنين اتقرأ ولست على وضوء فقال عمر من افتاك بهذا امسيلمة

ترجمہ محمد بن سیرین سی روایت ہی کہ عمر بن الخطاب لوگون مین بیٹھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ رہے تھے پس گئی حاجت کو
اور پھر آنکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نی کہا آپ کلام اللہ پڑھتے ہین بغیر وضو کے حضرت عمر نے کہا تجھ سے کسنی کہا
کہ یہ منع ہے کیا مسیلمہ نے کہا **ف** یہ شخص تہا بنی حنیفہ سے پہلے مسیلمہ کذاب پر جو جھوٹا دعوی پیغمبری کا
کرتا تہا ایمان لایا تہا پہر توبہ کر کے مسلمان ہوا تہا اسیواسطے حضرت عمر نے یہ کہا کہ یہ فتوے تجھکو مسیلمہ نے دیا یعنے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے وضو کلام اللہ پڑہا کرتے تھے اونکا تو یہ فتوے نہین ہے شاید مسیلمہ کذاب کا ہو

ماجاء فی تحزیب القرآن کلام اللہ کا ورد مقرر کرنا **عن** عبد الرحمن بن عبد القاری ان عمر بن الخطاب

قال من فاته حزبه من الليل فقرأه حين تزول الشمس الى صلوة الظهر فانه لم يفته او كانه ادركه
ترجمہ عبد الرحمن بن عبد القاری سی روایت ہی کہ حضرت عمر رضہ نے فرمایا جس کسیکا ورد رات کا ناغہ ہو جاوے
اور وہ دوسرے دن زوال تک ظہر کے نماز تک پڑھ لیوے تو گویا فوت نہین ہوا بلکہ اوسنی پالیا **ف** ابن
عبد البر نے کہا کہ صحیح روایت ابن شہاب کی ہی اور اوسمین یہ ہی کہ جس کسیکا وظیفہ رات کو نہو سکے پہر وہ فجر
اور ظہر کے درمیان مین اوسکو پڑھ لیوے تو لکھا جاویگا کہ اوسنی رات کو پڑہا اور بعض اصحاب ابن شہاب نے اسکو
مرفوع کیا ہے (زرقانی) **عن** یحیی بن سعید انه قال كنت انا ومحمد بن يحيى بن حبان جالسين فدعا محمد
رجلا فقال اخبرني بالذي سمعت من ابيك فقال الرجل اخبرني ابي انه اتى زيد بن ثابت فقال له كيف ترى
في قراءة القرآن في سبع فقال زيد حسن ولأن اقرأه في نصف شهر او عشر احب الي وسلني لم ذلك قال فاني اسألك قال
زید لكي اتدبره واقف عليه **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی انہون نی کہا مین اور محمد بن یحیی بن حبان بیٹھے
ہوئے تھے سو محمد نی ایک شخص کو بلایا اور کہا مجھے جو اپنے باپ سی سنا ہے اوسکو بیان کرو اوس شخص نے کہا میرا باپ
گیا زید بن ثابت رضہ پاس اور اوسنی پوچھا کہ سات روز مین کلام اللہ تمام کرنا کیسا ہے بولے اچھا ہے مگر میرے
نزدیک پندرہ روز یا دس روز مین تمام کرنا بہتر ہے پوچھو مجھسے کیون کہا انہون نے مین پوچھتا ہون کیون زید
نے کہا تاکہ مین اوسکو سمجھتا جاؤن یاد رکھتا جاؤن **ف** اور یہ امر جلدی پڑھنے مین حاصل نہوگا فرمایا
اللہ تعالی نی لیدبروا آیاته تاکہ سوچین اوسکی آیتون کو اور فرمایا اللہ جل جلاله نے ورتل القرآن ترتیلا
آہستہ آہستہ پڑھ کلام اللہ کو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جس نی کلام اللہ کو تین دن سے کم مین
پڑہا وہ اوسکو نہ سمجھا اور فرمایا کہ نہ ختم کیا جاوے قرآن تین روز سے کم مین ۔ ہمارے مشائخ رحمہم اللہ کا عمل یہ ہے
کہ اگر فرصت اور فراغت اور بیفکری ہو تو سات روز مین کلام اللہ ختم کیا کرے ورنہ پندرہ روز مین بہتر ہے
ہمارا بھی عمل اسی پر ہے ہم پندرہ روز مین ایک ختم کیا کرتے ہین اور اس سی کم مین خوف رکھتے ہین بہوجانیکا
مگر یہہ حافظون کی واسطے ہے ناظرہ خوان کو اختیار ہے کہ جب تک جی لگے غور اور فکر اور شوق و ذوق

سے جتنا جی چاہے پڑہے **ماجاء فی القرآن** قرآن کے بیان مین عن عبدالرحمن بن عبدالقاری انہ قال
سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت هشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورة الفرقان علی غیر ما اقرأها وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم
هو الذی اقرأنیها فکدت ان اعجل علیه ثم امهلته حتی انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت یا رسول الله انی سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان علی غیر ما اقرأتنیها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارسله ثم
قال اقرأ فقرأ القراءة التی سمعته یقرأ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هکذا انزلت ثم قال
لی اقرأ فقرأتها فقال هکذا انزلت ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرأوا ما تیسر

ترجمہ عبدالرحمن بن عبدالقاری سی روایت ہی کہ مینے سنا عمر بن الخطاب رض سے کہتے تہے مینے ہشام بن حکیم بن
حزام کو پڑہتے سنا سورہ فرقان کو اور طرح سوا اوسطور کے جسطرح مین پڑہتا تہا اور مجہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے پڑہایا تہا اس سورہ کو قریب ہوا کہ مین جلدی کرکے اون پر غصہ نکالون لیکن مین چپ ہو رہا
یہانتک کہ وہ فارغ ہوئے نماز سے تب مینے اونہین کی چادر اونکی گلی مین ڈالکر لے آیا اونکو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم پاس اور کہا مینے یا رسول اللہ مینے انکو سورہ فرقان پڑہتے سنا اور طور پر خلاف اوسطور کے جسطرح آپنے
مجہے پڑہایا ہے تب فرمایا آپنے چہوڑ دو اونکو پہر فرمایا اون سے پڑہو تو پڑہا ہشام نے اوسی طور سے جسطرح
مینے اونکو پڑہتے ہوئے سنا تہا تب فرمایا آپنے اسیطرح اوتری ہی یہ سورت پہر فرمایا مجہہ سے پڑہو تو مینے
پڑہا اوسکو تب فرمایا آپنے اسیطرح اوترے ہے یہ سورت پہر ارشاد کیا آپنے کہ قرآن شریف اوترا ہے سات حرف
تو پڑہو جسطور سے آسان ہو **ف ہ** اس حدیث کی تفسیر مین محدثین کا بڑا اختلاف ہے قریب چالیس
قول کی انہین منقول ہین ابوجعفر نحوی نی کہا کہ یہ حدیث مشکلات مین سی ہی اسکا معنے معلوم نہین ہوتے
لیکن ان سب معنون مین دو قول صحیح ہین ایک یہ کہ قرآن شریف سات لغتون مین اوترا ہے جیسے لغت
حجاز اور بنی تمیم وغیرہ دوسرے یہ کہ سات لفظون کے ساتہ اوترا ہے لیکن معنے اون سبکے ایک ہین جیسے اقبل
وتعال وہلم وعجل واسرع ان سب الفاظ کے معنے ایک ہین یعنے (آ) مگر یہ اختیار نہین ہے کہ اپنے خواہش سے
ایک لفظ کی جگہہ دوسرا لفظ مرادف رکہہ لیوے بلکہ ضرور ہے سنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ بہی اوس زمانہ
مین تہا جب تک کلام اللہ جمع اور مرتب نہوا تہا اب جو جمع اور ترتیب حضرت عثمان رض کے عہد مین ہوئے اوسکا
خلاف نکرنا چاہیے بعض لوگون نے کہا کہ سات حرفون سے مراد سات قرائتین ہین قراء سبعہ کی انمین سی
ہر ایک قراءت کے طور پر پڑہنا کلام اللہ کا درست ہی لیکن یہ توجیہہ اہل علم کے نزدیک مقبول نہین ہی کیونکہ
اس سے لازم آتا ہے کہ سوا ان قرارات کی جو ائمہ راشدین سی الفاظ ثابت ہین وہ قرآن شریف مین داخل نہون
بلکہ صحیح وہ ہی جو طبری نی کہا ہے کہ یہ ساتون قراءتین ایک حرف مین داخل ہین (ملتقطا من الزرقانی)

عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الابل المعقلة ان
عاهد عليها امسكها وان اطلقها ذهبت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ حافظ قرآن کی مثال ایسی ہی جیسے اونٹ والی کی جب تک اونٹ کو بندھا رکھیگا وہ رہیگا جب چھوڑ دیگا
چلا جایگا ف ۔ اسیطرح حافظ قرآن جب تک قرآن پڑھتا رہیگا تو یاد رہیگا جب چھوڑ دیگا تو بھولجائیگا
ایک حدیث میں وارد ہی کہ فرمایا آپنے سب گناہ میرے امت کی مجھپر پیش کی گئی تو مینے کوئی گناہ اس سے بڑھکر
نہ دیکھا کہ کسی شخص کو ایک آیت یا سورت یاد تھی پھر وہ اوسکو بھلا دیوے ۔ ہمارے مشایخ کا یہ طریقہ ہی کہ جو مہینے میں
دو ختم کلام اللہ کے کیا کرتے ہین اور اس سے کم مین خوف رکھتے ہین بھولجانیکا عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان
الحارث بن هشام سال النبي صلى الله عليه وسلم كيف ياتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا ياتيني في مثل صلصلة
الجرس وهو اشده علي فيفصم عني وقد وعيت ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول
قالت عائشة ولقد رأيته ينزل عليه في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حارث بن ہشام نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسطرح
وحی آتی ہی آپ پر فرمایا آپنے کبھی آتی ہے جیسے گھنٹے کے آواز اور وہ نہایت سخت ہوتی ہی میری اوپر پھر جب موقوف
ہوجاتی ہی تو مین یاد کرلیتا ہون جو کہتا ہی فرشتہ اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل بنکر مجھسے باتین کرتا ہی تو مین
یاد کرلیتا ہون جو کہتا ہے حضرت ام المومنین عائشہ کہتی ہین کہ جب وحی اوترتی تھی آپ پر سخت جاڑے کی دن
موقوف ہوتی تھی تو پیشانی سی آپکی پسینا بہتا تھا ف ۔ وحی کی سختی سے اور شاید یہ پہلے قسم مین ہے
آواز مثل گھنٹہ کی ہوتی تھی سوا ان دو صورتون کی اور بھی وحی کی طریقہ تھی مثلا دل مین الہام ہونا خواب مین
دیکھنا بلا واسطہ شب معراج مین اللہ جل شانہ سے کلام کرنا فرشتے کو اپنی صورت اصلی پر دیکھنا اور اوسکا کلام سننا
جیسے کہ کہا ہی کہ وحی آپ پر چھیالیس قسم سے آتی ہی عن عروة بن الزبير انه قال نزلت عبس وتولى في عبد الله
بن ام مكتوم جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يقول يا محمد استدنيني وعند النبي صلى الله عليه وسلم رجل من عظماء
المشركين فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يعرض عنه ويقبل على الآخر ويقول يا ابا فلان هل ترى بما اقول باسا
فيقول لا والدماء ما ارى بما تقول باسا فانزلت عبس وتولى ان جاءه الاعمى ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے
کہا انہون نے عبس وتولی اوتری ہی عبد اللہ بن ام مکتوم مین وہ آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگے
اے محمد بتاؤ مجھکو کوئی جگہہ قریب اپنی تاکہ بیٹھون مین وہان اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسوقت
ایک شخص بیٹھا تھا بڑی آدمیون سے مشرکون کی (ابی بن خلف یا عتبہ بن ربیعہ) تو آپ توجہ نکرتی تھی عبد اللہ
کیطرف بلکہ متوجہ ہوتی تھی اوس شخص کیطرف اور کہتی تھی ای باپ فلان کی کیا مین جو کہتا ہون اوسمین کچھ

حرج ہی وہ کہتا تہا نہیں قسم ہے بتوں کی تمہاری کہنی مین کچھ حرج نہین ہے تب یہ آیتین اوتری عبس تولےٰ فم
یعنے ترش رو ہوا اور منہ پھیر لیا ان جاءہ الاعمیٰ اس سببسے کہ اندہا اوسکے پاس آیا وما یدریک لعلہ یزکی او یذکر
فتنفعہ الذکریٰ اور تمہین کیا معلوم ہے شاید وہ پاک ہوجاوے یا نصیحت قبول کرے اور اوسکے کام آوے اما من استغنیٰ
فانت لہ تصدیٰ جو شخص بی پروائی کرتا ہے (ابی ابن خلف) اوسی کا تو قصد کرتا ہی وما علیک الا یزکیٰ اور تیرے
اوپر کیا ہے اگر اوسکو ہدایت نہو واما من جاءک یسعیٰ وہو یخشیٰ فانت عنہ تلہیٰ اور جو تیرے پاس دوڑتا آتا ہی ڈرتا ہوا تو
تو اوسی غفلت کرتا ہے یعنی عبداللہ بن ام مکتوم ہی ان آیات سی اللہ جل جلالہ نے عتاب فرمایا اپنی رسول پر اسواسطے
کہ رسول نی اندہی کیطرف خیال نہ کیا جو صدق دل سے آیا تہا اور ہدایت کا رستہ ڈہونڈہتا تہا اور متوجہ ہوئے
ایک دنیا دار کیطرف جو دل سی طالب اور شایق ہدایت کا نہ تہا اگرچہ غرض رسول کی اسمین یہہ تہی کہ اندہی کی
ہدایت بعد اسکی بہی ممکن ہی اور دنیا دار کو اگر ہدایت ہوجاویگی تو اوسکی سببسے دین کی بڑی ترقی ہوگی مگر یہ غرض
پوری ہونیوالی نہتی اللہ جل جلالہ کو اس کا علم تہا اسلیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نوعی عتاب ہوا ابو یعلےٰ
نے انس ہی روایت کیا کہ بعد ان آیات اوترنے کے آپ عبداللہ کے بہت تعظیم کرتے اور ابن عباس کے روایت میں
ہے کہ جب اونکو آتی دیکہتے تو اپنے چادر اپنی بچھادیتے اونکے بیٹھنے کے لئے اور جب مدینہ سے آپ باہر جاتی تو اونکو
خلیفہ کرجاتی نماز پڑہانی کی لئی حضرت ام المومنین عایشہ رضہ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نی اس سورت مین عتاب
فرمایا اپنی نبی پر اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچھ چھپاتی تو یہ آیتین چھپاتے عن اسلم العدوی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کان یسیر فی بعض اسفارہ وعمر بن الخطاب یسیر معہ لیلا فسالہ عمر عن شئ فلم یجبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سالہ

فلم یجبہ ثم سالہ فلم یجبہ فقال عمر ثکلتک امک عمر نزرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات کل ذلک لا یجیبک

قال عمر فحرکت بعیری حتی کنت امام الناس وخشیت ان ینزل فی قرآن فما نشبت ان سمعت صارخا یصرخ

بی قال فقلت لقد خشیت ان یکون نزل فی قرآن قال فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ فقال لقد انزلت علی اللیلۃ سورۃ

لھی احب الی مما طلعت علیہ الشمس ثم قرأ انا فتحنا لک فتحا مبینا ترجمہ اسلم عدوی سی روایت ہی کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راتکو سفر مین سوار ہوا چل رہی تہی اور عمر بن الخطاب رضہ بہی اونکی ساتہ تہی پس حضرت
عمر رضہ نی ایک بات پوچھی آپ سی تو جواب نہ دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھی جب بہی جواب نہ دیا پھر پوچھی
جب بہی جواب ندیا اوسوقت حضرت عمر رضہ نی دلمین کہا کاش تو مرگیا ہوتا ای عمر تین بار تو نی گڑگڑا کر پوچھا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی اور کسی بار مین آپنی جواب ندیا عمر کہتے ہین کہ مینے اپنے اونٹ کو تیز کیا اور آگی بڑہ گیا
لیکن میرے دلمین یہ خوف تہا کہ شاید میری باب مین کلام اللہ اوتریگا تو تہوڑی دیر مین ٹہیرا تہا اتنی مین مینی
ایک پکارنیوالی کو سنا جو مجہکو پکارتا ہے اوسوقت مجہی اور زیادہ خوف ہوا اسبات کا کہ کلام اللہ میری بات مین

اونترا ہوگا سو آیا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور سلام کیا مینے تب آپنی (جواب دیکر) ارشاد فرمایا کہ رات کو میری اوپر ایک سورت ایسے اوترے ہے جو سارے دنیا کی چیزون سی مجھکو زیادہ محبوب ہے پھر پڑہا آپنی انا فتحنا لک فتحا مبینا **ف** ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خلق اس درجہ تہا کہ آپ ادنی ادنی لوگون سی باتین کرتی تہی اور اونکو جواب دیتی تہی حضرت عمر رض تو آپکے خاص رفیق اور مصاحب تہے لیکن اوسوقت آپنی اسی وجہ سی جواب دیا کہ سورت اوتر رہی تہی اور آپ اوسکی سنی مین مشغول تہی ایسی حالت مین جواب دینا ناممکن تہا پہر حضرت عمر رض آخر کیسے درجہ اور قدر و منزلت کی آدمی تہی لیکن بشر تہے لوازم بشریت سی پاک نہ تہی انہون نی یہ خیال کیا کہ شاید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی میری بات کو قابل جواب کی نہ سمجہا اسلیئے اعتنا نہ کی تو دل مین اونکے ایک خفیف سا ملال ہوا اسی باعث اونٹ اپنا بڑہا کر آگے نلے گئے مگر قوت ایمانیہ کے وجہ سے دلمین یہی خیال تہا کہ ایسا نہو کہ اللہ جل شانہ اس وسوسہ کے اوپر بہی مواخذہ کرکے میرے نسبت کچہ عتاب کلام اللہ مین اوتارے مگر جب سورہ انا فتحنا سنی تو اونکو تسکین ہوئی پریشانی دور ہوئی عن ابی سعید الخدری انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یخرج فیکم قوم یحقرون صلوتکم مع صلوتہم وصیامکم مع صیامہم واعمالکم مع اعمالہم یقراون القران ولا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ تنظر فی النصل فلا تری شیئا وتنظر فی القدح فلا تری شیئا وتنظر فی الریش فلا تری شیئا وتتماری فی الفوق **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی کہا کہ سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی نکلین گے تم مین سی کچہ لوگ جو حقیر جانین گے تمہارے نماز کو اپنے نماز کے مقابلہ مین اور تمہارے روزونکو اپنے روزون کے مقابلہ مین اور تمہارے اعمال کو اپنی اعمال کے مقابلہ مین پڑہین گے کلام اللہ کو اور نہ اوترے گا اونکے حلقونکے نیچے **ف** ۔ یعنے دلون تک نہ پہونچے گا اور تاثیر نکریگا **لغت** نکلجاوینگے دین سے جیسے نکلجاتا ہے تیر اوس جانور مین سی جوشکار کیا جاوی آر پار ہوکر صاف اگر پیکان کو دیکہے اوسمین بہی کچہ نپاوی اگر تیر کے لکڑیکو دیکہے اوسمین بہی کچہ نپاوے اگر پر کو دیکہے اوسمین بہی کچہ نپاوی اور سوفار مین شک ہو کہ کچہ لگا ہے یا نہین **ف** ۔ مطلب یہ ہے کہ ان لوگون کی مثال دین سی نکل جانیکے ایسی ہے جیسے تیر نہایت زور سے مارا جاوے اور وہ جانور کو الگ کرکے فی الفور آر پار صاف نکل جاوی تو اوس تیر مین کچہ نہین لگا رہتا نہ گوشت نہ خون ایسی ہے مثال ان لوگون کی یہ پیشین گوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خوارج کے باب مین تہی جنہون نے حضرت امیر المؤمنین علی رضہ سے مقابلہ کیا تہا ظاہر مین بہت دینداری کی باتین کرتے تہے نماز اور روزہ

اچہی طرح سی ادا کرتے تہے لیکن دل مین ایمان کا نور ذرا بہی نہ تہا عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر مکث علی سورۃ البقرۃ ثمانی سنین یتعلمہا **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عمر رض سورہ بقر آٹہہ برس تک سیکہتے رہے **ف** ۔ یہ غرض نہین ہی کہ اونکی قوت حافظہ مین فتور تہا بلکہ مطلب یہ ہے کہ سورہ بقر کے

فرائض اور احکام اور اوسکے متعلقات مین آٹھہ برس تک غور کرتے رہے اس اثر کو ابن سعد نی طبقات مین مسلسل
اخراج کیا ہے اور خطیب نے روایت کی کہ عبد اللہ بن عمر نے سیکھا سورہ بقر کو بارہ سال مین جب ختم ہوئی تو اونٹ
قربانی کیا **ماجاء فی سجود القرآن** سجدہائے تلاوت کی بیان مین ۔ سجدہ تلاوت سنت ہی یا مستحب اور حنفیہ کے
نزدیک واجب ہے **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ہریرۃ قرأ لہم اذا السماء انشقت فسجد فیہا فلما
انصرف اخبرہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجد فیہا **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن سی روایت ہی کہ ابو ہریرہ رضی
پڑہا سورہ اذا السماء انشقت کو تو سجدہ کیا اور جب فارغ ہوئی سجدہ سی بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
سجدہ کیا اسمین **عن** نافع مولی ابن عمر ان رجلا من اہل مصر اخبرہ ان عمر بن الخطاب قرأ سورۃ الحج فسجد فیہا سجدتین
ثم قال ان ہذہ السورۃ فضلت بسجدتین **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ ایک شخص نے مصر والون مین
سے خبر دی مجھکو کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نی سورہ حج کو پڑہا تو اوسمین دو سجدی کئی پہر فرمایا یہ سورت فضیلت
دی گئی ہے بسبب دو سجدون کی **عن** عبد اللہ بن دینار انہ قال رایت عبد اللہ بن عمر یسجد فی سورۃ الحج سجدتین
ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہی انہون نی دیکہا عبد اللہ بن عمر رض کو سورہ حج مین دو سجدی کرتے ہوئے
ف ۔ اور حدیث مرفوع بہی موجود ہے کہ سورۂ حج مین دو سجدی ہین باوجود ان دلائل کے حنفیہ کا یہ کہنا
کہ سورہ حج مین ایک سجدہ ہی قابل اعتبار نہین ہو سکتا **عن** الاعرج ان عمر بن الخطاب قرأ بالنجم اذا ہوی
فسجد فیہا ثم قام فقرأ بسورۃ اخری **ترجمہ** اعرج سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نی والنجم اذا ہوی پڑہکر
سجدہ کیا پہر سجدہ سی کہڑے ہوکر ایک اور سورت پڑہے **ف** ۔ طبرانی کی روایت مین ہی کہ وہ سورہ اذا زلزلت
تہی تاکہ رکوع بعد قراءت کے ہو جاوے یہ امر مستحب ہے (زرقانی) **عن** عروۃ بن الزبیر ان عمر بن الخطاب قرأ سجدۃ
وہو علی المنبر یوم الجمعۃ فنزل فسجد وسجد الناس معہ ثم قرأہا یوم الجمعۃ الاخری فتہیأ
الناس للسجود فقال عمر علی رسلکم ان اللہ لم یکتبہا علینا الا ان نشاء فلم یسجد ومنعہم ان یسجدوا **ترجمہ**
عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ حضرت عمر رض نے ایک آیت سجدہ کی منبر پر پڑہے جمعہ کے روز اور منبر پر سی اوترکر
سجدہ کیا تو لوگون نی بہی اونکے ساتہ سجدہ کیا پہر دوسرے جمعہ مین اوسکو پڑہا اور لوگ مستعد ہوئی سجدہ کو تب کہا
حضرت عمر رض نی اپنی حال پر رہو اللہ جل جلالہ نے سجدہ تلاوت کو ہمارا اوپر فرض نہین کیا ہے مگر جب ہم چاہین
تو سجدہ کرین پس سجدہ نہ کیا حضرت عمر رض نے اور منع کیا اونکو سجدہ کرنے سے **ف** ۔ اور کسی صحابی نی
اسکا انکار نہین کیا زرقانی نی کہا کہ اس سی اجماع ثابت ہوا صحابہ کا سجدہ کے واجب نہونے پر بخاری کے
روایت مین ہی کہ حضرت عمر رض نے یہ بہی فرمایا کہ جو شخص سجدہ کرے تو اوسنی اچہا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو
اوسپر کچہہ گناہ نہین ہے **کہا** مالک نے ہمارا عمل اسپر نہین ہی کہ اگر امام منبر پر آیت سجدہ کی پڑہے تو منبر سے اوترکر سجدہ

کہے **ف** امام شافعی نے کہا کہ ہماری نزدیک اس مین کچہ قباحت نہین ہے اور حنفیہ کا بہی یہی قول ہے
کیونکہ روایت کیا حاکم نی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی سورہ ص کو منبر پر پڑہا پہر منبر سے اوترکر سجدہ کیا اور لوگون نے
بہی آپکی ساتہ سجدہ کیا **کہا** یحیی نی کہا مالک نی ہماری نزدیک یہ حکم ہے کہ موکد سجدہ قرآن مین گیارہ ہین اونمین سے
مفصل مین کوئی نہین ہی **ف** یعنے مفصل کی سورتون مین کوئی سجدہ موکد اور ضروری نہین ہی ورنہ
اذا السماء انشقت مین سجدہ ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور سورہ والنجم مین سجدہ ہی جیسا کہ اوپر بیان ہوا **کہا** مالک نے
کسی شخصکو نچاہیے کہ بعد نماز فجر اور نماز عصر کے آیت سجدہ کی پڑہی اسلیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی منع کیا نماز سے
بعد صبح کی یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب اور منع کیا نماز سے بعد عصر کے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور سجدہ تلاوت بہی منجملہ
نماز کے ہے تو کسی شخصکو نہین چاہیئے کہ آیت سجدہ کی ان دونون وقتون مین پڑہے **ف** اور حنفیہ کے نزدیک آیت
سجدہ کے پڑہے مگر سجدہ نہ کرے بعد طلوع یا غروب کے کرلیوے **سوال** ہوا امام مالک سی کہ ایک شخص نے آیت سجدہ کی پڑہی اور ایک
عورت حائضہ نی سنا کیا وہ عورت بہی سجدہ کرے تو جواب دیا مالک نی کہ نہین مرد یا عورت دونون کو سجدہ جب درست ہے
کہ وہ دونو باوضو ہون **ف** ابن عبد البر نے اسپر اجماع ثابت کیا ہے لیکن بخاری نی روایت کیا ابن عمر سے کہ
وہ سجدہ کرتے تہے بغیر وضو کے اور معارض ہی اوسکے جو روایت کیا بیہقی نے باسناد صحیح ابن عمر سے کہ نہ سجدہ کری کوئی
شخص مگر جب طاہر ہو (زرقانی) **کہا** یحیے نے سوال ہوا امام مالک سی کہ ایک عورت نی آیت سجدہ کے پڑہے اور کسی مرد
نے اوسکو سنا کیا وہ مرد بہی سجدہ کرے عورت کی ساتہ جواب دیا نہین بلکہ سجدہ سننے والے پر جب واجب ہوتا ہے کہ
وہ سننے والی مقتدی ہون اوس شخص کا جو آیت سجدہ کے پڑہتا ہے اور یہ بات نہین ہے کہ جو شخص آیت سجدہ کی کسی سے
سنے اور وہ مقتدی نہو پڑہنے والیکا تو وہ سجدہ کرے **ف** اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سننے والی پر ہر حال
مین سجدہ واجب ہوتا ہے دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے زید بن اسلم سے کہ ایک لڑکے نے
آیت سجدہ کی پڑہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور انتظار کیا کہ حضرت سجدہ کرین لیکن آپنے سجدہ
نکیا تب اوس لڑکے نے پوچہا یا رسول اللہ کیا اسمین سجدہ نہین ہے بولے ہان لیکن تو اگر امام ہوتا تو ہم
سجدہ واجب ہوتا زرقانی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن رجال اوسکے ثقات ہین اور زید بن اسلم نے
عطاء بن یسار سے بہی ایسا ہی روایت کیا ہے (زرقانی)

ما جاء فی قرأة قل هو الله احد وتبارك الذي بيده الملك

قل ہو اللہ احد اور تبارک الذی کی فضیلت کا بیان

عن ابی سعید الخدری انه سمع رجلا يقرأ قل هو الله احد يرددها فلما اصبح جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له وكان
الرجل يتقالها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده انها لتعدل ثلث القرآن **ترجمہ**
ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ انہون نی سنا ایک شخصکو قل ہو اللہ احد بار بار پڑہتے ہوے تو جب صبح ہوئی آکی وہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا اون سے یہ امر اور ابو سعید اپنی دانست میں کم جانتے تھے اس سورت کو پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ سورت برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** اسوجہ سے کہ یہ سورت شامل ہے اعظم مقاصد اور اہم مطالب کو یعنے توحید اور اثبات صفات اور تنزیہ کو **عن** ابی هریرة یقول اقبلت مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فسمع رجلا یقرأ قل هو الله احد فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم وجبت فسالته ماذا یا رسول الله قال الجنة قال ابو هريرة فاردت ان اذهب الى الرجل فابشره ثم فرقت ان تفوتنی الغداء مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فآثرت الغداء ثم ذهبت الى الرجل فوجدته قد ذهب **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہتے تھے آیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سو سنا اپنی ایک شخصکو قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے فرمایا واجب ہوئی پوچھا مینے کیا چیز فرمایا جنت کہا ابوہریرہ نے مینے چاہا کہ اوس شخصکو جاکر خوشخبری دون لیکن مین ڈرا ایسا نہو کہ میرا صبح کا کہانا جاتا رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو مینے پہلے کہانا کہایا پہر گیا مین تو دیکہا کہ وہ شخص چلا گیا تہا **عن** حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن وان تبارك الذی بيده الملك تجادل عن صاحبها **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کی اور تبارک الذی بیدہ الملک لڑے گے اپنے پڑہنے والے کیطرف سے **ف** اصحاب سنن اور امام احمد نے اور حاکم نے روایت کیا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک سورت ہے کلام اللہ میں تیس آیتون کی شفاعت کی اوسنے ایک شخص کی یہانتک کہ بخشا گیا وہ اور روایت کیا ابن مردویہ اور طبرانی نے انس سے مرفوعا کہ ایک سورت نے جہگڑا کیا اپنے پڑہنے والے کی طرف سے یہانتک کہ داخل کرایا اوسکو جنت میں وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے اور عبد بن حمید اور طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس سے کہ اونہون نے کہا ایک شخص سے پڑہ تبارک الذی بیدہ الملک کیونکہ یہ سورت نجات دینے والی ہے قبر کے عذاب سے اور بحث کرنیوالی ہے اپنی رب کی پاس پڑہنے والیکی طرف سے یہ چاہے گی کہ اپنی پڑہنے والیکو عذاب نہو اور چہوٹ جاویگا اسکا پڑہنے والا اسکے باعث سے قبر کے عذاب سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین چاہتا ہون کہ یہ سورت ہر مسلمان کی دل مین ہو ایک روایت مین ہے کہ سورة تبارک الذی بیدہ الملک عذاب کی فرشتونکو روکیگی جب وہ قبر مین آوینگے سر اور پاؤن اور ہر طرف سے (زرقانی)

ماجاء فی ذكر الله تعالى

ذکر الٰہی کی فضیلت کا بیان **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير فی يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة ومحيت عنه مائة سيئة وكانت له حرزا من الشيطان يومه ذلك حتى يمسي ولم يات احد بافضل مما جاء به الا احد عمل اكثر من ذلك **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

ذکر الٰہی کی فضیلت کا بیان

علیہ وسلم نے جو شخص کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر ایک روز مین سو بار تو گویا
اوسنے دس غلام آزاد کیے اور سو نیکیان اوسکے لیے لکھے جاوین گے اور سو برائیان اوسکی میٹے جاوینگے اور وہ
اوسدن بہر شیطان کی شر سے بچا رہیگا یہانتک کہ شام ہو اور کوئی شخص اسسے بہتر عمل نہ لاویگا مگر جو اسسے
بہی زیادہ عمل کرے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ
حطت عنہ خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص نے کہا سبحان اللہ وبحمدہ ایکدن مین سو بار میٹی جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ ہوں مثل سمندر کے پہین کے
عن ابی ھریرۃ انہ قال من سبح دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین واکبر ثلثا وثلثین وحمد ثلثا وثلثین ختم المائۃ بلا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر غفرت ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا جو شخص
ہر نماز کے بعد سبحان اللہ کہے تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس ۳۳ بار اور ختم کرے سو کے عدد
کو لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر پر بخشے جاوینگے گناہ اوسکی اگرچہ ہوں
مثل سمندر کے پہین کے **ف** یہ حدیث مرفوعاً بہی بہت طرق سے مروی ہے ایک روایت مین گیارہ
گیارہ بار ہے اور ایک روایت مین دس دس بار ہے عن سعید بن المسیب قال فی الباقیات الصالحات انھا قول
العبد اللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا کہ
باقیات صالحات یہ کلمے ہین اللہ اکبر سبحان اللہ الحمد للہ لا الٰہ الا اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ عن ابی الدرداء انہ
قال الا اخبرکم بخیر اعمالکم لکم وارفعہا فی درجاتکم وازکاھا عند ملیککم وخیر لکم من اعطاء الذھب والورق
وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقہم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ
تعالیٰ ترجمہ ابو الدرداء نے کہا کیا مین تمکو نہ بتاؤن وہ کام جو تمہارے سب کامون سے بہتر ہے تمہارے لیے اور درجہ مین
سب سے زیادہ بلند ہے اور تمہارے مالک کی نزدیک سب کامون سے زیادہ عمدہ ہے اور بہتر ہے سونا اور چاندی خرچ
کرنے سے اور بہتر ہے اس سے کہ تم اپنے دشمن سی بھڑ کر اوسکی گردن مارو اور وہ تمہاری گردن ماری کہا صحابہ نے ہان بتاؤ
کہا انہون نی ذکر اللہ سبحانہ کا **ف** یہ سب کامون سی بڑہ کر ہے اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ
اور حاکم اور ابن عبد البر نے مرفوعاً روایت کیا ہے ابو الدرداء سے اور بیہقی نے ابن عمر سے (زرقانی ومحلی) عن ابی
عبد الرحمن معاذ بن جبل انہ قال ما عمل ابن ادم من عمل انجی لہ من عذاب اللہ من ذکر اللہ ترجمہ معاذ بن جبل
نے کہا آدمی نے کوئی عمل ایسا نہین کیا جو زیادہ نجات دینے والا ہو اوسکو اللہ کے عذاب سی سوا ذکر الٰہی کی **ف**
اس حدیث کو امام احمد اور ابن عبد البر اور بیہقی نے طرق متعددہ سے معاذ سے مرفوعاً روایت کیا ہے عن رفاعۃ بن
رافع انہ قال کنا یوما نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ من الرکعۃ وقال سمع اللہ

لمن حمدہ قال رجل وراءہ ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من المتکلم انفا قال الرجل انا یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رایت بضعۃ
وثلثین ملکا یبتدرونہا ایہم یکتبہن اول ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ ہم ایک روز نماز پڑھ رہے تھے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو جب سر اوٹھایا آپنے رکوع سے اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص بولا ربنا لک الحمد
حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ پس جب فارغ ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فرمایا کون شخص بولا تھا ابھی اوس شخص نے
کہا مین تھا یا رسول اللہ تب فرمایا آپنے مینے دیکھا کہ تیس کے اوپر کچھ فرشتے جلدی کر رہے تھے کہ کون پہلے لکھے اسکو ف
ہ کیونکہ اس کلمہ کا ثواب بہت بڑا تھا تو ہر فرشتہ حرص کرتا تھا اوسکے لکھنے پر **ماجاء فی الدعاء** دعا کے
بیان مین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی دعوۃ یدعو بہا فارید ان اختبئ دعوتی شفاعۃ لامتی فی الاخرۃ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کے لئے ایک دعا مقرر ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے اور
مین چاہتا ہون کہ اوس دعا کو اوٹھا رکھون اپنی امت کی شفاعت کے واسطے دن آخرت کے عن یحیی بن سعید انہ بلغہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فیقول اللہم فالق الاصباح وجاعل اللیل سکنا والشمس والقمر
حسبانا اقض عنی الدین واغننی من الفقر وامتعنی بسمعی وبصری وقوتی فی سبیلک
ترجمہ یحیی بن سعید کو پہنچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے پس فرماتے تھے اے اللہ پیدا کرنیوالے صبح کا اور رات کو
راحت بنانیوالا اور سورج اور چاند کو حساب سے چلانیوالا ادا کر تو قرض میرا اور غنی کر مجھکو محتاجی سے اور فائدہ دے مجھکو
میرے کان اور آنکھہ سے اور میری قوت سے اپنی راہ مین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقل احدکم اذا دعا
اللہم اغفر لی ان شئت اللہم ارحمنی ان شئت لیعزم المسألۃ فانہ لا مکرہ لہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے دعا کرے تو یون نہ کہے یا خدا بخش دے مجھکو اگر چاہے تو بلکہ یون کہے بخش دے
مجھکو اسلئے کہ اللہ جل جلالہ پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہے ف ہ تو وہ جو کام کرتا ہے اپنے اختیار اور مشیت اور رضا
سے کرتا ہے پھر یہ کہنا کہ بخش دے تو اگر چاہے تو اسمین ایک بے پروائی کا مضمون ہے بندہ کیطرف سے ایسا کلام جب وہ
اپنے مالک سے کچھ مانگے سزاوار نہین ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم ما لم یعجل فیقول قد
دعوت فلم یستجب لی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا قبول ہوتی ہے جب تک دعا
مانگنے والا جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے کہ مینے دعا کی سو دعا میرے قبول نہوئے ف ہ کیونکہ یہ کلمہ یاس کا ہے اور
ناامید کا اپنے مالک سے ناامید نہونا چاہیئے وہ اپنے غلامون کی مصلحت اور بہتری کو خوب جانتا ہے ایک حدیث مین آیا ہے
کہ پروردگار عالم کسے مومن کی دعا کو بیکار نہین کرتا یا دنیا مین قبول کرتا ہے یا آخرت کے لیئے رکھہ چھوڑتا ہے
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل

دعا کا بیان

الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ ومن یسألنی فاعطیہ ومن یستغفرنی فاغفر لہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوترتا ہے رب ہمارا ہر رات کو آسمان دنیا تک جب تہائی رات باقی رہتی ہے سو فرماتا ہے کون شخص ہے جو دعا کرے مجھ سے پس قبول کرون مین دعا اوسکی کون شخص ہے جو مانگے مجھ سے پس دون مین اوسکو کون شخص ہے جو بخشش چاہے مجھ سے سو بخشدون اوسکو **ف** یہ حدیث نہایت صحیح ہے ذہبی نے کہا کہ اس حدیث کو بائیس صحابیون نے روایت کیا ہے صابونی نے اپنے عقاید مین لکھا ہے کہ یہ حدیث باسانید صحیحہ ابو ہریرہ اور عبادہ بن الصامت اور جابر بن عبد اللہ اور علی بن ابیطالب اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو الدرداء اور ابن عباس اور عائشہ اور ام سلمہ وغیرہم سے مروی ہے اور ہمنے ان سب طریقون کو اپنی کتاب جسکا نام انتصار ہے جمع کیا ہے امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کتاب النزول مین اس حدیث کو ثابت کرکے خوب تفصیل کی ہے اور ٹرا رد کیا ہے جہمیہ اور معتزلہ پر جو ایسی حدیثون کی تاویل بعید کرکے اونکے معانی اور مطالب ظاہری کا انکار کرتے ہین صابونی نے اپنی عقاید مین لکھا ہے کہ اہل حدیث پروردگار عالم کا اوترنا ہر رات کو ثابت کرتے ہین بغیر تشبیہ اور تمثیل اور تکییف کے اور جاری کرتے ہین حدیث صحیح کو ظاہر پر بعض لوگون نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہی کہ اوسکا حکم اوترتا ہے یا رحمت اوسکی اوترتی ہے اور منسوب کیا ہے اس تاویل کو امام مالک کیطرف لیکن یہ تاویل بالکل لغو اور مردود ہے بچند وجوہ اول یہہ کہ نسبت اس قول کی امام مالک کیطرف غلط ہے بسند صحیح ایسی یہ تاویل ثابت نہین ہی دوسرے یہ کہ یہ حدیث بسند صحیح اس طرح سے بھی مروی ہے اذا اراد اللہ ان ینزل عن عرشہ نزل بذاتہ یعنے جب پروردگار عرش سے اوترنا چاہتا ہے تو اوترتا ہے اپنے ذات سے اب یہ تاویل چل نہین سکتے تیسرے یہ کہ اس حدیث کی بعض طرق مین ہے لا اسأل عن عبادی غیرے اور ظاہر ہے یہ امر کہ ایسا کلام امر اور رحمت کیطرف منسوب نہین ہوسکتا چوتھی یہ کہ دعا کا قبول کرنا گناہون کا بخش دینا جو مانگے سو دینا امر اور رحمت سے نہین ہوسکتا پانچوین یہ کہ اوسکے امر اور رحمت کا اوترنا اوپر سے دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ خداوند عالم اوپر ہے اور یہ تاویل کرنیوالا اس امر کا منکر ہے اسیواسطے اسحاق بن راہویہ نے ایک جہمی سے یہ پوچھا کہ اچھا امر اور رحمت کس شخص کے پاس سے اوترتے ہے حالانکہ تیرے نزدیک تو اوپر کوئی ہی نہین ہے چھٹے یہ کہ کئے طریقون مین یہ موجود ہے کہ یہ امر فجر کے وقت تک رہتا ہے پھر پروردگار چڑھ جاتا ہے ساتوین یہ کہ امر اور رحمت اوسکی اگر آسمان تک اوترکر رہ جاوے تو ہمارا اوسمین کیا فائدہ ہی بلکہ رحمت کو مرحوم تک پہونچنا چاہیئے آٹھوین یہ کہ امر اور رحمت اوسکی ہر وقت اوترا کرتے ہے اسوقت کی خصوصیت کیا ہے نوین یہ کہ امر اور رحمت کی تاویل سے بھی معنے صحیح نہین ہوسکتے اسلئے کہ امر اور رحمت کوئی جسم نہین ہے جو نزول کی لایق ہو پھر امر اور رحمت کی زبان نہین ہے جو بندون سے خطاب کرے یا ہاتہ نہین ہے جو پھیلاوے پھر تاویل در تاویل لازم ہوگی دسوین یہ کہ جب ذات کا اوترنا یا چڑھنا کسی آیت یا حدیث سے باطل ہوجاوے اوسوقت اس تاویل کی ضرورت ہی

نزول رب العزت کا بیان

ورنہ محض فضول ہی۔ بعضون نی یہ تاویل کی ہی کہ ایک فرشتہ اوترتا ہی اور یہ مضمون کہتا ہی مگر یہ تاویل پہلی تاویل سے بہی زیادہ پوچ ہے اسواسطے کہ فرشتہ یہ کہان کہہ سکتا ہی کہ مین اپنی بندون سی کچہ نہین چاہتا سوا اپنی یا جو مانگیگا سو دونگا دعا قبول کرونگا گناہ بخشونگا یہ امور تو سوای ذات الٰہی کے کسیکے امکان مین نہین ہین زیادہ تفصیل اس مقام کی یہان نہین ہوسکتے جسکا جی چاہے ہمارے کتاب انتہا فی الاستواء یا کتاب النزول ابن تیمیہ رح کی ملاحظہ کرے عن محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمي ان عايشة ام المؤمنين قالت كنت نايمة الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم ففقدته من الليل فلمسته بيدي فوضعت يدي على قدميه وهو ساجد يقول اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وبك منك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك ترجمہ محمد بن ابراہیم سے روایت ہی ام المؤمنین عایشہ رضی کہا مین سو رہی تہی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلو مین سو نہ پایا مینی اونکو پس چہوا مینے آپکو تو دیکہا مینے ہاتہ اپنا آپکی قدمون پر اور آپ سجدہ مین تہی فرماتی تہی پناہ مانگتا ہون مین تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری عفو کی تیرے عقاب سی اور تیری تجہہ سی مین تیری پوری تعریف کر نہین سکتا تو ایسا ہی جسطرح تو نے اپنے تعریف خود کی ہی ف ہ سبحان اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایسا ارشاد فرماوین اور لوگ یہ کہین کہ پروردگار کیسے اوترتاہے کیسے چڑہتاہے اوسکے ہاتہ کیونکر ہونگے اوسکے آنکہہ کیونکر ہوگی ان سب لوگون کا جواب دندان شکن یہی ہی کہ پروردگار اپنی ذات اور لوازم ذات کو تم سے زیادہ جانتاہے پہر جب وہ خود اپنی ذات کیواسطے ان امورات کو ثابت کرتاہے تو تمکو کیا خبط ہوگیا ہے کہ اوہام باطلہ لگاکر ان امورات سی اوسکو منزہ سمجہتے ہو عن طلحة بن عبيد الله بن كريز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال افضل الدعاء دعاء يوم عرفة وافضل ما قلت انا والنبيون من قبلي لا اله الا الله وحده لا شريك له ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا افضل دعاؤن مین دعا دن عرفہ کی ہی اور افضل اون سب کلمات مین جو مینے کہین اور اگلے پیغمبرون نی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہی عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم هذا الدعاء كما يعلمهم السورة من القران يقول اللهم اني اعوذ بك من عذاب جهنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا والممات ترجمہ عبد اللہ بن عباس سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سکہاتی تہی اونکو یہ دعا جیسے سکہاتی تہی اونکو ایک سورت قرآن کی فرماتی تہی ای اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیرے جہنم کے عذاب سی اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری دجال کی فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگے اور موت کے فتنہ سے ف ہ دجال کو مسیح اسلیئے کہتے ہین کہ وہ مسح کریگا تمام زمین پر یعنے سارے زمین پر پہریگا اور عیسے علیہ السلام کو بہی مسیح کہتے ہین اسواسطے کہ وہ جس بیمار یا روگی پر اپنا ہاتہ پہیرتے وہ اچہا ہوجاتا دجال کا فتنہ یہ ہی کہ وہ لوگونکو گمراہ کریگا

زندگی کا فتنہ بری صحبتین اور ملحدون کی باتین ہین جنسے آدمی کا دین بگڑ جاوے موت کا فتنہ وہانکی تکالیف اور عذاب ہین یا منکر نکیر کا سوال **عن** عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوۃ من جوف اللیل یقول اللہم لک الحمد انت نور السموٰت والارض ولک الحمد انت قیام السموٰت والارض ولک الحمد انت رب السموٰت والارض ومن فیہن انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقاءک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الٰہی لا الٰہ الا انت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتی نماز کو بیچ رات مین فرماتی یا اللہ تجھکو سزاوار ہی سب تعریف تو نور ہے آسمانون کا او زمینون کا **ف** یعنی تیری سبب سے آسمان اور زمین منور ہین یا تو پاک ہی ہر عیب سے (زرقانی) **ت** تجھے کو سب تعریف سزاوار ہے تو ہے قایم رکھنی والا ہے آسمانون اور زمین کا تجھی کو سب تعریف سزاوار ہی تو ہی پروردگار ہی آسمانون کا اور زمین کا اور اونکا جو آسمان اور زمین کی بیچ مین ہین تو حق ہی تیرا قول سچا ہی تیرا وعدہ حق ہے تجھسے ملنا حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہی ای پروردگار تیری حکم کا مین تابعدار ہوا اور تجھپر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف دلسی متوجہ ہوا اور تیری ہی مددسی مین لڑا کافرسی اور تجھی کو مینے حاکم بنایا جب اختلاف ہوا بخشدی میری اگلی اور پچھلے اور چھپے اور کہلے گناہ تو میرا معبود ہی تیری سوا کوئی سچا معبود نہین ہے **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ بن جابر بن عتیک انہ قال جاءنا عبد اللہ بن عمر فی بنی معٰویۃ وھی قریۃ من قری الانصار فقال ھل تدرون این صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسجدکم ھذا فقلت لہ نعم واشرت الی ناحیۃ منہ فقال ھل تدری ما الثلث التی دعا بھن فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت نعم قال فاخبرنی بھن فقلت دعا بان لا یظھر علیھم عدوا من غیرھم وان لا یھلکھم بالسنین فاعطیھما ودعا بان لا یجعل باسھم بینھم فمنعھا قال صدقت قال عبد اللہ بن عمر فلن یزال الھرج الی یوم القیمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضہ ہماری پاس آئی بنی معویہ مین اور وہ ایک گانون ہی انصار کے گانون مین سی تو پوچھا مجھسی تمکو معلوم ہے کسجگہہ پر نماز پڑھے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اس مسجد مین تمہاری مینی کہا ہان معلوم ہی اور ایک کونی کو مینے بتایا پھر پوچھا مجھسی تمکو معلوم ہے وہ تین دعائین کونسی ہین جو مانگین تہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مینے کہا ہان عبد اللہ بن عمر نی کہا بتا و مجھکو مینے کہا دعا کی آپنی اس امر کی کہ مسلمانون پر کوئی دشمن اونکی غیر قوم کا یعنے کافرون مین سے مسلط نہ کرے اور اونکو قحط سے ہلاک نکری تو یہ دونو دعائین قبول ہوگئین **ف** مطلب ان دعاؤن کا یہہ ہی کہ تمام مسلمان مغلوب نہوجاوین اور ایسا دشمن اون پر مسلط نہو جو بالکل اون کا استیصال کر دیوی اسیطرح ایسے قحط مین مبتلا نہون جس سی سب تباہ ہوجاوین **ف** تیسری دعا یہہ کی کہ

مسلمانون کی آپسمین کشت و خون اور جنگ ہو تو یہ دعا قبول ہوئی عبد اللہ بن عمر نے کہا سچ کہا تو نی پہر کہا کہ اب قیامت تک
فساد آپسمین چلا جاوی گا **ف** یہ پیشین گوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور دعائین سبھی ہوئین اب تک
مسلمانون پر کوئی ایسا دشمن غالب نہین ہوا جو بالکل سبکو تباہ کردیوی نہ ایسا قحط آیا البتہ آپسمین لڑائیان ہوا کین اور
قیامت تک ہوتی چلی جاوین گی عن زید بن اسلم انه كان يقول ما من داع يدعو الا كان بين احدى ثلث اما ان يستجاب
له واما ان يدخر له واما ان يكفر عنه ترجمہ زید بن اسلم سی روایت ہی وہ کہتی ہی جو شخص دعا کرتا ہی تو اسکی دعا
تین حال سی خالی نہین ہوتی یا قبول ہوجاتی ہے یا رکہہ چہوڑے جاتی ہے قیامت کی دن یا اسکی گناہون کا کفارہ
ہوجاتی ہے **ف** ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے ابو سعید سے مرفوعاً روایت کیا کہ دعا مسلمان کی رد نہین کیجاتی
جب تک گناہ یا قطع رحم کے لیئے دعا نہ کرے یا دنیا مین اوسکی دعا پوری ہوجاوے گی یا آخرت کی لیئے رکہی جاویگی یا اوسکے
گناہ مٹے جاوینگے (زرقانی) **العمل فی الدعاء** دعاکی ترکیب عن عبد الله بن دينار انه قال ان عبد الله
بن عمر راٰنا ادعو واشير باصبعين اصبع من كل يد فنهاني ترجمہ عبد اللہ بن دینار
سے روایت ہی کہ دیکہا مجہکو عبد اللہ بن عمر رضہ نے دعا کرتے ہوئے اور مین دو انگلیونسی اشارہ کرتا تہا ہر ایک ہاتہ کی ایک ایک
انگلی سے تو منع کیا مجہکو **ف** اسلیئے کہ یہ امر خلاف سنت ہے دعا مین سنت تو یہ ہے کہ دونو ہاتہون کو
پہیلا کر دعا کرے یا اگر اشارہ کرے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے تاکہ دلالت کرے توحید الہی پر (زرقانی) عن
يحيى بن سعيد ان سعيد بن المسيب كان يقول ان الرجل ليرفع بدعاء ولده من بعده وقال بيديه
نحو السماء فرفعهما ترجمہ سعید بن المسیب کہتے ہی بیشک آدمی کا درجہ بلند ہوجاتا ہے اوسکے لڑکے کے دعا کرنے سے بعد اوسکے
مرجانیکے اور اشارہ کیا اپنی ہاتہون سی آسمان کیطرف پہر اوٹہایا اونکو **ف** ابن عبد البر نے بسند صحیح روایت
کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کا درجہ بلند ہوگا جنت مین سو وہ کہیگا کس سبب سے
اے رب میرا درجہ بلند ہوا کہا جاویگا اوس سی تیرے لڑکے نے تیرے بعد دعا کی تیری لیئے ایک روایت مین ہی کہ تیری
لڑکے کے استغفار کے سبب سے تیرا درجہ بلند ہوا (زرقانی) عن عروة بن الزبير انه قال انما انزلت هذه الاية ولا
تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا في الدعاء ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ یہ آیت ولا تجہر بصلوتک
الآیۃ دعا مین اوتری ہی **ف** یعنے دعا نہ بہت پکار کر مانگو نہ آہستہ بلکہ درمیان مین مانگنا چاہیئے بعضون
نے کہا ہے نماز مین کلام اللہ نہ بہت آہستہ پڑہے نہ بہت پکار کر اسی مین یہ آیت اوتری ہے کہا یحیے نے سوال ہوا
امام مالک سی کہ نماز فرض مین دعا مانگنا کیسا ہے بولے کچہ حرج نہین ہے **ف** خواہ شروع نماز مین مانگی
یا بیچ مین یا آخر مین فرض مین یا نفل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے اندر بعد تکبیر تحریمہ کے اور کبہی رکوع
مین اور کبہی سجدہ مین اور کبہی جب رکوع سے سر اوٹہاتے اور کبہی بعد تشہد کے دعا مانگتے اور یہ دعا عام ہی خواہ

دعاکی ترکیب

دین کی کامون کی لئی ہو یا دنیا کی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ضرور ہے کہ یہ دعا مشابہ نہو آدمیون کی باہمی گفتگو کی الا
نماز فاسد ہوجاویگی (مجلے وزرقانی) عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فیقول اللھم انی اسالک فعل
الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین واذا اردت فی الناس فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے نیک کام کرنا اور بُری کامون کا چھوڑنا اور محبت غریبون
کے اور جب توکسی بلا کو لوگون مین اوتارنا چاہے تو مجھے اپنے پاس بلالے اوس بلا سے بچا کر عن مالک انہ بلغہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من داع یدعو الی ھدی الا کان لہ مثل اجر من اتبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا وما
من داع یدعو الی ضلالۃ الا کان علیہ مثل اوزارھم لا ینقص ذلک من اوزارھم شیئا
ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلاوے تو اوسکو مثل اوسکی ثواب
ملیگا جو اوسکے پیروی کرے کچھ کم نہوگا اوسکے ثواب سی ف ۔ یعنے پیروی کرنیوالی کا الگ پورا ثواب ہوگا
اور اوسکے برابر ہدایت کا راستہ بتانی والیکو بھی اجر ملیگا یہ نہوگا کہ پیروی کرنیوالیکا ثواب کم ہوکر اوسکو ملجاوے
ف اور جو شخص گمراہی کیطرف بلاوے اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا پیروی کرنیوالے پر ہوگا کچھ کم نہوگا پیروی
کرنیوالے کے گناہ سے عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر قال اللھم اجعلنی من ائمۃ المتقین ترجمہ امام مالک کو
پہونچا کہ عبداللہ بن عمر رض کہتے تھے یا اللہ مجھکو متقیون کا پیشوا بنانا ف ۔ یہ ترجمہ ہے اس آیت کا واجعلنا
للمتقین اماما اے پروردگار ہمکو پرہیزگارون کا امام بنانا تاکہ اونکی اعمال کا بھی ثواب ہاتہ آوے عن مالک انہ
بلغہ ان ابا الدرداء کان یقوم من جوف اللیل فیقول نامت العیون وغارت النجوم وانت الحی القیوم ترجمہ امام مالک کو
پہونچا کہ ابو الدرداء رض جب اوٹھتے بیچ راتکو کہتے تھے سوگئین آنکھین اور غائب ہوگئے تارے اور تو ہی پروردگار
زندہ ہی بیدار **النھی عن الصلوۃ بعد الصبح وبعد العصر** بعد صبح اور عصر کے نماز پڑھنے کی ممانعت

بعد صبح اور عصر کے نماز پڑھنے کی ممانعت

عن عبد اللہ الصنابحی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشمس تطلع ومعھا قرن الشیطان فاذا ارتفعت
فارقھا ثم اذا استوت قارنھا فاذا زالت فارقھا فاذا دنت للغروب قارنھا فاذا غربت فارقھا ونھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی تلک الساعات ترجمہ عبداللہ صنابحی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اوسکی نزدیک ہوتا ہے پھر جب بلند ہوجاتا ہے تو اوس سے
الگ ہوجاتا ہے پھر جب سر پر آجاتا ہے نزدیک ہوجاتا ہے پھر جب ڈھل جاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہے پھر جب ڈوبنے
لگتا ہی تو نزدیک ہوجاتا ہے پھر جب ڈوب جاتا ہے الگ ہوجاتا ہے اوس سے اور منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے ان ساعتون مین نماز پڑھنے سے عن عروۃ بن الزبیر انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا بدا حاجب
الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تغیب

ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب کنارہ آفتاب کا نکلے تو نماز مین توقف کرو
یہانتک کہ پورا آفتاب نکل آوی اور جب کنارہ آفتاب کا ڈوب جاوی تو توقف کرو نماز مین یہانتک کہ پورا آفتاب ڈوب جاوے

عن العلاء بن عبد الرحمن انہ قال دخلنا علی انس بن مالک بعد الظہر فقام یصلی العصر فلما فرغ من صلوتہ
ذکرنا تعجیل الصلوۃ او ذکرہا فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تلک صلوۃ المنافقین یجلس احدہم حتی اذا
اصفرت الشمس وکانت بین قرنی الشیطان او علی قرن الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیہا الا قلیلا
ترجمہ علاء بن عبد الرحمن سی روایت ہی کہ ہم گئے انس بن مالک رض پاس بعد ظہر کے تو کہڑی ہوئی وہ نماز عصر کیواسطے
پس جب فارغ ہوئے نماز سے بیان کیا ہمنے یا اہون نی نماز جلد پڑہنے کا حال تو کہا انس رض نی سنا مینے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نماز منافقون کی یہ ہی کہ بیہی رہتے ہین جب آفتاب زرد ہوجاتا ہے اور شیطان کے
سر کے دونو جانبون کے بیچ مین ہوتا ہے یا اونکے اوپر ہوتا ہے ف م اسطرح پر کہ شیطان غروب کے قریب آفتاب کے
سامنے جاکر کہڑا ہوتا ہے اور آفتاب اوسکے سر کے سامنے ہوتا ہے تاکہ مشرکین جب آفتاب کو سجدہ کرین تو وہ سجدہ
شیطان کے لیے ہوجاوے ت تو کہڑی ہو کر چار ٹہونگین لگا لیتا ہے اوسمین نہین یاد کرتا ہی اللہ کو مگر تہوڑا

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتحری احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبہا ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کوئی تم مین سی قصد کرکے نماز نہ پڑہے آفتاب کے
طلوع اور غروب کیوقت عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس
وعن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا نماز سے بعد عصر کے یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب اور بعد صبح کے یہانتک کہ نکل آوی آفتاب عن عبد اللہ بن عمر ان عمر
بن الخطاب کان یقول لا تحروا بصلوتکم طلوع الشمس ولا غروبہا فان الشیطان یطلع قرناہ مع طلوع الشمس ویغربان
مع غروبہا وکان یضرب الناس علی تلک الصلوۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
فرماتی تہی قصد نہ کرو نماز کا آفتاب کی طلوع اور غروب کی وقت کیونکہ شیطان کی دو جانب سر کے ساتہ نکلتے ہین
آفتاب کے اور ساتہ ہی ڈوبتی ہین اور عمر رضی اللہ عنہ مارتی تہی لوگونکو اسوقت نماز پڑہنے پر عن السائب
بن یزید انہ رای عمر بن الخطاب یضرب المنکدر فی الصلوۃ بعد العصر ترجمہ سائب بن یزید نے دیکہا حضرت
عمر کو مارتی تہی منکدر کو اسلیئے کہ اہون نی نماز پڑہی تہے بعد عصر کے **کتاب الجنایز** کتاب جنازون کے
احکام مین **غسل المیت** مردہ کو غسل دینی کا بیان عن محمد الباقر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل
فی قمیص ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غسل دیئے گئے ایک قمیص مین ف م
جو قمیص آپ پہنے ہوئے تہے اوسی مین غسل دیئے گئے یہ حکم خاص ہے آپ سی جب لوگون نی ارادہ آپکے کپڑے اوتارنیکا

کیا تو ایک آواز سنی کہ قمیص آپ کا مت اوتارو بلکہ اوسیطرح غسل دو اور لوگون کا حکم یہ ہے کہ غسل کی وقت اونکے کپڑے اوتاری جاوین اور ستر کسی کپڑے سے ڈھانپ یا جاوے عن ام عطیۃ الانصاریۃ انھا قالت دخل علینا رسول الله صلی الله علیہ وسلم حین توفیت ابنتہ فقال اغسلنہا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنني قالت فلما فرغنا اذناہ فاعطانا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ یعنی بحقوہ ازارہ **ترجمہ** ام عطیہ انصاریہ سی روایت ہی کہ جب رسول الله صلے الله علیہ وسلم کے صاحبزادی کی انتقال کیا تو آئے ہمارے پاس رسول الله صلے الله علیہ وسلم اور کہا غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار پانی اور بیری کی پتی سی اور اخیر مین کافور بھی شریک کرو اور جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھے اطلاع دو کہا ام عطیہ نی جب غسل سی ہم فارغ ہوئی تو آپکو خبر دی آپنی اپنا تہبند دیا اور کہا کہ یہ اونکی بدن پر لپیٹ دو عن عبد الله بن ابی بکر ان اسماء بنت عمیس امرأۃ ابی بکر الصدیق غسلت ابا بکر الصدیق حین توفی ثم خرجت فسالت من حضرہا من المہاجرین فقالت انی صائمۃ وان ہذا یوم شدید البرد فہل علی من غسل فقالوا لا **ترجمہ** عبد الله بن ابی بکر سے روایت ہی کہ اسماء بنت عمیس نے اپنی شوہر ابو بکر صدیق رض کو غسل دیا جب انکی وفات ہوئی پھر نکلکر مہاجرین سی پوچھا کہ مین روزے سی ہون اور آج سردی بہت ہی کیا مجھپر بھی غسل لازم ہے بولے نہین **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ میت کو غسل دینے کے بعد غسال پر غسل لازم نہین آتا بلکہ مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زوجہ اپنی زوج کو غسل دی سکتی ہے اور اسیطرح زوج اپنی زوجہ کو کیونکہ حضرت علی رض نے غسل دیا فاطمہ رض کو اور آنحضرت صلے الله علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ رض سے فرمایا کہ اگر مر جاوے تو میری سامنے تو تجھے غسل دونگا امام اعظم نے دوسری صورت مین خلاف کیا یعنی زوج کو درست نہین کہ زوجہ کو غسل دیوے اور ام عطیہ کے حدیث سے استدلال کیا کیونکہ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم نی اپنی صاحبزادی کی غسل کا عورتون کو حکم دیا اور اونکے زوج کو اجازت نہ دی مگر یہہ استدلال صحیح نہین ہے اسلیئے کہ اوس سے ممانعت بھی ثابت نہین ہوتی نہ اجازت اور احتمال ہے کہ شوہر اونکے اوسوقت موجود نہون یا عورتون کو غسل دینا اولے ہو شوہر کے غسل دینی سے (زرقانی) **کہا** امام مالک نی کہ مینے سنا اہل علم سے کہتے تھے جب عورت مرجاوے اور وہان پر عورتین نہون جو اوسکو غسل دین اور نہ کوئی اوسکا محرم ہو نہ شوہر ہو تو اوسکو تیمم کرایا جاوے اوسکے منہ اور کفین پر خاک سی **کہا** امام مالک نی اسیطرح اگر مرد مر جاوے اور وہان پر سوائی عورتون کے مرد کوئی نہو تو اوسکو تیمم کرا دین **کہا** امام مالک نی ہماری نزدیک غسل میت کی کوئی حد مقرر نہین ہے بلکہ جب تک خوب پاکی ہو دہونا چاہیئے

ما جاء فی کفن المیت
مردے کو کفن پہنانیکا بیان

عن عائشۃ زوج النبی صلی الله علیہ وسلم ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم کفن فی ثلثۃ اثواب بیض سحولیۃ لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ

مردے کو کفن پہنانے کا بیان

ترجمہ ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑونمین جو سحول کے بنے ہوئے تھے نہ اون مین قمیص تھا نہ عمامہ **ف** سحول ایک بستی کا نام ہے ملک یمن مین - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے لیے بہتر ہے اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو اور اومی مین کفن دیا کرو اپنے مردون کو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تین کپڑون سے زیادہ کپڑے کفن مین شریک کرنا مکروہ ہے علے الخصوص عمامہ جسکو متاخرین حنفیہ اور مالکیہ نے تجویز کیا ہے یہ بالکل بدعت ہی عن یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثۃ اثواب بیض سحولیۃ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑونمین جو سحول کی بنے ہوئے تھے عن یحیی بن سعید انہ قال بلغنی ان ابا بکر الصدیق قال لعایشۃ وھو مریض فی کم کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فی ثلثۃ اثواب بیض سحولیۃ فقال ابو بکر الصدیق خذوا ھذا الثوب علیہ قد اصابہ مشق او زعفران فاغسلوہ ثم کفنونی فیہ مع ثوبین اخرین فقالت عایشۃ وما ھذا فقال ابو بکر الحی احوج الی الجدید من المیت وانما ھذا للمھلۃ ترجمہ یحیی ابن سعید نے کہا مجھے پہنچا کہ ابو بکر صدیق رضہ نے حضرت عایشہ سے کہا اپنے بیماری مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑون مین کفن دیے گئے ہتے کہا عایشہ رضہ نے سفید تین کپڑونمین سحول کے تب ابو بکر صدیق نے کہا کہ یہ کپڑا جو مین پہنے ہون اوسمین گیرو یا زعفران لگا ہوا تھا اوسکو دہو کر اور دو کپڑے لیکر مجھے کفن دیدینا حضرت عایشہ بولین یہ کیا بات ہے (کیا اور کپڑے نہین ہین) ابو بکر بولے کہ مردے سے زیادہ زندے کو کپڑے کے حاجت ہے کفن تو پیپ اور خون کے لیے ہے **ف** یعنے زندہ کو کپڑے کی زیادہ ضرورت ہے مردے کو کچہ آرایش مقصود نہین کیسا ہی عمدہ کفن ہوگا پیپ اور خون مین ملکر خاک مین مل جاویگا عن عمرو بن العاص انہ قال المیت یقمص ویوزر ویلف بالثوب الثالث فان لم یکن الا ثوب واحد کفن فیہ ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ مردہ قمیص پہنایا جاوے اور تہ بند پہنا جاوے پہر تیسرے کپڑے مین لپیٹ دیا جاوی اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسی مین کفن دیا جاوے

المشی امام الجنازۃ

جنازہ کے آگے چلنے کا بیان عن ابن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر الصدیق وعمر کانوا یمشون امام الجنازۃ والخلفاء ھلم جرا وعبد اللہ بن عمر ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور تمام خلفا آگے جنازے کے چلتے تھے اور عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** معارض ہی اسکی جو روایت کیا عبد الرزاق نے طاوس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تا دم وفات جنازہ کے پیچھے چلتے رہے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علی رضہ جنازہ کے پیچھے چلتے تھے (محلے عن ربیعۃ بن عبد اللہ بن الھدیر انہ اخبرہ انہ رای عمر بن الخطاب یقدم الناس امام الجنازۃ

مشی امام الجنازہ (حاشیہ)

فی جنازۃ زینب بنت جحش **ترجمہ** ربیعہ بن عبد اللہ بن الهدیر سے روایت ہی انہوں نی دیکہا حضرت عمر رضؓ کو آگے
چلتے ہیے زینب بنت جحش کی جنازہ مین **عن** ھشام بن عروۃ انہ قال ما رایت ابی فی جنازۃ قط الا امامہا قال
ثم یاتی البقیع فیجلس حتی یمروا علیہ **ترجمہ** ہشام بن عروہ سی روایت ہی کہ مین اپنی باپ عروہ کو ہمیشہ جنازہ کے
آگے چلتے دیکہا یہان تک کہ وہ بقیع مین آجاتے اور بیٹھے رہتے یہا تک کہ جنازہ آکر گذر جاتا **عن** ابن شہاب انہ
قال المشی خلف الجنازۃ من خطاء السنۃ **ترجمہ** ابن شہاب نی کہا جنازہ کے پیچھے چلنا خطا ہے یعنے خلاف
سنت ہے **ف** یہ کیونکر مسلم ہوگا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضؓ سے اسکا خلاف ثابت ہے

النھی ان تتبع الجنازۃ بنار جنازے کے پیچھے آگ لیجانیکی ممانعت

عن اسماء بنت ابی بکر انہا قالت لاھلھا اجمروا ثیابی اذا مت ثم حنطونی ولا تذروا علی کفنی حناطا ولا تتبعونی
ترجمہ اسماء بنت ابی بکر نے کہا اپنے گہر والون سے جب مین مرجاؤن تو میرے کپڑونکو خوشبو سے بسانا پہر میرے
بدن پر خوشبو لگانا لیکن میرے کفن پر نہ چہڑکنا اور میرے جنازہ کے ساتہ آگ نہ رکہنا **عن** ابی ھریرۃ انہ
نھی ان یتبع بعد موتہ بنار **ترجمہ** ابوہریرہ نے منع کیا اونکی جنازہ کے ساتہ آگ رکہی جاوے کہا
یحیی نے امام مالک بہی برا جانتے تہے اس فعل کو

التکبیر علی الجنائز جنازہ کی تکبیرات کا بیان

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی للناس فی الیوم الذی مات فیہ وخرج بہم الی المصلے
فصف بہم وکبر اربع تکبیرات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جسدن نجاشی (بادشاہ حبش کا) انتقال ہوا اوسی
روز آپنے لوگونکو خبر دے اوسکے موت کی اور نکلے مصلے کو اور صف کہڑے کرکے نماز پڑہے جنازہ کی اور چار تکبیرین
کہین **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کی میت غایب پر درست ہی اور یہی قول ہے شافعی
اور احمد اور اکثر سلف کا **عن** ابی امامۃ بن سھل بن حنیف ان مسکینۃ مرضت فاخبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بمرضہا قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المساکین ویسال عنہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ماتت فاذنونی
بہا فخرج بجنازتہا لیلا فکرھوا ان یوقظوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بالذی کان من شانہا فقال الم آمر کم ان توذنونی بہا
فقالوا یا رسول اللہ کرھنا ان نخرجک لیلا ونوقظک فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حتی صف بالناس علی قبرھا وکبر اربع تکبیرات **ترجمہ** ابوامامہ سی روایت ہی کہ ایک عورت مسکین بیمار ہوئی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور آپکو اوسکے خبر ہوئے اور آپکا قاعدہ یہ تہا کہ بیمار پرسی کرتے تہے
مسکینون کی اور اونکا حال پوچہتے تہے سو فرمایا آپنے جب مرجاوے یہ عورت تو مجہے خبر کرنا سو راتکو اوسکا جنازہ
نکلا اور صحابہ نی ناپسند کیا کہ جگاوین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب صبح ہوئے تو اوسکے کیفیت معلوم ہوئی

جنازہ کے ساتھ آگ لیجانیکی ممانعت

جنازے کی تکبیرات کا بیان

فرمایا آپ نے میں نے تو تم سے کہدیا تہا کہ مجھے خبر کر دینا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہمکو آپکا جگانا اور راتکو باہر نکالنا ناگوار ہوا سو نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صف باندہی اوسکی قبر پر اور چار تکبیریں کہیں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ دوبارہ نماز جنازہ کی پڑہنا قبر پر درست ہے جمہور علما کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں وہ کہتے ہیں کہ یہہ امر خاص تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے امام احمد رح نے کہا کہ قبر پر نماز جنازہ پڑہنا چہہ طریقوں سے ثابت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ابن عبد البر نے کہا ان طریقوں سے وہ سب طریقے حسن ہیں (زرقانی) **عن** مالک انہ سال ابن شہاب عن الرجل یدرک بعض التکبیر علی الجنازة ویفوتہ بعضہ قال یقضی ما فاتہ من ذلک **ترجمہ** امام مالک نے پوچہا ابن شہاب سے کہ جس شخص کو بعض تکبیریں جنازہ کی ملیں اور بعض نہ ملیں وہ کیا کرے کہا جسقدر نہ ملیں اونکی قضا کر لیوے

مایقول المصلی علی الجنازة جنازہ کی دعا کا بیان

عن ابی سعید المقبری انہ سال ابا ہریرة کیف تصلی علی الجنازة فقال ابو ہریرة انا لعمر اللہ اخبرک اتبعہا من اہلہا فاذا وضعت کبرت وحمدت اللہ وصلیت علی نبیہ ثم اقول اللہم عبدک وابن عبدک وابن امتک کان یشہد ان لا الہ الا انت وان محمدا عبدک ورسولک وانت اعلم بہ اللہم ان کان محسنا فزد فی احسانہ وان کان مسیئا فتجاوز عن سیأتہ اللہم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ **ترجمہ** ابو سعید مقبری نے پوچہا ابو ہریرہ سے کسطرح تم نماز پڑہتے ہو جنازہ کی کہا ابو ہریرہ نے قسم ہے اللہ جل جلالہ کے بقا کی میں تمہیں خبر دونگا میں جنازہ کی ساتہ ہوتا ہوں اوسکے گہر سے پہر جب رکہا جاتا ہے تو میں تکبیر کہکر اللہ کی تعریف کرتا ہوں اور پیغمبر پر اوسکے درود بہیجتا ہوں پہر کہتا ہوں یا اللہ تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا اسبات کی گواہی دیتا تہا کہ کوئے معبود سچا سوا تیرے نہیں ہے اور بیشک محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہیں اور تو اوسکا حال خوب جانتا ہے اے پروردگار اگر وہ نیک ہو تو زیادہ کر اجر اوسکا اور جو گنہ گار ہو تو درگذر کر اوسکے گناہوں سے اے پروردگار مت محروم کر ہمکو اوسکے ثواب سے **ف** یعنے اوسکے جنازہ پر نماز پڑہنے کی ثواب سے یا اوسکے موت پر صبر کرنیکے ثواب سے **ف** اور مت فتنہ میں ڈال ہمکو بعد اوسکے **عن** سعید بن المسیب یقول صلیت وراء ابی ہریرة علی صبی لم یعمل خطیئة قط فسمعتہ یقول اللہم اعذہ من عذاب القبر **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے ہیں نماز پڑہے میں نے ابو ہریرہ کی پیچہے ایک لڑکے پر جو بیگناہ تہا تو سنا میں نے اونسے کہتے تہے اے اللہ بچا اوسکو قبر کے عذاب سے **ف** قبر کے عذاب سے مراد وحشت اور تنہائی کی مصیبت ہے نہ وہ عذاب جو بڑونکو ہوتا ہے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یقرا فی الصلوة علی الجنازة **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر قرآن نہیں پڑہتے تہے جنازہ کی نماز میں **ف** یعنے سورہ فاتحہ نہیں پڑہتے تہے یہے قول ہے ابو حنیفہ اور مالک کا اور بخاری نے روایت کیا کہ ابن عباس نے سورہ فاتحہ پڑہے جنازہ کے نماز میں اور کہا میں نے اسلیئے پڑہا تا کہ تمکو معلوم ہو کہ یہ سنت ہے اور یہے

جنازہ کی دعا کا بیان

قول ہی شافعی اور احمد کا **الصلوۃ علی الجنایز بعد الصبح وبعد العصر** نماز جنازے کی بعد نماز صبح اور نماز عصر کے پڑھنے کا بیان **عن** محمد بن ابی حرملۃ مولی عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب ان زینب بنت ابی سلمۃ توفیت وطارق امیر المدینۃ فاتی بجنازتہا بعد صلوۃ الصبح فوضعت بالبقیع قال وکان طارق یغلس بالصبح قال ابن ابی حرملۃ فسمعت عبد اللہ بن عمر یقول لاھلہا اما ان تصلوا علی جنازتکم الآن واما ان تترکوھا حتی ترتفع الشمس **ترجمہ** محمد بن ابی حرملہ سی روایت ہی کہ زینب بنت ابی سلمہ (حضرت ام المومنین ام سلمہ کے بیٹے پہلے خاوند سے) مرگئین اور اوس زمانہ مین طارق حاکم تہی مدینہ کے تو لایا گیا جنازہ اونکا بعد نماز صبح کے اور رکہا گیا بقیع مین اور طارق نماز پڑہا کرتے تہے صبح کی اندہیرے مین ابن ابی حرملہ نے کہا مینے عبد اللہ بن عمر سے سُنا وہ کہتے تہے زینب کے لوگون سے یا تو تم جنازہ کی نماز اب پڑہ لو **ف** اندہیری مین قبل روشنی کے **ت** یا رہنے دو یہانتک کہ آفتاب بلند ہوجاوے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر قال یصلی علی الجنازۃ بعد العصر وبعد الصبح اذا صلیتا لوقتہما **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا نماز جنازہ کی پڑہے جاوے بعد عصر کے اور بعد صبح کے جب یہ دونو نمازین اپنی وقت مین پڑہین جاوین **ف** یعنے صبح اندہیرے مین پڑہی جاوے اور عصر قبل زرد ہونے آفتاب کے **الصلوۃ علی الجنایز فی المسجد** مسجد مین نماز جنازہ پڑہنے کا بیان **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا امرت ان یمر علیہا بسعد بن ابی وقاص فی المسجد حین مات لتدعو لہ فانکر ذلک الناس علیہا فقالت عایشۃ ما اسرع الناس ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علی سہیل بن بیضاء الا فی المسجد **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض نے حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد مین سے ہوکر اونکے حجرہ پر سے جاوے تاکہ مین دعا کرون اونکے لیے سو لوگون نے اسپر اعتراض کیا تب کہا آپنے کیا جلدی لوگ بہول گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر نماز نہین پڑہے مگر مسجد مین **ف** جمہور علما کے نزدیک نماز جنازہ کی مسجد مین درست ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال صلی علی عمر بن الخطاب فی المسجد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر رض پر نماز پڑہے گئے مسجد مین **ف** ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ عمر رض نے نماز پڑہے ابو بکر پر مسجد مین اور صہیب نے نماز پڑہے عمر رض پر مسجد مین اور جنازہ منبر کے سامنے رکہا گیا ابن عبد البر نے کہا کہ یہ فعل صحابہ کے حضور مین واقع ہوا اور کسی نی اسکا انکار نہین کیا اس سے اجماع سکوتی نکل آیا **جامع الصلوۃ علی الجنایز** نماز جنازہ کی احکام **عن** مالک انہ بلغہ ان عثمان بن عفان وعبد اللہ بن عمر وابا ھریرۃ کانوا یصلون علی الجنایز بالمدینۃ الرجال والنساء فیجعلون الرجال مما یلی الامام والنساء مما یلی القبلۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عثمان بن عفان اور عبد اللہ بن عمر نماز پڑہتے تہی عورتون

مسجد مین نماز جنازہ پڑہنے کا بیان

نماز جنازہ کی احکام

اور مردون پر ایک ہی بار مین تو مردون کو امام کے نزدیک رکہتی ہی اور عورتونکو قبلہ کے نزدیک عن نافع ان
عبداللہ بن عمر کان اذا صلی علی الجنائز یسلم حتی یسمع من یلیہ ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر
جب نماز پڑہ چکتے تہے جنازہ کی سلام پہیرتے تہے (پکارکر) یہانتک کہ اونکی نزدیک جو لوگ ہوتی تہی وہ سن لیتے
تہے عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول لا یصلی الرجل علی الجنازۃ الا وہو طاہر ترجمہ نافع سے روایت ہی
عبداللہ بن عمر کہتے تہے جنازہ کے نماز بغیر وضو کے کوئی نہ پڑہے کہا یحیٰی نے سنا مینے مالک سی کہتی تہی مین نے
کسی اہل علم کو نہین دیکہا جو ولد الزنا یا اوسکے مان پر نماز جنازہ پڑہنے کو منع کرتا ہو **ف** ۔ امام محمد نے کہا
سب اہل قبلہ پر نماز پڑہی جاوی اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا لیکن جو شخص خود کشی کرے اوسپر نماز نہ پڑہین
ابو یوسف کے نزدیک اور ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک پڑہین (محلی)

ماجاء فی دفن المیت

مردہ کے دفن کے بیان مین عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی یوم الاثنین ودفن یوم
الثلثاء وصلی علیہ الناس افذاذا لا یومہم احد فقال ناس یدفن عند المنبر وقال اخرون یدفن بالبقیع فجاء
ابوبکر الصدیق فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما دفن نبی قط الا فی مکانہ الذی توفی فیہ فحفر لہ
فیہ فلما کان عند غسلہ اراد وانزع قمیصہ فسمعوا صوتا یقول لا تنزعوا القمیص وغسل
وہو علیہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات کی دوشنبہ کے
روز اور دفن کیئے گئے منگل کے روز اور نماز پڑہے اون پر لوگون نے اکیلے اکیلے کوئی اونکا امام نہ تہا پہر کہا
بعض لوگون نی دفن کیئے جاوین آپ منبر کے پاس اور بعض نی کہا بقیع مین تو آئے ابوبکر صدیق رضہ اور کہا سنا
مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی نہین دفن کیا گیا کوئی نبی مگر اوس مقام مین جہان اوسکی وفات
ہوئی پہر کہودی گئی قبر اوسی مقام مین جہان آپنی وفات کی تہی جب غسل کا وقت آیا تو لوگون نی آپکا کرتہ اوتارنا
چاہا سو ایک آواز سنے مت اوتارو کرتے کو پس اوتارا گیا کرتہ آپکا اور آپ غسل دیئے گئے کرتہ پہنے ہوئے عن عروۃ
بن الزبیر انہ قال کان بالمدینۃ رجلان احدہما یلحد والاخر لا یلحد فقالوا ایہما جاء اول عمل
عملہ فجاء الذی یلحد فلحد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ دو آدمی قبر
کہودنے والے تہے ایک اونمین سی بغلی بناتا تہا اور دوسرا نہین بناتا تہا لوگون نی کہا جو پہلے آویگا وہی اپنا کام
شروع کریگا تو پہلے وہی آیا جو بغلی بناتا تہا پس قبر آپکی بغلی بنائی **ف** ۔ اس حدیث سی بغلی قبر کے
فضیلت بہ نسبت صندوقی کے ثابت ہوئی ابوداؤد نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا کہ بغلی قبر ہمارے لیئے
اور صندوقی اورون کے لیئے ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے اور اس سی ممانعت صندوقی کی مقصود نہین ہے
(زرقانی) عن مالک انہ بلغہ ان ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقول ما صدقت بموت رسول اللہ صلی

علیہ وسلم حتی سمعت وقع الکرازین ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ بی بی ام سلمہ رضؔ کہتی تہین مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کا یقین نہین ہوا یہانتک کہ مینے کدار مارنے کی آواز سنے ف یعنے جب قبر کہدنی لگی اور پہاوڑے کی آواز آئی اوسوقت یقین ہوا یہ امر بسبب حیرت اور دہشت اور تعجب کی تہا نہ اور کسی سبب سے جیسے حضرت عمر کو ابتدا مین حضرتؐ کی وفات مین شبہ ہوا تہا پہر جب حضرت ابو بکر نے یہ آیت کریمہ انک میت وانہم میتون سنائی تو دل کو تسکین ہوئی وحشت جاتی رہی اس سی کوئی یہ نہ سمجہے کہ حضرت عمر رضؔ کو اس آیت سی اطلاع نہ تہی بلکہ قلق اور صدمہ مین اکثر آدمی کی ہوش وحواس باختہ ہوجاتی ہین اور یاد ہوئی چیز بہولجاتی ہے عن یحیی بن سعید ان عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت رایت ثلثۃ اقمار سقطن فی حجری فقصصت رویای علی ابی بکر الصدیق قالت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودفن فی بیتہا قال لہا ابو بکر ہذا احد اقمارک وہو خیرہا ترجمہ یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ ام المومنین عایشہ صدیقہ رضؔ نے کہا مینے خواب مین دیکہا میرے حجرہ مین تین چاند گرپڑے سو مینے اس خواب کو ابو بکر صدیق سی بیان کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات ہوئی اور حضرت عایشہ کی حجرہ مین دفن ہو چکے ابو بکر نے کہا کہ اون تین چاندون مین سے ایک چاند آپ ہین اور یہ تینون چاندون مین بہتر ہین عن غیر واحد ممن یثق بہ ان سعد بن ابی وقاص وسعید بن زید بن عمرو بن نفیل توفیا بالعقیق وحملا الی المدینۃ ودفنا بہا ترجمہ کئی ایک معتبر لوگون سی روایت ہی کہ سعد بن ابی وقاص رضؔ اور سعید بن زید رضؔ کے وفات ہوئے عقیق مین (ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) اور اونکا جنازہ اوٹہکر مدینہ مین آیا اور وہان دفن ہوئے ف تاکہ نماز جنازہ مین بہت سے لوگ شریک ہون یا قبر کے زیارت لوگ کیا کرین اور دعا ہوا کرے جنازہ کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا مختلف فیہ ہے بعضون کے نزدیک مکروہ ہے بعضون کے نزدیک مستحب ہے (زرقانی) عن عروۃ بن الزبیر انہ قال ما احب ان ادفن بالبقیع لان ادفن فی غیرہ احب الی من ان ادفن فیہ انما ہو احد رجلین اما ظالم فلا احب ان ادفن معہ واما صالح فلا احب ان تنبش لی عظامہ ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا مجہے بقیع مین دفن ہونا پسند نہین ہے اگر مین کہین اور دفن ہون تو اچہا ہے اسلیئے کہ بقیع مین جہان پر مین دفن ہون گا وہان یا کوئی گنہگار شخص دفن ہوچکا ہے تو اوسکے ساتہ دفن ہونا مجہے منظور نہین ہے اور یا کوئی نیک شخص دفن ہوچکا ہے تو مین نہین چاہتا کہ میرے لیئے اوسکے ہڈیان کہودی جاوین

الوقوف للجنایز والجلوس علی المقابر

جنازہ کو دیکہکر کہڑے ہوجانا اور بیٹہنا قبرون پر عن علی بن ابیطالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم فی الجنایز ثم جلس بعد ترجمہ حضرت علی رضؔ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوجاتے تہے جنازون مین پہر بیٹہنے لگے بعد اوسکے ف جنازہ مین دو وقت کہڑے ہونیکے تہے ایک جو شخص

جنازہ کو دیکھیے تو اوٹھہ کہڑا ہو دوسرے جو شخص جنازہ کے ساتہ ہو وہ کہڑا رہی جب تک جنازہ زمین پر رکہا جاوے
یہ دونو حکم اس حدیث سی منسوخ ہوگئے ابتدا مین آپکا عمل ایسا ہی تہا پہر یہود کی مشابہت سی آپنی ترک کیا (از زرقانی)
عن مالك انه بلغه ان علی بن ابیطالب رض کان یتوسد القبور و یضطجع علیها **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا
کہ حضرت علی رض تکیہ لگاتی تہی قبرون پر اور لیٹ جاتی تہی اون پر **ف ۵** امام احمد نی روایت کیا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبرون پر بیٹہنے سے اور مسلم نے روایت کیا کہ فرمایا آپنی نہ بیٹہو قبرون پر نہ نماز پڑہو
قبرون کی طرف اور فرمایا آپنے اگر کوئی تم مین سی آگ پر بیٹہے اور اوسکے کپڑے جلکر کہال تک آگ پہونچے تو بہتر ہے
اس سے کہ قبرون پر بیٹہے یہ حدیثین حضرت علی رض کے فعل کے مخالف تہین اسواسطے امام مالک نی یہ توجیہ کے کہا
مالک نی قبرون پر بیٹہنا منع ہے حاجت کی واسطے یعنے پیشاب اور پاخانہ کے لیے. **ف ۵** اور اون حدیثون
مین ممانعت سی یہی مقصود ہے امام اعظم کا بہی قول یہی ہے عن ابی امامة بن سهل بن حنيف يقول كنا نشهد
الجنائز فما يجلس آخر الناس حتى يؤذنوا **ترجمہ** ابوامامہ کہتی تہے ہم جنازون مین جاتی تہی تو اخیر کا شخص بہی بدون
اذن کے نہ بیٹہتا تہا **ف ۵** یعنی بعد نماز کے جب اونکو اذن ہوجاتا اوسوقت بیٹہتے یا چلے جاتے بعض علما کا
یہی مذہب ہے کہ میت کے لوگون سے اجازت لیا جانا چاہیئے اور اکثر علما کے نزدیک جب جنازہ دفن ہوجاوے
تو اجازت لینا ضرور نہین ہے

النهي عن البكاء على الميت میت پر رونے کی ممانعت

عن جابر بن عتيك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء يعود عبد الله بن ثابت فوجده قد غلب فصاح به فلم يجبه فاسترجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال غلبنا عليك يا ابا الربيع فصاح النسوة وبكين فجعل جابر بن عتيك يسكتهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن فاذا وجب فلا تبكين باكية فقالوا يا رسول الله وما الوجوب قال اذا مات فقالت ابنته والله ان كنت لارجو ان تكون شهيدا فانك قد كنت قضيت جهازك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد اوقع اجره على قدر نيته وما تعدون الشهادة قالوا القتل في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء سبعة سوى القتل في سبيل الله المطعون شهيد والغرق شهيد وصاحب ذات الجنب شهيد والمبطون شهيد والحرق شهيد والذي يموت تحت الهدم شهيد والمراة تموت بجمع شهيد **ترجمہ** جابر بن عتیک سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت کے عیادت کو آئے تو دیکہا اونکو بیماری کی شدت مین سو پکارا آپنی اونکو اونہون نے جواب نہ دیا پس آپنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور فرمایا کہ ہم مغلوب ہوئی تمہارے پر اے ابوالربیع **ف ۵** ابوالربیع کنیت ہے جابر بن عتیک کے **ت** پس رونا شروع کیا عورتون نے چلّا کر اور جابر بن عتیک اونکو چپ کرنے لگے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہی عورتون کو

روتی دو جب آن پڑے تو اوس وقت کوئی نہ روی رونیوالی پوچہا صحابہ نے کیا مطلب ہے آن پڑنیکا فرمایا جب مرجاوے **ف م** اس حدیث سی پکار کر رونیکا جواز قبل موت کی ثابت ہوا لیکن بعد موت کے پکار کر رونا درست نہین ہے آہستہ رونا درست ہی یہی مذہب ہے جماعت علما کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادی ابراہیم پر اور اپنے صاحبزادی زینب پر روئے لیکن چلاکر نوحہ کرنا یا میت کی اوصاف بیان کرکے رونا حرام ہے **ت** اتنی مین عبد اللہ بن ثابت کی بیٹی نے کہا مجہی امید ہتی کہ تم شہید ہوگے کیونکہ تم سب سامان جہاد کا کرچکے تہے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل جلالہ اوسکو اجر دیگا موافق اوسکی نیت کی تم کس چیز کو شہادت سمجہتے ہو بولے اللہ جل جلالہ کی راہ مین مارا جانیکو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی سات شہید اور ہین ایک وہ جو طاعون سی مرجاوے **ف م** طاعون کہتی ہین اوس بیماری کو جو عام ہوجاوے جیسے وبا یا اوس پہوڑی کو جو بغل مین نکلتا ہے **ت** دوسرے وہ جو ڈوب کر مرجاوے تیسرے جو ذات الجنب سے مرجاوے **ف م** ذات الجنب ایک بیماری ہی مشہور پسلی مین درد ہوتا ہے **ت** چوتہے جو پیٹ کے عارضہ سے مرجاوے **ف م** مثلا دستون سی یا استسقا سے یا قولنج سے **ت** پانچوین وہ جو آگ مین جلکر مرجاوے چہٹے وہ جو دب کر مرجاوے **ف م** مثلا مکان یا دیوار گرپڑے **ت** ساتوین وہ عورت جو زچگے سے مرجاوے **ف م** یا قبل زچگی کی اوسکی درد سے مرجاوے اور بچہ پیٹ ہی مین رہجاوے (زرقانی)

عن عمرة انها سمعت عائشة ام المؤمنين تقول وذكر لها ان عبد الله بن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء الحي

فقالت عائشة يغفر الله لابي عبد الرحمن اما انه لم يكذب ولكنه نسي واخطأ انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بيهودية تبكي عليها اهلها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها

ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سی روایت ہے انہون نے سُنا حضرت عائشہ رض سے جب اونکی سامنے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہین مردہ عذاب کیا جاتا ہے زندے کے رونے سے خدا بخشے ابا عبد الرحمن کو **ف م** ابو عبد الرحمن کنیت ہے عبد اللہ بن عمر رض کی **ت** انہون نے جہوٹ نہین بولا لیکن وہ بہول گئی یا چوک گئی اصل اتنی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک یہودن پر جو مرگئی تہی اور لوگ اوسکی اوپر رو رہے تہے تو آپ نی فرمایا کہ یہ لوگ اوسپر رو رہے ہین اور اوسپر عذاب ہورہا ہے قبر مین **ف م** اس سے عبد اللہ بن عمر یہ سمجہی کہ لوگون کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے درحقیقت ایسا نہین ہی جسکا عمل اوسیکے ساتہ اللہ جل جلالہ نی فرمایا ولا تزر وازرة وزر اخرى یعنے ایک کا بوجہا دوسرے پر نہ لادا جاویگا حضرت عمر رض نے بہی اس حدیث کا مطلب یہی سمجہا تہا جو عبد اللہ بن عمر نے سمجہا واقع مین یہ دنہو کہا تہا اوسکو حضرت ام المؤمنین عائشہ رض نی بیان کردیا واللہ اعلم **الحسبة فی المصیبة** مصیبت کے وقت صبر

کرنیکا ثواب عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فتمسہ النار الا تحلۃ القسم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کسی مسلمان کی تین بچے مرجاوین پہر وہ جہنم مین جاوی یہ ممکن نہین مگر قسم پورا کرنیکو ف م وہ قسم یہ ہی وان منکم الا واردہا یعنے کوئی تم مین سی ایسا نہین ہی جو جہنم پر سی نہ جاوی اُلہی کہ پلصراط جہنم کے اوپر بنا ہی اوسی پر سی ہو کر سب جاوینگے مسلمان پار ہو کر جنت مین جاوینگے اور کافر کٹ کر جہنم مین گر جاوینگے عن ابی النضر السلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فیحتسبہم الا کانوا لہ جنۃ من النار فقالت امرأۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ او اثنان قال او اثنان ترجمہ ابو النضر سلمی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس مسلمان کے تین لڑکے مرجاوین اور وہ صبر کری تو قیامت کے روز وہ لڑکے بچاوینگے اوسکو جہنم سے ایک عورت نی پوچھا یا رسول اللہ اگر دو مرجاوین آپنی فرمایا دو بہی ف م صحیح روایتون مین دو سے کم نہین ہین لیکن طبرانی نی جابر بن سمرہ سے مرفوعًا روایت کیا کہ جس شخص نی تین لڑکون کو دفن کیا پہر صبر کیا تو جنت واجب ہوئی اوسکی لیے ام ایمن نی کہا یا رسول اللہ اگر دو کو دفن کیا فرمایا دو بہی پہر اوسنی کہا اگر ایک کو دفن کیا فرمایا ایک بہی اور ترمذی نی ابن مسعود سی روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی آگی بہیجی تین لڑکے نابالغ تو وہ ایک مضبوط قلعہ ہو جاوین گی اوسکی لیئ جہنم سے ابو ذر نے کہا مینے دو بہیجے آپنے فرمایا دو بہی ابی بن کعب نے کہا مینے ایک بہیجا آپنے فرمایا ایک ہی سہی اور ابن عباس سی بہی ایسا ہی روایت کیا مگر یہہ حدیثین ضعیف ہین البتہ بخاری نی روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ جب مین اپنی بندی کی بچے کو بلا لیتا ہون پہر وہ صبر کرتا ہے تو اوسکے کوئی جزا نہین ہے سوا جنت کی اور یہ حدیث صحیح ہے شامل ہی ایک لڑکے اور دو یا تین سبکو ایک صحیح حدیث مین یہ ہے کہ یہ لڑکے نابالغ ہون کیونکہ نابالغ پر شفقت زیادہ ہوتی ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ما یزال المؤمن یصاب فی ولدہ وحامتہ حتی یلقی اللہ ولیست لہ خطیئۃ ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمیشہ مسلمان کو مصیبت پہونچتی ہی اوسکے اولاد اور عزیزون مین یہان تک کہ ملتا ہے اپنے پروردگار سے اور کوئی گناہ اوسکا نہین ہوتا ف م یعنے گناہ اوسکے بوجہ مصیبت اور رنج معاف ہو جاتی ہین

جامع الحسبۃ فی المصیبۃ مصیبت مین صبر کرنیکے مختلف حدیثین عن عبد الرحمن بن القاسم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیعز المسلمین فی مصائبہم المصیبۃ بی ترجمہ عبد الرحمن بن القاسم سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مسلمانون کی تمام مصیبتین ہلکی ہو جاتے ہین

میری مصیبت کو یاد کرکے **ف** یعنے آپکے وفات سی بڑہکر کوئی مصیبت نہین ہے تمام دکہہ اور رنج اسکے مقابلہ مین ہیچ ہین عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصابتہ مصیبۃ فقال کما امرہ اللہ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واعقبنی خیرا منہا الا فعل اللہ ذلک بہ قالت ام سلمۃ فلما توفی ابو سلمۃ قلت ذلک ثم قلت ومن خیر من ابی سلمۃ فاعقبہا اللہ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجہا **ترجمہ** حضرت بی بی ام سلمہ رضا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص کو کوئی مصیبت پہونچے پہر وہ جیسا اوسکو خدا نی حکم کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر کہے اے پروردگار مجھکو اس مصیبت مین اجر دی اور اس سی بہتر نیک بدلہ مجھے عنایت فرما تو اللہ اپنے فضل سے اوسکے ساتہ ایسا ہی کریگا ام سلمہ کہتی ہین جب میرے خاوند ابو سلمہ نی وفات پائی تو مینے یہے دعا مانگے پہر مینے اپنی جی مین کہا ابو سلمہ سے کون بہتر ہوگا سو اللہ نے اوسکا بدلہ یہ دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسنی نکاح کیا

عن القاسم بن محمد انہ قال ہلکت امرأۃ لی فاتانی محمد بن کعب القرظی یعزینی بہا فقال انہ کان فی بنی اسرائیل رجل فقیہ عالم عابد مجتہد وکانت لہ امرأۃ وکان بہا معجبا ولہا محبا فماتت فوجد علیہا وجدا شدیدا ولقی علیہا اسفا حتی خلا فی بیت وغلق علی نفسہ الباب واحتجب من الناس فلم یکن یدخل علیہ احد وان امرأۃ سمعت بہ فجاءتہ فقالت ان لی الیہ حاجۃ استفتیہ فیہا لیس یجزینی فیہا الا مشافہۃ فذہب الناس ولزمت بابہ وقالت ما لی منہ بد فقال لہ قائل ان ہہنا امرأۃ ارادت ان تستفتیک وقالت ان اردت الا مشافہۃ وقد ذہب الناس وہی لا تفارق الباب فقال ائذنوا لہا فدخلت علیہ فقالت انی جئتک استفتیک فی امر قال وما ہو قالت انی استعرت من جارۃ لی حلیا فکنت البسہ واعیرہ زمانا ثم انہم ارسلوا الی فیہ افاودیہ الیہم فقال نعم واللہ فقالت انہ مکث عندی زمانا فقال ذلک احق لردک ایاہ علیہم حین اعاروکیہ زمانا قال فقالت ای یرحمک اللہ افتاسف علی ما اعارک اللہ ثم اخذہ منک وہو احق بہ منک فابصر ما کان فیہ ونفعہ اللہ بقولہا **ترجمہ** قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ میری زوجہ مرگئی سو آئی محمد بن کعب قرظی تعزیت دینے مجھکو اور کہاکہ بنی اسرائیل مین ایک شخص فقیہ عالم عابد مجتہد تہا اور اوسکے ایک بیوی تہی جسپر نہایت شیفتہ تہا اور اوسکو بہت چاہتا تہا اتفاق سی وہ عورت مرگئی تو اوس شخص کو نہایت رنج ہوا اور بڑا افسوس ہوا اور وہ ایک گہر مین دروازہ بند کرکے بیٹہہ رہا اور لوگون سی ملاقات چہوڑ دی تو اوسکی پاس کوئی نہ جاتا تہا ایک عورت نے یہ قصہ سُنا اور اوسکے دروازہ پر جاکر کہاکہ مجھکو ایک مسئلہ پوچھنا ہے مین اوسی سی پوچہونگی بغیر اوس سے ملی ہوی یہ کام نہین ہوسکتا تو اور جتنے لوگ آئی تہے وہ چلے گئے اور وہ عورت دروازہ پر جمی رہی اور کہاکہ بغیر اوس سے ملے کے کوئی علاج نہین ہے سو ایک شخص نی اندر

جاکر اوسکو اطلاع دی اور بیان کیا کہ ایک عورت مسئلہ پوچہنی کو تم سے آئی ہے اور وہ کہتی ہی کہ مین تسی ملا چاہتی
ہون تو سب لوگ چلی گئی مگر وہ عورت دروازہ چہوڑکر نہین جاتی تب اوس شخص نی کہا اچہا اوسکو آنی دو بس آئی
وہ عورت اوسکی پاس اور کہا کہ مین ایک مسئلہ تجہہ سی پوچہنے کو آئی ہون وہ بولا کیا مسئلہ ہی اوس عورت نی کہا
مین نی اپنی ہمسایہ مین ایک عورت سی کچہ زیور مانگ کر لیا تہا تو مین ایک مدت تک اوسکو پہنا کی اور اور لوگونکو مانگی مر
دیا کی اب اوس عورت نی وہ زیور مانگ بہیجا ہے کیا مین اوسی پہر دیدون اوس شخص نے کہا ہان قسم خدا کی پہیر دے
عورت نی کہا کہ وہ زیور ایک مدت تک میری پاس رہ چکا ہے اوس شخص نی کہا کہ اس سبب سے اور زیادہ تجہی پہیرنا
ضرور ہے کیونکہ ایک مدت تک تجہی اوسنی مانگی پر دیا عورت بولی ای فلانی خدا تجہپر رحم کری تو کیون افسوس
کرتا ہی اوس چیز پر جو الله جل جلالہ نے تجہے مستعار دی تہی پہر تجہہ سی لی لی الله جل جلالہ اوسکا زیادہ حقدار ہے
تجہہ سی جب اوس شخص نی غور کیا اور عورت کی بات سی الله نی اوسکو نفع دیا **ف** اس حدیث سی یہ بات
ثابت ہوئی کہ مثال کی طور پر کوئی بات کرنا جہوٹہ نہین ہوتا **ماجاء في الاختفاء وهو النبش**
کفن چوری کی بیان مین **عن** عمرة بنت عبد الرحمن انه سمعها تقول لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم
المختفي والمختفية يعني نباش القبور **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمن سی روایت ہی کہ لعنت کی رسول الله صلی
الله علیہ وسلم نی اوس مرد پر جو کفن چورا وی اور اوس عورت پر جو کفن چورا وی **عن** مالك انه بلغه ان عايشة زوج
النبي صلى الله عليه وسلم كانت تقول كسر عظم المسلم ميتا ككسره وهو حي **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت ام المومنین
عایشہ رض فرماتی تہین کہ میت مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنا کہا
امام مالک نی یعنے گناہ مین دونو برابر ہین **ف** اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی عایشہ رض
سے مرفوعًا روایت کیا ہے **جامع الجنايز** جنازون کی احکام مین مختلف حدیثین **عن** عايشة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يموت وهو مستند الى صدرها واصغت اليه يقول
اللهم اغفر لي وارحمني والحقني بالرفيق الاعلى **ترجمہ** حضرت عایشہ رض سے روایت ہی انہون نے
سُنا رسول الله صلے الله علیہ وسلم سی وفات کی پیشتر جب آپ تکیہ لگائی ہوی تہی حضرت عایشہ کی سینے پر اور
حضرت عایشہ کان لگائی ہوئی تہین آپکی طرف فرماتی تہی یا الله بخشدی مجہکو اور رحم کر مجہپر اور ملا دی مجہکو
بڑی درجہ کی رفیقون سی **ف** یعنے انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین سی اور بعضون نی کہا
رفیق اعلی سی مراد جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام ہین اور بعضون نی کہا جنت مراد ہے اور بعضون
نے کہا خود الله جل جلالہ کے ذات مقدس مراد ہے **عن** عايشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من
نبي يموت حتى يخير قالت فسمعته وهو يقول اللهم الرفيق الاعلى فعرفت انه ذاهب **ترجمہ** حضرت بی بی

عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تھا کوئی پیغمبر نہین مرتا ہی یہانتک کہ اوسکو اختیار دیا جاتا ہے **ف م** دنیا مین رہنی یا دنیا سے جانی مین **ت** کہا حضرت عائشہ نی مینی سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تہی یا اللہ مینے اختیار کیا بلند رفیقون کو جب مینی جانا کہ آپ جانیوالی ہین دنیا سی **ف م** ابو الاسود نی مغازی مین روایت کیا کہ جبرئیل علیہ السلام اوتری آپ پر حالت مرض مین اور مرضی مبارک کو دریافت کیا اور امام احمد نی روایت کیا کہ فرمایا آپنی مجھی دنیا کی اور جنت کی خزانون کی کنجیان ملین اور مجھی اختیار دیا گیا کہ دنیا کو لون یا اپنی پروردگار کی ملاقات کو اور جنت کو تو مینے اختیار کیا اپنی رب کی ملاقات کو (زرقانی) **عن** عبد اللہ

بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال ان احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ وان کان من اھل النار فمن اھل النار یقال لہ ھذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الی یوم القیمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سی کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اوسکو مقام اوسکا بتایا جاتا ہی اگر جنت والون مین سی ہے تو جنت مین اور جو دوزخ والون مین سے ہے تو دوزخ مین اور کہا جاتا ہے کہ یہ ٹھکانا ہے تیرا جب تجھی اوٹھاویگا اللہ جل جلالہ دن قیامت کی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن ادم تاکل الارض الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام بدن میت آدمی کے زمین کہا جاتی ہے مگر ریڑہ کی ہڈی کو اوسی سی پیدا ہوا اور اوسی سے پیدا کیا جاویگا دن قیامت کے **ف م** اس حدیث سے انبیا اور شہدا کے بدن مستثنے ہین اونکے بدنون کو زمین نہین کہاتی

عن کعب بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما نسمۃ المؤمن طیر یعلق فی شجرۃ الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ یوم یبعثہ **ترجمہ** کعب بن مالک سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح ایک پرندہ کے شکل بنکر جنت کی درخت سی لٹکی رہتی ہے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ پہر اوسکو لوٹاویگا اوسکے بدن کی طرف جسدن اوسکو اوٹھاویگا **ف م** بعض علمانی کہا ہے کہ مراد اس مومن سے وہ مومن ہے جو شہید ہو کر مرے اور بعضون نے کہا ہے ہر مومن مراد ہے (زرقانی) **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال قال اللہ تبارک وتعالی اذا احب عبدی لقائی احببت لقاءہ واذا کرہ لقائی کرھت لقاءہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے جب میرا بندہ میری ملاقات چاہتا ہے تو مین بہی اوسکی ملاقات چاہتا ہون اور جب وہ مجہہ سی نفرت کرتا ہے تو مین بہی اوس سی نفرت کرتا ہون **ف م** صحیحین مین ہی کہ جب آپنی یہ حدیث ارشاد فرمائی تو حضرت عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ ہم بہی موت کو برا

جانتی ہین آپنی فرمایا اس حدیث کا یہ مطلب نہین ہے کہ جب مومن کی موت قریب آتی ہی تو اوسکو خوشخبری دیجاتی ہے اللہ جل جلالہ کی رضامندی اور کرامت کی تو وہ سب چیزون سی زیادہ چاہتا ہے اللہ جل جلالہ سے ملنی کو اور کافر کے جب موت قریب آتی ہی تو اوسکو اطلاع دی جاتی ہے اللہ جل جلالہ کے عذاب اور عقوبت سی تو وہ سب چیزون سی زیادہ بُرا جانتا ہے اللہ جل جلالہ سے ملنے کو (زرقانی) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

قال رجل لم یعمل حسنۃ قط لاھلہ اذا مات فاحرقوہ ثم اذروا نصفہ فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر

اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العلمین فلما مات الرجل فعلوا ما امرھم بہ فامر اللہ البر فجمع

ما فیہ وامر البحر فجمع ما فیہ ثم قال لم فعلت ھذا فقال من خشیتک یا رب وانت اعلم قال فغفر لہ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک شخص نی کبھی کوئی نیکی نہین کی تھی جب وہ مرنے لگا تو اپنے لوگون سے بولا کہ بعد مرنے کے مجھے جلانا اور میری راکھہ کی دو حصے کرکے ایک حصہ خشکی مین ڈالدینا اور ایک حصہ دریا مین اسلیئی کہ اگر اللہ نے مجھے پالیا تو ایسا عذاب کریگا کہ ساری جہان مین ویسا عذاب کسیکو نکریگا جب وہ مرگیا تو اوسکے لوگون نے ایسا ہی کیا اللہ جل جلالہ نے خشکی کو حکم کیا اوسنی تمام راکھہ اکٹھا کردی پھر دریا کو حکم کیا اوسنے بھی اکٹھا کردی بعد اوسکے اللہ جل جلالہ نے پوچھا کہ تونے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے خوف سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پس بخشدیا

اوسکو اللہ جل جلالہ نے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او

ینصرانہ کما تناتج الابل من بھیمۃ جمعاء ھل تحس من جدعاء قالوا یا رسول اللہ ارایت الذی یموت

وھو صغیر قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین **ترجمہ** ابوہریرہ ہی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر بچہ پیدا ہوتا ہے دین اسلام پر پھر ماں باپ اوسکی اوسکو یہودی بناتی ہین یا نصاری بناتی ہین

ف یعنی جب آدمی پیدا ہوتا ہی تو اوسکی طبیعت قابل ہوتی ہی ہدایت کے مگر ماں باپ کی صحبت سے جس دین پر وہ ہوتے ہین اوسی طریقہ پر وہ بھی ہوجاتا ہے **ت** جیسے اونٹ پیدا ہوتا ہے صحیح سلامت جانور سے بھلا اوسمین کوئی کنکٹا بھی ہوتا ہے **ف** پھر لوگ اوسکا کان کاٹ کر کنکٹا کردیتے ہین ورنہ وہ تو صحیح الاعضا پیدا ہوتا ہے **ت** صحابہ نی کہا یا رسول اللہ جو بچے چھوٹے پن مین مرجاوین اونکا کیا حال ہوگا فرمایا آپنے اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے بڑے ہوکر **ف** اسلیئے اونکا حال معلوم نہین تو نہ اونکو جنتی کہہ سکتے ہین نہ دوزخی شاید یہ حدیث کافرون کے بچون مین ہے ورنہ مسلمانون کی بچے جنتی ہین باجماع علما کافرون کے بچون مین علما کا بہت اختلاف ہے اوسمین دس قول ہین ذکر کیا اونکو زرقانی نی بعضون کے نزدیک اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہے جنتی کرے چاہے دوزخی

بعضون کے نزدیک اپنی والدین کے تابع ہین بعضون کے نزدیک جنت اور دوزخ کے بیچ مین رہینگے بعضون کی نزدیک جنتیون کے خادم ہونگے بعضون کی نزدیک خاک ہوجاوینگے بعضون کی نزدیک جہنم مین جاوین گی بعضون کے نزدیک اونکا آخرت مین امتحان ہوگا بعضون کے نزدیک اس مسئلہ مین توقف ہی امام اعظم کا یہی قول ہی بعضون کے نزدیک زبان کو اس مسئلہ مین روکنا چاہیے بعضون کے نزدیک جنت مین جاوینگے واللہ علم (زرقانی) مخفے نرہے کہ توقف کرنا اور زبان کو روکنا دونون ایک ہین فرق کرنا انمین مشکل ہے ہکذا

فی فتح الباری عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یالیتنی مکانہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہین قایم ہوگے یہانتک کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے سامنے سے نکلکر کہیگا کاشکے مین اسکی جگہہ قبر مین ہوتا ف ۵ یہ سبب ظاہر ہوجانے فتنون کے اور زوال دین کے خوف سے یا معاصی کے ظہور سے اور کثرت فسق و فجور سے یا بلیات اور مصائب کی کثرت سی عن ابی قتادۃ بن ربعی انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح ومستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح وما المستراح منہ قال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر گذرا ایک جنازہ تو فرمایا آپنے مستریح ہے یا مستراح منہ صحابہ نے پوچھا مستریح کسے کہتے ہین اور مستراح منہ کسے کہتے ہین فرمایا آپنے بندہ مومن مستریح ہے یعنے جب مرجاتاہی تو دنیا کی تکلیفون اور اذیتون سے نجات پاکر اللہ کے رحمت مین راحت پاتاہے اور بندہ فاسق مستراح منہ ہے یعنے جب وہ مرجاتا ہے تو لوگون کو اور بستیونکو اور درختون کو اور جانورونکو اوس سے راحت ہوتی ہے ف ۵ اسواسطے کہ وہ اپنے زندگی مین لوگون پر ظلم کرتا تہا شہرون کو بستیون کو اوجاڑتا تہا درختون کو کاٹتا تہا جانورون سے طاقت سی زیادہ محنت لیتا تہا عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما مات عثمان بن مظعون ومر بجنازتہ ذھبت ولم تلبس منھا بشیء ترجمہ ابوالنضر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب گذرا اون پر جنازہ حضرت عثمان بن مظعون رض کا چلے گئے تم دنیا سے اور نہین لیا اوسمین سے کچہہ ف ۵ یعنے وہ جو خدا سے غافل کردے کیونکہ دنیا اسے کا نام ہے ؎ چیست دنیا از خدا غافل بُدن + نی قماش و نقرہ و فرزند و زن عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فلبس ثیابہ ثم خرج قالت فامرت جاریتی بریرۃ تتبعہ فتبعتہ حتی جاء البقیع فوقف فی ادناہ ما شاء اللہ ان یقف ثم انصرف فسبقتہ بریرۃ فاخبرتنی فلم اذکر لہ شیئا حتی اصبح ثم ذکرت ذلک لہ فقال

الی بعثت الی اهل البقیع لاصلی علیهم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ کہڑے ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات کو اور کپڑے پہنے پہر چلے آپ تو کہا مینے اپنے لونڈے بریرہ سے کہ پیچھے پیچھے جاوی آپکے تو گئے وہ یہان تک کہ آپ پہونچے بقیع کو اور کہڑے ہوئے قریب اوسکے جب تک خدا کو منظور تہا آپکا کہڑا رہنا پہر لوٹے آپ تو بریرہ آپ سے اول میرے پاس آنکر پہونچ گئے اور مینے کچھ ذکر آپ سے نہین کیا یہانتک کہ صبح ہوئے پہر مینے ذکر کیا اسکا حضرت سے تو فرمایا مجھے حکم ہوا تہا بقیع والون پاس جانیکا تاکہ دعا کرون اونکے لیئے **ف م** بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا اللهم اجعله مدفنی یارب العالمین

عن نافع ان ابا هریرة قال اسرعوا بجنازتکم فانما هو خیر تقدمونه الیه او شر تضعونه عن رقابکم **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ ابو ہریرہ رضہ نے کہا جلدی کرو جنازہ کو لیئے ہوئے چلنے مین اسلیئے کہ اگر وہ اچھا ہے تو جلدی اوسکو بہتری کیطرف لیئے جاتے ہو اور اگر برا ہے تو اپنے کندہون سے جلدی اوتارتے ہو **ف م** مراد یہ ہے کہ معمولے چال سے ذرا تیز چلے اور یہ امر استحبابی ہے نہ وجوبی لیکن ابن حزم کے نزدیک وجوبی ہے اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے ثم کتاب الجنایز و لله الحمد تمام ہوئے کتاب جنازون کے احکام کے شکر ہے خداوند کریم کا اور تمام ہوا ترجمہ اوس کا ؛

کتاب الصیام کتاب روزہ کے بیان مین ؛ بسم الله الرحمن الرحیم

ماجاء فی رویة الهلال للصیام والفطر فی رمضان رمضان کا چاند دیکھنے کا بیان

اور رمضان مین روزہ افطار کرنیکا بیان عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر رمضان فقال لا تصوموا حتی تروا الهلال ولا تفطروا حتی تروه فان غم علیکم فاقدروا له **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ذکر کیا رمضان کا تو فرمایا نہ روزہ رکہو تم یہانتک کہ چاند دیکہو رمضان کا اور نہ روزہ موقوف کرو یہانتک کہ چاند دیکہو شوال کا سو اگر چاند چہپ جاوے ابر سے پس گن لو دن رمضان کی **ف م** یعنے تیس دن پوری کر لو عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الشهر تسع وعشرون فلا تصوموا حتی تروا الهلال ولا تفطروا حتی تروه فان غم علیکم فاقدروا له **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کبہی مہینہ اونتیس ۲۹ روز کا ہوتا ہے تو نہ روزہ رکہو جب تک چاند نہ دیکہو اور نہ روزہ موقوف کرو جب تک چاند نہ دیکہو پس اگر ابر ہو وی تو شمار کر لو **ف م** یعنی تیس دن پوری کر لو جب ابر ہو تو رمضان کی چاند کے واسطے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہین اور شوال کی چاند کیواسطے دو گواہ ضرور ہین یہ ابوحنیفہ اور شافعی کا قول ہی اور امام احمد و مالک کے نزدیک رمضان کی چاند کیواسطے بہی دو گواہ ضرور ہین عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر رمضان فقال

روزہ کے بیان مین

لا تصوموا حتی تروا الهلال ولا تفطروا حتی تروه فان غم علیکم فاکملوا العدد ثلثین
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی رمضان کا ذکر کرکے کہ نہ روزہ رکھو
جب تک چاند نہ دیکھ لو اور نہ روزے موقوف کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کرلو عن مالک انہ بلغہ
ان الهلال رأی فی زمن عثمان بن عفان بعشی فلم یفطر عثمان حتی امسی وغابت الشمس ترجمہ امام مالک کو پہونچی
کہ حضرت عثمان بن عفان رضہ کے زمانہ میں چاند دکھائی دیا تیسرے پہر کو تو روزہ نہ توڑا حضرت عثمان نی یہانتک
کہ شام ہوگئی اور آفتاب ڈوب گیا **ف** کیونکہ یہ چاند گذشتہ رات کا نہ تہا بلکہ آیندہ رات کا تہا البتہ اگر
قبل زوال کی دکھائی دیوے تو گذشتہ رات کا ہے بعضوں کی نزدیک اور بعضوں کی نزدیک آیندہ رات کا
ہے یہی صحیح ہے **کہا** یحیی نی سنا مینے مالک سی کہتی تہے جو شخص اکیلا آپ ہی رمضان کا چاند دیکھے وہ روزہ رکھے
اسلئے کہ اوسکو افطار کرنا درست نہین جب وہ یہ جانتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہے اور جس نے آپ ہی اکیلے شوال کا
چاند دیکھا تو وہ روزہ نہ توڑے اسواسطے کہ لوگ بدنام کرینگے کہ ہم مین سے وہ شخص جسکا اعتبار نہین ہی روزہ
نہین رکھتا اور جب اون لوگون پر چاند ہونا کھل جاوی تو کہے کہ مینے چاند دیکھا تہا **ف** مگر یہی
نہین کہا ۔ یہ قول ابو حنیفہ اور احمد کا ہے اور شافعی اور ابو ثور کے نزدیک روزہ نہ رکھی البتہ اگر تہمت کا
خوف ہو تو رکھی مگر نیت افطار کی رکھی **ف** اور جسی دن ہی شوال کا چاند دیکھا تو روزہ نہ توڑے
بلکہ روزہ تمام کرے اسلیئے کہ وہ چاند اوس رات کا ہے جو آنے والی ہے **کہا** یحیی نے سنا مینے مالک سی کہ اگر
لوگون نی عید کے روز بروزہ رکہا اس گمان سی کہ وہ رمضان کا دن ہے پہر ایک شخص معتبر آیا اور اوسنے
کہا کہ تمہاری روزہ رکہنی سے پیشتر ایک روز چاند دکھائی دیا اور یہ دن اکتیسوان ہے تو وہ روزہ توڑ ڈالیں
جسوقت اونکو یہ خبر پہونچے مگر جب زوال ہوگیا ہو تو نماز عید کے نہ پڑہین **ف** اوس روز بلکہ
دوسرے روز پڑہین اگر قبل زوال کے خبر پہنچے تو روزہ توڑ کر عید کے نماز بہی پڑہ لین

من اجمع الصیام قبل الفجر

روزہ کی نیت کا بیان عن ابن عمر انہ کان یقول لا یصوم الا من اجمع الصیام قبل الفجر
ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا روزہ کسی شخص کا درست نہین ہوتا جب تک کہ نیت نکرے قبل صبح صادق
کے **ف** خواہ رمضان کا روزہ ہو یا غیر رمضان کا یہی مذہب مشہور اور صحیح ہے اور بعضون کے
نزدیک نفل روزے کے نیت زوال کی قبل تک درست ہے عن عائشة وحفصة زوجی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمثل ذلک ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ اور ام المومنین حفصہ رضہ نے بہی ایسا ہی فرمایا

ماجاء فی تعجیل الفطر

روزہ جلد افطار کرنیکا بیان عن سهل بن سعد الساعدی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے

روزہ کے نیت کا بیان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اچھی رہینگے اپنی دین مین جب تک روزہ جلدی افطار کرینگے ف م
یعنے جب آفتاب کی غروب کا یقین ہوجاوے دیکھنے سے یا شہادت سے تو روزہ کہولنے مین دیر نہ کرے ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے
زیادہ بیان کیا اسلیئے کہ یہود اور نصاری دیر کرتے ہین روزہ کہولنے مین تارے دکہائی دینے تک یہ حکم استحبابی ہے
اگر کوئی قصداً تاخیر کو فضیلت سمجھکر دیر کرے گا تو مکروہ ہے اور جو یہ سمجھکر تاخیر کرے کہ روزہ پورا ہوگیا غروب آفتاب سے
تو مکروہ نہین ہے افسوس ہے اس زمانہ مین برعکس معاملہ ہوگیا سحری کہانے مین دیر کرنا چاہیئے اوسکو جلدی
بہت رات رہتی ہوئے کہالیتے ہین اور روزہ جلد کہولنا چاہیئے اوسمین دیر کرتے ہین اسیوجہ سے اونکا دین اچہا
نہ رہا یہ پیشین گوئی آپکی ٹہیک ہے عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس بخیر
ما عجلوا الفطر ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اچہی رہین
گے جب تک روزہ جلدی کہولینگے عن حمید بن عبد الرحمن ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان کانا یصلیان المغرب
حین ینظران الی اللیل الاسود قبل ان یفطرا ثم یفطران بعد الصلوة وذلک فی رمضان ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے
روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رض اور حضرت عثمان بن عفان رض نماز پڑہتے تہے مغرب کی رمضان مین جب
سیاہی ہوتی تہی جہان کی طرف پہر بعد نماز کے روزہ کہولتے تہے ف م کیونکہ مغرب کی نماز جلدی پڑہتے تہے اسوجہ سے
روزہ کا وقت مکروہ نہوتا تہا ابن ابی شیبہ نے انس رض سے روایت کیا کہ مینے کبہی نہین دیکھا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو نماز پڑہتے ہوئے مغرب کی قبل افطار کے اگرچہ ایک ہی گہونٹ پانی کا ہو پس پیروی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدم ہے حضرت عمر اور عثمان کی پیروی سے اور شاید یہ فعل اونکا کسی عذر کے سبب سے ہو

ما جاء فی صیام الذی یصبح جنبا جو شخص جنب ہو اور صبح ہوجاوے اوسکی روزہ کا بیان

عن عائشة ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو واقف علی الباب وانا اسمع یا رسول اللہ انی اصبح جنبا وانا ارید الصیام
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اصبح جنبا وانا ارید الصیام فاغتسل واصوم فقال له الرجل یا رسول اللہ انک
لست مثلنا قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال واللہ انی لارجو ان اکون
اخشاکم للہ واعلمکم بما اتقی ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک شخص بولا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور آپ کہڑے ہوئے تہے دروازہ پر اور مین سن رہی تہی اے رسول اللہ صبح ہوجاتی ہے اور مین
جنب ہوتا ہون روزہ کی نیت سے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین بہی جنب ہوتا ہون اور
صبح ہوجاتی ہے روزہ کے نیت سے تو مین غسل کرکے روزہ رکہتا ہون بولا وہ شخص یا رسول اللہ آپکا
کیا کہنا آپ ہم سے تہوڑے ہین اللہ جل جلالہ نے آپکے اگلے اور پچہلے گناہ سب بخشدیئے تو غصے ہوئے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ف م اسواسطے کہ وہ اوس فعل کو خاصہ آپکا سمجہا حالانکہ آپنی فرمایا

کہ یہ امر درست ہی دوسرے یہ بات ہے کہ وہ یہ سمجھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بوجہ مغفرت گناہون کی بیخوف
ہین حالانکہ ایسا نہ تہا **ت** فرمایا آپنے مین امید رکہتا ہون کہ تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا اور
تم سب سے زیادہ جاننے والا پرہیزگاری کی باتون کو مین ہونگا **ف م** اسلیئے کہ آپ سب سے زیادہ مقرب تہے
خداوند کریم کے اور جسقدر آدمی زیادہ مقرب ہو اوسیقدر اوسکو احتیاط کرنا پڑتے ہے عن عایشۃ وام سلمۃ
زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہما قالتا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح جنبا من جماع غیر احتلام فی
رمضان ثم یصوم **م ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ اور ام سلمہ رض سے روایت ہے اون دونون
نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنب رہتے تہے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہوجاتی تہی رمضان مین
پہر روزہ رکہتے تہے **ف م** احتلام پیغمبرون کو نہین ہوتا کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہے اور
پیغمبرون پر شیطان کا بس نہین چلتا اور بعضون کے نزدیک پیغمبرونکو بہی احتلام ہوتا ہے لیکن پہلا
مذہب بہت مشہور ہے (زرقانی) عن ابی بکر بن عبد الرحمن یقول کنت انا وابی عند مروان بن الحکم
وهو امیر المدینة فذکر له ان ابا هریرة یقول من اصبح جنبا افطر ذلك الیوم فقال مروان اقسمت علیك
یا عبد الرحمن لتذهبن الی امی المؤمنین عایشة وام سلمة فلتسالنهما عن ذلك فذهب عبد الرحمن وذهبت
معه حتی دخلنا علی عایشة فسلم علیها عبد الرحمن ثم قال یا ام المؤمنین انا کنا عند مروان بن الحکم فذکر له ان
ابا هریرة یقول من اصبح جنبا افطر ذلك الیوم قالت عایشة لیس کما قال ابو هریرة یا عبد الرحمن اترغب عما کان رسول
الله صلی الله علیه وسلم یصنع فقال عبد الرحمن لا والله قالت عایشة فاشهد علی رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یصبح جنبا من
جماع من غیر احتلام ثم یصوم ذلك الیوم قال ثم خرجنا حتی دخلنا علی ام سلمة فسالها عن ذلك فقالت کما قالت
عایشة قال فخرجنا حتی جئنا مروان بن الحکم فذکر له عبد الرحمن ما قالتا فقال مروان اقسمت علیك یا ابا محمد
لترکبن دابتی فانها بالباب فلتذهبن الی ابی هریرة فانه بارضه بالعقیق فلتخبرنه بذلك فرکب عبد الرحمن ورکبت معه حتی اتینا ابا
هریرة فتحدث معه عبد الرحمن ساعة ثم ذکر له ذلك فقال ابو هریرة لا علم لی بذلك انما اخبرنیه مخبر **ترجمہ** ابوبکر بن
عبد الرحمن سے روایت ہے کہ مین اور میرے باپ عبد الرحمن دونو بیٹہے تہے مروان بن الحکم کے پاس اور مروان
اون دنون مین حاکم تہے مدینہ کے تو اون سے ذکر کیا گیا کہ ابو ہریرہ رض کہتے ہین جو شخص جنب ہو
اور صبح ہوجاوے تو اوسکا روزہ نہوگا مروان نے کہا قسم دیتا ہون تمکو اے عبد الرحمن تم جاو ام المومنین
عایشہ اور ام المومنین ام سلمہ پاس اور پوچہو اون سے یہ مسئلہ تو گئے عبد الرحمن اور گیا مین ساتہہ
اونکے یہانتک کہ پہونچے ہم ام المؤمنین عایشہ رض پاس تو سلام کیا اونکو عبد الرحمن نے پہر کہا اے ام المومنین
ہم بیٹہے تہے مروان بن الحکم کے پاس اونسے ذکر ہوا کہ ابو ہریرہ کہتے ہین جس شخصکو صبح ہوجاوے اور وہ جنب ہو تو

اوسکا روزہ نہو گا فرمایا حضرت عائشہ نے ایسا نہین ہے جیسا کہا ابو ہریرہ نے اے عبد الرحمن کیا تو منہ
پہیرتا ہی اوسکام سی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے کہا عبد الرحمن نے نہین قسم خدا کی فرمایا حضرت عائشہ نے
مین گواہی دیتی ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ اونکو صبح ہو جاتی تھی اور وہ جنب ہوتے تھے جماع
نہ احتلام سے پہر روزہ رکھتے تھے اوسدن کہا ابو بکر نے پہر نکلے ہم یہانتک کہ پہونچے ام المومنین ام سلمہ پاس
اور پوچھا ہمنے اون سے اس مسئلہ کو انہون نے بہی یہی کہا جو حضرت عائشہ نے کہا کہا ابو بکر نے پہر نکلے
ہم اور آئے مروان بن الحکم پاس اون سے عبد الرحمن نے بیان کیا قول حضرت عائشہ اور ام سلمہ کا تو کہا
مروان نے قسم دیتا ہون مین تمکو اے ابو محمد تم سوار ہو کر جاؤ میرے جانور پر جو دروازہ پر ہے ابو ہریرہ
پاس کیونکہ وہ اپنے زمین بین ہے عقیق مین **ف** م عقیق ایک مقام کا نام ہے جو تہوڑے فاصلہ
ہے مدینہ سے **ت** اور اطلاع کرو اونکو اس مسئلہ سے تو سوار ہوئے عبد الرحمن اور مین بہی اونکے
ساتھ سوار ہوا یہانتک کہ آئے ہم ابو ہریرہ پاس تو ایک ساعت تک باتین کی اون سی عبد الرحمن نے
پہر بیان کیا اون سے اس مسئلہ کو تو ابو ہریرہ نے کہا مجھے علم نہین تہا اس مسئلہ کا بلکہ ایک شخص نے
مجھہ سے بیان کیا تہا **ف** م یعنے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ اس مسئلہ کو
نہین سُنا تہا اسی واسطے غلطی ہوئے عن عائشة وام سلمة زوجي النبي صلى الله عليه وسلم انهما قالتا ان كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم ليصبح جنبا من جماع غير احتلام ثم يصوم ترجمہ ام المومنین عائشہ اور ام المومنین
ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنب ہوتے تھے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہو جاتی
تھے پہر روزہ رکھتے تھے **ما جاء في الرخصة في القبلة للصائم** م روزہ دار کو بوسہ لینے کے
اجازت کا بیان عن عطاء بن يسار ان رجلا قبل امرأته وهو صائم في رمضان فوجد من ذلك وجدا شديدا
فارسل امرأته تسأل له عن ذلك فدخلت على ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك لها فاخبرتها ام سلمة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقبل وهو صائم فرجعت الى زوجها فاخبرته فزاده ذلك شرا وقال لسنا مثل رسول الله صلى
الله عليه وسلم الله يحل لرسوله ما يشاء ثم رجعت امرأته الى ام سلمة فوجدت عندها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما لهذه المرأة فاخبرته ام سلمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبرتيها اني افعل ذلك فقالت قد
اخبرتها فذهبت الى زوجها فاخبرته فزاده ذلك شرا وقال لسنا مثل رسول الله صلى الله عليه وسلم
يحل الله لرسوله ما شاء فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال والله اني لاتقاكم لله واعلمكم بحدوده
ترجمہ عطاء بن یسار سی روایت ہی کہ ایک شخص نے بوسہ دیا اپنے عورت کو اور وہ روزہ دار تہا رمضان مین
سو اوسکو بڑا رنج ہوا **ف** م اس خیال سی کہ شاید یہ بڑا گناہ ہے **ت** اور اوسنی اپنی عورت کو

روزہ دار کو بوسہ لینی کی اجازت کا بیان

بھیجا ام المومنین ام سلمہ رض پاس تاکہ پوچھے اون سی اس مسئلہ کو تو آئی وہ عورت ام سلمہ رض پاس اور بیان کیا اوسے
ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے ہین روزی مین تب وہ اپنی خاوند پاس گئی اور اوسکو خبر کردی
پس اور زیادہ رنج ہوا اوسکے خاوند کو اور کہا اوسنی ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے نہین ہین اللہ اپنے
رسول کی لیئی جو چاہتا ہے حلال کردیتا ہے پھر آئی اوسکی عورت ام سلمہ پاس اور دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم بھی وہین موجود ہین سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اس عورت کو تو بیان کیا آپسے ام سلمہ نے
سو فرمایا آپنی تونی کیون نہ کہدیا اوس سے کہ مین بھی یہ کام کرتا ہون (یعنے روزے مین بوسہ لیتا ہون) ام سلمہ
نے کہا مینے کہدیا لیکن وہ گئی اپنی خاوند پاس اور اوسکو خبر کے سو اوسکو اور زیادہ رنج ہوا اور وہ بولا کہ ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے سے نہین ہین حلال کرتا ہے اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے اپنے رسول کے لئے پس غصہ ہوئے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپنے قسم خدا کی مین تم سب سے زیادہ ڈرتا ہون اللہ سے اور تم سب سے زیادہ
پہچانتا ہون اوسکی حدون کو **ف** یعنے فرایض اور ارکان دین اور حلال وحرام کو تم سب سے زیادہ
پہچانتا ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوسہ لینا جوان اور بوڑھے دونون کو درست ہے لیکن جوان کو
جب مکروہ ہے کہ خوف جماع کا ہو اگر صرف بوسے پر اوسنی قناعت کی تو روزے مین کچھ نقصان نہین
البتہ اگر انزال ہوگیا تو روزہ فاسد ہوگا

عن عایشۃ ام المؤمنین انہا قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقبل بعض ازواجہ وہو صایم ثم تضحک **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض کہتی ہین
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتے تھی اپنی بعض بی بیون کو اور وہ روزہ دار ہوتی تھی پھر ہنستی
تھین **ف** اسلئے کہ بعض بی بیون سے وہے خود آپ مراد تھین لیکن بوجہ شرم کی تصریح نہین کرتی
تھین

عن یحیی بن سعید ان عاتکۃ بنت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل امراۃ عمر بن الخطاب کانت تقبل راس عمر بن الخطاب وہو صایم فلا ینہاہا **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عاتکہ بیوی حضرت
عمر رض کی بوسہ دیتی تھین سر کو حضرت عمر کے اور حضرت عمر روزہ دار ہوتے تھے لیکن اونکو منع نہین کرتے
تھے

عن عایشۃ بنت طلحۃ انہا کانت عند عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علیہا زوجہا ہنالک وہو عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق وہو صایم فقالت لہ عایشۃ ما یمنعک ان تدنو من اہلک فتقبلہا وتلاعبہا فقال اقبلہا وانا صایم قالت نعم **ترجمہ** عایشہ بنت طلحہ سے روایت ہی کہ وہ ام المومنین عایشہ
پاس بیٹھے تھین اتنے مین اونکی خاوند عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق (بھتیجے حضرت عایشہ کی)
آئے اور وہ روزہ دار تھی تو کہا اون سی حضرت عایشہ نی تم کیون نہین جاتی اپنی بی بی پاس بوسہ لو
اونکا اور کھیلو اون سے تو کہا عبد اللہ نے بوسہ لون مین اونکا اور مین روزہ دار ہون حضرت عایشہ نے

کہا ان عن زید بن اسلم ان ابا ھریرۃ وسعد بن ابی وقاص کانا یرخصان فی القبلۃ للصائم ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاص روزہ دار کو اجازت دیتے تھے بوسہ کی

ماجاء فی التشدید فی القبلۃ للصائم روزہ دار کو بوسہ کی ممانعت کا بیان

عن مالک انہ بلغہ ان عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت اذا ذکرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وھو صائم تقول وایکم املک لنفسہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ ام المؤمنین عائشہ رض جب بیان کرتین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے روزے مین تو فرماتین کہ تم مین سے کون زیادہ قادر ہے اپنے نفس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ف یعنے تم لوگون کو بوسہ سے بچنا چاہیئے اس خیال سے کہ نفس تمہارا تمہارے اختیار مین نہین ہے کہا یحیے نے کہا مالک نے کہا ہشام بن عروہ نے کہا عروہ بن الزبیر نے روزہ دار کو بوسہ لینا اچھے کام کیطرف نہین لیجاتا عن عطاء بن یسار ان عبد اللہ بن عباس سئل عن القبلۃ للصائم فارخص فیھا للشیخ وکرھھا للشاب ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے سوال ہوا روزہ دار کو بوسہ لینے کا کیا ہے تو اجازت دی بوڑھے کو اور مکروہ رکھا جوان کے لیے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان ینھی عن القبلۃ والمباشرۃ للصائم ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر منع کرتے تھے روزہ دار کو بوسہ اور مباشرت سے ف مباشرت عورت سے بدن ملانے کو کہتے ہین اور لپٹنے کو بغیر جماع کے

ماجاء فی الصیام فی السفر سفر مین روزہ رکھنے کا بیان

عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی مکۃ عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ الکدید ثم افطر فافطر الناس معہ وکانوا یاخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا ہے رمضان مین تو روزہ رکھا یہانتک کہ پہونچے کدید کو ف کدید ایک مقام ہے سات منزل پر مدینہ سے وہان سے مکہ تین منزل رہجاتا ہے ت پھر افطار کیا تو لوگون نے بھی افطار کیا اور صحابہ کا یہ قاعدہ تھا کہ نئے کام کو لیتے تھے پھر اوس سے نئے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامون مین ف یعنی اوس فعل پر عمل کیا کرتے تھے جو جدید ہوتا تھا اور قدیم کو چھوڑ دیتے تھے پھر جدید کے بعد دوسرا کام جو اوس سے بھی جدید ہوتا اوس پر عمل کرتے ۔ کدید پر جاکر آپ نے روزہ کھولڈالا اسلیئے کہ آپ کو خبر پہونچی روزہ کے شاق ہونیکی لوگون پر

عن بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر الناس فی سفرہ عام الفتح بالفطر وقال تقووا لعدوکم وصام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قال الذی حدثنی لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی راسہ الماء من العطش ومن الحر ثم قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان طائفۃ من الناس قد صاموا حین

صمت قال فلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکدید دعا بقدح فشرب فافطر الناس
ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا لوگونکو سفر مین جس سال مکہ فتح ہوا ہے
روزہ نہ رکہنی کا فرمایا آپنے تاکہ تم قوی رہو دشمن کی مقابلہ مین اور روزہ رکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہا ابو بکر بن عبد الرحمن نی مجہسے بیان کیا اوس صحابی نی جسنے حدیث بیان کی مجہسی کہ مینی دیکہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عرج مین **ف** عرج ایک مقام کا نام ہے جو تین منزل ہی مدینہ منورہ
سے **ت** کہ پانی ڈالا جاتا تہا آپکے سر پر پیاس کے وجہ سے یا گرمی کی وجہ سی پہر کہا گیا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ بعض لوگون نی بہی روزہ رکہا ہے آپکے روزہ رکہنے کے سبب سے تو جب پہنچے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کدید مین ایک پیالہ پانی کا منگایا اور پانی پیا تب لوگون نی بہی روزہ کہولڈالا عن انس

بن مالک انہ قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فلم یعب الصایم علی المفطر ولا المفطر علی الصایم
ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ ہمنے سفر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ رمضان مین تو
نہ عیب کیا روزہ دار نے روزہ کہولنے والے پر اور نہ بے روزہ دار نے روزہ دار پر **ف** اس واسطے
کہ دونو امر درست ہین عن عروۃ بن الزبیر ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ انی

رجل اصوم افاصوم فی السفر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئت فصم
وان شئت فافطر ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نی کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے مین روزہ رکہا کرتا ہون تو کیا روزہ رکہون سفر مین آپنے فرمایا جی چاہے تو روزہ
رکہہ جا ہے نہ رکہہ عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یصوم فی السفر ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
عمر روزہ نہین رکہتی تہے سفر مین عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ انہ کان یسافر فی رمضان ونسافر معہ
فیصوم عروۃ ونفطر نحن فلا یامرنا بالصیام ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ بن الزبیر سفر
کرتے تہے رمضان مین اور ہم بہی سفر کرتے تہے ساتہ اونکے تو روزہ رکہتے تہے عروہ اور ہم نہ رکہتے تہے
سو ہمکو حکم نہین کرتے تہے روزہ رکہنے کا

ما یفعل من قدم من سفر اوارادہ فی رمضان

جو شخص رمضان مین سفر سے آوے یا سفر کو جاوے اوسکا بیان عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب کان اذا

کان فی سفر فی رمضان فعلم انہ داخل المدینۃ من اول یومہ دخل وہو صایم
ترجمہ امام مالک سی روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب جب رمضان مین سفر مین ہوتے پہر اونکو معلوم
ہوتا کہ اجکے روز شہر مین داخل ہونگی دوپہر سے اول تو روزہ رکہکر داخل ہوتے **ف** اگر قبل فجر کے
شہر مین داخل ہوجاوی تو روزہ رکہنا واجب ہوجاتا ہے ورنہ مستحب ہے کہا یحیی نی کہا مالک نی جو شخص سفر مین

ہوا اور اوسکو معلوم ہو جاوے کہ مین سویرے داخل ہو جاؤنگا شہر مین پہر راہ مین اوسکو صبح ہو گئی تو روزہ رکھا داخل ہو وے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اور جب رمضان مین سفر کرنیکا ارادہ کرے اور شہر ہی مین اوسکو صبح ہو جاوے تو وہ اوس روز روزہ رکہے **ف** یہ قول امام مالک اور شافعی اور امام اعظم کا ہے اور امام احمد اور اسحق کے نزدیک روزہ نہ رکہنا اوسکو درست ہی لیکن جب باہر شہر کے ہو جاوے تو روزہ کہولے اگر شہر سے مین کہول ڈالی تو کفارہ واجب ہو گا بالاتفاق۔ ہماری مشایخ کا عمل اسپر ہے کہ جب کوئی شخص سفر کو جاوے تو اوسکو اختیار ہی خواہ اوس روز روزہ رکہے یا نہ رکہے **کہا** یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص سفر سے آوے اور اوسکو روزہ نہو اور عورت بہی آوے روزہ سے نہو مثلاً حیض سے اوس روز پاک ہوئی ہو تو اوسکے خاوند کو جماع کرنا درست ہی اگر چاہے **کفارۃ من افطر فی رمضان** جو شخص رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالی اوسکے کفارہ کا بیان **عن** ابی ہریرۃ

ان رجلا افطر فی رمضان فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکفر بعتق رقبۃ او صیام شہرین متتابعین او اطعام ستین مسکینا فقال لا اجد فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرق من تمر فقال خذ ہذا وتصدق بہ فقال یا رسول اللہ ما احد احوج منی فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال کلہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے روزہ توڑ ڈالا رمضان مین تو حکم کیا اوسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بردہ آزاد کرنیکا یا دو مہینے روزہ رکہنے کا یا ساٹھ مسکینون کو کہانا کہلانیکا سو اوسنی کہا مجہہ سے یہ کوئی کام نہین ہو سکتا اتنے مین ایک ٹوکرا کہجور کا آپ پاس آیا تو آپنے اوسکو دیا اور کہا کہ اسکو صدقہ کردے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مجہہ سے زیادہ کوئی محتاج نہین ہے آپ ہنسے یہانتک کہ آپکی کچلیان کہل گئین پہر فرمایا آپنے تو ہی کہالے اوسکو **ف** پہر جب اوسکو خدا دے تو اوسپر کفارہ لازم ہو گا یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ حکم خاص تہا اس شخص کے لئے اور کے ذمہ سے کفارہ ساقط نہو گا اگر تینون کامون کے مقدور رہنو تو جب تک مقدور ہو انتظار کرے اور بعض نے کہا ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہی اوسکا حکم یہی ہے جو اس حدیث مین بیان ہوا واللہ اعلم **عن** سعید بن

المسیب انہ قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضرب نحرہ وینتف شعرہ ویقول ہلک الابعد فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک قال اصبت اہلی وانا صائم فی رمضان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تستطیع ان تعتق رقبۃ قال لا قال فہل تستطیع ان تہدی بدنۃ قال لا قال فاجلس فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرق من تمر فقال خذ ہذا فتصدق بہ فقال ما احد احوج منی یا رسول اللہ فقال کلہ وصم یوما مکان ما اصبت **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اپنا سینہ کوٹتا ہوا اور بال نوچتا ہوا اور کہتا تہا ہلاک ہوا وہ شخص جو دور رہے نیکیون سے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا

جو شخص رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالی اوسکے کفارہ کا بیان

بولا مینے صحبت کی اپنی بی بی سی رمضان کی روزہ مین تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو ایک بردہ آزاد کرسکتا ہے بولا نہین فرمایا آپنے ایک اونٹ یا گاے ہدے کرسکتا ہے **ف م** یعنے قربانیکی لیے حرم مین بہیج سکتا ہے یہ جملہ عطار کی روایت سے ہے اسکو غلط کہا محدثین نی صحیح یہ ہے کہ دو مہینے پے درپے روزہ رکہہ سکتا ہے جیسا اور حدیثون مین ہے اور اسی پر اجماع ہے مجتہدین کا کہ بردہ آزاد کرے اگر اسکے قدرت نہ رکہی تو دو مہینے لگتا تار روزے رکہے اگر اوسپر قدرت نہ رکہی تو ساٹہہ مسکینو نکو کہانا کہلادے مگر حسن بصری نی اس روایت پر بہی فتوی دیا ہے (زرقانی) **ت** بولا نہین فرمایا آپنے بیٹہ اتنی مین ایک ٹوکرا کہجور کا آپ پاس آیا آپنے فرمایا اسکو لے اور صدقہ کردہ بولا مجہ سے زیادہ کوئی محتاج نہین ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہا لے اوسکو اور ایک روز روزہ رکہہ لے اوسدن کے بدلے مین جسمین تونے یہ کام کیا ہے **ف م** اس سے معلوم ہوا کہ قضا روزہ کی کفارہ سے جدا گانہ لازم ہے اور یہی قول ہے ایمہ اربعہ اور جمہور کا اور بعضون کے نزدیک جب کفارہ لازم ہو تو قضا ساقط ہے (زرقانی) **کہا** مالک نی کہا عطا نی پوچہا مینے سعید بن المسیب سے کتنی کہجور ہوگے اوس ٹوکرے مین بولے پندرہ صاع سے لیکر بیس صاع تک **ف م** یعنے ایک سو بیس رطل سے لیکر ایک سو ساٹہہ رطل تک کیونکہ ایک صاع آٹہہ رطل کا ہوتا ہے **کہا** یحیے نے کہا مالک نی سنا مینے اہل علم سے کہتے تہے جو شخص رمضان کی قضا کا روزہ توڑ ڈالے جماع سے یا اور کسے امر سے تو اوسپر کفارہ نہین ہے بلکہ اوسپر قضا ہے اوسدن کے اور یہ قول بہت پسند ہے مجہکو **حجامة الصایم** روزہ دار کو پچہنے لگانی کا بیان **عن** عبد اللہ

بن عمر انہ کان یحتجم وھو صایم ثم ترک ذلک بعد فکان اذا صام لم یحتجم حتی یفطر

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ پچہنے لگاتے تہے روزے مین پہر چہوڑ دیا اوسکو تو جب روزہ دار ہوتے پچہنے نہ لگاتے یہانتک کہ روزہ افطار کرتے **ف م** اسواسطے کہ پہلے طاقت تہی تو پچہنے لگانے سے روزہ مین ضعف کا خوف نہ تہا پہر جب طاقت گہٹ گئی تو موقوف کردیا اس سے معلوم ہوا کہ پچہنے لگانی سے روزہ ٹوٹتا نہین مگر ضعف کے خوف سے نہ لگانا چاہیے ایک حدیث مرفوع مین ہے افطر الحاجم والمحجوم یعنے پچہنے لگانے والے اور جسکے پچہنے لگائے جاوین دونون کا روزہ ٹوٹ گیا یہ حدیث منسوخ ہے اور احادیث سے اور بعضون نی کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کسیکو پچہنے لگانا یا لگوانا منظور ہو تو روزہ نہ رکہے کیونکہ پچہنے لگانیوالے کے منہ مین اکثر خون وغیرہ چلا جاتا ہے اور لگوانیوالی کو ضعف ہوجاتا ہے تو روزہ توڑنا پڑتا ہے **عن** ابن شہاب ان سعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن عمر کانا یحتجمان وھما صائمان

ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہی کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر پچہنے لگاتی تہی روزی مین **عن**

عروۃ بن الزبیر انہ کان یحتجم وھو صائم ثم لا یفطر قال وما رأیتہ احتجم قط الا وھو صائم ترجمہ
عروہ بن الزبیر پچھنے لگاتی تھی روزی مین پھر افطار نہین کرتی تھی کہا ہشام نی مینے کبھی نہین دیکہا عروہ کو پچھنے
لگاتی ہوی مگر وہ روزے سے ہوتے تھے کہا یحییٰ نے کہا مالک نی پچھنے لگانا روزہ دار کو مکروہ نہین ہے مگر اس خوف
سے کہ ضعیف ہو جاوے اور اگر ضعف کا خوف نہ ہو تو مکروہ نہین ہے پس اگر ایک شخص نی پچھنے لگائی رمضان مین
پھر روزہ توڑنے سے بچ گیا تو اوسپر کچھ لازم نہین ہے نہ اوسکو اوسدن کی قضا کا حکم ہے کیونکہ پچھنے لگانا جب
مکروہ ہی جب روزہ ٹوٹ جانیکا خوف ہو پس اگر پچھنے لگائے اور روزہ توڑنے سے بچا رہا تاآنکہ شام ہوئی
تو اوسپر کچھ لازم نہین نہ اوسپر قضا ہی اوسدن کی **صیام یوم عاشوراء** عاشورا کی روزہ کا
بیان **ف** عاشورا نوین تاریخ ہے محرم کی یا دسوین تاریخ ہے واسطے ان دونون تاریخون مین روزہ
رکہنا مستحب ہے **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان یوم عاشوراء یوما تصومہ قریش فی الجاھلیۃ وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فی الجاھلیۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صامہ و
امر الناس بصیامہ فلما فرض رمضان کان ھو الفریضۃ وترک یوم عاشوراء فمن شاء
صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے انہون نی کہا عاشورا کے دن لوگ
روزہ رکہتے تھے جاہلیت مین اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہی اوسدن روزہ رکہتی تھی زمانہ
جاہلیت مین پہر جب آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تو روزہ رکہا آپنے اوسدن اور لوگونکو بہی
حکم کیا روزہ رکہنی کا پہر جب فرض ہوا رمضان تو رمضان ہی کی روزے فرض رہ گئے اور عاشورا کا روزہ
چہوڑ دیا گیا جسکا جی چاہے اوسدن روزہ رکہی اور جسکا جی چاہے نہ رکہے **عن** حمید بن عبد الرحمن بن عوف
انہ سمع معاویۃ بن ابی سفیان یوم عاشوراء عام حج وھو علی المنبر یقول یا اھل المدینۃ این علماؤکم
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لھذا الیوم ھذا یوم عاشوراء ولم یکتب علیکم صیامہ
وانا صائم فمن شاء فلیصم ومن شاء فلیفطر **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے
انہون نی سنا معاویہ بن ابی سفیان رض سے کہتے تھے جس سال انہون نی حج کیا اور وہ منبر پر تھے ای اہل
مدینہ کہان ہین علما تمہارے سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی اسدن کو یہ دن عاشورا
کا ہے اسدن روزہ تمہارے اوپر فرض نہین ہے اور مین روزہ دار ہون سو جسکا جی چاہے روزہ رکہی اور
جسکا جی چاہے نہ رکہے **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب ارسل الی الحارث بن ہشام ان غدا یوم عاشوراء
فصم وامر اھلک ان یصوموا **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نی کہلا بہیجا حارث بن ہشام کو
کہ کل عاشورے کا روز ہے تو روزہ رکہہ اور حکم کر اپنے گہر والونکو وہ بہی روزہ رکہین **ف** یہ حکم استحبابا

تھا نہ رجوع یا **صیام یوم الفطر و یوم الاضحی و الدھر** عید الفطر اور عید الضحی کے دن روزہ رکھنے کا اور سدا روزہ رکھنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صیام یومین یوم الفطر و یوم الاضحی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے ایک یوم الفطر دوسرے یوم الاضحی ہین **ف م** تو ان دونو دنون مین روزہ رکھنا حرام ہے اسیطرح ایام تشریق یعنے ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ذالحجہ کو روزہ رکھنا جایز نہین ہے کہا امام مالک نے مینے سنا اہل علم سے کہتے تھے سدا روزہ رکھنا کچہ برا نہین ہے جب اون دنون مین روزہ نہ رکھے جن دنون مین منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزے سے اور وہ تین دن ہین منا مین رہنے کے یعنی ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ذیحجہ اور ایک یوم الفطر اور ایک یوم الاضحے اور یہ ہمکو بہت پسند ہے **ف م** بعض علما کے نزدیک صوم الدہر یعنے سدا روزہ رکہنا مکروہ ہے بلکہ ایکدن روزہ رکہنا اور ایکدن افطار کرنا جسکو صوم داؤدی کہتے ہین افضل ہے **النھی عن الوصال فی الصیام** تہ کے روزون کی ممانعت کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الوصال فقالوا یا رسول اللہ فانک تواصل فقال انی لست کھیئتکم انی اطعم و اسقی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تہ کے روزے رکہنے سے لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ رکہتے ہین فرمایا مین تمہارے طرح نہین ہون مین کہلایا جاتا ہون اور پلایا جاتا ہون **ف م** اللہ جل جلالہ کی پاس سے مراد اس سے جنت کی کہانی اور پانی ہے اور اوس سے روزہ نہین ٹوٹتا یا یہ مراد ہے کہ مجھے غذاے روحانی جو ذکر الٰہی اور محبت الٰہی سے حاصل ہے اسوجہ سے مجہکو ضعف نہین ہوتا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والوصال ایاکم والوصال قالوا فانک تواصل یا رسول اللہ قال انی لست کھیئتکم انی ابیت یطعمنی ربی و یسقینی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم تہ کے روزے رکہنے سے بچو تم تہ کے روزے رکہنے سے لوگون نے کہا آپ رکہتے ہین یا رسول اللہ فرمایا مین تمہارے طرح نہین ہون مین رات کو میرا رب کہلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے **صیام الذی یقتل خطاء او یتظاھر** کفارہ قتل خطا اور کفارہ ظہار کے روزون کا بیان کہا یحیے نے سنا مینے امام مالک سے فرماتے تہے جس شخص پر دو مہینے کے روزے پے در پے واجب ہون قتل خطا یا ظہار مین **ف م** قتل خطا یہ ہے کہ زید کو شکار سمجہکر مار ڈالا یا شکار کو مارتا تہا حربہ زید کو لگ گیا اور ظہار یہ ہے کہ اپنے بی بی کو اپنے محرم کے کسی عضو سے تشبیہ دے مثلا یون کہے تو مجہپر ایسی ہے جیسے میری مان کی پیٹ دونون مین کفارہ لازم ہے **ت** اور وہ روزے شروع کرے پہر بیچ مین کوئی مرض پیدا ہو اوسکو لاحق ہو جسکی وجہ سے روزون کا سلسلہ ٹوٹ جاوے تو جب اوس مرض سے اچہا ہو اور روزہ پر قادر ہو فی الفور روزہ شروع کرے اور جتنے روزے رکہہ چکا ہے

کفارہ قتل اور ظہار کے روزون کا بیان

اون پر بنا کری یعنی وہ روزی حساب مین رہین گی **ف ہ** تو اگر مرض سی اچھا ہوتی ہی اور روزہ کی طاقت ہوتی ہی اوسنی روزے شروع نہ کئے بلکہ کچھ دنون تاخیر کی تو اب نئی سری سی پہر دو مہینے کے روزی رکھنا شروع کری اور جتنی روزی رکھہ چکا ہے اونکا حساب نہوگا **ف** اسیطرح ایک عورت پر بسبب قتل خطا کی دو مہینے کے روزے لازم ہوئی اور اوسنی روزی رکھنا شروع کیے لیکن بیچ مین حیض آگیا تو وہ حیض سی پاک ہوتی ہی روزی شروع کر دیئے اور اگلے روزون پر بنا کرے یعنے وہ روزے حساب مین رہین گے اور جس شخص پر دو مہینے روزے لگتا تار فرض ہون تو اوسکو بیچ مین افطار کرنا درست نہین مگر بیماری یا حیض کی وجہ سے اور یہ نہین ہوسکتا کہ سفر کرے اور اوسکے وجہ سے افطار کرے کہا یحیی نے کہا مالک نے یہ قول اچھا ہے جو سنا مینے اسبات مین **ما یفعل المریض فی صیامہ** مریض کی روزی کا بیان کہا یحیی نے سنا مینے مالک سی کہتی تہی مینے جو سنا اہل علم سے وہ یہ ہی کہ مریض کو جب ایسا مرض لاحق ہو جسکے وجہ سے روزہ رکہنا اوسپر شاق ہو جاوی اور روزہ اوسکو تکلیف پہونچاوی اور وہ مرض اسدرجہ پر پہونچ جاوی تو اوسکو افطار کرنا درست ہی اسیطرح جب مریض کو کھڑا ہونا دشوار ہو نماز مین اور یہ مرض اس درجہ کو پہنچ جاوے کہ عذر گنا جاوی اللہ جل جلالہ کی نزدیک اور اللہ اوسکو زیادہ جانتا ہی بندہ سے اور اسی مرض مین سی بعض ایسا ہے جو اس درجہ کا نہین ہے بہر حال جب مرض اسدرجہ کو پہونچے تو وہ بیٹھکر نماز پڑہے کیونکہ دین اللہ کا آسان ہی اور اللہ جل جلالہ نی مسافر کو رخصت دی روزہ نہ رکہنے کے سفر مین حالانکہ وہ زیادہ قادر ہے روزہ پر مریض سے فرمایا اللہ جل جلالہ نی اپنی کتاب مین جو شخص تم مین سے مریض ہو یا مسافر ہو تو وہ اوتنے روز شمار کرکے دوسرے دنون مین روزہ رکھہ لیوے پس رخصت دی اللہ جل جلالہ نی مسافر کو افطار کے حالانکہ وہ زیادہ قادر ہے روزے پر مریض سی اور یہ بہت پسند ہی مجھکو اون اقوال مین جنکو سنا مینے اسباب مین اور ہماری نزدیک یہ امر اتفاقی اور مجمع علیہ ہے **النذر فی الصیام والصیام عن المیت** روزہ نذر کا بیان اور میت کی طرف سی روزہ رکھنی کا بیان **عن مالک انہ بلغہ عن**

سعید بن المسیب انہ سئل عن رجل نذر صیام شہر ھل لہ ان یتطوع فقال سعید لیبدأ بالنذر قبل ان یتطوع ترجمہ سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نذر کے ایک مہینے روزہ رکھنی کی اب اوسکو نفلی روزہ رکہنا درست ہے جواب دیا کہ پہلے نذر کے روزے رکھہ لیوے پہر نفلی رکھی **ف ہ** اسواسطے کہ نذر کا پورا کرنا فرض ہی کہا مالک نی مجھکو سلیمان بن یسار سی ایسا ہی پہونچا ہے کہا یحیی نے کہا مالک نی جو شخص مر جاوے اور اوسپر نذر ہو ایک بردہ آزاد کرنیکی یا روزے رکھنے کے یا صدقہ دینے کے یا قربانی کرنیکے پہر وہ وصیت کر جاوے کہ میری مال مین سی یہ ادا کرنا تو ثلث مال سی ادا کیجاویگی اور اسکا ادا کرنا اور وصیتون پر مقدم سمجھا جاویگا مگر جو وصیت مثل اسکی واجب ہو کیونکہ اور وصیتین جو نفل ہین مثل اوس وصیت کی نہین ہوسکتین جیسے نذر وغیرہ ہے سیلئے کہ یہ واجب ہے اور یہ وصیت

تہائی مال مین ہی اسواسطے خاص ہوئی کہ اگر کل مال مین نافذ ہو تو ہر شخص ایسی امورات کو جو اوسپر واجب ہین دیر کریگے اپنے موت پر رکہی گا جب موت قریب ہوگی اور مال اوسکی وارثون کا حق ہوگا تو اوسوقت وہ ان چیزون کے بیان کریگا خاص کرکے ایسے چیزونکو جنکا تقاضا کرنیوالا کوئی نہ تہا اور شاید کہ یہ چیزین اوسکی تمام مالکو گہیر لیوین اور وارثہ محروم رہجاوین اسواسطے کل مال مین اوسکو اختیار نہین ہے عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر کان یسال ھل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عمر سے پوچہتے کیا کوئی روزہ رکہی کسی کیطرف سے یا نماز پڑہے کسیکے طرفسے کہ کوئی روزہ رکہی کسیکے طرفسے اور نہ کوئی نماز پڑہے کسیکے طرفسے **ف م** نماز مین تو اجماع ہے مگر روزے مین اختلاف ہی مالک ابو حنیفہ شافعی کا یہی قول ہی اور امام احمد کا یہ قول ہے کہ روزہ میت کیطرفسے رکہہ سکتا ہے صحیحین مین حضرت عایشہ سے مروی ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص مرجاوے اور اوسپر روزی ہون تو اوسکے بدلے اوسکا ولی روزی رکہی اور ابن عباس سے بہی ایسا ہی مروی ہی ہمارے مشایخ کا عمل اسپر ہے کہ میت کیطرف سی روزہ اور نماز دونون ادا کرنا درست ہین اور اللہ جل جلالہ سے امید ہے کہ وہ میت کی ذمہ کو بری کردیوی

ما جاء فی قضاء رمضان والکفارات

رمضان کی قضا اور کفارہ کے بیان مین عن خالد بن اسلم ان عمر بن الخطاب افطر ذات یوم فی رمضان فی یوم ذی غیم ورای انہ قد امسی وغابت الشمس فجاءہ رجل فقال یا امیر المؤمنین طلعت الشمس فقال عمر بن الخطاب الخطب یسیر وقد اجتہدنا ترجمہ خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی نی ایک روز افطار کیا رمضان مین اور اوسدن ابر تہا اونکو یہ معلوم ہوا کہ شام ہوگئی اور آفتاب ڈوب گیا پس ایک شخص آیا اور بولا یا امیر المومنین آفتاب نکل آیا حضرت عمر نے فرمایا اسکا تدارک سہل ہی ہمنی اپنی ظن پر عمل کیا تہا کہا مالک نی تدارک سہل ہی یعنی اوسکی عوض ایک روزہ کی قضا رکہہ لیوینگی تو محنت بہت کم ہی اور تدارک آسان ہی عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول یصوم قضاء رمضان متتابعا من افطرہ من مرض او سفر ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جس شخصکے رمضان کی روزے قضا ہون بیماری سی یا سفر سے تو اونکی قضا لگاتار رکہی **ف م** یعنے متفرق ایک ایک دو دو روزے کرکے نہ رکہے بلکہ جتنے روزی قضا ہوئی ہون اونکو ایکساتہ برابر رکہی ایسا ہی علی اور حسن اور شعبی سی مروی ہے اور یہی مذہب ہے اہل ظاہر کا اور جمہور علما اور ائمہ اربعہ کی نزدیک یہ حکم استحبابی ہی اگر جدا جدا قضا رکہی تو بہی جایز ہے (زرقانی) عن ابن شہاب ان عبد اللہ بن عباس و ابا ہریرۃ اختلفا فی قضاء رمضان فقال احدہما یفرق بینہ وقال الاخر لا یفرق بینہ لا ادری ایہما قال یفرق بینہ ولا ایہما قال لا یفرق بینہ ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس اور ابوہریرہ نی اختلاف کیا رمضان کی قضا مین ایک نی کہا کہ رمضان کی روزون کی قضا

پے درپے رکہنا ضرور نہین دوسرے نی کہا پے درپے رکہنا ضرور ہی لیکن مجہی معلوم نہین کہ کسی ان دونون مین سے
پے درپے رکہنی کو کہا اور کسی یہ کہا کہ پے درپے رکہنا ضرور نہین **ف م** ابن عبد البر نی کہا کہ معلوم نہین ہے
ابن شہاب نی یہ روایت کس سے سنے ابن عباس اور ابوہریرہ سی بسند صحیح مروی ہی کہ انہون نی رمضان کی
قضا کو جدا جدا رکہنا جایز کیا ہے اسواسطے کہ اللہ جل جلالہ نی فرمایا فعدۃ من ایام اخر اور متتابعات کی قید نہین
لگائی حضرت عائشہ نی فرمایا کہ پہلے یون اوترا تہا فعدۃ من ایام اخر متتابعات پہر متتابعات کا لفظ ساقط ہوگیا

(زرقانی) **عن** عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول من استقاء وھو صائم فعلیہ القضاء ومن ذرعہ القئ فلیس
علیہ القضاء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص قصداً قی کرے روزے مین تو اوسپر قضا واجب ہے اور جسکو خود بخود
قی آجاوے اوسپر قضا نہین ہے **ف م** مگر جب یقین ہوجاوے اس امر کا کہ منہ مین کوئی چیز آنکر پہر حلق مین
چلی گئی تو قضا کرے (زرقانی) **عن** یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یسال عن قضاء رمضان فقال
سعید احب الی ان لا یفرق قضاء رمضان وان یواتر **ترجمہ** یحیی بن سعید نے سنا سعید بن المسیب سے وہ پوچہی گئی رمضان کے
قضا سی تو کہا سعید نی میرے نزدیک یہ بات اچہی ہے کہ رمضان کی قضا پے درپے رکہی کہا یحیی نی سنا مینے
مالک سی کہتی تہی جو شخص جدا جدا رمضان کی قضا رکہی تو اوسپر اعادہ لازم نہین ہی بلکہ وہ قضا کافی ہوجاوے گی
مگر بہتر میری نزدیک یہی ہی کہ پے درپے رکہی کہا یحیی نے اور سنا مینے مالک سی کہتی تہی جو شخص رمضان مین بہول
چوک کر کہا لیوے یا پی لیوے یا اور کسی روزہ مین جو اوسپر واجب ہے تو اوسپر قضا ہے اوس روز کی **ف م**
محققین کا مذہب اسکی خلاف ہی اونکی نزدیک بہولی سے کہانے یا پینے مین روزہ نہین جاتا اور حدیث مرفوع
موید ہے اونکے **عن** حمید بن قیس المکی انہ اخبرہ قال کنت مع مجاہد وھو یطوف بالبیت فجاءہ انسان
فسال عن صیام ایام الکفارۃ امتتابعات ام یقطعھا قال حمید فقلت لہ نعم یقطعھا ان شاء قال مجاہد لا
یقطعھا فانھا فی قراءۃ ابی بن کعب ثلثۃ ایام متتابعات **ترجمہ** حمید بن قیس مکی سی روایت ہی کہ مین ساتہ تہا
مجاہد کی اور وہ طواف کررہے تہے خانہ کعبہ کا اتنی مین ایک آدمی آیا اور پوچہا کہ قسم کی کفارہ کی روزی پے درپے
چاہیین یا جدا جدا حمید نے کہا ہان جدا جدا بہی رکہہ سکتا ہے اگر چاہے مجاہد نے کہا نہین کیونکہ ابی بن کعب
کی قرارت مین یہی ثلثۃ ایام متتابعات یعنی روزے تین دن کے پے درپے کہا امام مالک نی جتنے روزونکا
ذکر اللہ جل جلالہ نی اپنی کلام مین کیا ہے اون سب کا پے درپے رکہنا بہتر ہے **ف م** مگر کفارہ قتل اور
ظہار کے روزون کا پے درپے رکہنا واجب ہے کہا یحیی نے پوچہے گئے امام مالک رضہ اوس عورت سی جو صبح کو
روزہ دار اوٹہی رمضان مین پہر یکایک تازہ اور خالص خون دیکہی اور وہ حیض کے دن نہ ہون پہر شام تک
انتظار کرے مگر کچہ نہ دیکہے پہر دوسرے روز جب صبح ہو تو یکایک خون دیکہی مگر پہلے روز سے کچہ کم پہر وہ خون

موقوف ہوجاوی اور یہ واقعہ حیض کی ایام سے پیشتر ہو تو اوسکے روزہ اور نماز کا کیا حکم ہے امام مالک نی جواب دیا کہ یہ خون حیض کا ہی توجب اوسکو دیکھی روزہ کہولڈالی اور قضا کرلے اوس روزہ کی پہر جب خون موقوف ہوجاوے تو غسل کرکے روزہ رکہی کہا یحیی نی سوال ہوا امام مالک سی جو شخص مسلمان ہو شام کو رمضان مین کچہ دن رہتی ہین کیا اوسپر پوری رمضان کی قضا لازم ہے یا اوسدن کی جبدن مسلمان ہوا امام مالک نی جواب دیا کہ گذشتہ روزونکی قضا اوسپر لازم نہین ہی بلکہ آیندہ سے روزی رکہی اور اگر اوسدن کی بہی قضا کرلے جبدن وہ مسلمان ہوا تو بہتر ہے

قضاء التطوع نفل روزے کے قضا کا بیان عن ابن شہاب ان عایشۃ وحفصۃ زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصبحتا صائمتین متطوعتین فاہدی لہما طعام فافطرتا علیہ فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قالت عایشۃ فقالت حفصۃ وبدتنی بالکلام وکانت بنت ابیہا یا رسول اللہ انی اصبحتنا وعایشۃ صائمتین متطوعتین فاہدی لنا طعام فافطرنا علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضیا مکانہ یوما اخر

ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہی کہ حضرت ام المومنین عایشہ اور ام المومنین حفصہ رض صبح کو اونہین نفل روزہ رکہکر پہر کہانی کا حصہ آیا تو اونہون نی روزہ کہولڈالا اتنی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئی عایشہ رض فرماتی ہین کہ حفصہ یعنی نی کہنا شروع کردیا مجہے بولنے نہ دیا آخر اپنی باپ کی بیٹی تہین **ف** یعنے جیسے اونکے باپ دین کی بات پوچہنی مین دیر نکرتے تہے ویسے ہے اونکے بیٹے ہے تہین **ت** یارسول اللہ مین اور عایشہ صبحکو ہم دونون نفلی روزہ رکہکر تو ہماری پاس حصہ آیا کہانیکا ہمنے روزہ کہولڈالا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکے عوض مین ایک روزہ قضا کا رکہو **ف** کیونکہ نفل روزہ رکہکر توڑڈالنے سے قضا اوسکی واجب ہوجاتی ہے یہ قول امام مالک اور امام ابوحنیفہ رح کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کی نزدیک قضا واجب نہین ہوتی بلکہ مستحب ہے کہا یحیی نے سنا مینے مالک سی کہتی تہی جو شخص نفل روزی مین بہول چوک سی کہا یا پی لیوی تو اوسپر قضا نہین ہی اور چاہیے کہ اوسی روزے کو پورا کرے کیونکہ اوسکا روزہ نہین گیا اور نفلی روزہ مین اگر کوئی امر غیر اختیاری ایسا پیش آوی جس سی روزہ ٹوٹ جاوے (مثلا حیض آجاوی یا مرض) تو اوسکی قضا واجب نہین جب اوسنی عذر سی روزہ کہولڈالا ہو نہ قصدا اسیطرح اگر کسی نے نفل نماز کو شروع کرکے توڑ ڈالا حدث غیر اختیاری سی تو اوسپر قضا نہین ہے کہا مالک نی جو شخص کوئی نیک کام نفل شروع کرے مثلا نماز یا روزہ یا حج یا اور کوئی کام مشابہ اسکی جنکو لوگ نفل طور سی بجالایا کرتے ہین پہر اوسکو توڑ ڈالی تو اوسکو تمام کرنا چاہیے توجب تکبیر تحریمہ کہی تو دو رکعت نماز پڑہے اور جب روزہ رکہی تو اوسکو پورا کرے اور جب لبیک کہی حج کا تو حج کو تمام کرے اور جب طواف شروع کرے تو سات پہیرے پورے کرے سیطرح جو کام شروع کرے تو اوسکو نہ چہوڑے یہانتک کہ ادا کرے مگر جب کوئی عارضہ ایسا پیش آوی جسکے سبب سے لوگ مجبور ہوجاتی ہین کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا

ہے اپنی کتاب مین کہاؤ اور پیو یہانتک کہ دکہلائی دی تمکو سفید دہاری سیاہ دہاری سی یعنے فجر ہوجاوی پہر تمام
کرو روزونکو رات تک پس تمام کرنا روزی کا واجب ہی جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نی پورا کرو حج اور عمرہ کو خدا کیواسطے
سو اگر کسی شخص نے احرام باندہا حج کا نفل اور فرض حج ادا کرچکا ہے اوسکو چہوڑ دینا نہ چاہیے جب شروع کرچکا اور نہ
کرنا چاہیئے کہ رستہ سے احرام کہولکر چلا آوے اسیطرح جو شخص کوئی نفل عبادت شروع کرے اوسکو پورا
کرنا لازم ہے جیسے فرض کا پورا کرنا اور یہ تقریر بہت پسند ہے مجہکو اپنی سنی ہوئی باتون مین **فدیۃ من**
افطر فی رمضان جو شخص رمضان مین روزے نرکہہ سکے اوسکے فدیہ کا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان
انس بن مالک کبر حتی کان لا یقدر علی الصیام فکان یفتدی **ترجمہ** امام مالک کو پوہنچا کہ انس بن مالک رض
بوڑہے ہوگئے تہے یہانتک کہ روزہ نرکہہ سکتے تہے تو فدیہ دیتے تہے **ف** **م** یعنے ہر روزے کے بدلے ایک مسکین
مسکین کا کہانا دیتے تہے یا ایک مُد دیتے تہے۔ اور مُد دو رطل کا ہوتا ہے اور ایک روایت مین نصف صاع
آیا ہے۔ صاع چار مد کا ہوتا ہے اور کبہی تیس مسکینون کو کہانا کہلا دیتے تہے اور کبہی تین سو مسکینونکو
ایک ہی بار کہلا دیتے تہے (زرقانی) **کہا** امام مالک نی میرے نزدیک فدیہ دینا واجب نہین ہے مگر جو شخص
فدیہ دینے کے قدرت رکہتا ہو اوسکو دینا بہتر ہے سو جو شخص فدیہ دیوے تو ہر روزے کے بدلے مین ایک مد کہانا
دیوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مد سے **ف** **م** مد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک رطل اور تہائی
رطل کا تہا اور اہل عراق کا مد دو رطل کا ہوتا ہے جب مُد مین فرق ہوا تو صاع مین بہی فرق ہوگا کیونکہ صاع
چار مد کا ہوتا ہے۔ یہ فدیہ دینا امام مالک کی نزدیک سنت ہے اور اور اماموں کے نزدیک واجب ہے **عن** مالک
انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر سئل عن المراۃ الحامل اذا خافت علی ولدہا واشتد علیہا الصیام فقال تفطر وتطعم مکان
کل یوم مسکینا مدا من حنطۃ بمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ
عورت حاملہ اگر خوف کرے اپنے حمل کا اور روزہ نرکہہ سکے تو کہا اونہون نی روزہ نرکہے اور ہر روزے کے بدلے مین
ایک مسکین کو ایک مد گیہون دیوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مد سے **کہا** مالک نی اہل علم نی کہا ہی اوسپر
قضا لازم ہے نہ فدیہ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نی جو شخص تم مین سے بیمار یا مسافر ہو تو وہ اور دنون مین قضا
کرے اور یہ حمل کا خوف بہی ایک مرض ہے امراض مین سے **ف** **م** مگر ابن عمر کے نزدیک عورت حاملہ اور
مرضعہ پر جب وہ فدیہ دے چکے روزیکے قضا نہین ہے اور یہ بہی ایک روایت ہی امام مالک سی باقی اماموں کے نزدیک
عورت حاملہ اور مرضعہ کو اگر اپنی لڑکے کا خوف ہو تو وہ روزہ نہ رکہین پہر اوسکی قضا کرلین اور فدیہ دینا ضرور
نہین ہے (زرقانی) **عن** القاسم بن محمد انہ کان یقول من کان علیہ قضاء رمضان فلم یقضہ وہو قوی علی صیامہ حتی جاء
رمضان آخر فانہ یطعم مکان کل یوم مسکینا مدا من حنطۃ وعلیہ مع ذلک القضاء **ترجمہ** قاسم بن محمد سی روایت ہی وہ کہتی تہی

جس شخص پر رمضان کی قضا لازم ہو پھر وہ قضا نہ کرے یہانتک کہ دوسرا رمضان آجاوے اور وہ قادر رہا ہو روزے پر تو ہر روزے کے بدلے مین ایک ایک مسکین کو ایک ایک مد گیہون کا دیوے اور قضا بھی رکھے عن مالک انہ بلغہ عن سعید بن جبیر مثل ذلک ترجمہ امام مالک کو سعید بن جبیر سے بھی ایسا ہی پہونچا ف م اکثر ائمہ اربعہ اور جمہور علما کے نزدیک وہ شخص دوسرے رمضان کے روزے ادا کرکے پھر پہلے رمضان کے روزون کی قضا کرلے اور بعضون کے نزدیک دوسرے رمضان کے روزے رکھہ لیوے اور اگلے رمضان کے روزون کا فدیہ دیدیوے اور قضا اوسپر نہین ہے امام اعظم کے نزدیک فدیہ دینا ضرور نہین ہے صرف قضا کرلینا کافی ہے وہ کہتے ہین کلام اللہ مین اللہ نے صرف قضا کا حکم کیا ہے کہانا کہلانیکا ذکر نہین ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ کلام اللہ مین ذکر ہونا ضرور نہین کرتا جب حدیث سے فدیہ ثابت ہے مگر حدیث مرفوع بھی کوئی اسباب مین پائی جاتی البتہ دارقطنی نے ابوہریرہ سے اور سعید بن منصور نے ابن عباس سے اور عبد الرزاق نے عمر بن الخطاب سے فدیہ کو نقل کیا ہے ابن عبد البر نے کہا کہ فدیہ دینا چہ صحابیون سے منقول ہے اور اونکا خلاف کسی سے ثابت نہین ہے

جامع قضاء الصیام روزون کی قضا کی بیان مین عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا کانت تقول ان کان لیکون علی الصیام من رمضان فما استطیع ان اصومہ حتی یاتی شعبان ترجمہ ام المومنین عایشہ رض فرماتی ہین میری اوپر روزے ہوتی تہی رمضان کی تو مین قضا رکہہ نہین سکتے تہے یہانتک کہ شعبان آجاتا ف م آپکو قضا رکہنا سوا شعبان کے ممکن نہوتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت محبت فرماتی اور اکثر مخالطت کرتے اور شعبان مین حضرت بہت روزے رکہتے تہی جب آپ بھی رکہہ لیتین

صیام الیوم الذی یشک فیہ شک کے روزے کا بیان امام مالک نے اہل علم سے سنا وہ منع کرتے تہے شک کے دن روزہ رکہنے سے شعبان مین جب نیت رمضان کی ہو اور وہ یہ کہتے تہے کہ اگر کسی نے روزہ رکہا شعبان مین شک کے روز بغیر چاند دیکھے ہوئے پھر کوئی معتبر شخص نے گواہی دی کہ وہ دن رمضان کا تہا تو اوسپر قضا اوس روزے کی لازم ہے البتہ نفل روزہ رکہنے مین کچہ قباحت نہین سی امام مالک نے کہا کہ ہمنے اپنے شہر مین اہل علم کو یہی کہتے سنا یا پایا ف م اصحاب سنن نے عمار بن یاسر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شک کے دن روزہ رکہا تو اوسنے نافرمانی کی ابو القاسم کی — ابو القاسم کنیت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے مطلق روزہ کی ممانعت شک کے روز معلوم ہوتی ہے اسوجہ سے اوسدن روزہ نہ رکہنا بہتر ہے ایسا ہی رمضان کی استقبال یا تعظیم کیواسطے ایک دن یا دو دن پیشتر سے روزہ رکہنا مکروہ ہے صحیحین مین مرفوعا مروی ہے کہ رمضان کا استقبال مت کرو ایکدن یا دو دن پہلے روزہ رکہکے

جامع الصیام روزے کے مختلف مسائل کا بیان عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

روزون کی قضا کا بیان

شک کے روزے کا بیان

علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رایتہ فی شہر اکثر صیاما منہ فی شعبان
ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزے رکہتی تہی یہانتک کہ ہم کہتی تہی
اب افطار نہ کرینگے اور پہر افطار کرتے ہتے یہانتک کہ ہم کہتی تہی اب روزہ نہ رکہینگے اور مینی نہین دیکہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو کہ کسی مہینے کے پورے روزے رکہی ہون سوا رمضان کی اور کسی مہینے مین شعبان سی زیادہ روزے
نہ رکہتے تہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ فاذا کان احدکم صایما فلا یرفث ولا یجہل
فان امراء شاتمہ او قاتلہ فلیقل انی صایم انی صایم ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا روزہ ڈہال ہی تو جب تم مین سی کوئی روزہ دار ہو تو چاہیئے کہ بیہودہ نہ بکے اور جہالت نہ کری اگر کوئی شخص اوس سے
گالیان بکی یا لڑے تو کہدیوے مین روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون ف م روزہ کو ڈہال ایسی کہا جیسے
ڈہال لڑائی مین ضدمون سی بچاتی ہی اسیطرح روزہ گناہون سی بچاتا ہے کیونکہ شہوت کو کم کرتا ہے عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لخلوف فم الصایم اطیب عند اللہ من ریح المسک انما یذر
شہوتہ وطعامہ وشرابہ من اجلی فالصیام لی وانا اجزی بہ کل حسنۃ بعشر امثالہا الی سبع مایۃ
ضعف الا الصیام فہو لی وانا اجزی بہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے قبضے مین میرے جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو زیادہ پسندیدہ ہے
مشک کے بو سے اللہ جل جلالہ کے نزدیک ف م بعضون نی کہاہی مراد اس بو سے وہ بو ہے جو قیامت کی روز
روزہ دارون کے منہ سے آویگی اور ایک حدیث صغیف مین یہ مضمون آیا ہی ہے اور بعضون نے کہا دنیا اور آخرت
دونون جگہہ کی بو مقصود ہے ت کیونکہ وہ چہوڑ دیتا ہے اپنے خواہشون کو اور کہانیکو اور پانیکو میری واسطے
ف م یہ اللہ جل جلالہ کا کلام ہے یعنے میرے حکم کے ادا کرنیکے لیئے ت تو روزہ میرے واسطے ہے اور مین
اسکا بدلہ دونگا جو نیکی ہے اوسکا ثواب دس گنی سی لیکر سات سو تک ملیگا مگر روزہ وہ میرے واسطے ہے اوسکا
ثواب بہی مین ہی دونگا ف م اور نیکیونکا ثواب سات سو تک انتہا ملیگا اور روزہ کا ثواب اس سے بہی زیادہ
فرمایا اللہ تعالی نی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب - یہان پر صابرون سے صائمون یعنی روزہ دار مراد
ہین اکثر مفسرین کی نزدیک اگرچہ سب نیک اعمال خدا ہے کے لیئے ہین اور وہی اونکا بدلہ دیگا مگر روزے
فعل مین ریا نہین یا وہ سب اعمال سے درجے مین زیادہ مقدم ہے اسوجہ سے اوسکو خاص کیا اور فرمایا
وہ میرے لیئی ہی اور اوسکا بدلہ دونگا عن ابی ہریرۃ انہ قال اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت
ابواب النار وصفدت الشیاطین ترجمہ ابوہریرہ نے کہا جب رمضان آتا ہی تو جنت کی دروازے کہولی جاتے
ہین اور جہنم کے دروازے بند کیئی جاتی ہین اور شیطان باندہی جاتی ہین ف م یعنے مومنین کو تکلیف نہین

پہونچا سکتے یا اونکو معاصی کیطرف متوجہ نہین کر سکتے **امام** مالک نے کہا مینے سنا اہل علم سے کہ مسواک کرنا روزہ دار کو مکروہ
نہین ہے کسی وقت ہو اول روز یا آخر روز مین اور مینے کسی اہل علم سے نہین سنا جو مسواک کرنا مکروہ جانتا ہو یا اوسکو منع
کرتا ہو **ف م** بلکہ مسواک کرنا روزے مین مستحب جانتے ہین اور عطا اور شافعی اور مجاہد اور اسحٰق اور ابو ثور نے
آخر روز مین مسواک کو مکروہ کہا ہے روزہ دار کیواسطے **کہا** یحییٰ نے سنا مینے مالک سے کہتے تھے رمضان کے بعد شوال
مین چھ روزے رکھنا **ف م** جنکو لوگ شش عید اور ستہ شوال کہتے ہین **ت** مینے کسی اہل علم کو
نہین دیکھا جو یہ روزے رکھتا ہو اور نہ سلف سے مجھے یہ پہونچا بلکہ اہل علم مکروہ جانتے ہین ان روزونکو اور
خوف کرتے ہین اس بدعت سے کہ ایسا نہو لوگ رمضان کے روزونمین ان روزونکو ملا دیوین اگر اہل علم سے رخصت
پاوین اور اونکو یہ روزے رکھتے ہوئے دیکھین **ف م** یہ تقریر امام مالک کی مسلم نہین ہو سکتے اسواسطے کہ صحیح مسلم
مین اور سنن مین ابو ایوب انصاری سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزے رکھے رمضانکے
پھر چھ روزے اور رکھے شوال مین تو گویا اوسنے تمام عمر روزے رکھے بعض لوگون نے کہا ہے کہ امام مالک نے ان
روزونکو اسلیئے مکروہ کہا کہ لوگ انکو واجب سمجھکر رمضان مین نہ ملا دیوین اور جو کوئی شخص صرف ثواب کیلئے نفل سمجھکر
رکھے تو مکروہ نہیوے ہین اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کسی کام کی اصل شرع سے ثابت بھی ہو اور لوگ اوسکو
اپنی حد سے بڑھا دیوین نفل کو فرض کر دین یا مباح کو ثواب سمجھین تو اوس سے ممانعت کرنا چاہیئے افسوس ہے کہ روزہ کے
سے عبادت جسکے ثواب کا یہ حال ہے اور حدیث صحیح سے بھی ثابت ہے اس خوف سے علمائے دین اوسکو مکروہ جانین اور اوسکے
کرنے سے منع کرین اور اس زمانہ کے لوگ اپنے دل سے نکالی ہوئی باتونکو یا اپنے پیرون کی بے اصل تراشی ہوئی کامون کو
جزو دین سمجھتے ہین اور اوسکی نکیر نیوالیکو برا جانتے ہین **کہا** یحییٰ نے سنا مینے مالک سے کہتے تھے مینے کسی اہل علم کو نہین دیکھا
جو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتا ہو بلکہ جمعہ کے روز روزہ رکھنا بہتر ہے اور بعض اہل علم کو مینے جمعہ کے دن روزہ
رکھتے دیکھا بلکہ مینے یہ دیکھا کہ وہ جمعہ کا خیال رکھتے تھے روزہ کیواسطے **ف م** جمعہ کے روز روزہ رکھنا مستحب ہے
ترمذی نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین تین روز روزے رکھتے تھے یعنی ۱۳
۱۴ ۱۵ کو اور کم ایسا ہوتا تھا کہ روزہ نہ رکھین جمعہ کے روز ابن عمر نے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
کبھی جمعہ کے روز بے روزہ نہ دیکھا مگر بعض علمانے اکیلا روزہ جمعہ کا مکروہ رکھا ہے بسبب اوس حدیث کی جو صحیحین
مین مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم مین سے روزہ نہ رکھے جمعہ کے
روز مگر یہ کہ روزہ رکھے ایکدن قبل اوسکے یا بعد اوسکے اور جابر سے مروی ہے کہ منع کیا آنحضرت نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے (زرقانی)
صحیح یہ ہے کہ اکیلا روزہ جمعہ کا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہے احمد و اسحٰق کا

ماجاء فی لیلۃ القدر

شب قدر کا بیان

عن ابی سعید الخدری انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الوسط من رمضان فاعتکف عاما

شب قدر کا بیان

حتے اذا کان لیلۃ احدی وعشرین وھی اللیلۃ التی یخرج فیھا من صبحھا من اعتکافہ قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر وقد اریت ھذہ اللیلۃ ثم انسیتھا وقد رایتنی اسجد من صبحھا فی ماء وطین فالتمسوھا فی العشر الاواخر والتمسوھا فی کل وتر قال ابو سعید فامطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد قال ابو سعید فابصرت عینای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف وعلی جبینہ وانفہ اثر الماء والطین من صبح لیلۃ احدی وعشرین

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتی تھی بیچ دہے مین رمضان کی تو ایک سال اعتکاف کیا جب اکیسوین رات آئی جسکے صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آیا کرتی تھی تو آپنے فرمایا جس شخص نے میری ساتھ اعتکاف کیا ہی تو چاہیے اور دس دن تک اخیر دہے مین اعتکاف کرے اور مینے شب قدر کو معلوم کیا تھا پھر مین بھلا دیا گیا مین خیال کرتا ہون کہ مینے دیکھا کہ مین شب قدر کی صبح کو سجدہ کرتا ہون کیچڑ اور پانی مین پس ڈھونڈو ہو تم اسکو اخیر دہے مین ہر طاق رات مین ابو سعید خدری نی کہا کہ اوسی رات پانی برسا اور مسجد کا چھت پتون اور شاخون کا تھا تو ٹپکی مسجد ابو سعید نے کہا میرے دونو آنکھون نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز سے فارغ ہوئی اور پیشانی اور ناک پر آپکے مٹے اور پانی کا نشان تھا اکیسوین شب کی صبح کو ف م تو معلوم ہوا کہ وہے رات شب قدر ہے اسلیے کہ نشانی اوسکی صبح نکلے آپنے فرمایا تھا کہ مین اوسکی صبح کو پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون ایسا ہی ہوا عن عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا اللیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ڈھونڈو ہو تم شب قدر کو رمضان کی اخیر دس راتون مین عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا اللیلۃ القدر فی السبع الاواخر من رمضان ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ڈھونڈو ہو تم شب قدر کو رمضان کی آخر کے سات راتون مین عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ ان عبد اللہ بن انیس الجہنی قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رجل شاسع الدار فمرنی لیلۃ انزل لھا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل لیلۃ ثلث وعشرین من رمضان ترجمہ ابو النضر سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن انیس جہنی نی کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی یا رسول اللہ میرا گھر دور ہے تو ایک رات مقرر کیجیے کہ اوس رات مین اس مسجد مین رہون اور عبادت کرون فرمایا آپنے تیئیسوین شب کو رمضان مین عن انس بن مالک انہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اریت ھذہ اللیلۃ فی رمضان حتی تلاحی رجلان فرفعت فالتمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اور فرمایا کہ مجھی شب قدر معلوم ہوگئی تھی مگر دو آدمیون نی غل مچایا تو مین بھول گیا پس ڈھونڈو اوسکو اکیسوین اور تیئیسوین اور پچیسوین شب مین یا اونتیسوین اور ستائیسوین اور پچیسوین مین عن مالک انہ بلغہ ان رجالا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اروا

لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریھا فلیتحرھا فی السبع الاواخر ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ چند صحابہ نی شب قدر کو دیکھا خواب مین رمضان کی اخیر سات راتون مین تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین دیکھتا ہون کہ خواب تمہارا موافق ہوا میرے خواب کی رمضان کی اخیر سات راتون مین سو جو کوئی تم مین سے شب قدر کو ڈھونڈہنا چاہی تو ڈھونڈہے اخیر سات راتون مین عن مالک انہ سمع من یثق بہ من اھل العلم یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری اعمار الناس قبلہ او ماشاء اللہ من ذلک فکانہ تقاصر اعمار امتہ عن ان لا یبلغوا من العمل مثل الذی بلغ غیرھم فی طول العمر فاعطاہ اللہ لیلۃ القدر خیر من الف شھر ترجمہ امام مالک سی روایت ہی کہ انہون نی سُنا ایک شخص عالم معتبر سے کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگلی لوگون کی عمرین بتلائین گئین جتنا اللہ کو منظور تھا تو آپنی اپنی امت کی عمرونکو کم سمجھا اور خیال کیا کہ یہ لوگ اونکی برابر عمل نہ کرسکین گے بس دیے آپ کو اللہ نے شب قدر جو بہتر ہے ہزار مہینے سے ف مگر اس شب قدر کو چھپایا ظاہر نہین کیا تاکہ لوگ مشتاق رہین اور ہر شب کو عبادت کرین جیسے صلوۃ وسطے اور ساعۃ جمعہ کو چھپایا یہ حدیث اون چار حدیثون مین سی ہی جو سوا موطا کی اور کتابون مین نہین پائی جاتی عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب کان یقول من شھد العشاء من لیلۃ القدر فقد اخذ بحظہ منھا ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ سعید بن المسیب رح کہتے تہے جو شخص حاضر ہوا عشا کی جماعت مین شب قدر کو تو اوسنی ثواب شب قدر کا حاصل کرلیا ف م اس حدیث کو بیہقے اور طبرانی اور خطیب نے مرفوعاً ابوہریرہ اور ابوامامہ اور انس رض سی روایت کیا ہے۔ شب قدر مین چالیس قول ہین لیکن سب مین صحیح یہ ہے کہ شب قدر رمضان مین ہی اور پھر رمضان کی اخیر دس راتون مین ہی اور ان اخیر دس راتون مین ستائیسوین شب ہی باقی اقوال اور کتابون مین مذکور ہین کمل الصیام بحمد اللہ وعونہ پوری ہوئی کتاب روزہ کی شکر خدا کا اوسکی مدد سی کتاب الاعتکاف کتاب اعتکاف کی بیان مین بسم اللہ الرحمن الرحیم ذکر الاعتکاف اعتکاف کا بیان عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف یدنی الی راسہ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف مین ہوتی تو جھکا دیتے سر اپنا میری طرف سو مین کنگہی کردیتی اور گھر مین نہ آتی مگر حاجت ضروری کی واسطے ف م جیسے پیشاب پاخانہ یا غسل جنابت یا غسل جمعہ کیونکہ بے ضرورت اگر کوئی مسجد سے نکلجاوے تو اعتکاف اوسکا باطل ہوجاتا ہے عن عمرۃ بنت عبد الرحمن ان عائشۃ کانت اذا اعتکفت لا تسأل عن المریض الا وھی تمشی لا تقف ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سی روایت ہی

اعتکاف کے بیان مین

کہ عائشہ رضہ جب اعتکاف کرتین تو بیمار پرسی نکرتین مگر چلتے چلتے یہ تین نہین کہا یحییٰ نے کہا مالک نی جو شخص اعتکاف
کرے وہ کسی کام کو نہ نکلے اور نہ جاوے اور نہ مدد کرے کسیکی مگر حاجت ضروری کی واسطے نکلے اور اگر معتکف کو کسی کام
کے لیئے نکلنا درست ہوتا تو چاہیئے تہا کہ بیمار پرسی یا نماز جنازہ یا دفن کی واسطے نکلنا درست ہوتا کہا یحییٰ نے
کہا مالک نی اعتکاف درست نہین ہوتا جب تک معتکف بیمار پرسی نماز جنازہ گہرون مین جانی سے نہ بچے اور
نہ نکلے مگر حاجت ضرورے کے لیئے عن مالک انہ سال ابن شہاب عن الرجل یعتکف ھل یدخل لحاجۃ
تحت سقف فقال نعم لا باس بذلک ترجمہ امام مالک سی روایت ہی انہون نی پوچہا ابن شہاب سے کہ معتکف کو
چہتے ہوئے مکان مین حاجت ضروری کو جانا درست ہی بولے ہان درست ہی کچہ حرج نہین ف ہ یہی
مذہب ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کا اور بعض لوگون کی نزدیک اگر چہت دار مکان مین پاخانہ یا پیشاب
کو جاویگا تو اعتکاف باطل ہوگا کہا مالک نی ہمارے نزدیک حکم یہ ہے جسمین کچہ اختلاف نہین کہ اعتکاف
اوس مسجد مین مکروہ نہین ہے جسمین جمعہ ہوتا ہے اور جن مین جمعہ نہین ہوتا اونمین اعتکاف اسی وجہ سے
مکروہ ہی کہ نماز جمعہ کے لیئے نکلنا پڑیگا یا جمعہ ترک کرنا ہوگا سو اگر کوئی شخص ایسا ہو جس پر جمعہ فرض نہین ہے
اور وہ اعتکاف کرے اوس مسجد مین جسمین جمعہ نہین ہوتا کچہ قباحت نہین ہے اسلیئے کہ اللہ جل جلالہ نی فرمایا
وانتم عاکفون فی المساجد اور کسی مسجد کو خاص نہین کیا کہا مالک نی اسی وجہ سے جس پر جمعہ واجب نہین ہے
اوسکو اعتکاف کرنا اوس مسجد مین جہان جمعہ نہین ہوتا درست ہی کہا مالک نی معتکف راتکو نہ رہے مگر
مسجد مین جہان اوسنی اعتکاف کیا ہے البتہ اگر اوسکا خیمہ مسجد کے صحن مین ہو تو وہان رہنا درست ہی
کہا مالک نی مینے یہ نہین سنا کہ معتکف خیمہ کہڑا کرے رات کے رہنے کے لیئے مگر مسجد یا اوسکے صحن مین اور
اسپر دلالت کرتا ہی قول حضرت عائشہ رضہ کا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو گہر مین نہ جاتے
مگر حاجت ضروری کی واسطی کہا مالک نی مسجد کے چہت پر یا مینار پر اعتکاف درست نہین ہے کہا مالک نے
جس شخص کو اعتکاف کرنا کسی جگہہ منظور ہو تو قبل غروب آفتاب کی وہان داخل ہو جاوے تا کہ جس رات اوسکو
اعتکاف کرنا منظور ہے وہ پورے پورے ہاتہ آوے ف ہ اور اوزاعی اور لیث اور ثوری کی نزدیک
بعد نماز فجر کے داخل ہووے اسواسطے کہ صحیحین مین مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم اعتکاف کرتے تہے رمضان کے اخیر دہے مین تو مین آپکی لیئے ایک خیمہ لگا دیتی اور آپ نماز فجر کے
پڑہ کر اوسمین چلے جاتے کہا مالک نی معتکف کو سوا اپنی اعتکاف کی دوسرا شغل مثل تجارت وغیرہ کی درست
نہین ہے البتہ اگر کسیکام کی ضرورت ہو تو اپنی لوگون سی کہہ سکتا ہے مثلا کوئی بات متعلق ہو اپنی پیشہ یا
تجارت کی یا خانگی کوئی کام ہو یا کوئی چیز بیچنا ہو یا اور کچہ کام تو دوسرون سی کہہ سکتا ہے اسطرح کہ دل اوسکا

اوسمین مشغول ہوجاوے اور وہ کام خفیف ہو کہا مالک نے مینے کسی اہل علم سے نہین سنا جو اعتکاف مین کسی شرط کو لگاتا ہو بلکہ اعتکاف بھی ایک عمل ہی اعمال خیر مین سے مثل نماز اور روزہ اور حج کے فرائض ہون یا نوافل تو جو شخص کوئی عمل خیر کرے تو چاہیے کہ طریقہ سنت کا اختیار کرے اور یہ بات درست نہین ہی کہ کوئی طریقہ نیا نکالی جو اگلے مسلمانون مین نہ تہا نہ کوئی شرط ایجاد کرے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا اور مسلمانون نے آپکے اعتکاف کو دیکہکر اوسکا طریقہ پہچان لیا کہا مالک نے اعتکاف اور جوار ایک ہین اسیطرح اعتکاف صحرائی اور شہری آدمی کا یکسان ہی تمام احکام مین

ما لا یجوز الاعتکاف الا بہ

جسکے بدون اعتکاف درست نہین اوسکا بیان

عن مالک انہ بلغہ ان القاسم بن محمد و نافعا مولی عبداللہ بن عمر قالا لا اعتکاف الا بصیام لقول اللہ تبارک وتعالی فی کتابہ وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد فانما ذکر اللہ الاعتکاف مع الصیام **ترجمہ** قاسم بن محمد اور نافع مولی عبداللہ بن عمر کے دونو کہتے تہے کہ اعتکاف بغیر روزہ کے درست نہین ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اپنے کتاب مین کہاؤ اور پیو یہان تک کہ سفید دہاری معلوم ہونے لگے سیاہ دہارے سے فجر کے پہر تمام کرو روزون کو رات تک اور نہ ملو اپنے عورتون سے جب تم اعتکاف سے ہو مسجدون مین تو ذکر کیا اللہ جل جلالہ نے اعتکاف کا روزہ کیساتہ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ اعتکاف بغیر روزہ کے درست نہین ہے **ف** عبدالرزاق نے باسناد صحیح ابن عمر اور ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا اور یہی قول ہے حضرت عائشہ اور عروہ اور شعبی اور زہری اور ابو حنیفہ کا اور علی اور ابن مسعود اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک اعتکاف بدون روزہ کے بہی درست ہے

خروج المعتکف الی العید

معتکف کا نماز عید کے لیے نکلنا

عن سمی مولی ابی بکر ان ابا بکر بن عبدالرحمن اعتکف فکان یذھب لحاجتہ تحت سقیفۃ فی حجرۃ مغلقۃ فی دار خالد بن الولید ثم لا یرجع حتی یشھد العید مع المسلمین **ترجمہ** سمی مولی ابی بکر سے روایت ہے کہ ابو بکر بن عبدالرحمن اعتکاف کرتے تو جاتے حاجت ضرورے کیواسطے ایک چہت دار کوٹہری مین جو بند رہتی خالد بن الولید کے گہر مین پہر نہ نکلتے اعتکاف سے یہانتک کہ حاضر ہوتے عید مین ساتہ مسلمانون کی **ف** یعنے جب عید آتی تو اعتکاف ختم کرتے اور عید کی نماز پڑہ کر اپنی گہر مین آتی اور بعضون کا قول یہ ہی کہ اعتکاف کو ختم کرے بعد غروب آفتاب کی اخیر دن مین رمضان کی کہا امام مالک نے کہ مین نے دیکہا بعض اہل علم کو جب اعتکاف کرتے رمضان کی اخیر دہے مین تو اپنے گہرون مین نہ آتے یہانتک کہ عید الفطر کے نماز مسلمانون کے ساتہ ادا کرلیتے کہا مالک نے مجہکو ایسا ہی پہونچا ہے اہل علم اور اہل فضل سی جو گذر گئے ہین اور یہ قول مجہکو نہایت پسند ہی

قضاء الاعتکاف

اعتکاف کی قضا کا بیان عن عمرۃ بنت عبد الرحمن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یعتکف فلما انصرف الی المکان
الذی اراد ان یعتکف فیہ وجد اخبیۃ خباء عایشۃ وخباء حفصۃ وخباء زینب فلما راٰھا سال عنہا فقیل
لہ ھذا خباء عایشۃ وحفصۃ وزینب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البر تقولون بہن ثم انصرف فلم یعتکف
حتی اعتکف عشرا من شوال ۔ ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ارادہ کیا اعتکاف کا تو جب آئی آپ اوس جگہہ مین جہان اعتکاف کرنا چاہتے تہے پائی آپنے کئی خیمے ایک خیمہ عایشہ رضی اللہ عنہا کا
اور ایک خیمہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا اور ایک خیمہ زینب رضی اللہ عنہا کا تو پوچہا آپنے یہ کیسے خیمے ہین لوگون نی کہا عایشہ اور حفصہ اور زینب کے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا تم نیکی کا گمان کرتے ہو ان عورتون کے ساتہ پہر لوٹ آئے آپ اور اعتکاف
نہ کیا اور شوال کی دس روز مین اعتکاف کیا ف مسلم کی روایت مین ہی کہ آپنے خیمہ اپنا توڑ ڈالا اپنی
سب بیبیون کو اعتکاف کی اجازت نہین دی تہی اور وہان سب جمع ہوگئین تو آپ خفا ہوئے یا یہ غرض ہی کہ
معلوم نہین ان عورتون کی نیت خالص ہی یعنے خدا کی عبادت مقصود ہے یا میرے نزدیک جانے کی وجہ سے
یہان پر جمع ہوئین ہین بعض کہتی ہین آپنے اعتکاف نہ کیا اور خیمہ اوکہاڑ ڈالا اس وجہ سے کہ اگر آپ وہان
رہتی تو مردون کا زیادہ اجتماع ہوتا اور بی بیون کو آنی جانی مین دقت ہوتی بعض کہتی ہین اعتکاف سی
مقصود یہ ہے کہ آدمی اپنے مال واسباب بی بیون سے جدا ہوکر مسجد مین رہی اور جو نکہ سب بیبیان وہان جمع
تہین اسوجہ سے مقصود اعتکاف کا حاصل نہوتا تہا سو آپنے اعتکاف نکیا یا مسجد مین تنگی ہوجانیکا خوف تہا اور
نمازیون کو تکلیف ہونیکا خیال تہا اسوجہ سی آپنی اعتکاف نکیا واللہ اعلم (زرقانی) کہا گیا مالک سی جو شخص
رمضان کی اخیر دہے مین اعتکاف شروع کرے پہر ایک یا دو دن کی بعد بیمار ہوجاوے اور مسجد سی چلا جاوے تو کیا وہ
قضا کرے اون دنون کے جتنے دس دن مین باقی رہی تہی جب تندرست ہوجاوے یا قضا نہ کرے اور جو قضا کرے
تو کس مہینے مین تو مالک نی جواب دیا کہ قضا کری ان دنون کی جب اچہا ہوجاوے رمضان مین یا اور کسی مہینے مین
کہا مالک نی مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہونچا کہ آپنے رمضان مین اعتکاف کا ارادہ کیا پہر آپ لوٹ
آئے اور اعتکاف نہ کیا یہانتک کہ بعد رمضان کے اعتکاف کیا شوال مین دس روز تک کہا مالک نی اعتکاف
نفل اور فرض کا ایک حال ہے جو کام درست ہین دونون مین درست ہین اور جو منع ہین دونون مین منع
ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مجہے یہی پہونچا کہ اعتکاف آپکا نفل تہا کہا مالک نی اگر عورت
اعتکاف کرے پہر اوسکو حیض آجاوے تو وہ اپنے گہر چلی آوے پہر جب پاک ہو مسجد مین جاوے اور دیر نکرے
اور بنا کرے پہلے اعتکاف پر کہا مالک نی ایسی ہی جس عورت پر دو ماہ کے روزے ہون پے درپے واجب
ہون اور اوسکو حیض آجاوے تو روزے نہ رکہے مگر حیض سے پاک ہوتی ہی پہر روزے شروع کرے

اور دیر نہ کرے عن ابن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یذھب لحاجۃ الانسان فی البیت وھو معتکف ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاجت ضروری کی لئے گہرون مین آتی تہی اعتکاف کی حالت مین کہا مالک نی معتکف جنازہ کے ساتہ نہ جاوے اگرچہ اوسکے مان باپ کا جنازہ ہو یا کسے اور کا

النکاح فی الاعتکاف

اعتکاف مین نکاح کا بیان کہا مالک نی اگر معتکف اعتکاف کی حالت مین اپنا عقد کرے تو کچھہ قباحت نہین ہے مگر مساس درست نہین ہے اسیطرح عورت بہی حالت اعتکاف مین صرف عقد کرسکتی ہے نہ مساس اور معتکف کو اپنے بی بی سے جو کام دن مین منع ہے وہی رات کو بہی منع ہے،

ف دریعنے بشہوات اپنے عورت کو چہونا یا اوس سے جماع کرنا نہ دن کو درست ہے نہ رات کو البتہ بلا شہوت کسی کام کے واسطے چہوسکتا ہے کیونکہ اوپر حدیث گذری کہ حضرت عائشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک مین کنگہی کیا کرتی تہین اور آپ اعتکاف کی حالت مین ہوتی کہا مالک نی معتکف کو درست نہین کہ اپنی بی بی سے جماع کرے یا اوس سی کسیطرح کی لذت اوٹہاوے مثلا بوسہ لے یا اور کچہہ کرے کہا مالک نی مینے کسی سے نہین سنا جو اس امر کو منع کرتا ہو کہ معتکف مرد اور معتکفہ عورت اپنا نکاح پڑہالین اعتکاف مین البتہ یہ ضرور ہے کہ جماع نہ کرے اسی طرح روزہ دار کو درست ہی کہ روزے مین نکاح کرلے اور معتکف اور محرم مین یعنے جو شخص احرام باندہے ہو حج یا عمرہ کا فرق یہ ہے کہ محرم کہاوی پاوے اور بیمار پرسی کو جاوے اور جنازہ کے ساتہ جاوے اور خوشبو نہ لگاوے اور معتکف خوشبو لگاوے تیل ڈالی اگر چاہے تو بال کترا دے مگر جنازہ کی ساتہ نہ جاوے اور نماز نہ پڑہے جنازہ کے اور نہ بیمار پرسی کرے تو اون دونون کا حکم نکاح مین ایک ہے مختلف ہے کہا مالک نی یہ احکام اوس طریقے کے بموجب ہین جو سلف مین تہا نکاح محرم اور معتکف اور صایم مین ۔ الحمد للہ کتاب الاعتکاف بہی پوری ہوئی اور اس کتاب کی پوری ہونی سی ایک ربع موطا کا پورا ہوگیا اللہ جل جلالہ سے یہ دعا ہے کہ اسیطرح تمام کتاب کو پوری کرنیکی توفیق دیوی اور مترجم اور مولف اور اسکی طبع کرنیوالی اور لکہنے والیکو اپنی فضل و کرم سی بخشدیوی علی الخصوص جناب نواب والا جاہ امیر الملک مولنا سید محمد صدیق حسن خان بہادر جنکے حکم سے اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوا اور اونکی اعانت اور خبر گیری سی مجہہ محتاج اور بیکس کی ہجرت حرمین شریفین مین قائم ہوئی اللہ جل جلالہ اونکی جاہ و اقبال مین ترقی کرے اور ہمیشہ اعمال خیر اور اطاعت و عبادت مین مصروف رکہی اور اونکی صاحبزادونکو توفیق ترویج علوم دینیہ کے اور عمل کی قرآن و حدیث پر عنایت فرماوی و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین تمت ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الزکوة

کتاب زکوة کے بیان مین **ف م** جب نماز اور روزی سی فراغت ہوئی تو زکوة کا بیان شروع کیا اسواسطے کہ نماز اور روزہ دونو عبادت بدنی ہین اور زکوة عبادت مالی اور بدنی مقدم ہی مالی پر **ما تجب فیہ الزکوة** جن مالون مین زکوة واجب ہوتی ہی اونکا بیان **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس ذود صدقة ولیس فیما دون خمس اواق صدقة ولیس فیما دون خمسة اوسق صدقة **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی پانچ اونٹون سی کم مین زکوة نہین ہی اور پانچ اوقیون سی جو چاندی کم ہوا وسمین زکوة نہین ہی اور پانچ وسق سی جو غلہ کم ہوا وسمین زکوة نہین ہی **ف م** ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی تو پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئی جسکے ساڑہے باون تولہ چاندی ہوتی ہی اور ایک وسق ساٹہ صاع کا ہوتا ہے اور صاع کا بیان اوپر گذر چکا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسة اوسق من التمر صدقة ولیس فیما دون خمس اواق من الورق صدقة ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقة **ترجمہ** ابو سعید خدری رض سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہجور پانچ وسق سی کم ہوا وسمین زکوة نہین ہے اور جو چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہوا وسمین زکوة نہین ہے اور پانچ اونٹون سے کم مین زکوة نہین ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن عبد العزیز کتب الی عاملہ علی دمشق فی الصدقة انما الصدقة فی العین والحرث والماشیة **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن عبد العزیز نے لکہا اپنے عامل کو دمشق مین کہ زکوة سونے چاندی اور زراعت اور جانورون مین ہے **کہا** مالک نی صدقہ نہین ہوتا مگر تین چیزون مین زراعت اور سونا چاندی اور جانورون مین **الزکوة فی العین من الذہب والورق** سونے اور چاندی کی زکوة کا بیان **عن** محمد بن عقبة مولی الزبیر انہ سال القاسم بن محمد عن مکاتب لہ قاطعہ بمال عظیم ہل علیہ فیہ زکوة فقال القاسم بن محمد ان ابا بکر الصدیق لم یکن یاخذ من مال زکوة حتی یحول علیہ الحول قال القاسم بن محمد وکان ابو بکر الصدیق اذا اعطی الناس اعطیاتہم سال الرجل ہل عندک من مال وجبت علیک فیہ الزکوة فان قال نعم اخذ من عطائہ زکوة ذلک المال وان قال لا اسلم الیہ عطاءہ ولم یاخذ منہ شیئا **ترجمہ** محمد بن عقبہ نی پوچہا قاسم بن محمد بن ابی بکر رض سے کہ مینے اپنے مکاتب سی مقاطعت کی ہی ایک مال عظیم پر **ف م** مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین جس سی مولی یہ کہی کہ اگر تو مجہے اتنا مال اتنی مدت مین ادا کردے تو تو آزاد ہے اور وہ غلام اسکو قبول کرلے اور مقاطعت یہ ہی کہ بعوض اوس مال کی کسیقدر مال پر جو نقد ٹہرے راضی

ما جاء فی زکوة الذہب والورق — سونے اور چاندی کی زکوة کا بیان

ہو جاوی **ت** تو کیا اوسمین زکوۃ واجب ہی قاسم بن محمد نی کہا کہ ابو بکر صدیق رضہ کسی مال مین سی زکوۃ نہ لیتے تہی جب تک ایکسال اوسپر نہ گذرتا اور ابو بکر صدیق رضہ جب لوگو نکو اونکی وظیفی دیتی تو پوچہہ لیتی کہ تیرے کسی مال کی زکوۃ واجب ہی اگر وہ کہتا ہان تو اوسی وظیفے مین سے زکوۃ نکال لیتی اور جو کہتا نہین تو اوسکو وظیفہ دیدیتی اور کچہہ اوسمین سی نہ لیتے **ف** یعنی سالیانہ تنخواہین جب تقسیم ہوتین تو تنخواہ والون سی رقم زکوۃ مجرا لی لیتی اگر اونپر زکوۃ واجب ہوتی اور یہ قسم زکوۃ اوس مال کی زکوۃ تہی جو اون لوگون کی پاس پہلے سے تہا نہ اس تنخواہ کے زکوۃ کیونکہ کسی مال پر زکوۃ واجب نہین ہوتی جب تک اوسپر ایکسال پورا نہ گذرے **عن** قدامۃ بن مظعون

انہ قال کنت اذا جئت عثمان بن عفان اقبض عطائی سالنی ھل عندک من مال وجبت فیہ الزکوۃ قال فان قلت نعم اخذ من عطائی زکوۃ ذلک المال وان قلت لا دفع الی عطائی **ترجمہ** قدامہ بن مظعون سے روایت ہی کہ مین جب عثمان بن عفان رضہ پاس اپنی سالیانہ تنخواہ لینے آتا تو مجہہ سے پوچہتے کہ تمہاری پاس کوئی ایسا مال ہی جسپر زکوۃ واجب ہو اگر مین کہتا ہان تو تنخواہ مین سی زکوۃ اوس مال کی مجرا لیتے اور جو کہتا نہین تو تنخواہ دیدیتے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول لا تجب فی مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر کہتے تہے کسی مال مین زکوۃ واجب نہین ہوتی جب تک اوسپر سال پورا نہ گذرے **ف** اس حدیث کو ابن عبد البر نے تمہید مین مرفوعاً ابن عمر سی روایت کیا ہی مگر رفع اسکا ضعیف ہے اور وقف صحیح ہے لیکن اجماع کیا مجتہدین نی اس امر پر اور یہ اجماع بی پرواہ کرتا ہے رفع سی (زرقانی)

عن ابن شہاب انہ قال اول من اخذ من الاعطیۃ الزکوۃ معاویۃ بن ابی سفیان **ترجمہ** ابن شہاب نے کہا کہ سب سے پہلے معاویہ رضہ نے تنخواہون مین سے زکوۃ لی **ف** یعنے تنخواہ کی زکوۃ تقسیم کیوقت لی لیتی یہ امر خلفاء راشدین سے منقول نہین ہے اور خلاف ہی حدیث کی اور اجماع صحابہ کے اسواسطے اسپر عمل نہین ہوا **کہا** مالک نی ہماری نزدیک سنت اتفاقی یہ ہے کہ زکوۃ جیسے دوسو درم مین واجب ہوتی ہی ویسا ہی بیس دینار مین سونیکے واجب ہوتے ہے **کہا** مالک نی اگر بیس دینار اسقدر وزن مین ہلکی ہون کہ اونکی قیمت پوری بیس دینار کو نہ پہونچے تو اوسمین زکوۃ نہین ہے اگر بیس سے زیادہ ہون اور قیمت اونکی بیس پوری دینار کے ہو تو اوسمین زکوۃ واجب ہے اور بیس دینار سے کم مین زکوۃ نہین ہے **کہا** مالک نی اسیطرح اگر دوسو درم اسی وزن مین کم ہون کہ اونکی قیمت پورے دوسو درم کو نہ پہونچے تو اونمین بہی زکوۃ نہین ہے البتہ اگر دوسو سے زیادہ ہون اور پورے پوری دوسو درہمون کے برابر ہو جاوین تو زکوۃ واجب ہے۔ لیکن اگر یہ دینار اور درم جو وزن مین ہلکی ہون پورے دینار اور درم کے برابر چلتے ہون تو اونمین زکوۃ واجب ہے **کہا** مالک نی ایک شخص کی پاس ایک سو ساٹہ درم پورے ہین اور اوسکی شہر مین آٹہہ درم کو ایک دینار ملتا ہی تو زکوۃ واجب ہوگی **ف** اگرچہ ایک سو ساٹہ درم کی بحساب

اس نرخ کے بیس دینار ہو گئی **ت** کیونکہ زکوۃ جب واجب ہوتی ہی جب اوسکے پاس بیس دینار یا دو سو درہم موجود ہون **کہا** مالک نی ایک شخص کی پاس پانچ دینار تہی سو اوسنی اوسمین تجارت کی اور سال ختم نہین ہوا تہا کہ وہ اوس مقدار کو پہونچ گئے جتنے مین زکوۃ واجب ہوتی ہی تو اوسکو زکوۃ دینا پڑیگی اگرچہ سال کی ختم ہونے کے ایکدن پہلے یا ایکدن بعد وہ دینار اس مقدار کو پہونچے ہون پہر اوسمین زکوۃ نہوگی جب تک دوسرا سال ختم نہوگا **ف** یہ قول امام مالک کا ہی اور دوسرے مجتہدین اسکی خلاف مین ہین وہ کہتے ہین جس تاریخ نصاب پورا ہوا اوس تاریخ سے لیکر ایک سال کی بعد زکوۃ دینا ہوگی **کہا** مالک نی ایک شخص کے پاس دس دینار رہتی اوسمین اوسنے تجارت کی اور سال گذرنی گذرتی وہ بیس دینار کو پہونچگئے تو اوسپر زکوۃ واجب ہوگی یہ نہوگا کہ وہ انتظار کری ایک سال گذرنیکا جب سے بیس دینار کو پہونچے ہین کیونکہ سال اوسپر جب گذرا تو اوسکے پاس بیس دینار رہتی پہر دوبارہ اوسمین زکوۃ نہوگی جب تک دوسرا سال نگذری **کہا** مالک نی ہماری نزدیک یہ امر اجماعی ہی کہ غلامون کے مزدوری اور کرایہ مین اور مکاتب کی بدل کتابت مین زکوۃ واجب نہین ہے قلیل ہو یا کثیر جب تک مالک کے قبضے مین یہ چیزین نہ آجاوین اور اوسپر ایک سال نہ گذرجاوے **کہا** مالک نی سونا اور چاندی مین اگر کئے حصہ دار ہون تو جسکا حصہ بیس دینار یا دو سو درم تک پہونچے گا اوسپر زکوۃ واجب ہوگے اور جسکا حصہ اس سی کم ہوگا اوسپر زکوۃ واجب نہوگے اور جو سبکے حصے نصاب ہون لیکن کسیکا حصہ زیادہ کسیکا کم ہو تو ہر ایک سی زکوۃ اوسکے حصے کے موافق لی جاویگی بشرطیکہ ہر ایک کا حصہ نصاب کو پہونچے اسلیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندے مین زکوۃ نہین ہے **کہا** مالک نی یہ قول مجہی بہت پسند ہے **کہا** مالک نی اگر کسے شخص کا چاندے اور سونا متفرق لوگون پاس ہو تو وہ سبکو جمع کرکے اوسکے زکوۃ نکالی **کہا** مالک نی جس شخص نی سونا یا چاندی کمایا تو اوسپر زکوۃ نہین ہے جب تک ایک سال نہ گذرلی جس روز سے اوسکو کمایا ہے **الزکوۃ فی المعادن** کانون کی زکوۃ کا بیان عن غیر واحد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع لبلال بن الحارث المزنی معادن القبلیۃ وھی من ناحیۃ الفرع فتلک المعادن لا یوخذ منہا الی الیوم الا الزکوۃ **ترجمہ** کئی ایک لوگون سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکانین دی ہتین بلال بن حارث مزنی کو کانین قبلیہ کی جو فرع کی طرف ہین تو اون کانون سے آجتک کچہ نہین لیا جاتا سوا زکوۃ کے **کہا** مالک نی مین تو یہ جانتا ہون کہ کانون مین سے جو مال برآمد ہو اوسمین سی کچہ نہ لیا جاوے جب تک قیمت اوسکی بیس دینار یا دو سو درم کو نہ پہونچے البتہ جب اسقدر قیمت کا مال نکلے تو اوسمین زکوۃ لیجاوے اور جو اس سی بہی زیادہ کا ہو تو اوسکے حساب سی زکوۃ لیجاوی جب تک کان سی آمدنی جاری ہو اور جب آمدنی بند ہو جاوے پہر شروع ہو تو زکوۃ بہی پہر شروع ہوگے جیسے پہلے آمدنی مین شروع ہوئے

مالک زکوۃ المعادن

ہی کہا مالک نی کان مثل زراعت کی ہی جیسے زراعت مین جب مال پیدا ہو تو زکوۃ لیجاوے اسیطرح کان مین جب مال برآمد ہو زکوۃ لیجاوے سال گذرنا ضرور نہین ہے ف مگر فرق یہ ہی کہ زراعت مین دسوان حصہ یا زیادہ لیا جاتا ہے اور کان مین چالیسوان حصہ لیا جاویگا

زکوۃ الرکاز

دفینے کے زکوۃ کا بیان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی الرکاز الخمس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکاز مین پانچوان حصہ لیا جاویگا کہا مالک نی اسمین کچھ اختلاف ہمارے نزدیک نہین ہی اور مینے اہل علم سی یہی سُنا ہے کہ رکاز دفینہ ہی کافرون کے دفینون مین سے جب وہ بغیر محنت کثیر اور روپیہ خرچ کئے ہوئے ملجاوے سواگر روپیہ خرچ ہو کر یا بڑے محنت سے ملے اور کبھی ملتا ہو کبھی نہ ملتا ہو تو اوسکو رکاز نہ کہین گے ف مگر بس اوسمین خمس واجب نہو گا بلکہ زکوۃ واجب ہوگے

مالا زکوۃ فیہ من الحلی والتبر والعنبر

بیان اون چیزون کا جن مین زکوۃ واجب نہین ہے جیسے زیور اور سونے چاندی کا ڈلا اور عنبر عن القاسم بن محمد ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم کانت تلی بنات اخیها یتامی فی حجرها لهن الحلی فلا تخرج من حلیهن الزکوۃ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ پرورش کرتین تہین اپنی بہائی محمد بن ابی بکر کے یتیم بیٹیون کو اور اونکے پاس زیور تہے تو نہین نکالتی تہین اوسمین سے زکوۃ عن نافع ان عبد الله بن عمر کان یحلی بناته وجواریه الذهب ثم لا یخرج من حلیهن الزکوۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اپنی بیٹیون اور لونڈیون کو سونیکا زیور پہناتی تہے اور اونکے زیورون مین سے زکوۃ نہین نکالتے تہے ف کیونکہ زیور مین زکوۃ نہین ہے یہی مذہب ہے ائمہ ثلثہ کا اور اکثر علما کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک اوسکے زکوۃ واجب ہے اور اس حدیث کی تاویل یہ کی ہی کہ یتیم کے مال مین زکوۃ نہین ہے اور نہ صغیر کے کہا مالک نی جسکے پاس سونے یا چاندی کا ڈلا ہو اور اوس سے نفع نہ لیا جاتا ہو مثل پہنی وغیرہ کے تو اوسکے زکوۃ واجب ہی ہر سال اوسمین سی چالیسوان حصہ لیا جاویگا مگر جب بیس دینار یا دوسو درم سے وزن مین کم ہو تو زکوۃ واجب نہو گی بلکہ نہ کوۃ اوسی صورت مین ہو گی جب نصاب کی مقدار ہو اور اوس سی منفعت نہ لیجاوی لیکن وہ ڈلا جس سے زیور بنانا مقصود ہو یا ٹوٹا ہوا زیور جسکا درست کرنا منظور ہو تو وہ مثل اسباب خانگی کی ہی اوسمین زکوۃ نہین ہے کہا امام مالک نی موتی اور مشک اور عنبر مین زکوۃ نہین ہے

زکوۃ اموال الیتامی والتجارۃ لہم فیہا

یتیم کے مالکی زکوۃ کا بیان اور اوسمین تجارت کرنیکا ذکر عن مالک انه بلغه ان عمر بن الخطاب قال اتجروا فی اموال الیتامی لا تاکلها الزکوۃ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن الخطاب نی فرمایا تجارت کرو یتیمون کی مال مین تاکہ زکوۃ اونکو تمام نہ کری ف اس سی معلوم ہوا کہ یتیم کے مال مین زکوۃ واجب ہی اور یہی قول ہی جمہور علما کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک اوسمین زکوۃ

بیان چیزون کا جن مین زکوۃ واجب نہین

یتیم کے مال مین زکوۃ اور تجارت کا بیان

نہین ہے عن القاسم بن محمد انہ قال کانت عایشۃ تلینی انا واخالی یتیمین فی حجرھا فکانت تخرج من اموالنا الزکوۃ ترجمہ قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ حضرت ام المومنین عایشہ رض پرورش کرتین تہین میری اور میرے بھائی کی دونو یتیم تھے اونکے گود مین تو نکالتے تہین ہماری مالون مین سی زکوٰۃ ف م اس حدیث سی تاویل جو ابوحنیفہ نے زیور سے زکوٰۃ نہ نکالنے مین کی تہی رد ہو گئے عن مالک انہ بلغہ ان عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تعطی اموال الیتامی من یتجر لھم فیھا ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت ام المومنین عایشہ رض یتیمون کا مال تجار کو دیتی تہین تاکہ وہ اوسمین تجارت کرین عن یحیی بن سعید انہ اشتری لبنی اخیہ یتامی فی حجرہ مالا فبیع ذلک المال بعد بمال کثیر ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ انہون نی اپنے بھائی کی یتیم لڑکون کی واسطے کچہ مال خریدا پہر وہ مال بڑی قیمت کو بکا کہا مالک نی یتیم کے مال مین تجارت کرنا کچہ برا نہین ہے جب ولی یتیم کا معتبر دیانت دار ہو اور اوسپر تاوان لازم نہو گا اگر نقصان ہو زکوٰۃ المیراث ترکہ کی زکوٰۃ کا بیان کہا مالک نے اگر ایک شخص مرگیا اور اوسنی اپنی مال کی زکوٰۃ نہین دی تو اوسکے تہائی مال سے زکوٰۃ وصول کیجاوے نہ زیادہ اوس سی اور یہ زکوٰۃ مقدم ہوگی اوسکی وصیتون پر کیونکہ زکوٰۃ مثل دین کی ہے اوسی واسطے اوسپر وصیت پر مقدم کیجاویگی مگر یہ حکم جب ہے کہ میت نے وصیت کی ہو زکوٰۃ ادا کرنیکی اگر وہ وصیت نہ کرے لیکن وارث اوسکے ادا کرین تو بہتر ہے مگر اونکو ضرور نہین کہا مالک نی ہمارے نزدیک سنت اتفاقی یہ ہے کہ وارث پر زکوٰۃ واجب نہین اوس مال کی جو وراثت کی رو سے اوسکو پہونچا نہ دَین مین نہ اسباب مین نہ گہر مین نہ غلام مین نہ لونڈی مین البتہ ترکے مین سے جب کسی شی کو بیچے اور اوسکے بیع پر یا زمین کے وصول پر ایک سال گذرجاوے تو زکوٰۃ واجب ہوگی کہا امام مالک نی ہماری نزدیک یہ حکم ہے کہ وارث پر اوس مال کی جو وراثت کی رو سے اوسکو پہونچا زکوٰۃ واجب نہین ہے یہانتک کہ ایکسال اوسپر گذرے الزکوۃ فی الدین دین کی زکوٰۃ کا بیان عن السایب بن یزید ان عثمان بن عفان کان یقول ھذا شھر زکوتکم فمن کان علیہ دین فلیود دینہ حتی تحصل اموالکم فتودون منھا الزکوۃ ترجمہ سایب بن یزید سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رض فرماتی ہتی یہہ مہینہ تمہاری زکوٰۃ کا ہے ف م یعنے رمضان کا مہینہ ف توجس شخص پر کچہ قرض ہو تو چاہیئے کہ اپنا قرض ادا کردیوے تاکہ باقی جو مال بچ رہے اوسکے زکوٰۃ ادا کرے ف م جو شخص مدیون ہو اوسکا یہی حکم ہے کہ بعد ادائے دین کے جسقدر مال اوس پاس بچی اوسکی زکوٰۃ ادا کرے عن ایوب بن ابی تمیمۃ السختیانی ان عمر بن عبد العزیز کتب فی مال قبضہ بعض الولاۃ ظلما یامر بردہ الی اھلہ ویوخذ زکوتہ لما مضی من السنین ثم عقب بعد ذلک بکتاب ان لا یوخذ منہ الا زکوۃ واحدۃ فانہ کان ضمارا ترجمہ ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سی روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے لکہا ایک مال کے باب مین جسکو بعض حکام نے ظلم سے چہین لیا تہا کہ پہیر دین اوسکو

مالک کو اور اوسمین سے زکوۃ اون برسون کی جو گذر گئے وصول کرلین پہر اوسکے بعد ایک نامہ لکہا کہ زکوۃ
اون برسون کی نہ لیجائے کیونکہ وہ مال ضمار تہا **ف** ضمار اوس مال کو کہتے ہین جسکے وصول کی امید
نہ رہے جیسے وہ مال جسکو حاکم ظالم چہین لے یا کوئے شخص قرض لیکر مکر جاوے اور گواہ ہنون ایسے مال مین
یہہ حکم ہے کہ جب وصول ہوا سو وقت سے جب ایکسال گذرے زکوۃ واجب ہوگی اور بیشتر سالہا گذشتہ
کے جنمین وہ مال ضمار تہا زکوۃ واجب ہنوگی **عن یزید بن خصیفۃ انہ سال سلیمان بن یسار عن رجل له
مال وعلیہ دین مثلہ اعلیہ زکوۃ قال لا** **ترجمہ** یزید بن خصیفہ سے روایت ہے کہ اونہون نے پوچہا سلیمان بن یسار سے ایک
شخص کے پاس مال ہے لیکن اوسپر اوسی قدر قرض ہے کیا زکوۃ اوسپر واجب ہے بولے نہین **کہا** مالک نے
ہمارے نزدیک اس حکم مین اختلاف نہین ہے کہ قرض کی زکوۃ واجب نہین ہے جب تک وہ وصول ہنو جاوے
سو اگر قرض قرضدار پر کئے برس تک رہا پہر وصول ہوا تو ایک ہی سال کی زکوۃ واجب ہوگی اگر جتنا
قرض وصول ہوا ہے وہ نصاب سی کم ہو تو اوسمین زکوۃ واجب ہنوگے مگر اوس صورت مین کہ اوس شخص کے
پاس اور مال بہے ہو سو اوسمین ملاکر اسکے بہے زکوۃ دیوے اگر اوسکے پاس اور کوئی مال نقد ہنو لیکن
مدیون پر اور قرض باقی ہو تو ابہی زکوۃ واجب ہنوگے لیکن جسقدر وصول ہوا ہے اوسکو یاد رکہے بعد
اسکے اگر اتنا وصول ہوا کہ نصاب پورا ہوگیا اوسوقت زکوۃ لازم ہوگی۔ اگر اوسنے اوس مال کو جو پیشتر
وصول ہوا تہا تلف کردیا تب ہی زکوۃ واجب ہوگے جب بعد کو اسقدر وصول ہوگیا کہ اوس سی نصاب
پورا ہوجاوے پہر جب اوسکو بیس دینار یا دوسو درم کے موافق وصول ہوگیا تو زکوۃ لازم ہوگی اب
اسکے بعد کسیقدر قدر قلیل یا کثیر وصول کرے زکوۃ اوسکے حساب سی پڑہتے جاوینگے **کہا** مالک نی یہ جو ہمنے
بیان کیا کہ دین کئی برس تک وصول نہین ہوتا پہر وصول ہو تو ایک ہی سال کی زکوۃ لازم ہوگے
اسپر دلیل یہ ہے کہ ایک شخصکے پاس مال تجارت برسون تک رہتا ہے جب اوسکو بیچتا ہے تو اوسکے زرثمن پر
ایک ہی زکوۃ واجب ہوگی اسلیئے کہ صاحب دین یا صاحب مال پر یہ امر لازم نہین ہے کہ زکوۃ اوس مال
یا دین کے دوسرے مال سے نکالے بلکہ زکوۃ ہر مال کی اوسی مال مین سے دیجاوینگے نہ یہہ کہ زکوۃ
ایک شی کی دوسرے شے مین سے دیجاوے **کہا** مالک نی جس حکم مین ہمارے نزدیک اختلاف نہین ہے
وہ یہ ہے کہ ایک شخصکے پاس اسباب اسقدر ہے جو اوسکے ادای دین کو کافی ہے اور نقد روپیہ اسکے
سوا ہے تو وہ نقد روپیہ کے زکوۃ دیوے **کہا** مالک نی اگر نقد اور جنس ملاکر دونو اوسکے قرض کی برابر
ہون تو زکوۃ اوسپر واجب ہنوگے جب تک نقد اوسکے دین سے فاضل ہنو اور نصاب ہنو جب ایسا ہو
تو اوسکے زکوۃ دیوے **زکوۃ العروض** اموال تجارت کی زکوۃ کا بیان **عن زریق بن حیان وکان**

زریق علی جواز مصر فی زمان الولید و سلیمان و عمر بن عبد العزیز فذکر ان عمر بن عبد العزیز کتب الیہ ان انظر من

مر بک من المسلمین فخذ مما ظہر من اموالہم مما یدیرون بہ من التجارات من کل اربعین دینارا دینارا فما نقص

فبحساب ذلک حتی تبلغ عشرین دینارا فان نقصت ثلث دینار فدعہا و لا تاخذ منہا شیئا و من مر بک من

اہل الذمۃ فخذ مما یدیرون بہ من التجارات من کل عشرین دینارا دینارا فما نقص فبحساب ذلک حتی تبلغ عشرۃ

دنانیر فان نقصت ثلث دینار فدعہا لا تاخذ منہا شیئا و اکتب لہم بما تاخذ منہم کتابا الی مثلہ من الحول

ترجمہ زریق بن حیان سے روایت ہے اور وہ مقرر تھے مصر کے محصول خانہ پر ولید اور سلیمان بن الملک اور عمر بن عبد العزیز کے زمانے مین کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا اونکو جو شخص گذرے اوپر تیرے مسلمانون مین سے تو جو مال اونکا ظاہر ہو اموال تجارت مین سے تو لے اوسمین سے ہر چالیس دینار مین سے ایک دینار یعنی چالیسوان حصہ اور جو چالیس دینار سے کم ہو تو اوسی حساب سے بیس دینار تک اگر بیس دینار سے ایک تہائی دینار بھی کم ہو تو اوس مالکو چھوڑ دے اور اوسمین سے کچھ نلے اور جو تیرے اوپر کوئی ذمی گذرے تو اوسکے اموال تجارت مین سے ہر بیس دینار مین سے ایک دینار لے جو کم ہو تو اوسی حساب سے دس دینار تک اگر دس دینار سے ایک تہائی دینار بھی کم ہو تو کچھ نہ لے اور جو کچھ تو لے اوسکے ایک رسید سال تمام کیواسطے لکھدے **ف** تاکہ پھر اوس پر محصول نہ لگے یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور امام مالک کی نزدیک جب محصولخانہ پر گذر کرے اگرچہ ایک ہی سال مین کئی بار تو اوس سے محصول لیا جاوے۔ مسلمانون سے چالیسوان حصہ محصول کا لیا جاتا ہے اور کافران ذمی سے بیسوان حصہ اور کفار حربیہ سے دسوان حصہ لینا چاہیے ایسا ہی حضرت عمر بن الخطاب نے حکم دیا تھا کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اگر کسی تاجر نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی پھر اوس مال کی عوض مین اسباب کپڑا یا لونڈی غلام وغیرہ خرید کیا پھر ایک سال پورا ہونے کے اول اوسکو بیچڈالا زکوٰۃ دینے کے تاریخ سے تو اب اوس پر زکوٰۃ واجب نہوگی جب تک ایک سال پورا نہو پہلے زکوٰۃ کی تاریخ سے اور جو اوسنے اوس مالکو کئی برس تک نہ بیچا تو اوس پر زکوٰۃ نہوگی جب بیچیگا تو ایک ہی زکوٰۃ دینا پڑیگی کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے سونے یا چاندی کے عوض مین گیہون یا کھجور خریدے تجارت کے واسطے پھر مال پڑا رہا یہان تک سال گذر گیا جب مال بکا تو اوس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اگر نصاب کے مقدار ہو اور اوسکے مثال زراعت یا میوہ توڑنے کے سے نہوگے **ف** کیونکہ زراعت جب کاٹی جاوے اور میوہ درخت کی جب تیار ہوکر اوتارے جاوین اونمین دسوان حصہ دینا پڑے گا اگرچہ سال مین دو بار ہو کہا مالک نے جس تاجر کے پاس مال تجارت ہی لیکن نقد اوسکے پاس اسقدر جمع نہین ہوتا کہ اوسمین زکوٰۃ واجب ہو تو برس مین

ایک مہینہ کے اندر اسباب کی قیمت اور نقد دونون کو ملا کر دیکھین گے اگر نصاب کے مقدار ہو تو اوسمین زکوۃ فرض ہوگے **کہا** مالک نے خواہ کوئی تجارت کرے خواہ نکرے مال مین ہر سال ایک ہی بار زکوۃ لازم ہوگی **ماجاء فی الکنز** کنز کے بیان مین عن عبد اللہ بن دینار انہ قال سمعت عبد اللہ بن عمر وھو سئل عن الکنز ما ھو فقال ھو المال الذی لا تودی منہ الزکوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہی کہ انہون نی سُنا عبد اللہ بن عمر سے سینے پوچہا کنز کسے کہتے ہین جواب دیا کنز وہ مال ہے جسکے زکوۃ نہ دیجاوے **ف ہ** کلام اللہ مین ایسی مال والی پر دُکہہ کی مار لکہی ہے وہ مال جلایا جاویگا آگ مین اور اوس سے صاحب مال داغا جاویگا معاذ اللہ عن ابی ھریرۃ انہ کان یقول من کان عندہ مال لم یود زکوتہ مثل لہ یوم القیمۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطلب حتی یمکنہ یقول انا کنزک **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہتے تہے جس شخص کے پاس مال ہو اور وہ اوسکی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کی روز وہ مال ایک گنجی سانپ کی صورت بنیگا جسکے دونو آنکھون پر دو سیاہ داغ ہونگے اور ڈہونڈہے گا اپنے مالک کو یہان تک پاویگا اوسکو پہر کہیگا اوس سی مین تیرا مال ہون جسکے زکوۃ تو نے نہین دی تہی **ف ہ** بخاری نی اس حدیث کو مرفوعًا روایت کیا **صدقۃ الماشیۃ** زکوۃ چار پایون کے عن مالک انہ قرأ کتاب عمر بن الخطاب فی الصدقۃ قال فوجدت فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب الصدقۃ فی اربع وعشرین من الابل فدونہا الغنم فی کل خمس شاۃ وفیما فوق ذلک الی خمس وثلاثین بنت مخاض فان لم تکن بنت مخاض فابن لبون ذکر وفیما فوق ذلک الی خمس واربعین بنت لبون وفیما فوق ذلک الی ستین حقۃ طروقۃ الفحل وفیما فوق ذلک الی خمس وسبعین جذعۃ وفیما فوق ذلک الی تسعین بنتا لبون وفیما فوق ذلک الی عشرین ومائۃ حقتان طروقتا الفحل فما زاد علی ذلک من الابل ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ وفی سائمۃ الغنم اذا بلغت اربعین الی عشرین ومائۃ شاۃ وفیما فوق ذلک الی مائتین شاتان وفیما فوق ذلک الی ثلث مائۃ ثلث شیاہ فما زاد علی ذلک ففی کل مائۃ شاۃ والیخرج فی الصدقۃ تیس ولا ھرمۃ ولا ذات عوار الا ما شاء المصدق ولا یجمع بین مفترق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ وفی الرقۃ اذا بلغت خمس اواق ربع العشر **ترجمہ** امام مالک نی پڑہا حضرت عمر بن الخطاب رض کی کتاب کو صدقہ اور زکوۃ کے باب مین اوسمین لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ کتاب ہی صدقہ کی چوبیس اونٹون تک ہر پنجہ مین ایک بکرے لازم ہے جب چوبیس سے زیادہ ہون پینتیس ۳۵ تک ایک برس کی اونٹنی ہی اگر ایک برس کے اونٹنے نہو تو دو برس کا ایک اونٹ ہی اس سی زیادہ مین پینتالیس اونٹ تک دو برس کی اونٹنی ہے اس سے زیادہ مین ساٹہ اونٹ تک تین برس کی اونٹنی ہے جو قابل ہو جفتی کے اس سے زیادہ مین پچہتر اونٹ تک چار برس کی اونٹنی ہی اس سی زیادہ مین نوے اونٹ تک دو اونٹنیان ہین دو دو برس کی

زکوۃ چار پایون کے

اس سی زیادہ مین ایکسوبیس اونٹ تک تین تین برس کی دو اونٹنیان ہین جو قابل ہون جفتی کے اس سے
زیادہ مین ہر چالیس اونٹ مین دو برس کی اونٹنی ہے اور ہر پچاس اونٹ مین تین برس کے اونٹنے ہے ۔
بکریان جو جنگل مین چرتی ہون جب چالیس تک پہونچ جاوین ایک بکری زکوة کے لازم ہوگی ایکسو
بیس بکریون تک اس سی زیادہ مین دوسو بکریون تک دو بکریان لازم ہونگے اس سی زیادہ مین تین سو
بکریون تک تین بکریان بعد اوسکے ہر سیکڑے مین ایک بکری دینا ہوگے اور زکوة مین بکرا نہ لیا
جاویگا اسیطرح بوڑہے اور عیب دار مگر جب زکوة لینے والیکے راے مین مناسب ہو اور جدا جدا مندے
ایک نہ کیے جاوینگے اسیطرح ایک مند اجدا جدا نہ کیا جاویگا زکوة کے خوف سے **ف** مثلا ایک شخص
پاس چالیس بکریان تہین اوسپر ایک بکری لازم ہتی جب زکوة لینی والا آیا تو چالیس کو دو جگہ کر دیا
تاکہ زکوة دینا نہ پڑے یا چالیس چالیس بکریان دو آدمیون کی تہین اونمین دو بکریان زکوة کی چاہئین
جب زکوة لینے والا آیا تو دونو کو ایک جگہ کر دیا تاکہ ایک ہی بکری لازم آوے **ف** اور جو دو آدمی
شریک ہون تو وہ آپسمین رجوع کرلین برابر کا حصہ لگا کر اور چاندی مین جب پانچ اوقیہ ہو تو چالیسوان
حصہ لازم آویگا **ماجاء فی صدقة البقر** گای بیل کی زکوة کا بیان **عن** طاوس الیمانی ان معاذ

بن جبل الانصاری اخذ من ثلثین بقرة تبیعا ومن اربعین بقرة مسنة واتی بما دون ذلک فابی ان یاخذ منه

شیئا وقال لم اسمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیه شیئا حتی القاه فاسالہ فتوفی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قبل ان یقدم معاذ بن جبل **ترجمہ** طاوس یمانی سی روایت ہی کہ معاذ بن جبل رض
نے تیس گایون مین ایک گای ایک برس کی لی اور چالیس گایون مین دو برس کی ایک گائی لی اور اس
سے کم مین کچہ نہ لیا اور کہا کہ نہین سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس باب مین کچہ تو مین
پوچہون گا آپ سے پس وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی معاذ بن جبل کی آنی سی پہلے **کہا**
مالک نی جس شخص کی بکریان دو چرواہون کی پاس یا زیادہ کے پاس مختلف شہرون مین ہون تو وہ
سبکو جوڑ کر اکٹہا زکوة دیوے اسیطرح پر اگر کسی شخص کا سونا چاندی مختلف لوگون کے پاس ہو تو وہ
سب جوڑ کر اکٹہا زکوة دیوے **کہا** مالک نی ایک شخص کی پاس بہیڑ اور بکریان دونوں ہین تو سبکو
ایک ساتہ گن لین گے اگر نصاب کی موافق ہو تو زکوة ہوگے کیونکہ بہیڑ بہی بکریون ہی کی شمار مین
ہین اور حضرت عمر بن الخطاب رض کی کتاب مین موجود ہے چرنیوالے بکریون مین ہر چالیسے مین ایک
بکری ہی تو اگر بہیڑین زیادہ ہون اور بکریان کم ہون اور اوسکی مالک پر ایک راس زکوة کی واجب ہے
تو بہیڑ لے جاوینگے اور جو بکریان زیادہ ہون اور بہیڑ کم ہون تو بکرے لیجاوینگے اگر بہیڑ اور بکریان برابر

فصل زکوة کا بیان جو گاے بیل کی ہے

ہون تو زکوۃ لینے والیکو اختیار ہے جس مین سی چاہے ایکسال کی لیوے کہا مالک نی اسیطرح عربی اور بختی اونٹ دونون کی ملاکر زکوۃ لین گے کیونکہ دونو قسم کی اونٹ اونٹ مین داخل ہین اگر عربی زیادہ ہون اور اوسکے مالک پر ایک مہار واجب ہو تو عربی لین گی اور جو بختی زیادہ ہون تو بختی لینگے اگر دونون برابر ہون اختیار ہے جسمین سے چاہے لین **ف** عربی وہ اونٹ ہے جسکے مان باپ دونون عرب کی ہون اور بختی وہ اونٹ جسکے مان عجمی اور باپ عربی یا باپ عجمی اور مان عربی ہو منسوب ہی طرف بخت نصر کی اور بعضون نی اسکو بختی پڑھا ہے بختیت یعنے بہتر اونٹ کہا مالک نی اسیطرح گای بہینس دونو ایک جنس ہین دونو کو ملاکر اکہٹا زکوۃ لینا چاہیے لیکن اگر گای زیادہ ہون اور بہینس کم اور مالک پر ایک اس واجب ہو تو گای لینا چاہیے اور جو بہینس زیادہ ہون تو بہینس لینا چاہیے اور جو دونون برابر ہون تو اختیار ہے جس مین سی چاہی لی اور جو گای بہی بقدر نصاب ہون اور بہینس بہی بقدر نصاب تو دونون مین سے زکوۃ لینا چاہیے **ف** مثلا ایک شخص کے پاس تیس گای ہین اور تیس بہینس تو ایک گای ایکسال کی اور ایک بہینس ایکسال کے لے جاوے کہا مالک نی جس شخص نی جانور حاصل کیئے اونٹ یا گای یا بکری تو اوسپر زکوۃ نہین ہے جب تک ایکسال نہ گذر جاوے اوس روز سے جس روز وہ جانور اوسکی پاس آئی ہین مگر جب پہلی سے اسکے پاس جانور بقدر نصاب موجود ہون مثلا پانچ اونٹ یا تیس گائین یا چالیس بکریان تو اگر کسی شخص کی پاس پانچ اونٹ یا تیس گائین یا چالیس بکریان نہین اب اوسنی اور اونٹ یا اور گائین یا اور بکریان حاصل کین خرید یا ہبہ یا میراث سے تو وہ اونکی زکوۃ اپنے پہلے جانورون کی ساتہ دیوے اگرچہ ان پچہلے جانورون پر ایکسال نہ گذرے البتہ اگر پہلے جانورون کے زکوۃ دی چکنے کے بعد یہہ جانور خریدے یا ترکہ مین آئی تو اب زکوۃ انکی نہ دی بلکہ سال آیندہ جب اگلی جانورون کے زکوۃ دیگا اونکی ساتہ انکی بہی زکوۃ دیوے کہا مالک نی اسکی مثال چاندی کے سے ہے ایک شخص نی اوسکی زکوۃ دیکر اوسکی بدلی مین کچہ سامان خرید کیا اب جبنی سامان بیچا اوسپر ہے زکوۃ واجب ہے اوسنی پہر اوس چاندی کی زکوۃ دی تو مشتری نی آج زکوۃ دی اور بایع نی کل زکوۃ دی کہا مالک نی اگر کسی شخص کی پاس نصاب سی کم بکریان تہین پہر اوسنی اور بکریان خریدین یا میراث مین پائین جو نصاب سی زیادہ ہوگئین تو اوسپر زکوۃ واجب ہوگی جب تک ایکسال نہ گذر جاوی خرید یا ترکہ پانی کی تاریخ سے اور اسکی وجہ یہہ ہی کہ جب کسی شخص پاس اسقدر جانور ہون اونٹ یا گای یا بکریان جسمین زکوۃ واجب نہین ہے تو یہہ نصاب شمار نکیا جاوےگا جب تک ہر قسم کے جانور نصاب کے مقدار ہون اگر نصاب کی مقدار ہونگی تو اوسکی ساتہ جتنے جانور اوس قسم کی ملینگے اونکی زکوۃ اوس نصاب کی ساتہ دینا پڑیگی خواہ یہہ جانور قلیل ہون یا کثیر **ف** حاصل مطلب یہی کہ اگر بکریان یا گائین یا اونٹ نصاب کی موافق ہون تو اب جتنی بکریان

یاگای یا اونٹ نئے آوین گے اونکی زکوۃ اپنی ہمجنس نصاب کی ساتھ دینا ہوگی اگرچہ اس نئی آمدنی پر سال نہ گذرے بر خلاف اسکی اگرچہ جانور نصاب سی کم کسیکے پاس ہون اور پہر نئے آمدنی اس قدر ہو کہ نصاب پورا ہوجاوے یا نصاب سے بڑہ جاوے تو زکوۃ واجب ہوگی جب تک ایکسال کامل اس نئی آمدنی پر نہ گذرے **کہا** مالک نی اگر کسی شخص کے پاس اونٹ یاگای یا بکریاں نصاب کی موافق ہون پہر نئے آمدنے ہو تو اونکی زکوۃ بہی اس نصاب کی ساتہ جو پہلے سے تہا دینا پڑیگے **کہا** مالک نی یہ قول بہت پسند ہے مجھکو **کہا** مالک نی جس قسم کا جانور کسی پر زکوۃ مین واجب ہے پہر اوس قسم کا جانور اوس پاس نہ نکلے مثلاً اگر ایک برسکی اونٹنی واجب ہوا اور وہ نہ نکلے تو دو برسکا اونٹ لی لیا جاوے اور جو دو برس یا تین برس یا چار برسکی اونٹنی واجب ہوا اور وہ نہ نکلے تو خرید کرکے دیدیوے اور قیمت کا دینا میرے نزدیک اچہا نہین ہے **کہا** مالک نی جو اونٹ پانی سینچتے ہین یا جو بیل چرسہ گھسیٹتے ہین یا ہل چلاتے ہین اگر مقدار نصاب کے ہون تو اونمین زکوۃ واجب ہوگے **صدقۃ الخلطاء** شرکت کی مال کی زکوۃ کا بیان **کہا** مالک نی اگر دو آدمی شریک ہون جانورون مین اسطرح کہ چرواہا ایک ہوا اور نر جانور بہی ایک ہون اور جانورون کی رہنی کا مکان بہی ایک ہوا اور پانی پلانیکا ڈول بہی ایک ہو تو اون دونون آدمیون کو خلیطان کہین گے اگر ہر ایک ان مین سے مالکو پہچانتا ہوا اور جو کوئی اپنی مالکو دوسرے کے مال سی تمیز نکر سکتا ہو تو اونکو شریکان کہین گی **کہا** مالک نی خلیطان پر زکوۃ واجب نہین ہوتی جب تک ہر ایک کا مال بقدر نصاب کی نہو **کہا** مالک نی اس مسئلہ کے تفسیر یہ ہے کہ مثلاً ایک خلیط کے چالیس بکریاں یا زیادہ ہین اور دوسرے خلیط کے چالیس سے کم ہین تو جسکے چالیس یا زیادہ ہین اوسی پر زکوۃ واجب ہے اور جسکی چالیس سے کم ہین اوسپر زکوۃ واجب نہین ہے **کہا** مالک نی اگر ہر خلیط کے بکریاں نصاب کے موافق ہون تو دونون سے ملاکر زکوۃ لیجاویگی تو اگر ایک خلیط کے ہزار بکریاں یا کم ہین اور دوسرے کے چالیس بکریاں یا زیادہ ہین تو وہ دونو خلیطان ہین آپسمین زیادتی دوسرے سے پہیر لیونگے اپنے اپنے مالکی موافق ہزار بکریون پر اوسکے موافق زکوۃ کا حصہ ہوگا اور چالیس بکریون پر اوسکی موافق حصہ ہوگا **ف** پس اگر زکوۃ لینے والے نے دس بکریاں زکوۃ کے ہزار بکریون والے سے لے لین تو وہ چالیس بکریون والے سے دس حصے چہبیس حصون مین سے پہیر لیگا اسواسطے کہ ایک ہزار چالیس بکریاں کل ہین اونکی چہبیس۲۶ چالیسے ہوئے اوسمین سے ایک حصہ چالیس والے پر لازم ہے اور پچیس حصے ہزار والے پر تو ہر بکرے کے چہبیس۲۶ حصے کئے گئے اور پچیس حصے ہر ایک مین سے ہزار والیکے ہوئے لہذا ایک ایک حصہ چالیس والیکا دس بکریاں دی گئین تو دس حصے چالیس والی پر چہبیس حصون مین سے ایک بکری کی پڑے اب فرض کیجئے کہ ایک ایک بکری کی قیمت ۲۶ - ۲۶ روپئے تہے تو کل ۲۶۰ ہزار بکریون والی کے پڑے مگر دس آنی وہ چالیس والے سی پہیر لیگا - اور جو زکوۃ لینے والے نے دس بکریاں چالیس والے سے لین تو وہ نو

بکریان اور سو دو حصے چھبیس حصون مین سے ایک بکرے کے ہزار والے سے پھیریگا (محلے) زرقانی نی یہ لکھا
ہے کہ اگر ہزار والی سی دس بکریان لین گئین تو وہ ایک بکری چالیس والی سی پھیریگا اور جو چالیس والی سی دس
بکریان لین گئین تو وہ نو بکریان ہزار والی سی پھیریگا مگر یہ حساب صحیح نہین ہو سکتا البتہ یہ بات ابو حنیفہ کی
مذہب پر بن جاتی ہی جو کہتے ہین ہر ایک سی جدا زکوۃ لیجاوی گی اور خلط کا کچہ اثر نہوگا شاید یہ سہو ہی قاضی
سے واللہ اعلم کہا مالک نی اونٹون مین خلیطان کا حکم مثل بکریون کے خلیطان کی ہے دونوسے زکوۃ
اکٹھا لیجاویگی جب ہر ایک کی پاس اونٹ بقدر نصاب کی ہون کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور عمر بن الخطاب رض نی فرمایا کہ چرنیوالے بکریون مین جب چالیس
ہو جاوین تو ایک بکرے ہے کہا مالک نی یہ قول بہت پسند ہے مجھکو اور عمر بن الخطاب رض نی فرمایا کہ جدا جدا
مال اکٹھا نہ کئے جاوین اور اکٹھا جدا جدا نہ کئے جاوین زکوۃ کے خوف سے یہ حکم جانورون کی مالکون کو ہی کہا
مالک نی تفسیر اس قول کی یہ ہی کہ مثلا تین آدمیون کے چالیس چالیس بکریان تہین تو ہر ایک پر ایک بکری
واجب تہی جب زکوۃ لینے والا آیا تو اون تینون نی اپنی بکریون کو یکجا کر دیا تہا کہ ایک ہی بکری دینا پڑے
اسیا نہ سی ممانعت ہوئی اور مثلا خلیطان مین سے ہر ایک کی ایکسو ایک ایک سو ایک بکریان ہین تو سب
ملا کر دو سو دو بکریان ہین اون مین تین بکریان لازم آتین ہین جب زکوۃ لینے والا آیا تو اون دونون نے
اپنی اپنی بکریون کو جدا کر دیا تاکہ ایک ہی ایک بکری لازم آوے اس سے ممانعت ہوئی **ماجاء فیما یعتد به من السخل فی الصدقة** بکریون کی تعداد مین بچون کو ہی شمار کرنیکا بیان **عن** سفیان بن عبد اللہ ان عمر بن

الخطاب بعثه مصدقا فکان یعد علی الناس بالسخل فقالوا تعد علینا بالسخل ولا تاخذ منه شیئا فلما قدم علی عمر
بن الخطاب ذکر ذلک له فقال عمر نعم نعد علیهم بالسخلة یحملها الراعی ولا ناخذها ولا ناخذ الاکولة ولا الربی ولا الماخض
ولا فحل الغنم و ناخذ الجذعة والثنیة وذلک عدل بین غذاء الغنم وخیاره **ترجمه** سفیان بن عبد اللہ کو عمر بن الخطاب
نے مصدق (یعنے زکوۃ وصول کرنیوالا) کرکے بہیجا تو وہ بکریون مین بچی کو ہی شمار کرتے تہی لوگون نی کہا تم بچونکو شمار
مین داخل کرتی ہو لیکن بچہ نہین لیتی ہو تو جب آئے وہ عمر بن الخطاب پاس بیان کیا اونسی یہ امر تو کہا حضرت عمر رض نی ہان ہم
گنتے ہین بچونکو بلکہ اوس بچی کو جسکو چرواہا اوٹھا کر لیچلتا ہے لیکن نہین لیتی اوسکو اور نہ موٹی بکری کو جو کہانیکی واسطی موٹی
کیجاوے اور نہ اوس بکریکو جو اپنی بچہ کو پالتی ہو اور نہ حاملہ کو اور نہ نر کو اور لیتی ہین ہم ایکسال اور دو سال کی بکری کو
جو متوسط ہی نہ بچہ ہی نہ بوڑہی ہی نہ بہت عمدہ ہی **کہا** مالک نی اگر کسی شخص کی بکریان نصاب سی کم ہون اور مصدق
کے آنی سی ایکدن پہلے وہ بکریان بچہ جنین اور نصاب پورا ہو جاوے تو اوس پر زکوۃ لازم ہوگی اسلیئے کہ اولاد بکری کی بکریون
مین داخل ہی اور یہ مسئلہ مخالف ہی اوس مسئلہ کے کہ ایک شخص پاس نصاب سے کم بکریان ہون پہر خرید یا میراث یا ہبہ کے وجہ سے

بکریوں کی تعداد میں بچوں کو بھی شمار کرنیکا بیان

اور بکریاں آجاوین نظیر اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس کسی قسم کا اسباب ہو جسکی قیمت نصاب سی کم ہو پہر وہ اوسکو اسقدر نفع سی بیچی جو نصاب کو پہونچ جاوی تو زکوٰۃ نفع کی راس المال کی ساتہ لازم آویگی اور اگر نفع اوسکا ہبہ یا میراث ہوتا تو زکوٰۃ واجب نہوتی جب تک اوسپر ایکسال نہ گذر تا ہبہ یا میراث کی روز سی کہا مالک نی سو بچی بکریوں کی بکریوں مین داخل ہین جیسے کہ نفع مال کا اوس مال مین داخل ہی کہا مالک نی ایک اور اختلاف ہی وہ یہ ہے کہ اگر کسیکے پاس سونا یا چاندی نصاب کی موافق ہو پہر وہ اور مال کما دی تو اس فائدہ کی زکوٰۃ دینا لازم نہ آویگی جب تک اوسپر ایکسال نہ گذرے اور اگر کسی پاس بکریاں یا گائین یا اونٹ ہر ایک قسم بقدر نصاب کی ہو پہر اور بکریاں یا گائین یا اونٹ حاصل کرے تو اونکی زکوٰۃ پہلی ہمجنس جانور ونکی ساتہ ملکر لازم آویگی کہا مالک نی یہ تقریر بہت اچھی ہی اور اسباب میں جو مینے سنا سب تقریروں سے

العمل فی صدقۃ عامین اذا اجتمعتا

جب دو سال کی زکوٰۃ کسی پر واجب ہو جاوے اوسکے طریقے کا بیان کہا مالک نی اگر کسی شخص کے پاس سو اونٹ ہوں اور زکوٰۃ لینی والا اوسکے پاس آوی یہانتک کہ دوسرا سال بہی گذر جاوی اوسوقت زکوٰۃ لینی والا آوی اور تمام اونٹ اوسکی مر چکی ہوں مگر پانچ اونٹ باقی رہجاویں تو زکوٰۃ لینی والا ان پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ دو سال کی لی لیگا یعنی دو بکریاں لیویگا اسواسطے کہ زکوٰۃ اوس مالکی دینا ہوتی ہے جو زکوٰۃ کے روز موجود ہو تو اگر اوسکے جانور مر جاویں یا بڑہ جاویں تو زکوٰۃ اوسی حساب سے لیجاویگی اور جو صاحب مال پر کئی سال کی زکوٰتیں واجب ہو جاویں تو مصدق اوسیقدر مال کی زکوٰۃ لیگا جتنا اوسکی پاس باقی رہا ہو اگر اوسکے تمام جانور ہلاک ہو گئی یا اسقدر ہلاک ہو گئے کہ باقیماندہ نصاب سی کم رہ گئے تو اوسپر زکوٰۃ ہو نہ تاوان لازم ہوگا سالہای گذشتہ کی زکوٰۃ کا

النہی عن التضییق علی الناس فی الصدقۃ

زکوٰۃ میں لوگوں کو تنگ کرنیکی ممانعت عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت مر علی عمر بن الخطاب بغنم من الصدقۃ فرای فیہا شاۃ حافلا ذات ضرع عظیم فقال ما ہذہ الشاۃ فقالوا شاۃ من الصدقۃ فقال عمر ما اعطی ہذہ اہلہا وہم طایعون لا تفتنوا الناس لا تاخذوا حزرات المسلمین نکبوا عن الطعام ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بکریاں آئین زکوٰۃ کی اوسمین ایک بکری دیکہی بہت دودہ والی تو پوچہا آپنے یہ بکری کیسی ہے لوگوں نی کہا زکوٰۃ کی بکری ہی حضرت عمر رض نی فرمایا کہ اسکے مالک نی کبہی اسکو خوشی سی نہ دیا ہوگا لوگوں کو فتنی مین نہ ڈالو اونکی بہترین اموال نہ لو اور باز آؤ اونکی رزق چہیننی سی ف یعنی دودہ والی بکری گویا اونکا رزق موقوف ہے اوسی دودہ پر اونکی گذر ہے وہ نہ لیا کرو عن محمد بن یحیی بن حبان انہ قال اخبرنی رجلان من اشجع ان محمد بن مسلمۃ الانصاری کان یاتیہم مصدقا فیقول لرب المال اخرج الی صدقۃ مالک فلا یقود الیہ شاۃ فیہا وفاء من حقہ الا قبلہا ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سی روایت ہی کہ خبر دی مجہکو دو شخصوں نی قبیلہ اشجع سی کہ محمد بن مسلمہ انصاری رض آتی تہی زکوٰۃ لینے کو تو کہتے تہے صاحب مال سی لاؤ

تکملۃ مقالات ... (حاشیہ)

میرے پاس زکوۃ اپنی مال کی پہر وہ جو بکری لیکر آتا اگر وہ زکوۃ کے لایق ہوتی تو قبول کر لیتی **کہا** مالک نی ہماری نزدیک سنت یہ ہی اور اسی پر ہمنے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا کہ زکوۃ لینی مین مسلمانون پر تنگی نہ کیجاوی اور جو وہ دین قبول کر لیا جاوے **ف** ۵ بشرطیکہ وہ زکوۃ کی قابل ہو

اخذ الصدقة ومن یجوز له اخذها صدقہ لینا اور جن لوگونکو لینا درست ہی اونکا بیان **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقة لغنی الا لخمسة لغاز فی سبیل اللہ او لعامل علیها او لغارم او لرجل اشتراها بماله او لرجل له جار مسکین فتصدق علی المسکین فاهدی المسکین للغنی **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا زکوۃ درست نہین ہی مالدار کو مگر پانچ آدمیونکو درست ہی پہلے غازی یعنی جو جہاد کرتا ہو اللہ کی راہ مین دوسرے جو عامل ہو زکوۃ کا یعنے زکوۃ کو وصول اور تحصیل کرتا ہو تیسرے مدیون یعنی جو قرضدار ہو چوتھی جو زکوۃ کی مالکو خرید لیوے اپنی مالکی عوض مین پانچوین جو مسکین ہمسایہ کی پاس سے بطور ہدیہ کے آوی **کہا** مالک نی ہماری نزدیک زکوۃ کی تقسیم کا یہ حکم ہے کہ یہ کام حاکم کے رای پر موقوف ہی جس قسم کی لوگ زیادہ حاجت رکہتی ہون یا شمار مین زیادہ ہون انکو دیوے جب تک اوسکی رای مین مناسب ہو پہر سال دو سال یا زیادہ کی بعد دوسرے قسم کی لوگونکو بہی دے سکتا ہے بہر حال اہل حاجت اور عدد کو مقدم رکہی جہان ہو مینی اپنی ملک مین اہل علم کو اسی پر پایا **ف** ۵ کلام اللہ مین آٹہ قسم کے لوگونکو زکوۃ دینے کا حکم ہے پہلے فقرا دوسری مساکین تیسرے عاملین زکوۃ یعنے تحصیل کرنیوالی زکوۃ کے چوتہے وہ کفار جنکو ملانی کی لیئی کچہ دینا ضرور پڑتا ہے اونکو المولفة قلوبهم کہتی ہین پانچوین قرضدار چہٹی غازی ساتوین مسافر آٹہوین مکاتب ائمہ ثلثہ کے نزدیک امام کو اختیار ہے کہ ان قسمون مین سی جس قسم کی لوگون کو زیادہ حاجتمند اور مستحق پاوی اونکو زکوۃ دیوی مگر شافعی کے نزدیک آٹہون قسم کے لوگونکو دینا چاہیئے **کہا** مالک نے عامل کا کچہ حصہ مقرر نہین ہی زکوۃ مین بلکہ حاکم کو اختیار ہے کہ جسقدر مناسب ہو دیوے

ما جاء فی اخذ الصدقات والتشدید فیها زکوۃ نہ دینی والون پر سختی کا بیان **عن** مالک انه بلغه ان ابا بکر الصدیق قال لو منعونی عقالا لجاهدتهم علیه **ترجمہ** امام مالک سی روایت ہی کہ ابو بکر صدیق رض نی فرمایا اگر نہ دین گی رسی بہی اونٹ باندہنے کی تو مین جہاد کرونگا اون پر **ف** ۵ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بعد چند لوگ عرب کے کافر ہو گئی اور دین اسلام سی باہر ہو گئی اہنون نی زکوۃ دینی سی انکار کیا مگر اور دین کی باتون کا اقرار کرتے تہی حضرت ابو بکر نے فرمایا قسم خدا کی مین لڑونگا اوس شخص سے جو نماز اور زکوۃ مین فرق کرے کیونکہ زکوۃ مالکا حق ہی قسم خدا کی اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وقت مین ایک رسی دیتی تہی اور اب نہ دینگے تو اون پر جہاد کرونگا یہ روایت صحیحین مین موجود ہی **عن** زید بن اسلم انه قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبه فسال الذی سقاه من این هذا اللبن فاخبره انه ورد علی ماء قد سماه فاذا نعم من نعم الصدقة وهم یسقون فحلبوا لی من البانها فجعلته

زکوۃ نہ دینی والون پر سختی کا بیان

فی سقائی فھو ھذا فادخل عمر بن الخطاب یدہ فاستقاء ہ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب رضی نی دودہ پیا تو اونکو بہلا معلوم ہوا پوچھا کہ یہ دودہ کہاں سی آیا جو لایا تہا وہ بولا کہ مین ایک پانی پر گیا تہا اور اوسکا نام بیان کیا وہان پر جانور زکوٰۃ کے پانی پی رہے تہے لوگون نی اونکا دودہ نچوڑ کر مجھے دیا مینے اپنے مشک مین رکہہ لیا وہ یہی دودہ تہا جو آپنے پیا تو حضرت عمر رضی نی اپنا ہاتہ منہ مین ڈالکر قے کی **ف** اسواسطے کہ وہ دودہ زکوٰۃ کا تہا اور زکوٰۃ مالدار کو درست نہین ہے **کہا** مالک نی ہماری نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئے اوس چیز کو جو اللہ کیطرف سی مقرر ہے روکے اور مسلمانونکو نہ دے تو مسلمانون پر جہاد کرنا اوس شخص سے لازم ہے یہانتک کہ لے لین اوس حقکو **عن** مالک انہ بلغہ ان عاملا لعمر بن عبد العزیز کتب الیہ یذکر ان رجلا منع زکوٰۃ مالہ فکتب الیہ عمر ان دعہ ولا تاخذ منہ زکوٰۃ مع المسلمین قال فبلغ ذلک الرجل فاشتد علیہ فادی بعد ذلک زکوٰۃ مالہ فکتب عامل عمر الیہ یذکر لہ ذلک فکتب الیہ عمر ان خذھا منہ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ ایک عامل نی عمر بن عبد العزیز کو لکہا کہ ایک شخص اپنی مالکی زکوٰۃ نہین دیتا تو عمر نے جواب مین لکہا کہ چہوڑ دے اوسکو اور مسلمانون کی ساتہہ اوس سی زکوٰۃ نہ لیا کر یہ خبر اوس شخصکو پہونچی اوسکو برا معلوم ہوا اور اپنی مالکی زکوٰۃ ادا کر دی بعد اوسکی عامل نے عمر کو اطلاع کی اونہون نی جواب مین لکہا کہ لے لے زکوٰۃ کو اوس شخص سی

زکوٰۃ ما یخرص من ثمار النخیل والاعناب

پہلون اور میوون کی زکوٰۃ کا بیان **عن** سلیمان بن یسار وعن بسر بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء والعیون والبعل العشر وما سقی بالنضح نصف العشر **ترجمہ** سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بارانی اور زیر چشمہ یا تالاب کی زمین مین اور اوس کہجور مین جسکو پانیکی حاجت نہو دسوان حصہ زکوٰۃ کا ہے اور جو زمین پانی سینچ کر تر کیجاوے اوسمین بیسوان حصہ زکوٰۃ کا ہی **عن** ابن شہاب انہ قال لا یوخذ فی صدقۃ النخل الجعرور ولا مصران الفارۃ ولا عذق ابن حبیق قال وھو مثل الغنم یعد علی صاحب المال ولا یوخذ منہ فی الصدقۃ **ترجمہ** ابن شہاب زہری نے کہا کہ کہجور کے زکوٰۃ مین جعرور (ایک قسم کی خراب کہجور ہے جو سوکہنے سے کوڑا ہو جاتی ہے) اور مصران الفارہ اور عذق بن حبیق نہ لیجاوینگے اور مثال انکی بکریون کی سی ہی کہ صاحب مال کی شمار مین اس قسم کی شمار کیجاوینگے لیکن لین نہ جاوینگے **ف** مصران الفارہ اور عذق بن حبیق بہی روے کہجورون کی قسم ہین **کہا** مالک نی مثال اسکی بکریون کی ہی کہ بکریونکی شمار مین بچون کو بہی گن لینگے مگر بچے زکوٰۃ مین لئے نہ جاوینگے اور کہیہ پہل ایسی ہوتی ہین جو زکوٰۃ مین لینے کے قابل نہین ہوتی بوجہ عمدگی کی جیسے کہجور مین سی برنی اور جو مشابہ ہے اوسکی اسیطرح جو پہل خراب ہو وہ بہی نہین لیے جاوینگے بلکہ متوسط قسم کا مال لیا جاویگا **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ کسی پہل کا تخمینہ نہ کیا جاویگا مگر کہجور اور انگور کا اونکا تخمینہ کیا جاوی گا جب وہ

ما یخرص من ثمار النخیل والاعناب

نکل آوین اور اونکی پیدائش کا بہتر سے ساتہ حال معلوم ہوجاوی اور بیچ اونکی درست ہوجاوی **ف** ہ عربی
مین اس تخمینے کو خرص کہتی ہین یعنی جب پہل درخت پر لگی ہون اونکا اندازہ کرلینا کہ بعد پکنے اور سوکہنے کے اسقدر ہونگے
بعد اوسکے مالک یا لکو اجازت دینا کہ وہ پہلونکو اپنی کام مین صرف کرے پہر اوسکے حساب سی زکوة ادا کردیوی **ف**
اسکی وجہ یہ ہی کہ کہجور اور انگور پکنی کی آگی کہائی جاتی ہین تو اوسکا اندازہ کرلین گی تاکہ لوگونکو وقت نہو اور اوسکے
مالک کو صبر دکر دین کی کہاوین اوسکو یا بیچین پہر زکوة ادا کرینگے اوس حساب سی **کہا** مالک نی جو پہل ایسی ہین
کہ کچی کہائی نہین جاتی بلکہ بعد کٹنی کی کہائی جاتی ہین اونکا اندازہ کرنا درست نہین بلکہ جب مالک اونکو کاٹ
کوٹ کر صاف کرکے انی نکالین تو جو وجہی طور سے اوسکے زکوة ہو لیجاوے **کہا** مالک نی ہماری نزدیک اس مسئلہ مین
اختلاف نہین ہی **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک اتفاقی مسئلہ یہ ہے کہ کہجور کا تخمینہ کیا جاوے جب وہ درخت مین لگی ہو
لیکن یہ ضرور ہے کہ اوسکے پیدائش کا بہتر سے ساتہ حال معلوم ہوجاوی اور اوسکے بیچ درست ہوجاوے پہر لی جاوے
زکوة اوسکی جب کٹنی کا موسم آوی اگر بعد تخمینے کے اون پہلون پر کوئی آفت آوی جس سی تمام پہل تلف ہوجاوین
تو زکوة واجب نہوگی البتہ اگر پانچ وسق کی مقدار نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاع سی باقی رہجاوین تو اوس مقدار
کے زکوة واجب ہوگی اور جسقدر تلف ہو گئے اونکے زکوة نہوگی **کہا** مالک نی انگور کا بہی یہی حکم ہے **کہا** مالک نے
اگر کسی شخص کے متفرق قطعات ہون یا متفرق اموال مین کئی شریک ہون اور مال ہر شریک یا قطعہ کا اوس مقدار کو
نہ پہونچا ہو جسمین زکوة واجب ہوتی ہے تو اگر ہر شریک کی سب حصے یا تمام قطعات مالک کے نصاب کو پہونچین تو زکوة واجب ہوگی
ورنہ واجب نہوگے

زکوة الحبوب والزیتون غلون اور زیتون کی زکوة کا بیان

(حاشیہ: غلون اور زیتون کی زکوة کا بیان)

عن مالک انہ سال ابن شہاب عن الزیتون قال فیه العشر **ترجمہ** امام مالک نی پوچہا ابن شہاب سی کہ زیتون مین کیا واجب ہے بولی دسوان
حصہ **ف** ہ زیتون سی مراد اوسکی دانی ہین جسمین سی تیل نکلتا ہے اور تیل کو زیت کہتی ہین **کہا** مالک نے زیتون
مین دسوان حصہ واجب ہے کہ اوسکے دانی نکالکر پانچ وسق کو پہونچین اگر اس سے کم ہو تو اوسمین زکوة نہوگی **کہا**
مالک نی زیتون مثل کہجور کی ہی اگر وہ باران یا چشمہ سی پرورش ہوتا ہو یا خود بخود پیدا ہوا اور اوسمین پانی کے
حاجت نہو تو اوسمین دسوان حصہ لازم ہوگا اور جو پانی سینچ کر اوسمین دیا جاوے تو بیسوان حصہ لازم ہوگا اور
زیتون کا خرص کرنا جب وہ درخت مین لگا ہو درست نہین ہی **کہا** جتنے قسم کے غلے ہین جنکو لوگ کہاتے ہین
یا کہہ چہوڑتے ہین اگر بارش سی یا چشمہ کے پانی سے پیدا ہون یا اونکو پانی کی احتیاج نہو اوسمین دسوان حصہ
لازم ہے اور جنمین پانی سینچ کر دیا جاوے اونمین بیسوان حصہ لازم ہے جب وہ پانچ وسق کی مقدار ہون ہر وسق
ساٹہہ صاع کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صاع سی اور جو اوس سی زیادہ ہون تو بہی اوسی کی حساب سے زکوة لیجاوے
کہا مالک نی جن غلون مین زکوة واجب ہے وہ یہہ ہین گیہون اور جو پوست دار اور بی پوست اور جوار اور

چنا اور جاتول اور مسو اور ماش اور لوبیا اور تل اور جو مشابہ ہون انکی اون غلون مین سی جو کہائی جاتی ہین تو ان سب مین سی زکوۃ لیجاویگی جب وہ کٹکر تیار رہون اور دانی صاف ہوجاوین کہا مالک نی ان چیزون کی زکوۃ مین انکی مالک کی قول کی تصدیق ہوگی اور جسقدر دینگے قبول کرلیا جاویگا کہا یحیی نی سوال ہوا امام مالک سی کہ زیتون کا دسوان حصہ کب نکالا جاویگا قبل خرچ کے یا بعد خرچ کے اونہون نی جواب دیا کہ خرچ اخراجات کو دیکہنا کچہ ضرور نہین ہے بلکہ اوسکے مالک سی پوچہین گے جیسے غلہ کی مالک سی پوچہتے ہین جو وہ کہین گی اوسکی تصدیق ہوگے پس جو شخص اپنے زیتون سی پانچ وسق یا زیادہ دانی پاویگا اوس سی دسوان حصہ تیل کا لیا جاویگا اور جو اس سی کم پاویگا اوس سی کچہ نہ لیا جاویگا کہا مالک نی جب کہیت پک کر تیار ہوجاوے اور مالک اوسکو بیچڈالی تو مالک پر زکوۃ ہوگی نہ خریدار پر کہا مالک نی کہیت کا بیچنا درست نہین ہے جب تک پک کر پہل بالیون مین سوکہہ جاوین اور پانی دینے کے احتیاج نہ رہے کہا مالک نی یہ جو فرمایا اللہ تعالی نی واتوا حقہ یوم حصادہ یعنے دو حق غلی کا وقت کاٹنے کے مراد اس سی زکوۃ ہے اور مینے سُنا ایک شخص سی جو یہ کہتی تہی کہا مالک نی جس شخص نے اپنا باغ بیچا یا زمین بیچے اور اوسمین کوئی کہیت ہی یا پہل ہین جنکے بہتری کا حال معلوم نہین تو زکوۃ اوسکی خریدار پر ہے اگر وہ کہیت یا پہل ایسا ہے کہ اوسکے بہتری کا حال معلوم ہوگیا اور بیع اوسکے درست ہوئی تو زکوۃ اوسکے بایع پر ہے مگر یہہ کہ بایع شرط کرے خریدار سے کہ زکوۃ اوسکے خریدار دیوے تو خریدار پر زکوۃ لازم ہوگی **ما لا زکوۃ فیه من الثمار** [حاشیہ: جن پھلون مین زکوۃ نہین اونکا بیان] جن پہلون مین زکوۃ نہین ہے اونکا بیان کہا مالک نے اگر کوئی شخص اسقدر مال رکہتا ہو کہ چار وسق کہجور کے اوسمین سی نکلین اور چار وسق انگور کے اور چار وسق گیہون کے اور چار وسق اور کسی غلے کے تو ان غلون کو جمع کرکے اوسپر زکوۃ لازم نہوگے جب تک کہ ایک ہی قسم کہجور یا انگور یا گیہون وغیرہ پانچ وسق کے مقدار نہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع سے کیونکہ فرمایا آپنے کہ پانچ وسق سے جو کہجور کم ہو اوسمین زکوۃ نہین ہے کہا مالک نی اگر کہجورین کئی قسم کی ہون جنکا نام جدا جدا ہو تو اون سبکو جمع کرینگے اگر پانچ وسق کو پہونچین تو زکوۃ ہوگی ورنہ نہین ہوگی کہا مالک نی اسیطرح زرد اور سفید گیہون اکہٹا جوڑ کئے جاوینگے اور جو پوست دار اور بی پوست ایک ہی سمجہی جاوینگے جب پانچ وسق سب ملاکر ہوجاوین تو زکوۃ واجب ہوگی ورنہ واجب نہوگی کہا مالک نی اسیطرح انگور سیاہ اور سرخ اکہٹا جوڑے جاوینگے جب پانچ وسق نکلین گے تو اون مین زکوۃ واجب ہوگی اس سی کم مین زکوۃ نہوگی کہا مالک نی اسی طرح قطنیہ وہ ایک قسم شمار کیجاویگے اگرچہ اوسکی نام اور اقسام مختلف ہون قطنیہ کہتے ہین چنا اور مسور اور لوبیا اور ماش کو اور جو چیزین انکی مثل ہین جنکو لوگ قطنیہ سمجہین یہ سب چیزین ملکر اگر پانچ وسق کو پہونچین گی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع سے تو اونمین زکوۃ واجب ہوگی اگرچہ یہ قطنیہ کئی قسمین ہون ایک قسم نہون مگر سب اکہٹا جوڑلیے جاوینگی اور

زکوۃ لازم ہوگے **کہا** مالک نی حضرت عمر رضہ نی فرق کیا گیہون اور قطنیہ مین جب محصول لیا نبط کے نصارے سے
انہون نی قطنیہ کو ایک ہی قسم رکہا اور اوسمین سی دسوان حصہ لیا اور گیہون اور انگور مین سی بیسوان حصہ لیا **ف** تا کہ گیہون اور انگور کے آمد نی زیادہ ہو **کہا** مالک نی اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ قطنیہ کے سب قسمون کو زکوۃ مین
ایک ہی قسم مقرر کیا حالانکہ ربوا کے باب مین وہ علیحدہ علیحدہ قسمین سمجہی جاتی ہے اسلیئے کہ ماش کی ایک سیر کے بدلے
مین دو سیر مسور لینا نقد درست ہی مگر گیہون البتہ ایک قسم ہے کیونکہ ایک سیر زرد گیہون کی بدلے مین دو سیر سفید
گیہون لینا درست نہین ہی تو جواب اوسکا یہ ہی کہ زکوۃ اور ربوا کا حال یکسان نہین ہے دیکہو چاندی سونا زکوۃ مین
ایک ہی جگہ جوڑکر زکوۃ دیتی ہین حالانکہ ایک اشرفی کی بدلی مین کئی حصہ اوس سی زیادہ چاندی لی سکتے ہین
کہا مالک نی اگر دو آدمی کہجور مین شریک ہون اور ایک کی حصے مین چار وسق کہجور اور دوسرے کے حصے مین بہی اسیقدر
آدی تو زکوۃ کسی پر واجب نہین ہی البتہ اگر ایک کی ہی حصے مین پانچ وسق کہجور آدی تو اوسپر زکوۃ واجب ہوگی مگر
جسکے حصے مین اس سی کم آدی اوسپر واجب نہوگی **کہا** مالک نی اسی طرح اور پہلون اور دانون مین حکم ہے جب شریک
کے حصے مین پانچ وسق کہجور یا انگور کے یا گیہون کی آوین تو زکوۃ واجب ہوگی اور جسکے حصہ مین اس سے کم آدی اوسپر
زکوۃ واجب نہوگے **کہا** مالک نی ہماری نزدیک سنت یہ ہے کہ جن غلون کی زکوۃ مالک دی چکی مثل کہجور اور گیہون
اور انگور وغیرہ کی بعد اوسکے کئی برس تک اونکو مالک رکہہ چہوڑے پہر بیچے تو اوسکے قیمت مین زکوۃ واجب نہوگی جبتک
اوس قیمت پر ایکسال پورا نہ گذرے یہ اوس صورت مین ہی کہ وہ غلہ ہبہ یا میراث سی اوسکے قبضے مین آیا ہو اور
تجارت کا مال نہو کیونکہ اوسکی مثال ایسی ہی کہ کسی شخص کی پاس کہانا یا دانی یا اسباب ہو پہر وہ اوسکو کئی برس تک
رکہہ چہوڑے پہر اوسکو بیچے سونے یا چاندے کے عوض مین تو زر ثمن کی زکوۃ واجب نہوگی جب تک ایکسال اوسپر
نہ گذری بیع کی تاریخ سے البتہ اگر یہ اجناس تجارت کی ہون تو بیچتے وقت اونکی مالک پر زکوۃ ہوگی اگر ایکسال
تک اوسکو روک رکہا ہو بعد زکوۃ کے

ما لا زکوۃ فیہ من الفواکہ والقضب والبقول

جن میوون اور ساگون اور ترکاریون مین زکوۃ نہین ہی اونکا بیان **کہا** مالک نی ہماری نزدیک اس سنت مین
اختلاف نہین ہی اور ہمنے یہ سُنا اہل علم سے کہ کسی میوے مین زکوۃ نہین ہی انار اور شفتالو اور انجیر مین اور
جو انکے مشابہ ہین میوون مین سی اسیطرح زکوۃ نہین ہے ساگون اور ترکاریون مین اور نہ اوسکے زر قیمت مین
جب تک کہ اوس قیمت پر ایک سال نہ گذری بیع کے روز سے اور قبض ثمن کی روز سے

ما جاء فی صدقۃ الرقیق والخیل والعسل

غلام لونڈی اور گہوڑون اور شہد کے زکوۃ کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ صدقۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی مسلمان پر اپنے گہوڑی اور غلام کے زکوۃ **عن** سلیمان بن یسار ان اھل الشام قالوا

جن میوون اور ساگون اور ترکاریون مین زکوۃ نہین ہے اونکا بیان

لابی عبیدة بن الجراح خذ من خیلنا و رقیقنا صدقة قال ثم کتب الی عمر بن الخطاب فابی عمر ثم کلموہ ایضا فکتب الی عمر فکتب الیہ عمر ان احبوا فخذها منهم واردها علیهم وارزق رقیقهم ترجمہ سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ شام کے لوگون نے ابوعبیدہ بن الجراح رض سے کہا کہ ہمارے گہوڑون اور غلامون کی زکوۃ لیا کرو انہون نے انکار کیا اور حضرت عمر بن الخطاب کو لکہہ بہیجا حضرت عمر نے بہی انکار کیا پہر لوگون نی دوبارہ ابوعبیدہ سے کہا انہون نی حضرت عمر کو لکہا حضرت عمر رض نے جواب مین لکہا کہ اگر وہ لوگ ان چیزون کی زکوۃ دینا چاہین تو ان سی لیکر انہین کی فقیرون کو دیدے اور انکی غلامون اور لونڈیون کی خوراک مین صرف کر عن عبداللہ بن ابی بکر بن حزم انه قال جاء کتاب من عمر بن عبدالعزیز الی ابی وهو بمنی ان لا یاخذ من العسل ولا من الخیل صدقة ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سی روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک نامہ میرے باپ پاس آیا جب وہ منا مین تہی کہ شہد اور گہوڑے کی زکوۃ کچہ نہ لے عن عبداللہ بن دینار انه قال سالت سعید بن المسیب عن صدقة البراذین فقال سعید وهل فی الخیل صدقة ترجمہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہی کہ مینے پوچہا سعید بن المسیب سے کہ ترکی گہوڑون کی زکوۃ کیا ہے انہون نے جواب دیا کیا گہوڑون مین بہی زکوۃ ہے **ف** یعنے گہوڑے مین زکوۃ ہے نہین ہے تو ترکی گہوڑون مین بہی نہوگی

جزیۃ اهل الکتاب والمجوس

یہود نصاریٰ اور مجوس کے جزیہ کا بیان **ف** یہود اور نصاریٰ کو اہل کتاب کہتی ہین کیونکہ یہودیون پاس توراۃ اور نصاریٰ پاس انجیل موجود ہے اور دونون اللہ جل جلالہ کے کلام ہین جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیهما الصلوۃ والسلام پر اوتری تہین اور مجوس وہ قوم ہین کفار کے جنکے پاس کوئی کتاب آسمانی جسکو مسلمان تسلیم کرتے ہون نہو جیسے آتش پرست اور ہندو اور بودہ اور سیہ کافر اور سکہہ راجپوت وغیرہ عن ابن شهاب قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اخذ الجزیة من مجوس البحرین وان عمر بن الخطاب اخذها من مجوس فارس وان عثمان بن عفان اخذها من البربر ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی کہ پہونچا مجہکو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جزیہ لیا بحرین کے مجوس سے اور عمر بن الخطاب رض نی جزیہ لیا فارس کے مجوس سے اور عثمان بن عفان رض نی جزیہ لیا بربر سے **ف** بحرین ایک مقام ہے درمیان مین بصرہ اور عمان کی نجد کے بلاد مین سی اور بربر ایک ملک ہی مغرب مین عن محمد بن علی بن الحسین ان عمر بن الخطاب ذکر المجوس فقال ما ادری کیف اصنع فی امرهم فقال عبدالرحمن بن عوف اشهد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول سنوا بهم سنة اهل الکتاب ترجمہ امام محمد باقر رض سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نی ذکر کیا مجوس کا اور کہا کہ مین نہین جانتا کیا کرون انکی باب مین تو کہا عبدالرحمن بن عوف نی گواہی دیتا ہون مین کہ سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی آپ ان سی وہ طریقہ برتو جو اہل کتاب سی برتتی ہو **ف** مگر دو باتون مین فرق ہے ایک یہ کہ مجوس کے ہاتہ کی جانور ذبح کیے ہوئے درست نہین ہی دوسرے یہ کہ مجوسی عورتون سی نکاح درست نہین ہے

مجوس اور اہل کتاب کے جزیہ کا بیان

اور اہل کتاب کی ذبیحے اور عورتین دونو درست ہین اور سعید بن المسیب کے نزدیک مجوس کے بھی ذبیحے درست ہین

عن اسلم مولی عمر بن الخطاب ان عمر بن الخطاب ضرب الجزیۃ علی اهل الذهب اربعۃ دنانیر وعلی اهل الورق اربعین درهما مع ذلک ارزاق المسلمین وضیافۃ ثلثۃ ایام **ترجمہ** اسلم سی جو مولی ہین عمر بن الخطاب رض کی روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رض نی مقرر کیا جزیہ کو سونی والون پر ہر سال مین چار دینار اور چاندی والون پر ہر سال مین چالیس درم اور ساتھ اسکے یہ بھی تہا کہ بھوکے مسلمانون کو کھانا کھلادین اور جو کوئی مسلمان اونکی یہان آنکر اوترے تو اوسکے تین روز تک ضیافت کرین عن اسلم العدوی انہ قال لعمر بن الخطاب ان فی الظهر ناقۃ عمیاء فقال عمر ادفعها الی اهل بیت ینتفعون بها قال فقلت وهی عمیاء فقال عمر یقطرونها بالابل قال فقلت کیف تاکل من الارض قال فقال عمر امن نعم الجزیۃ هی ام من نعم الصدقۃ فقلت بل من نعم الجزیۃ فقال عمر اردتم والله اکلها فقلت ان علیها وسم نعم الجزیۃ فامر بها عمر فنحرت وکانت عنده صحاف تسع فلا تکون فاکهۃ ولا طریفۃ الاجعل منها فی تلک الصحاف فیبعث بها الی ازواج النبی صلی الله علیہ وسلم ویکون الذی یبعث بہ الی حفصۃ ابنتہ من اخر ذلک فان کان فیہ نقصان کان فی حظ حفصۃ قال فجعل فی تلک الصحاف من لحم تلک الجزور فبعث بها الی ازواج النبی صلی الله علیہ وسلم وامر بما بقی من لحم تلک الجزور فصنع فدعا علیہ المهاجرین والانصار **ترجمہ** اسلم عدوی سی روایت ہی کہ اونہون نے کہا حضرت عمر بن الخطاب رض سے کہ شتر خانے مین ایک اندہی اونٹنی ہے تو فرمایا حضرت عمر رض نے وہ اونٹنی کسی گہر والونکو دیدے تاکہ وہ اوس سے نفع اوٹہاوین مینے کہا وہ اندہی ہی حضرت عمر رض نی کہا اوسکو اونٹون کی قطار مین باندہ دین گے مینے کہا وہ چارہ کیسے کہاوے گے حضرت عمر نے کہا وہ جزیے کے جانورونمین سی ہی یا صدقہ کے مینے کہا جزیے کے حضرت عمر نے کہا واللہ تم لوگون نی اوسکی کہانیکا ارادہ کیا ہی مینے کہا نہین اوسپر نشانی جزیے کی موجود ہے تو حکم کیا حضرت عمر نے اور وہ نحر کے گئے اور حضرت عمر رض پاس نو پیالی تہی جو میوہ یا اچہی چیز آتی آپ اونمین رکھکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیونکو بہیجا کرتے اور سب سے آخر مین اپنی بیٹی حفصہ رض کی پاس بہیجتے اگر وہ چیز کم ہو جاتی تو اونکی حفصہ رض کی حصے مین ہوتی تو پہلے آپ نی گوشت نو پیالون مین کر کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بی بیون کو روانہ کیا بعد اوسکے جو بچا اوسکے پکانے کا حکم کیا اور سب مہاجرین اور انصار کے دعوت کردی **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک جزیے کے جانوراون کا فرون سی لیئے جاوینگی جو جانور والی ہون جزیے مین عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن عبد العزیز کتب الی عمالہ ان یضعوا الجزیۃ عمن اسلم من اهل الجزیۃ حین یسلمون **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھہ بہیجا اپنے عاملون کو جو لوگ جزیہ والون مین سی مسلمان ہون اونکا جزیہ معاف کرین **کہا** مالک نی یہ سنت جاری ہی کہ جزیہ اہل کتاب کی عورتون اور بچون سی نہ لیا جاوے گا بلکہ جوان مردون سے لیا جاویگا **کہا** مالک نی ذمیون اور مجوسیون کی کہجور کے درختون سی اور انگور کے بیلون سی اور اونکی زراعت اور

مواشی سی زکوٰۃ نہ لیجاویگی اسلیئی کہ زکوٰۃ مسلمانون پر مقرر ہوئی اونکی اموال پاک کرنیکو اور اونکی فقیرونکو دینی کو اور جزیہ
اہل کتاب پر مقرر ہوا اونکی ذلیل کرنیکو توجب تک وے لوگ اپنی اوس بستی مین رہین جہان پر اونسی صلح ہوئی توسوا جزیہ کے
اور کچہ اونسی نہ لیا جاویگا مگر اوس صورت مین کہ تجارت کرین مسلمانون کی شہرون مین اور اونمین آوین جاوین تو اونسی
دسوان حصہ لیا جاویگا اون اموال مین سی جو لیئے پہرتے ہین تجارت کیواسطے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اون پر جزیہ مقرر ہوا
تہا اور صلح ہوئی تہی اس امر پر کہ وہ اپنے شہر مین رہین اور اونکی دشمن سی اونکی حفاظت کیجاوی تو جو شخص اونمین سے
اپنی ملک سی نکلکر اور کہین تجارت کو جاویگا اوس سی دسوان حصہ لیا جاویگا مثلاً مصر والے شام کو جاوین اور شام والے
عراق کو اور عراق والی مدینہ کو یا یمن کو تو اون سی دسوان حصہ لیا جاویگا اور اہل کتاب اور مجوسیون کی مواشی
اور پہلون اور زراعت مین زکوٰۃ نہین ہی ایسا ہی سنت جاری ہی اور ان کافرونکو اپنی اپنی دین اور ملت پر
قایم رہنی دینگے اور اونکی مذہب مین دخل ندیا جاویگا اور جو یہ کافر سال مین کئی بار دار الاسلام مین مال تجارت لیکر اوین
توجب آوینگے اون سی دسوان حصہ لیا جاویگا اسواسطے کہ اس بابت پر اون سی صلح نہین ہوئی تہی نہ یہ شرط ہوئی تہی کہ
محصول مال تجارت کا نہ لیا جاویگا اسی طریقہ پر مینے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا **عشور اہل الذمۃ**

ذمیون کے دہ یکے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کان یاخذ من النبط من الحنطۃ والزیت نصف العشر
یرید بذلک ان یکثر الحمل الی المدینۃ ویاخذ من القطنیۃ العشر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت
عمر بن الخطاب رض نبط کے کافرون سی گیہون اور تیل کا بیسوان حصہ لیتی تہی تاکہ مدینہ مین اسکی آمدنی زیادہ ہو اور
قطنیہ سے دسوان حصہ لیتے تہے **عن** السایب بن یزید انہ قال کنت عاملاً مع عبد اللہ بن عتبۃ بن
مسعود علی سوق المدینۃ فی زمان عمر بن الخطاب فکنا ناخذ من النبط العشر **ترجمہ** سایب
بن یزید سے روایت ہے کہ مین عامل ہتا عبد اللہ بن عتبہ کے ساتہہ مدینہ منورہ کے
بازار کا تو ہم لیتے تہے نبط کے کفار سے دسوان حصہ **عن** مالک انہ سال
ابن شہاب علی ای وجہ کان یاخذ عمر بن الخطاب من النبط العشر فقال ابن شہاب کان ذلک یوخذ
منہم فی الجاہلیۃ فالزمہم ذلک عمر **ترجمہ** امام مالک نی پوچہا ابن شہاب سی کہ حضرت عمر رض کفار نبط سے
دسوان حصہ کیسی لیتی تہی تو ابن شہاب نی کہا کہ ایام جاہلیت مین اون لوگون سی دسوان حصہ لیا جاتا تہا حضرت
عمر رض نے وہی قایم رکہا اور نیز **اشتراء الصدقۃ والعود فیہا** زکوٰۃ کو دیکر پہر اوسکو خرید کرنے یا پہیر
لینے کا بیان **عن** زید بن اسلم العدوی قال سمعت عمر بن الخطاب وہو یقول حملت علی فرس عتیق فی سبیل اللہ وکان الرجل
الذی ہو عندہ قد اضاعہ فاردت ان اشتریہ منہ وظننت انہ بایعہ برخص قال فسالت عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا تشترہ وان اعطاکہ بدرہم واحد فان العاید فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ **ترجمہ** اسلم عدوی سے

روایت ہی کہ سُنا مینے عمر بن الخطاب رضؓ سے کہتے ہتے مینے ایکشخصکو عمدہ گہوڑا دیدیا خدا کی راہ مین مگر اوس شخص نے اوسکو تباہ کیا تو مینے قصد کیا کہ پہر اوس سے خرید لون اور مین یہ سمجہا کہ وہ سستا بیچڈالیگا سو پوچہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا مت خرید اوسکو اگرچہ وہ ایکدرم کو تجہے دیدے کیلئے کہ صدقہ دیکر پہر اوسکو لینے والا ایسا ہی جیسا کتا قی کر کے پہر اوسکو کہاوے **ف ۵** جمہور علما کے نزدیک یہ امر مکروہ ہے اور ظاہر اہل حدیث کے نزدیک حرام ہے

عن عبدالله بن عمر ان عمر بن الخطاب حمل على فرس فی سبيل الله فاراد ان يبتاعه فسال عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تبتعه ولا تعد فی صدقتك **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب نے ایک گہوڑا دیا خدا کی راہ مین پہر قصد کیا اوسکے خرید نیکا تو پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا مت خرید اوسکو اور نہ پہیر صدقہ اپنا **کہا** یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سی کہ ایکشخص نے صدقہ دیا پہر اوسکو بکتا ہوا پایا اور کسی شخص کے پاس سوا اوس شخص کے جسکو صدقہ دیا تہا کیا خرید کرلے بولے نہین خرید نہ کرنا بہتر ہے میرے نزدیک

من تجب عليه زكوة الفطر

جن لوگون پر صدقہ فطر واجب ہے اونکا بیان

عن نافع ان عبدالله بن عمر كان يخرج زكوة الفطر عن غلمانه الذين بوادي القرى وبخيبر **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر صدقہ فطر نکالتے تہے اپنے غلامون کی طرف سے جو وادی قرے اور خیبر مین تہی **ف ۵** وادی قری ایک مقام ہے قریب مدینے کے اور خیبر چار دون کی راہ پر ہے مدینہ سے شام کیطرف **کہا** مالک نی مینے جو بہتر سنا ہے اسباب مین وہ یہ ہے کہ آدمی اوس شخص کے طرف سی صدقہ فطر ادا کرے جسکا نان ونفقہ اوسپر واجب ہی اور اوسپر خرچ کرنا ضرور ہے اور اپنے غلام اور مکاتب اور مدبر سبکے طرف سی صدقہ ادا کرے خواہ غلام حاضر ہون یا غایب مگر یہ شرط ہے کہ وہ مسلمان ہون تجارت کیواسطے ہون یا نہون اور جو وہ نہین مسلمان نہو اوسکے طرف سی صدقہ فطر نہ دیوے **کہا** مالک نی اگر کسی کا غلام مفرور ہو تو اگر مالک اوسکے پتے اور نشان کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو لیکن بہاگنا اوسکا قریب ہو یعنی تہوڑا عرصہ اوسکے بہاگنے پر گذرا ہو اور اوسکے زندگے اور مراجعت کی توقع ہو تو میرے نزدیک اوسکی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے اور جو اوسکے بہاگی کو بہت زمانہ گذر چکا ہو اور اوسکے پہر آنیکی توقع نہو تو صدقہ فطر اوسکے طرف سے نہ دیوے **کہا** مالک نی صدقہ فطر شہر اور دیہات دونون جگہہ کے رہنے والون پر واجب ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرض کیا صدقہ فطر کو اوپر ہر آزاد اور غلام کے اور ہر مرد اور عورت کی مسلمانون مین سے

مكيلة زكوة الفطر

صدقہ فطر کے مقدار کا بیان

عن عبدالله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض زكوة الفطر من رمضان على الناس صاعا من تمر او صاعا من شعير على كل حر او عبد ذكر او انثى من المسلمين **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا لوگون پر ایک صاع کہجور کا اور ایک صاع جو کا ہر آزاد اور ہر غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانون مین سے **عن** عیاض

جن لوگون پر صدقہ فطر واجب ہے اونکا بیان

صدقہ فطر کی مقدار کا بیان

بن عبد اللہ انہ سمع ابا سعید الخدری یقول کنا نخرج زکوۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب وذلک بصاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عیاض بن عبد اللہ نے سُنا ابو سعید خدری رض سے ہم نکالتے تہے صدقہ فطر ایک صاع گیہون سی یا ایک صاع جو سی یا ایک صاع کہجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع انگور خشک سی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع سے **ف م** اور وہ صاع چار مد کا ہے اور ہر مد ایک رطل اور تہائی رطل کا یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک صاع آٹھ رطل کا اور مد دو رطل کا چاہیئے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یخرج فی زکوۃ الفطر الا التمر الا مرۃ واحدۃ فانہ اخرج شعیرا **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر صدقہ فطر مین ہمیشہ کہجور دیا کرتے تہے مگر ایک بار جو دیے **کہا** مالک نی جتنے کفارے اور صدقے اور زکوتین ہین وہ سب چہوٹی مد کے حساب سی یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مد سے ہین مگر ظہار کا کفارہ بڑے مد سے ہے جو ہشام بن عبد الملک کا ہے

وقت ارسال زکوۃ الفطر

صدقہ فطر کے بہیجنے کا وقت **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یبعث بزکوۃ الفطر الی الذی یجمع عندہ قبل الفطر بیومین او ثلاثۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض صدقہ فطر بہیجدیا کرتے تہے عید سے دو تین روز پہلے اوس شخص کی پاس جہان صدقہ فطر جمع ہوا کرتا تہا **کہا** مالک نی مینے دیکہا اہل علم کو وہ مستحب جانتے تہے صدقہ فطر کا نکالنا جب فجر ہو عید کے قبل نماز کے **کہا** مالک نی یہ امر واسع ہے چاہے قبل نماز کے جانیکے دیدے چاہے بعد دیوے

من لا تجب علیہ زکوۃ الفطر

صدقہ فطر جس پر واجب نہین اوسکا بیان **کہا** مالک نی اپنے غلام کے غلامون کا اور اپنے نوکر کا اور اپنے جورو کے غلام کا صدقہ فطر اوس شخص پر واجب نہین ہے مگر جو ان مین سے اوسکے خدمت کرتا ہو تو اوسکا صدقہ واجب ہوگا **کہا** مالک نی جو غلام کافر ہون اونکے طرف سے صدقہ فطر واجب نہین جب تک مسلمان نہون تجارت کے ہون یا نہون - کتاب زکوۃ کی تمام ہوئے شکر اللہ کا

کتاب الحج

کتاب حج کے بیان مین بسم اللہ الرحمن الرحیم

الغسل للاھلال

احرام کے لیے غسل کرنیکا بیان

عن اسماء بنت عمیس انہا ولدت محمد بن ابی بکر بالبیداء فذکر ذلک ابو بکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہا فلتغتسل ثم لتہل **ترجمہ** اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ اونہون نی جنا محمد بن ابی بکر کو بیدا مین تو ذکر کیا ابو بکر نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ غسل کرکے احرام باندہلے **ف م** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نفاس والی عورت کے اور حائضہ کو احرام حج کا باندہنا درست ہی مگر نماز نہ پڑہے **عن** سعید بن المسیب ان اسماء بنت عمیس ولدت محمد بن ابی بکر بذی الحلیفۃ فامرہا ابو بکر ان تغتسل ثم تہل **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ اسماء بنت عمیس نے جنا محمد بن ابی بکر کو ذو الحلیفہ مین تو حکم کیا اونکو ابو بکر رض نے غسل کرکے احرام باندہنے کا **ف م** بیدا اور ذو الحلیفہ دونو مقامون کی نام ہین قریب مدینہ کے اور اسماء

بنت عمیس نے بیہین حضرت ابوبکر رضی کی عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يغتسل لاحرامه قبل ان يحرم ولدخوله
مكة ولوقوفه عشية عرفة ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضہ غسل کرتے تھے احرام کے
واسطے احرام باندہنے سے پہلے اور غسل کرتے تھے مکہ مین داخل ہونیکے واسطے اور غسل کرتے تھے نوین تاریخ عرفات مین
ٹہرنیکے واسطے

غسل المحرم

محرم کے غسل کا بیان ف محرم اوس شخصکو کہتی ہین جو احرام باندہے ہو
حج کا یا عمرہ کا اور حلال اوس شخصکو جو احرام نہ باندہے ہو عن عبد الله بن حنين ان عبد الله بن عباس والمسور
بن مخرمة اختلفا بالابواء فقال عبد الله بن عباس يغسل المحرم راسه وقال المسور بن مخرمة لا يغسل المحرم راسه
قال فارسلني عبد الله بن عباس الى ابي ايوب الانصاري فوجدته يغتسل بين القرنين وهو يستتر بثوب فسلمت عليه
فقال من هذا فقلت انا عبد الله بن حنين ارسلني اليك عبد الله بن عباس اسالك كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل
راسه وهو محرم قال فوضع ابو ايوب يده على الثوب فطاطاه حتى بدا لي راسه ثم قال لانسان يصب عليه الماء اصبب
فصب على راسه ثم حرك راسه بيديه فاقبل بهما وادبر ثم قال هكذا رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل
ترجمہ عبداللہ بن حنین سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا مین (جو ایک مقام
ہے درمیان مین حرمین کے) تو کہا عبداللہ بن عباس نے محرم اپنا سر دہو سکتا ہے مسور بن مخرمہ نی کہا نہین دہو سکتا
ہے کہا عبداللہ بن حنین نے بہیجا مجھکو عبداللہ بن عباس نی ابو ایوب انصاری کے پاس تو پایا مینے اونکو غسل کرتے
ہوئے دو لکڑیون کے بیچ مین جو کنوئے پر لگے ہوتی ہین اور وہ پردہ کئے ہوئے تھے ایک کپڑے کا تو سلام کیا مینی
اونکو پوچھا اونہون نے کون ہے یہ مینے کہا مین عبداللہ بن حنین ہون مجھکو بہیجا ہے عبداللہ بن عباس رض نے اپنے
تا کہ تم سے پوچھون کسطرح غسل کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وہ محرم ہوتے تھے تو ابو ایوب نے
اپنا ہاتہ کپڑے پر رکھکر سر سے کپڑا اوٹھا لیا یہان تک کہ اونکا سر مجھکو دکھائی دینی لگا پہر کہا اونہون نی ایک
آدمی سی جو پانی ڈالتا تھا اون پر کہ پانی ڈال تو پانی ڈالا اوسنی اونکی سر پر اور اونہون نی اپنا سر دونون
ہاتہون سے ملا آگے لائے پہر پیچھے لیگئے اور کہا کہ ایسا ہی دیکھا تھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے
عن عطاء بن ابي رباح ان عمر بن الخطاب قال ليعلى بن منية وهو يصب على عمر بن الخطاب ماء وهو يغتسل
اصبب على راسي فقال يعلى اتريد ان تجعلها بي ان امرتني صببت فقال عمر بن الخطاب اصبب فلن يزيده
الماء الا شعثا ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضہ نے کہا یعلے بن منیہ کو اور وہ پانی
ڈالا کرتے تھے جب حضرت عمر رضہ غسل کرتے تھے کہ پانی ڈال میرے سر پر یعلے نے کہا تم چاہتے ہو کہ گناہ مجہہ پر پڑے
اگر تم حکم کرو تو مین ڈالون گا حضرت عمر نے کہا ڈال کیونکہ پانی ڈالنے سے اور کچھ نہو گا مگر بال اور زیادہ پریشان
ہونگے ف حضرت عمر رضہ احرام باندہے ہوئے تھے تو یعلے سمجھے کہ احرام مین سر دہونا منع ہے دوسرے

[illegible]

یہ کہ سرد ہونی سے شاید جوئین مرجاوین یا بال ٹوٹین تو حضرت عمر نے پانی ڈالنے کا حکم کیا اسلیئے کہ صرف پانی ڈالنے سے نہ جوئین مرتی ہین نہ بال ٹوٹتے ہین نہ آرایش ہوتی ہے بلکہ بال اور زیادہ بکھر جاتی ہین اور احرام مین یہی مقصود ہے کہ زیب و زینت نہو صورت پریشان رہے غربت برستے ہو البتہ خطمی وغیرہ سے دہونا یا کنگھی کرنا درست نہین کیونکہ اوسمین جوئین مرنے اور بال ٹوٹنے کا احتمال ہے عن نافع ان عبدالله بن عمر کان اذا دنی من مکۃ بات بذی طوی بین الثنیتین حتی یصبح ثم یصلی الصبح ثم یدخل من الثنیۃ التی باعلی مکۃ ولا یدخل اذا خرج حاجا او معتمرا حتی یغتسل قبل ان یدخل اذا دنی من مکۃ بذی طوی ویامر من معہ فیغتسلو قبل ان یدخلوا مکۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب نزدیک ہوتی مکہ کی ٹہر جاتی ذی طوی مین (جو ایک موضع ہے قریب باب مکہ کے) دو گھاٹیون کے بیچ مین یہانتک کہ صبح ہو جاتی تو نماز پڑہتے صبح کی پہر داخل ہوتی مکہ مین اوس گھاٹی کیطرف سی جو مکہ کے اوپر کے جانب مین ہے ف م جنۃ المعلی کیطرف سے محصب کے پہلو مین سے ت اور جب حج یا عمرہ کے ارادی سے آتے تو مکہ مین داخل نہوتے جب تک غسل نکر لیتے ذی طوی مین اور جو لوگ اونکی ساتہ ہوتی اونکو بہی غسل کا حکم کرتے قبل مکہ مین داخل ہونیکے عن نافع ان عبدالله بن عمر کان لا یغسل راسہ وہو محرم الا من احتلام ترجمہ نافع سی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نہین دہوتے تہے اپنے سر کو احرام کی حالت مین مگر جب احتلام ہوتا ف م کیونکہ اوس وقت دہونا ضرور ہے کہا مالک نے سنا مینے اہل علم سے کہتے تہے کچہ قباحت نہین ہی اسمین کہ آدمی اپنا سر دہووے خطمی اور کہلی وغیرہ سے بعد رمی کرنے جمرہ عقبہ کے قبل منڈانی سر کے کیونکہ جب وہ رمی کر چکا جمرہ عقبہ کے تو حلال ہوگیا اوسکو مارنا جون کا اور منڈانا سر کا اور چہوڑانا میل کا اور پہننا کپڑون کا ف م سوا جماع کے اور جب طواف الافاضہ جسکو طواف الزیارۃ بہی کہتے ہین کر چکا تو اب سب چیزین درست ہوگئین جنکا استعمال حالت احرام مین ممنوع تہا یہانتک کہ جماع بہی درست ہوگیا

ما ینھی عنہ من لبس الثیاب فی الاحرام

جن کپڑون کا احرام مین پہننا ممنوع ہے اونکا بیان عن عبداللہ بن عمر ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تلبسوا القمص ولا العمایم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعہما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا من الثیاب شیئا مسہ الزعفران ولا الورس ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی محرم کون سی کپڑے پہنے تو فرمایا آپنے نہ پہنو قمیص اور نہ باندہو عمامے اور نہ پہنو پاجامہ اور نہ ٹوپے اور نہ موزہ مگر جسکو چپل نہ ملے تو وہ اپنے موزون کو پہن لیوے اور اونکو کاٹ ڈالی اسطرح کہ ٹخنے کہلے رہین اور نہ پہنو اون کپڑون کو جسمین زعفران لگی ہو اور ورس ف م

درس ایک گہانس ہی جو خوشبودار ہوتی ہی اور اوسمین کپڑے رنگتے ہین سایل نی یہ سوال کیا تہا کہ محرم کون سی کپڑے پہنے
جواب مین یہ ارشاد ہوا کہ فلان فلان کپڑی نہ پہنے اسوجہ سے کہ جن کپڑون کا پہننا ممنوع ہے اونکا بیان سہل ہی اوس سے
معلوم ہوجاویگا کہ ان کی سوا اور کپڑون کو پہنے یہ قاعدہ بلغا اور فصحا کا ہی اور جن کپڑونکا پہننا درست ہی وہ ہزارون قسم کے
کپڑے ہین اونکا بیان کہانتک کیا جاوی کہا یحیےٰ نے سوال ہوا امام مالک سی کہ یہ حدیث مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
جو شخص تہ بند نہ پاوی تو وہ پاپجامہ پہن لیوی کیا پاپجامہ پہن لینا درست ہی جب تہ بند نہ ملی تو جواب دیا امام مالک نی کہ مین نے
اس حدیث کو نہین سُنا **ف م** حالانکہ روایت کیا اوسکو مسلم نے جابر سے اور بخاری مسلم نے ابن عباس سے روایت کیا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی پاپجامہ اوس شخص کے لیئے ہے جو تہ بند نہ پاوے اور موزی اوسکے لیئے ہین جو نعلین
نپاوی مگر امام مالک کو یہ حدیث نہین پہونچی اور انہون نے سنی بہی نہ تہے اسی سی معلوم ہوا کہ مجتہد کو تمام احادیث کا
پہونچنا ضرور نہین علی الخصوص ائمہ اربعہ کو جنکے زمانی مین کتب کے تدوین بخوبی نہین ہوئی تہی اور حدیثین منتشر اور لوگونکو
برزبان تہین پس جب کوئی حدیث صحیح مخالف کسی مجتہد کے قول کی ملی تو یہ سمجہہ لینا چاہیئے کہ اوس مجتہد کو اس حدیث کی
خبر نہ تہے ورنہ خلاف اوسکے کبہی اجتہاد نہ کرتا اور حدیث پر عمل کرنا چاہیئے اور مجتہد کے قول کو بالای طاق رکہنا چاہیئے
یہ فایدہ یاد رکہنے کے قابل ہی **ت** اور میرے نزدیک محرم کو پاپجامہ پہننا نہ چاہیئے اسواسطے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پاپجامہ پہننے سے اور اوسکو استثنا نہ کیا جیسا کہ موزون کو استثنا کیا **لبس**
الثیاب المصبغة فی الاحرام رنگین کپڑے پہننے کا احرام مین بیان **عن عبد اللہ** بن دینار انہ قال نہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس وقال من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعہما
اسفل من الکعبین ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اس بات سی کہ محرم
رنگا ہوا کپڑا زعفران یا ورس مین پہنی اور فرمایا آپنے جسکو نعلین نہ ملین وہ موزے پہن لے مگر اوسکو
ٹخنون سے نیچا کرلے کاٹ کر **عن نافع** انہ سمع اسلم مولی عمر بن الخطاب یحدث عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رای علی
طلحة بن عبید اللہ ثوبا مصبوغا وهو محرم فقال عمر ما هذا الثوب المصبوغ یا طلحة فقال طلحة یا امیر المومنین انما هو مدر
فقال عمر انکم ایها الرهط ائمة یقتدی بکم الناس فلو ان رجلا جاهلا رای هذا الثوب لقال ان طلحة بن عبید اللہ قد کان یلبس
الثیاب المصبغة فی الاحرام فلا تلبسوا ایها الرهط شیئا من هذه الثیاب المصبغة ترجمہ نافع سے روایت ہے انہون نی
سُنا اسلم سے جو مولے تہے عمر بن الخطاب رض کے حدیث بیان کرتے تہے عبد اللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب رض
نے دیکہا طلحہ بن عبید اللہ کو رنگین کپڑا پہنے ہوئے احرام مین تو پوچہا حضرت عمر نے کیا ہے یہ کپڑا رنگا ہوا
اے طلحہ طلحہ نے کہا ای امیر المومنین یہ مٹے کا رنگ ہی حضرت عمر نے کہا تم لوگ پیشوا ہو لوگ تمہاری پیروی
کرتے ہین اگر کوئی جاہل جو اس رنگ سی واقف نہو اس کپڑیکو دیکہے تو یہی کہے گا کہ طلحہ بن عبید اللہ رنگین کپڑے

مجتہد کو تمام احادیث کا پہونچنا ضرور نہین

رنگین کپڑے پہننا احرام مین

عن اسماء بنت ابی بکر انہا کانت تلبس المعصفرات المشبعات وہی محرمۃ لیس فیہا زعفران ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رض خوب گہری کسم کی رنگی ہوئی کپڑے پہنتی تہین احرام مین لیکن زعفران اوسمین نہوتی تہی ف م سعید بن منصور نے قاسم بن محمد سی روایت کیا کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رض بہی کسم کے رنگی ہوئی کپڑے پہنتی تہین احرام مین اور اسناد اوسکی صحیح ہے جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننا احرام مین درست نہین ہے وہ کہتے ہین کسم بہی ایک خوشبو ہے کہا یحیےٰ نے سوال ہوا امام مالک سی کہ اگر کسی کپڑے مین خوشبو لگے ہو پہر اوسکی بو جاتی رہے تو احرام مین پہننا اوسکا درست ہے کہا ہان جب اوسمین رنگ باقی نہو زعفران کا یا درس کا ف م اگر بو جاتی رہی ہو لیکن رنگ موجود ہو تو بہی درست نہین ہے اور شافعیہ کے نزدیک درست ہے

لبس المحرم المنطقۃ محرم کو پیٹی باندہنے کا بیان

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یکرہ لبس المنطقۃ للمحرم ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض مکروہ جانتے تہے پٹکے کا باندہنا واسطے محرم کے ف م اور ایک روایت مین اون سی جواز ثابت ہی شاید انہون نے رجوع کیا کراہت سی

عن یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یقول فی المنطقۃ یلبسہا المحرم تحت ثیابہ انہ لا باس بذلک اذا جعل طرفیہا جمیعا سیورا یعقد بعضہا الی بعض ترجمہ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کہتی تہی اگر محرم اپنی کپڑون کی تلی پیٹی باندہے تو کچہ قباحت نہین ہے جب اوسکے دونو کنارون مین تسمی ہون وہ ایک دوسرے سے باندہ دیئے جاتی ہون کہا مالک نی یہ روایت مینی بہت اچہی سنی ہی اس باب مین

تخمیر المحرم وجہہ محرم کو اپنا منہ ڈہانکنا کیسا ہے

عن الفرافصۃ بن عمیر الحنفی انہ رای عثمان بن عفان بالعرج یغطی وجہہ وہو محرم ترجمہ فرافصہ بن عمیر حنفی سے روایت ہے انہون نے دیکہا عثمان بن عفان رض کو عرج مین (ایک گانون کا نام ہے تین منزل پر مدینہ سے) ڈہانپتے تہے منہ اپنا احرام مین ف م گرمی کی شدت سی ابن عباس اور ابن عوف اور ابن الزبیر اور زید بن ثابت اور سعید اور جابر کا یہی قول ہے کہ محرم کو منہ ڈہانپنا درست ہی اور یہی مذہب ہے شافعی رض کا اور مالک اور ابو حنیفہ اور محمد بن الحسن کی نزدیک درست نہین ہے

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول ما فوق الذقن من الراس فلا یخمرہ المحرم ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے ٹہوڑی کے اوپر سر مین داخل ہے محرم اوسکو نہ چہپاوے

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کفن ابنہ واقد بن عبد اللہ ومات بالجحفۃ محرما قال لولا انا حرم لطیبناہ وخمر راسہ ووجہہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کفن دیا اپنے بیٹے واقد بن عبد اللہ کو اور وہ مرگئے تہے جحفہ مین احرام کی حالت مین اور کہا کہ اگر ہم احرام نہ باندہے ہوتے تو اوسکو خوشبو لگاتی اور ڈہانپ دیا سر اور منہ اونکا کہا مالک نی واسطے

کو سب تکالیف شرعیہ زندگے تک ہین جب آدمی مرگیا تو اوسکا عمل بہی تمام ہوگیا **ف م** ابوحنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے لیکن یہ مخالف ہے اوس حدیث صحیح کے جو مروی ہے صحیحین مین ابن عباس سے کہ ایک شخص احرام کی حالت مین مرگیا اور خبر دی گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپنے غسل دو اوسکو اور کفن پہناؤ اوسکو اور مت ڈہانپو سر اوسکا اور نہ خوشبو لگاؤ اوسکو کیونکہ وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اوٹہیگا **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول لا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس القفازین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تہے جو عورت احرام باندہے ہو وہ نقاب ڈالے منہ پر اور دستانی نہ پہنے **ف م** یعنے منہ نہ چہپاوے مگر کپڑا منہ پر ڈال سکتے ہے اسطرح سے کہ کپڑا الگ رہے منہ سے نہ لگے **عن** فاطمة بنت المنذر انہا قالت کنا نخمر وجوھنا ونحن محرمات ونحن مع اسماء بنت ابی بکر الصدیق فلا تنکرہ علینا **ترجمہ** فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ ہم اپنے منہ ڈہانپتے تہے احرام مین اور ہم ساتہ تہی اسماء بنت ابی بکر صدیق کے سو اوہنون نے منع نہ کیا ہمکو **ف م** ڈہانپنے سے مراد وہے کپڑا ڈالنا ہے

ماجاء فی الطیب فی الحج

حج مین خوشبو لگانیکا بیان **عن** عایشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضی روایت ہے کہ مین خوشبو لگاتی تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت قبل احرام باندہنے کے اور احرام کہولنے کے وقت قبل طواف الزیارة کے **عن** عطاء بن ابی رباح ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بحنین وعلی الاعرابی قمیص وبہ اثر صفرة فقال یا رسول اللہ انی اہللت بعمرة فکیف تامرنی ان اصنع فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزع قمیصک واغسل ھذہ الصفرة عنک وافعل فی عمرتک ما تفعل فی حجک **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ حنین مین تہی اور وہ اعرابی ایک کرتہ پہنے ہوا تہا جس مین زرد رنگ کا نشان تہا تو کہا اوسنے یا رسول اللہ مینے نیت کی ہے عمرہ کی پس مین کیا کرون آپنے فرمایا اپنا کرتہ اوتار اور زردی دہو ڈال اپنی بدن سے اور جو حج مین کرتا ہے وہ ہے عمرہ مین کر **ف م** یعنے طواف اور سعی ادا کر یا جن باتون سے حج مین پرہیز کرتا تہا اون باتون سے عمرہ مین بہی بچ **عن** اسلم مولی عمر بن الخطاب ان عمر بن الخطاب وجد ریح طیب وھو بالشجرة فقال ممن ریح ھذا الطیب فقال معویة بن ابی سفیان منی یا امیر المومنین فقال منک لعمر اللہ فقال معویة ان ام حبیبة طیبتنی یا امیر المومنین فقال عمر عزمت علیک لترجعن فلتغسلنہ **ترجمہ** اسلم سے جو مولے ہین عمر بن الخطاب رض کے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رض کو خوش بو آئی اور وہ شجرہ مین تہی (چہ میل ہے مدینے سے) سو کہا کہ یہہ خوشبو کس شخص مین سے آتی ہے معاویہ بن ابی سفیان بولے مجہ مین سے اے امیر المومنین حضرت عمر نے کہا ہان تمہین سی قسم ہے

حج مین خوشبو لگانیکا بیان

خداوند کریم کی لقا کی **ف م** اسواسطے کہ معاویہ رض دوست رکہتی ہتی زیب اور زینت اور رفاہیت کو بلکہ حضرت عمر نے اونکا نام کسرے عرب رکہا تہا کسرے نام تہا بادشاہ ایران کا **ت** معاویہ کو بولے کہ ام المومنین ام حبیبہ نی خوشبو لگا دی میرے اے امیر المومنین حضرت عمر رض نے کہا مین تہین قسم دیتا ہون کہ تم دہو ڈالو اوسکو جاکر **ف م** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبل احرام ایسی خوشبو لگانا درست نہین جسکا اثر بعد احرام کے باقی رہے اور یہی قول ہے مالک اور ایک جماعت تابعین کا مگر ائمہ ثلاثہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہی اور عمل اونکا حضرت عائشہ کی حدیث پر ہے جو اوپر گذری عن الصلت بن زبید

عن غیر واحد من اهله ان عمر بن الخطاب وجد ريح طيب وهو بالشجرة والى جنبه كثير بن الصلت فقال عمر ممن ريح هذا الطيب فقال كثير مني لبدت راسي واردت ان لا احلق فقال عمر فاذهب الى شربة فادلك راسك حتى تنقيه ففعل كثير بن الصلت **ترجمہ** صلت بن زبید سے روایت ہے انہون نے کئے ایک اپنی عزیزون سے سنا کہ حضرت عمر بن الخطاب کو خوشبو آئی اور آپ شجرہ مین ہتے اور آپکے پہلو مین کثیر بن الصلت ہتی تو کہا عمر رض نے کس مین سی یہ خوشبو آتی ہی کثیر نے کہا مجہ مین سے مینے اپنے بال جمائی ہتی کیونکہ میرا ارادہ سر منڈانی کا نہ تہا بعد احرام کہولنے کے حضرت عمر نے کہا شربہ پاس جا اور سر کو مل کر دہو ڈال تب ایسا ہی کیا کثیر بن الصلت نے **ف م** احرام کی وقت اگر بالونکی پریشان ہونے یا گرد و غبار پڑنیکا خوف ہوتا ہے یا جوؤن کی پڑنے کا تو بالونکو گوند وغیرہ سے جما لیتے ہین اسکو تلبید کہتے ہین کثیر نے یہی کہا کہ میرا ارادہ سر منڈانیکا نہ تہا اسلئے بالو کے حفاظت کی گئی **کہا** مالک نی شربہ اوس گڈہے کو کہتے ہین جو کہجور کے درخت کے پاس ہوتا ہے اور اوسمین پانی بہرا رہتا ہے عن يحيى بن سعيد وعبد الله بن ابى بكر وربيعة بن ابى عبد الرحمن ان الوليد بن

عبد الملك سال سالم بن عبد الله وخارجة بن زيد بعد ان رمى الجمرة وحلق راسه وقبل ان يفيض عن الطيب فنهاه سالم وارخص له خارجة بن زيد بن ثابت **ترجمہ** یحییٰ بن سعید اور عبد اللہ بن ابی بکر اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ولید بن عبد الملک نی پوچہا سالم بن عبد اللہ اور خارجہ بن زید سے کہ بعد کنکریان مارنے کے اور سر منڈانی کے قبل طواف الافاضہ کے خوشبو لگانا کیسا ہے تو منع کیا سالم نے اور جائز رکہا خارجہ بن زید بن ثابت نی **ف م** ابو حنیفہ کا قول خارجہ کا سا ہے اور مالک کا قول سالم کا ہے **کہا** مالک نی اگر کوئی شخص ایسا تیل لگاوی جسمین خوشبو نہ ہو قبل احرام کے یا قبل طواف الافاضہ کے بعد کنکریان مارنی کی تو کچہ قباحت نہین ہے **کہا** یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سی کہ محرم اوس کہانیکو کہاوی جسمین زعفران پڑے ہو بولے اگر آگ سی پکا ہوا ہو تو درست ہے ورنہ درست نہین **ف م** بلکہ حرام ہے اور اوسپر فدیہ لازم ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کہانی مین اگر زعفران ہو تو مطلقاً درست ہی

البتہ صرف زعفران کہانا درست نہین اور صاحبین کے نزدیک درست ہی اور شافعیہ کے نزدیک مطلقا ممنوع ہے (محلی) **مواقیت الاھلال** احرام باندھنے کے میقاتون کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویھل اھل الشام من الجحفۃ ویھل اھل نجد من قرن قال عبداللہ بن عمر و بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویھل اھل الیمن من یلملم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھین اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سی کہا عبداللہ بن عمر نے پہونچا مجھکو کہ فرمایا آپنے احرام باندھین اہل یمن یلملم سے **عن** عبداللہ بن عمر انہ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل المدینۃ ان یھلوا من ذی الحلیفۃ واھل الشام من الجحفۃ واھل نجد من قرن قال عبداللہ بن عمر اما ھولاء الثلث فسمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخبرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویھل اھل الیمن من یلملم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا اور اہل شام کو جحفہ سے اور اہل نجد کو قرن سے عبداللہ بن عمر نے کہا ان تینون کو تو سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور مجھے خبر پہونچی کہ آپنے فرمایا احرام باندھین اہل یمن یلملم سے **ف** ان مقامات سی بغیر احرام کے آگے بڑہنا حرام ہے اگر ان سے آگے بڑھکر احرام باندھا تو دم لازم آویگا البتہ پھر میقات کو لوٹ کر وہان سے احرام باندہے تو اکثر علما کے نزدیک دم ساقط ہوگا **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر اھل من الفرع **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر نے احرام باندھا فرع سے **ف** فرع ایک مقام ہے آگے ذوالحلیفہ سے مکہ کیطرف ابن عبدالبر نے کہا شاید یہ اسوجہ سے ہوگا کہ پہلے اونکا ارادہ احرام کا نہو گا اسواسطے ذوالحلیفہ سے آگے بڑہ گئے جب فرع مین آئے تو قصد ہوا وہین سے احرام باندہ لیا امام محمد نے کہا کہ ذوالحلیفہ سے آگے بھی ایک میقات ہے جحفہ اسواسطے انہون نے پیش قدمی کی مگر ذوالحلیفہ سے احرام باندھنا بہتر ہے مترجم کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے خود یہ حدیث روایت کی کہ میقات اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ ہے پھر اوسکا خلاف کسی سبب سے ہوگا اور کسیکو درست نہین کہ ذوالحلیفہ سے بدون احرام کے آگے بڑہے جب وہ قصد رکھتا ہو مکہ مین آنیکا **عن** مالک عن الثقۃ عندہ ان عبداللہ بن عمر اھل من ایلیاء **ترجمہ** امام مالک نے ایک معتبر شخص سے سنا کہ عبداللہ بن عمر نے احرام باندھا بیت المقدس سے **ف** یعنے میقات سے پہلے احرام باندہ لیا یہ امر افضل ہے ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک **عن** مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل من الجعرانۃ بعمرۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا عمرہ کا جعرانہ سے **ف** جعرانہ ایک مقام ہی درمیان مین طائف اور مکہ کے اوسکو لوگ اب بڑا عمرہ کہتے ہین اور معروف جگہ عمرہ کیواسطے احرام

تنعیم ہے جو تین میل پر ہے مکہ سے وہیں سے لوگ اکثر عمرہ کا احرام باندہتے ہین - اس حدیث کو ابو داود و ترمذی
نے سنداً محرش کعبی سے روایت کیا ہے **التلبیة والعمل فی الاهلال** لبیک کہنی کا بیان اور
احرام کی ترکیب کا بیان **عن** عبد الله بن عمر ان تلبیة رسول الله صلی الله علیه وسلم لبیک اللهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک
ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک قال وکان عبد الله بن عمر یزید فیها لبیک لبیک لبیک وسعدیک
والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لبیک یہ تہی لبیک اللهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک و
الملک لا شریک لک اور عبداللہ بن عمر اسمین زیادہ کرتے لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک
والرغباء الیک والعمل **ف م** معنے اسکے یہ ہین کہ حاضر ہوتا ہون تیرے خدمت مین بار بار اے پروردگار
حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار تیرا کوئی شریک نہین
حاضر ہوتا ہون تیرے خدمت کیواسطے بار بار سارے جہان کی تعریف اور نعمت تجہی کو ہے اور سلطنت
بہی تجہی کو ہے تیرا کوئی شریک نہین - عبداللہ بن عمر نے جو زیادہ کیا اوسکے یہ معنے ہین حاضر ہوتا ہون
تیرے خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیرے خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیرے خدمت مین
بار بار اطاعت کرتا ہون تیری بار بار تیرے ہاتہ مین بہترے ہے حاضر ہوتا ہون تیرے خدمت مین
بار بار میرے توجہ تیرے طرف ہے اور میرے عمل سی مقصود تو ہے ہے - اگر کہا جاوے کہ ابن عمر نے
تلبیہ مین زیادت کسطرح کی یہہ تو احداث فی الدین ہوا حالانکہ ابن عمر مین بہت اتباع سنت تہا
تو جواب یہ ہے کہ ابن عمر شاید یہ سمجہے کہ تلبیہ کلمات ماثورہ پر مقصور نہین ہے بلکہ اس جنس کے جو
کلمات ہون اونکے ساتہ تلبیہ جایز ہے جیسا کہ اکثر ادعیہ واذکار کا یہی حال ہے گو اقتصار کلمات ماثورہ
پر فضل ہے **عن** هشام بن عروة عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی فی مسجد ذی
الحلیفة رکعتین فاذا استوت به راحلته اهل **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
پڑہتے تہے ذو الحلیفہ کے مسجد مین دو رکعتین پہر جب اونٹ پر سوار ہو جاتی لبیک پکار کر کہتے **ف م** اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ لبیک کہنا بعد اونٹ پر سوار ہونیکے مسنون ہے نہ بعد نماز احرام کے اور یہی قول ہے
مالک اور شافعی اور جمہور کا اور حنفیہ کے نزدیک بعد رکعتین احرام کے لبیک پکارنا بہتر ہے **عن** موسی بن عقبة
عن سالم بن عبد الله انه سمع اباه یقول بیداؤکم هذه التی تکذبون علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فیها ما اهل رسول
الله صلی الله علیه وسلم الا من عند المسجد یعنی مسجد ذی الحلیفة **ترجمہ** سالم بن عبداللہ نے سنا اپنی
باپ عبداللہ بن عمر سے کہتی تہی کہ یہ میدان ہی جسمین تم جہوٹ باندہتے ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے

احرام باندہا وہان سے حالانکہ نہین لبیک کہی آپنی مگر ذوالحلیفہ کی مسجد پاس سی عن عبید بن جریج انہ قال لعبد اللہ

بن عمر یا ابا عبد الرحمن رایتک تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابک یصنعہا قال وما ھن یا ابن جریج قال رایتک لا تمس

من الارکان الا الیمانیین ورایتک تلبس النعال السبتیۃ ورایتک تصبغ بالصفرۃ ورایتک اذا کنت بمکۃ اھل

الناس اذا راوا الھلال ولم تھلل انت حتی کان یوم الترویۃ فقال عبد اللہ بن عمر اما الارکان فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یمس الا الیمانیین واما النعال السبتیۃ فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیہا شعر ویتوضا فیہا فانا احب ان البسہا

واما الصفرۃ فانی رایت رسول اللہ صلعم یصبغ بہا فانا احب ان اصبغ بہا واما الاھلال فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل حتی تنبعث بہ راحلتہ

ترجمہ عبید بن جریج سے روایت ہی انہون نی کہا عبد اللہ بن عمر رض سے ای ابا عبد الرحمن مینی تمکو چار باتین ایسی کرتے

ہوئی دیکہین جو تمہاری ساتہیون مین سی کوئی نہین کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کون سی باتین بتاؤ ای بیٹے

ابن جریج انہون نی کہا مینے دیکہا تمکو نہین چہوتے ہو تم طواف مین مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اور مینے دیکہا تمکو

کہ پہنتے ہو تم جوتیان ایسی چمڑی کی جسمین بال نہین رہتی اور مینے دیکہا تمکو خضاب کرتی ہو تم زرد اور مینی دیکہا

تمکو جب تم مکہ مین ہوتی ہو تو لوگ چاند دیکہنے سے احرام باندہ لیتی ہین اور تم نہین باندہتے مگر آٹہوین تاریخ کو

عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ مین نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی رکن کو چہوتے

نہین دیکہا سوا حجر اسود اور رکن یمانی کی اور جوتیون کا حال یہ ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی

چمڑے کے جوتیان پہننے دیکہا جس مین بال نہین رہتے آپ وضو کرکے بہی اونکو پہن لیتی تو مین بہی

اونکا پہننا پسند کرتا ہون اور زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا

خضاب کیئی ہوئی دیکہا تو مین بہی اوسکو پسند کرتا ہون اور احرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

لبیک نہین پکارتی تہی یہانتک کہ اونٹ آپکا سیدہا کہڑا ہو جاتا چلنے کیواسطے **ف** ۵ اور یہ امر آٹہوین

تاریخ کو ہوتا ہے اسی واسطے مین آٹہوین تاریخ احرام باندہتا ہون عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یصلی فی

مسجد ذی الحلیفۃ ثم یخرج فیرکب فاذا استوت بہ راحلتہ احرم **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن

عمر رض نماز پڑہتے ذو الحلیفہ کے مسجد مین پہر نکلکر سوار ہوتی اوسوقت احرام باندہتے عن مالک انہ بلغہ ان

عبد الملک بن مروان اھل من مسجد ذی الحلیفۃ حین استوت بہ راحلتہ وان ابان بن عثمان

اشار علیہ بذلک **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد الملک بن مروان نی لبیک کا ذو الحلیفہ کے مسجد سی جب اونٹ

اونکا سیدہا ہوا چلنے کو اور ابان بن عثمان نی یہ حکم کیا تہا اونکو **رفع الصوت بالاھلال**

لبیک بلند آواز سے کہنے کا بیان عن السائب بن خلاد الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل فامرنی

ان آمر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتہم بالتلبیۃ او بالاھلال یرید احدہما

لبیک بلند آواز سی کہنی کا بیان

ترجمہ سایب بن خلاد انصاری سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آئی میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ حکم کروں میں اپنی اصحاب کو بلند آواز سی لبیک پکارینگا کہا مالک نی مینے سنا اہل علم سی وہ کہتی تہی حکم عورتوں کو نہیں ہے بلکہ عورتیں آہستہ سی لبیک کہیں اسطرح کہ آپ ہی سنیں کہا مالک نی محرم اپنی آواز کو بلند نہ کرے جامع مسجدوں میں بلکہ اسطرح کہی کہ آپ سنی اور پاس والا سنی مگر مسجد منا اور مسجد الحرام میں بہاں بلند آواز سے لبیک کہی کہا مالک نی مینے سنا بعض اہل علم سے وہ مستحب جانتی تہی لبیک کہنا ہر نماز کے بعد اور ہر ٹیلہ پر چڑہنے کے وقت

افراد الحج

حج مفرد کا بیان عن عایشۃ زوج النبی صلعم انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل بحجۃ وعمرۃ ومنا من اہل بالحج واہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اہل بعمرۃ فحل واما من اہل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہی کہ ہم نکلے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کی سال تو ہم میں سے بعض لوگوں نی احرام باندہا عمرہ کا اور بعضوں نی حج اور عمرہ دونوں کا اور بعضوں نی صرف حج کا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندہا سو جسنے عمرہ کا احرام باندہا تہا اوسنی عمرہ کرکے احرام کہولڈالا اور جسنی حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندہا یا صرف حج کا اوسنی احرام نہ کہولا دسویں تاریخ تک

ف حج کی مہینوں میں میقات سی صرف عمرہ کا احرام باندہ کر جانا پہر ایام حج میں مکہ سے احرام حج کا باندہ لینا اسکو تمتع کہتے ہیں کیونکہ اسمیں آدمی فائدہ اوٹہا سکتا ہے عمرہ کا احرام کہولکر اور میقات سی حج اور عمرہ دونوں کا احرام ساتہ باندہنا اسکو قران کہتے ہیں اسمیں آدمی عمرہ کرکے احرام باندہے ہوئے مکہ میں بیٹہا رہتا ہے حج کرکے احرام کہولتا ہے اور میقات سی صرف حج کا احرام باندہنا اسکو افراد کہتے ہیں عن عایشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی افراد کیا حج کا عن عایشۃ ام المومنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی افراد کیا حج کا کہا مالک نی کہ مینے سنا اہل علم سے کہتے تہے جس شخص نے احرام باندہا حج مفرد کا پہر اوسکا جی چاہا عمرہ کا احرام باندہنے کا تو یہ جایز نہیں ہے کہا مالک نی مینی اپنی شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا

القران فی الحج

قران کا بیان عن محمد الباقر ان المقداد بن الاسود دخل علی علی بن ابیطالب بالسقیا وہو ینجع بکرات لہ دقیقا وخبطا فقال لہ ہذا عثمان بن عفان ینہی عن ان یقرن بین الحج والعمرۃ فخرج علی وعلی یدیہ اثر الدقیق والخبط فما انسی اثر الدقیق والخبط علی ذراعیہ حتی دخل علی عثمان بن عفان فقال انت تنہی عن ان یقرن بین الحج والعمرۃ فقال عثمان ذلک رایی فخرج علی مغضبا وہو یقول لبیک اللہم لبیک بحجۃ وعمرۃ معا ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہی کہ مقداد بن الاسود رض آئی حضرت علی رض کی پاس اور وہ پلا رہی تہی اپنی اونٹ کے

بجونکو کہولا ہوا آتا اور چارہ پانی مین تو کہا مقداد نے یہ عثمان بن عفان رضہ منع کرتی ہین قران سی درمیان حج اور عمرہ کے پس نکلے علی رضہ اور اونکی ہاتہون پر آٹے کے نشان تہی سو مین اب تک اوس آٹے کی نشانونکو جو اونکے ہاتہ پر تہے نہین بہولا اور گئے حضرت عثمان بن عفان پاس اور کہا کیا تم منع کرتے ہو قران سی درمیان حج اور عمرے کے انہون نے کہا ہان میری رای یہی ہے تو حضرت علی غصے مین باہر نکلے اور کہتے تہی لبیک اللہم لبیک بحجۃ وعمرۃ معًا **ف م** اونکی سامنے یہ الفاظ کہی تا کہ معلوم ہو کہ قران درست ہی اوسمین کوئی قباحت نہین ہی نسائی اور اسمعیلی کی روایت مین ہے کہ عثمان نے کہا مین تو منع کرتا ہون لوگونکو قران سی اور تم کرتے ہو حضرت علی رضہ نے جواب دیا کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسیکے کہنے سے نہ چہوڑونگا اور نسائی کی ایک روایت مین ہی کہ حضرت عثمان نی رجوع کیا ممانعت سی **کہا** مالک نی ہماری نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئی قران کری تو اپنی بال نہ کترا وے اور جو چیزین احرام مین منع ہین اونکا استعمال نہ کرے یہانتک کہ ہدی کو نحر کرے اگر اوسکی ساتہ ہدی ہو اور یوم النحر کو منا مین احرام کہولے **عن** سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع خرج الی الحج فمن اصحابہ من اھل بحج ومنھم من جمع الحج والعمرۃ ومنھم من اھل بعمرۃ فاما من اھل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلل واما من کان اھل بعمرۃ فحل **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے حجۃ الوداع کے سال مین حج کرنیکو تو اونکی بعض اصحاب نے احرام باندہا حج کا اور بعضون نی حج اور عمرہ دونون کا اور بعضون نی صرف عمرہ کا سو جس شخص نی حج کا احرام باندہا تہا یا حج اور عمرہ دونون کا اوسنی احرام نہ کہولا اور جسنے عمرہ کا صرف احرام باندہا تہا اوسنی عمرہ کرکے احرام کہولڈالا **امام** مالک نی سنا بعض اہل علم سے کہتے تہے جسنے عمرہ کا احرام باندہا پہر اوسکو یہ بہلا معلوم ہوا کہ حج کا بہی احرام عمرہ کے ساتہ باندہ لیوے یہ جایز ہے جبتک اوسنے طواف خانہ کعبہ کا اور سعی صفا مروہ مین نہ کی ہو اور عبد اللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا ہے جب انہون نی کہا اگر مین روکا جاؤنگا خانہ کعبہ سی تو جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ویسا ہی مین بہی کرونگا پہر اپنی ساتہیون کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ حج اور عمرہ کا حال ایکسا ہی **ف م** یعنے پہلے عبد اللہ بن عمرہ نے صرف عمرہ کا احرام باندہا تہا اس خیال سی کہ شاید حج نصیب نہو اور خانہ کعبہ تک پہونچنا نہو سکے کیونکہ اوس زمانی مین وہان فساد اور ہنگامہ تہا پہر یہ خیال کیا کہ جیسا احصار کے حالت مین عمرہ والا احرام کہول سکتا ہی ویسا ہی حج والا بہی **ت** تو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے عمرہ کے ساتہ حج کی بہی نیت کرلی **کہا** مالک نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حجۃ الوداع کے سال عمرہ کا احرام باندہا تہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسکے ساتہ ہدی ہے وہ حج کا بہی احرام باندہ لیوی پہر احرام نہ کہولی یہانتک کہ حج اور عمرہ دونون سے فارغ ہو **قطع التلبیۃ** لبیک موقوف کرنیکا وقت **عن** محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سال انس بن مالک وھما غادیان من منی الی عرفۃ کیف کنتم

لبیک موقوف کرنیکا وقت

تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یھل المھل منا فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر فلا ینکر علیہ **ترجمہ** محمد بن ابی بکر نی
پوچھا انس بن مالک سی جب وہ دونو صبحکو جارہی تھی منا سے عرفہ کو تم کیا کرتی تہی آجکے روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ
سلم کے ساتھ بولے بعض لوگ ہم مین سی آجکے روز لبیک کہتی تھی پکار کر تو کوئی منع نہ کرتا بعض لوگ تکبیر کہتے تو کوئی
منع نہ کرتا **ف** ھ خطابی نی کہا کہ علما نی اجماع کیا اس حدیث کی خلاف پر اور سنت کہا ہے لبیک کا رنکیو
اس روز اور بعضون نی اس حدیث پر بہی عمل کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث منافی نہین ہے اور احادیث کی کیونکہ
احتمال ہے کہ لبیک اور تکبیر دونون کہتے ہون آپنے دونون کو جایز رکہا عن محمد الباقر ان علی بن ابیطالب کان یلبی فی
الحج حتی اذا زاغت الشمس من یوم عرفۃ قطع التلبیۃ **ترجمہ** محمد باقر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت علی رضہ لبیک کہتی تہی
حج مین مگر جب زوال ہوتا آفتاب کا عرفہ کے روز تو موقوف کرتی لبیک کو کہا مالک نی ہمارے شہر کے اہل علم اسی پر عمل
کرتے چلے آتے ہین **ف** ھ ابن عمر اور عایشہ رضہ اور ایک جماعت صحابہ کا یہی قول ہے اور جمہور علما کا یہ قول ہے
کہ لبیک کہا کرے یہان تک کہ جمرہ عقبہ کے رمی کرے یوم النحر کے روز اوسوقت موقوف کرے کیونکہ صحیحین مین
مروی ہی فضل بن عباس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لبیک کہا کرتے یہان تک کہ پہونچتے جمرہ عقبہ پاس
لیکن اصحاب الرای اور سفیان ثوری اور شافعی کے نزدیک اول کنکری سی لبیک موقوف کرے اور امام احمد اور
اسحاق کے نزدیک جب رمی سی فارغ ہوا وسوقت موقوف کرے ابن خزیمہ نے اسی حدیث کو فضل بن عباس
سے اسطرح روایت کیا ہے کہ آپ لبیک کہا کرتے اور تکبیر کہا کرتے ہر کنکری کی مارنی پر پہر موقوف کرتے لبیک کو
اخیر کنکری سے ابن خزیمہ نی کہا یہ حدیث صحیح ہے ہمین تفسیر ہے روایت سابقہ کے اور رفع ہے اوسکے ابہام کا
سو اسپر عمل کرنا واجب ہے (زرقانی) عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا کانت تترک التلبیۃ اذا راحت
الی الموقف **ترجمہ** ام المومنین عایشہ رضہ موقوف کرتی تہین لبیک کو جب جاتی تہین عرفات کو عن نافع ان
عبد اللہ بن عمر کان یقطع التلبیۃ فی الحج اذا انتھی الی الحرم حتی یطوف بالبیت وبین الصفا والمروۃ
ثم یلبی حتی یغدو من منی الی عرفۃ فاذا غدا ترک التلبیۃ وکان یترک التلبیۃ
فی العمرۃ اذا دخل الحرم **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضہ موقوف کرتے تہی لبیک
کہنے کو حج مین جب پہونچتے حرم مین طواف اور سعی تک پہر لبیک کہنی لگتے یہانتک کہ صبح کو منا سے چلیں عرفہ کو
سو جب عرفات کو چلتے لبیک موقوف کرتے اور عمرہ مین موقوف کرتے لبیک کو جب داخل ہوتے حرم مین –
عن ابن شہاب انہ کان یقول کان عبد اللہ بن عمر لا یلبی وھو یطوف بالبیت **ترجمہ** ابن شہاب کہتی تہی کہ
عبد اللہ بن عمر طواف مین لبیک نہ کہتے تہے عن عایشۃ ام المومنین انھا کانت تنزل من عرفۃ بنمرۃ ثم تحولت الی الاراک
قال وکانت عایشۃ تھل ما کانت فی منزلھا ومن کان معھا فاذا رکبت فتوجھت الی الموقف ترکت الاھلال

وکانت عایشۃ تعتمر بعد الحج من مکۃ فی ذی الحجۃ ثم ترکت ذلک فکانت تخرج قبل ھلال المحرم حتی تاتی الجحفۃ فتقیم بھا حتی تری الھلال فاذا رات الھلال اھلت بعمرۃ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہی کہ وہ جب عرفات مین آتین تو نمرہ مین اوترتین پہر اراک مین اوترنے لگین اور عایشہ اپنی مکان مین جب تک ہوتین تو وہ بہی اور اونکی ساتہی لبیک کہا کرتے جب سوار ہوتین تو لبیک کہنا موقوف کرتین اور عایشہ رض بعد حج کی عمرہ ادا کرتین مکہ سی احرام باندہ کر ذی الحجہ مین پہر یہ چہوڑ دیا اور محرم کی چاند سی پہلے جحفہ مین آنکر ٹہرتین جب چاند ہوتا تو عمرہ کا احرام باندہتین **ف م** اسواسطے کہ عمرہ سوا حج کی مہینون کی اور دونون مین کرنا اولی ہی نمرہ ایک مقام کا نام ہے عرفات کی قریب مین اور اراک بہی ایک موضع ہی عرفات مین **عن** یحیی بن سعید ان عمر بن عبد العزیز غدا یوم عرفۃ من منی فسمع التکبیر عالیا فبعث الحرس یصیحون فی الناس ایھا الناس انھا التلبیۃ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ عمر بن عبد العزیز رض صبح کو چلے نوین تاریخ منا سے عرفہ کو تو بلند آواز سے تکبیر سنی انہون نے اپنی آدمیون کو بہیجکر پکروا یا کہ اے لوگو یہ وقت لبیک کہنے کا ہے

اھلال اھل مکۃ ومن بھا من غیرھم اہل مکہ کی احرام کا

اور جو لوگ مکہ مین ہون اور ملک والی اونکی بہی احرام کا بیان **عن** القاسم بن محمد ان عمر بن الخطاب قال یا اھل مکۃ ماشان الناس یاتون شعثا وانتم مدھنون اھلوا اذا رایتم الھلال **ترجمہ** قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نی کہا ای مکہ والو لوگ تو بال بکہری ہوئے پریشان یہان آتی ہین اور تم تیل لگائی ہوتی ہو جب چاند دیکہو ذی الحجہ کا تو تم بہی احرام باندہ لیا کرو **ف م** کیونکہ پہلے سے احرام باندہ لینا افضل ہے لیکن عبد اللہ بن عمر احرام نہ باندہتے جب تک آٹہوین تاریخ نہ آتی اب یہی رواج ہی کہ مکہ والی اور جو لوگ مکہ مین اور ملکون کی ہوتی ہین وہ آٹہوین تاریخکو حج کا احرام باندہتی ہین **عن** عروۃ بن الزبیر ان عبد اللہ بن الزبیر اقام بمکۃ تسع سنین یھل بالحج لھلال ذی الحجۃ وعروۃ بن الزبیر معہ یفعل ذلک **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن الزبیر نو برس مکے مین رہے جب چاند دیکہتے ذی الحجہ کا تو احرام باندہ لیتی اور عروہ بن الزبیر بہی ایسا ہی کرتے **کہا** مالک نی جو لوگ مکی کی رہنی والی ہین یا مکہ مین پہلے سے مقیم ہین مگر وہان کی باشندی نہین تو وہ حرم سے احرام باندہین **کہا** مالک نی جو شخص مکہ سے احرام حج کا باندہی تو وہ طواف اور سعی نہ کرے جب تک منا سے نہ لوٹے اور ایسا ہی عبد اللہ بن عمر نے کیا تہا **کہا** یحیی نے جو لوگ اور ملک کی رہنی والی ہین اہنون نی اگر احرام حج کا مکہ سی باندہا تو وہ فرض طواف (طواف الزیارۃ) کی تاخیر کرین اور وہ طواف ہی جسکے بعد سعی ہوتی ہی صفا اور مروہ کے درمیان مین اور نفل طواف جتنا چاہی کیا کرے لیکن ہر طواف کی بعد دو رکعتین پڑہا کری اور ایسا ہی کیا ہی اون صحابہ نے جنہون نے احرام حج کا مکہ سی باندہا سو انہون نے تاخیر کے طواف اور سعی کی یہانتک کہ لوٹی منا سے اور ایسا ہی کیا عبد اللہ بن عمر وہ بہی ذی الحجہ کا چاند دیکہکر احرام باندہتے حج کا مکہ سی اور تاخیر کرتے طواف اور سعی کی منا سی لوٹنی تک **کہا** مالک نی مکہ

والے کو عمرہ کا احرام باندہنا حرم سے درست نہین ہے بلکہ حل سے احرام باندہنا ضروری ہے۔ **ما لا یوجب الاحرام من تقلید الهدی** ہدی کی جانور کے گلے مین کچہ لٹکانی سی آدمی محرم نہین ہوجاتا۔

ف ہدی اوس جانور کو کہتے ہین جو مکے مین روانہ کیا جاوی قربانی کی واسطے اور تقلید کہتے ہین اوس جانور کے گلے مین جوتی وغیرہ کوئی اور چیز لٹکانی کو جس سی یہ بات معلوم ہو کہ یہ جانور ہدی کا ہی **عن عمرة بنت عبد الرحمن** ان زیاد بن ابی سفیان کتب الی عایشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عبد اللہ بن عباس قال من اهدی هدیا حرم علیه ما یحرم علی الحاج حتی ینحر الهدی وقد بعثت الیك بهدی فاکتبی الی بامرك او مری صاحب الهدی قالت عمرة فقالت عایشة لیس کما قال ابن عباس انا فتلت قلاید هدی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بیدی ثم قلدها بیده ثم بعث بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی فلم یحرم علی رسول اللہ صلعم شیء احله اللہ له حتی نحر الهدی

ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سی روایت ہی کہ زیاد بن ابی سفیان نی لکہا ام المومنین عایشہ رضہ کو کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہین جو شخص ہدی روانہ کرے تو اوسپر حرام ہوگئین وہ چیزین جو حرام ہین محرم پر یہان تک کہ ذبح کیجاوی ہدی سو مینے ایک ہدی تمہارے پاس روانہ کی ہی تم مجہے لکہہ بہیجو اپنا فتوے یا جو شخص ہدی لیکر آتا ہے اوسکے ہاتہ کہلا بہیجو عمرہ نے کہا عایشہ بولین ابن عباس جو کہتے ہین ویسا نہین ہی مینی خود اپنی ہاتہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹے تہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہ سے لٹکائی اور اوسکو روانہ کیا میرے باپ کی ساتہ سو آپ پر کوئی چیز حرام نہوئے اون چیزون مین سی جنکو حلال کیا تہا اللہ نے اونکے لیئے یہان تک کہ ذبح ہوگئے ہدی **ف** تنہا صرف ہدی روانہ کرنے سے محرم نہین ہوتا بلکہ اگر خود اوسکے ساتہ جاوے تو محرم ہوجاتا ہے یہی قول ہے ابو حنیفہ اور محمد اور اکثر علما کا **عن یحیی بن سعید** انه قال سالت عمرة بنت عبد الرحمن عن الذی یبعث بهدیه ویقیم هل یحرم علیه شیء فاخبرتنی انها سمعت عایشة تقول لا یحرم الا من اهل ولبی **ترجمہ** یحیی بن سعید سی روایت ہی انہون نی پوچہا عمرہ بنت عبد الرحمن سی کہ جو شخص ہدی روانہ کرے مگر خود نہ جاوی کیا اوسپر کچہ حرام ہوتا ہے وہ بولین مینے سنا عایشہ رضہ سے کہتی تہین محرم نہین ہوتا مگر جو شخص احرام باندہے اور لبیک کہی **عن ربیعة بن عبد اللہ بن الهدیر** انه رای رجلا متجردا بالعراق فسال الناس عنه فقالوا امر بهدیه ان یقلد فلذلك تجرد قال ربیعة فلقیت عبد اللہ بن الزبیر فذکرت ذلك له فقال بدعة ورب الکعبة **ترجمہ** ربیعہ بن عبد اللہ نی دیکہا ایک شخص کو عراق مین کپڑے اوتارے ہوئے (وہ ابن عباس تہے) تو پوچہا لوگون سی اسکا سبب لوگون نی کہا اسنی حکم کیا ہے اپنے ہدی کی تقلید کا اسواسطے سینی ہوئی کپڑی اوتار ڈالی ربیعہ نی کہا مینے ملاقات کی عبد اللہ بن الزبیر سے اور یہ قصہ بیان کیا انہون نی کہا قسم کعبے رب کی یہ امر بدعت ہی کہا یحیے نے سوال ہوا امام مالک سی کہ ایک شخص ہدی لیکر آپ نکلا اسو اوسنی اشعار کیا

ف اشعار کہتی ہین اونٹ کی کوہان کو چیر دینے کو داہنی یا بائین طرف سی تا کہ یہ معلوم ہو کہ وہ جانور ہدی کا

ہے یہ فعل سنت ہے اور ثابت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ ابو حنیفہ سے اوسکو مکروہ جانا ہی **ف م**
اور تقلید کی ذوالحلیفہ مین لیکن احرام نہ باندہا یہانتک کہ آگیا جحفہ مین تو جواب یا امام مالک نی کہ میری نزدیک یہ اچہا
نہین ہے اور جسنی ایسا کیا اوسنی خطا کی بلکہ اوسکو چاہیے کہ اشعار اور تقلید احرام کی ساتہ کرے البتہ جو شخص ہدی کے
ساتہ جانیکا قصد نہین رکہتا وہ بدون احرام کی ہدی روانہ کرے اور آپ اپنی گہر بیٹہا رہی **کہا یحییٰ** نی سوال
ہوا امام مالک سی کہ ہدی کو بدون احرام کے لیکر نکل سکتا ہے بولی ہان کچہ قباحت نہین (مگر جب میقات پر
پہونچے تو احرام باندہ لے وہان سے بدون احرام کے آگے نہ بڑہے) **کہا یحییٰ** نے سوال ہوا امام مالک سی کہ
لوگون نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ کوئی شخص تقلید کرے اپنے ہدی کی مگر اوسکا قصد نہو حج یا عمرہ کا تو وہ محرم
ہوگا یا نہین مالک نی جواب دیا کہ ہم اس مسئلہ مین ام المومنین عایشہ رضہ کی قول کو لیتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نی اپنی ہدی روانہ کی اور آپ ٹہرے رہے سو آپ پر کوئی چیز حرام نہین ہوئی حلال چیزون مین سی یہانتک کہ
ہدی ذبح ہوگئی **ما تفعل الحائض فی الحج** جس عورت کو حج مین حیض آجاوی اوسکا بیان **عن نافع ان**
عبد اللہ بن عمر کان یقول المرأة الحائض التی تھل بالحج او العمرة انھا تھل بحجھا او عمرتھا اذا ارادت ولکن
لا تطوف بالبیت ولا بین الصفا والمروة وھی تشھد المناسک کلھا مع الناس غیر انھا لا تطوف بالبیت
ولا بین الصفا والمروة ولا تقرب المسجد حتی تطھر **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضہ کہتی تہے
جو عورت احرام باندہے ہو حج یا عمرہ کا پہر اوسکو حیض آجاوی تو وہ لبیک کہا کرے جب اوسکا جی چاہی اور طواف
نہ کرے اور سعی نہ کرے صفا مروہ کے درمیان مین باقی سب ارکان ادا کرے لوگون کی ساتہ فقط طواف اور سعی
نہ کرے اور مسجد مین نہ جاوی جب تک پاک نہو **ف** **م** اصل طواف ممنوع ہے کیونکہ اوسمین مسجد مین جانا
ہوتا ہے اور سعی ممنوع نہین ہے اسلیئے کہ سعی کیواسطے طہارت شرط نہین ہے مگر حائض سعی اسواسطی نہ کری
کہ طواف پر مقدم کرنا سعی کا درست نہین **العمرة فی اشھر الحج** حج کی مہینون مین عمرہ کرنیکا بیان
عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر ثلثا عام الحدیبیة وعام القضیة وعام الجعرانة
ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی تین عمرہ ادا کئے ایک حدیبیہ کی سال اور ایک عمرہ قضا اور
ایک عمرہ جعرانہ **عن عروة بن الزبیر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یعتمر الا ثلثا احداھن فی شوال واثنتین فی
ذی القعدة **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین عمرہ کیا مگر تین بار ایک شوال
مین اور دو ذیقعدہ مین **عن عبد الرحمن بن حرملة الاسلمی** ان رجلا سال سعید بن المسیب فقال اعتمر
قبل ان احج فقال سعید نعم قد اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحج **ترجمہ** عبد الرحمن بن حرملہ سلمی سی روایت ہی کہ ایک شخص نے
پوچہا سعید بن المسیب سے کہ مین عمرہ کرون قبل حج کے اونہون نی کہا ہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا

جس عورت کو حج مین حیض آجاوی اوسکا بیان

حج کی مہینون مین عمرہ کرنیکا بیان

قبل حج کے عن سعید بن المسیب ان عمر بن ابی سلمة استاذن عمر بن الخطاب ان یعتمر فی شوال فاذن له فاعتمر ثم قفل الی اهله ولم یحج ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ عمر بن ابی سلمہ نے اجازت مانگی حضرت عمر رض سے عمرہ کرنیکی شوال مین تو اجازت دی آپنی تو وہ عمرہ کرکے لوٹ آئی اپنی گھر کو اور حج نہ کیا **ف** حج کے مہینون مین عمرہ کرنا ایام جاہلیت مین لوگ بُرا سمجھتے تھے یہ بات اخیر ٹھہرے ابن حبان نی ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی عمرہ کیا ذی الحجہ مین تاکہ مشرکین کی مخالفت ہو

قطع التلبية فی العمرة

عمرہ مین لبیک کب موقوف کری عن عروة بن الزبیر انه کان یقطع التلبیة فی العمرة اذا دخل الحرم ترجمہ عروہ بن الزبیر رض لبیک موقوف کرتی تہی عمرہ مین جب داخل ہوجاتی حرم مین کہا مالک نی جو شخص عمرہ کا احرام تنعیم سی باندہی وہ لبیک موقوف کرے جب تک خانہ کعبہ نہ دیکھے کہا یحیےٰ نے سوال ہوا مالک سی کہ جو شخص احرام باندہے عمرہ کا میقات سے اور وہ مدینہ یا اور کسی شہر کا رہنی والا ہے تو لبیک کب موقوف کرے مالک نی جواب دیا کہ جو شخص میقات سے احرام باندہے وہ زمین حرم مین داخل ہوتی ہے لبیک موقوف کردیوے اور مجھے عبداللہ بن عمر سے ایسا ہی پہونچا وہ ایسا ہی کرتی تہی

ما جاء فی التمتع

تمتع کا بیان عن محمد بن عبدالله بن الحارث بن نوفل بن عبدالمطلب انه سمع سعد ابن ابی وقاص والضحاك بن قیس عام حج معویة بن ابی سفیان وهما یذکران التمتع بالعمرة الی الحج فقال الضحاك بن قیس لا یصنع ذلك الا من جهل امر الله فقال سعد بئس ما قلت یا ابن اخی فقال الضحاك فان عمر بن الخطاب قد نهی عن ذلك فقال سعد قد صنعها رسول الله صلی الله علیه وسلم وصنعناها معه ترجمہ محمد بن عبداللہ بن الحارث سی روایت ہی انہون نے سُنا سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے جس سال معویہ بن ابی سفیان نی حج کیا ہے اور وہ دونون ذکر کررہے تہے تمتع کا تو ضحاک بن قیس نے کہا کہ تمتع وہی کریگا جو خدا کے احکام سی ناواقف ہو سعد نی کہا بُری بات کہی تنے اے بھتیجے میرے ضحاک نی کہا کہ عمر بن الخطاب رض نی منع کیا تمتع سے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کیا اور ہمنے بہی آپکی ساتھ کیا **ف** بعض کہتی ہین کہ حضرت عمر نے تمتع کو مکروہ جانا اس سبب سے کہ حج کے قرب مین آدمی کا لذت اوٹھانا عورتون سی اور زینت کرنا بُرا سمجھا اور بعضون نی کہا کہ مراد حضرت عمر رض کی تمتع سے یہ تہے کہ حج کو فسخ کرکے عمرہ سے بدلدے اور بعضون نی کہا کہ مراد اشہر حج مین عمرہ کرنا ہے بہرحال اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اگر تمتع سے یہی تمتع عرفی مراد ہو یعنی عمرہ کرکے احرام کہولڈالنا اور مکہ مین ٹہرے رہنا پہر آٹھوین تاریخ مکہ سے احرام حج کا باندہنا اور دلیل اس امر کی کہ مراد تمتع سے یہے تمتع عرفی تہا نہ فسخ حج وہ ہے جو صحیح مسلم مین ہی کہ عمر رض نی کہا مینے جانا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکی صحابہ نے تمتع کیا ہے اور ظاہر ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی اصحاب نی یہی تمتع عرفی کیا تہا پس حضرت عمر نے جو اس سے منع کیا اسکی وجہ یہی معلوم ہوتی ہی کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی اسکا ناسخ سنا ہوگا جیسے متعہ نساء کو منع کیا اسلیئے کہ اوسکی حلت منسوخ ہوگئی تہی واللہ اعلم

اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ سعد بن وقاص نے حضرت عمر کے ممانعت کا خیال نہ کیا اور یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کیا ہے تو معلوم ہوا کہ جس فعل کا جواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا اور کوئی مجتہد یا مشایخ یا عالم کیسے ہی بڑے درجہ کا ہو اوسکو منع کرے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی ممانعت ثابت ہو اور وہ جائز کہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تقلید کرنا چاہیئے اور اوس مولوی یا مشایخ یا مجتہد کی کلام کو ترک کرنا چاہیئے اسواسطے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطا سے معصوم ہتے اور وہ خطا سے معصوم نہین ہے اس فائدہ کو یاد رکہنا چاہیئے

اس فائدہ کو یاد رکہنا چاہیئے

عن عبد الله بن عمر انه قال والله لان اعتمر قبل الحج واهدي احب الي من ان اعتمر بعد الحج في ذي الحجة ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ کہتے ہتے قسم خدا کی مجہکو قبل حج کے عمرہ کرنا اور ہدی لیجانا بہتر معلوم ہوتا ہے اس بات سے کہ عمرہ کرون بعد حج کے ذی الحجہ مین عن عبد الله بن عمر انه كان يقول من اعتمر في شهر الحج في شوال او ذي القعدة او ذي الحجة قبل الحج ثم اقام بمكة حتى يدرك الحج فهو متمتع ان حج وعليه ما استيسر من الهدي فان لم يجد فصيام ثلثة ايام في الحج وسبعة اذا رجع ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ کہتے ہتے جس شخص نے عمرہ کیا حج کے مہینون مین شوال یا ذیقعدہ یا ذی حجہ مین قبل حج کے پہر ٹہرا رہا مکے مین یہانتک کہ پالیا اوسنے حج کو تو اوسنے تمتع کیا اگر حج کرے اور اوسپر ہدی لازم ہے جیسے میسر ہو اگر ہدی نہ میسر ہو تو تین روزے حج مین رکہے اور سات روزے جب حج سے لوٹے کہا مالک نے یہ جب ہی کہ عمرہ کرکے مکہ مین ٹہرا رہے حج تک پہر حج کرے کہا مالک نے ایک شخص مکہ کا باشندہ تہا اب وہ کہین اور جا کر رہا پہر شہر حج مین عمرہ کرنیکو آیا اور عمرہ کرکے وہان ٹہرا رہا پہر حج کیا تو وہ متمتع ہوگا اوسپر ہدی واجب ہے اگر ہدی نہ ملسکی تو روزے رکہے اور اوسکا حکم مکہ والونکا سا نہوگا ف کیونکہ مکہ والون کو متمتع جائز نہین فرمایا اللہ تعالی نے ذلك لمن لم يكن اهله حاضري المسجد الحرام یہ متمتع اوسکو درست ہے جسکا گہر بار مسجد الحرام مین نہو کہا مالک نے ایک شخص اور ملک والا عمرہ کا احرام باندہ کر حج کے مہینون مین مکہ آیا اور اوسکی نیت مکہ مین رہنے کی ہے تا کہ حج بہی کرے کیا وہ متمتع ہے بولے ہان وہ متمتع ہے اہل مکہ کے مثل نہین ہوسکتا اگرچہ اوسنے مکہ مین اقامت کی نیت کی کیونکہ وہ جب مکہ مین آیا تہا تو وہان کا رہنے والا نہ تہا بس اوسپر ہدی یا روزے واجب ہونگے اور اس شخص نے جو مکہ مین رہنے کا ارادہ کیا ہے تو اوسکا حال معلوم نہین کہ آیندہ کیا امر پیدا ہو اسلیے وہ اہل مکہ مین سے نہین ہوسکتا عن يحيى بن سعيد انه سمع سعيد بن المسيب يقول من اعتمر في شوال او ذي القعدة او ذي الحجة ثم اقام بمكة حتى يدركه الحج فهو متمتع ان حج وعليه ما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلثة ايام في الحج وسبعة اذا رجع ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے انہونے سنا سعید بن المسیب سے کہتے ہتے جسنے عمرہ کیا شوال یا ذیقعدہ یا ذی حجہ مین پہر مکہ مین ٹہیرا رہا یہانتک کہ حج پایا تو وہ متمتع ہے اگر حج کرے اوسپر ہدی لازم ہوگی اگر میسر ہے ورنہ تین روزے حج مین اور سات جب لوٹے رکہنا ہونگے

ما لا يجب فيه التمتع

جن صورتون مین آدمی متمتع نہو اوسکا بیان

جن صورتون مین آدمی متمتع نہو اوسکا بیان

کہا مالک نی جس شخص نی عمرہ کیا شوال یا ذیقعدہ یا ذیحجہ مین پہر لوٹ آیا اپنے ملک کو پہر حج کیا اوسی سال جاکر تو اوسپر ہدی لازم ہنوگے کیونکہ وہ متمتع نہین ہے بلکہ ہدی اوسی پر لازم ہے جو حج کے مہینون مین عمرہ کرکے مکہ مین ٹہرا رہے حج تک پہر حج کرے کہا مالک نی جو شخص اور ملک مین سی آنکر مکہ مین رہنی لگا پہر اوسنی حج کے مہینون مین عمرہ کیا بعد اوسکے حج کیا تو وہ متمتع ہنوگا نہ اوسپر ہدی ہے نہ روزے ہین بلکہ وہ اہل مکہ کے مانند ہے جب وہان کا رہنا اوسنی اختیار کیا کہا یحییٰ نی سوال ہوا امام مالک سی کہ ایک شخص مکہ کا باشندہ جہاد کی واسطے یا اور کسی کام کو سفر مین گیا پہر لوٹ کر مکہ مین آیا اور اوسکی نیت وہین رہنی کی ہی خواہ اوسکی گہر والے وہان ہون یا نہون اور وہ عمرہ کا احرام باندہ کر حج کے مہینون مین آیا ہے پہر اوسنی بعد عمرہ کے وہین حج بہی کیا برابر ہے کہ اوسنی عمرہ کا احرام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی میقات سی باندہا ہو یا اور کسی میقات سی تو وہ متمتع ہے یا نہین امام مالک نی جواب دیا کہ وہ متمتع نہین ہے اور اوسپر ہدی یا روزے واجب نہین کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب مین ذلک لمن لم یکن اہلہ حاضری المسجد الحرام **ف م** یعنی یہ تمتع اوس شخصکو درست ہے جو مکہ کا رہنی والا نہو

جامع ما جاء فی العمرۃ عمرہ کے متفرق حدیثون کا بیان

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینہما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک عمرہ سی لیکر دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہونکا جو اون دونوکے بیچ مین ہون اور حج مبرور کا کوئی بدلہ نہین ہے سوا جنت کے **ف م** ابن عبد البر نی کہا حج مبرور وہ ہے جسمین ریا اور فریب اور فسق وفجور اور فحش باتین نہون اور حلال مال سی کیا جاوے اور بعضون نی کہا حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہین علامت اوسکی یہ ہے کہ بعد حج کے وہ آدمی پہلے سے بہتر ہو جاوے اور پہر گناہون مین نہ پہنسے

عن ابی بکر بن عبد الرحمن یقول جاءت امراۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی کنت تجہزت للحج فاعترض لی فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمری فی رمضان فان عمرۃ فیہ کحجۃ **ترجمہ** ابو بکر بن عبد الرحمن سی روایت ہی کہتی تہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مینی تیاری کی تہی حج کی پہر کوئی عارضہ مجہکو ہوگیا تو حج ادا نکرسکی آپنے فرمایا رمضان مین عمرہ کرلے کیونکہ ایک عمرہ رمضان مین ایک حج کے برابر ہے

عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب قال افصلوا بین حجکم وعمرتکم فان ذلکم اتم لحج احدکم واتم لعمرتہ ان یعتمر فی غیر اشہر الحج **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضہ فرماتی تہی جدائی کرو حج اور عمرہ مین تا کہ حج بہی پورا ادا ہو اور عمرہ بہی پورا ادا ہو اور وہ اسطرح کہ عمرہ حج کے مہینون مین نہ کرے بلکہ اور دنون مین کرے **ف م** حج کے تین مہینے ہین شوال ذیقعدہ ذیحجہ

عن مالک انہ بلغہ ان عثمان بن عفان کان اذا اعتمر ربما لم یحطط عن راحلتہ حتی یرجع **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عثمان بن عفان رضہ جب عمرہ کرتے تو کبہی اپنی اونٹ سی نہ اوترتے یہانتک کہ لوٹ آتی مدینہ کو **ف م** اسواسطے کہ اونکے نزدیک بہی تمتع منع تہا یا یہہ کہ امور خلافت کی وجہ سے مکہ مین

ٹہیرنیکے مہلت نہ تہی (زرقانی) **کہا** مالک نی عمرہ سنت ہی اور ہمنے کسے مسلمانکو نہین دیکہا جو اوسکے ترک کی اجازت دیتا ہو **ف** ہ ابوحنیفہ کا بہی یہی قول ہی اور شافعیؒ اور احمد کے نزدیک عمرہ واجب ہے **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک کسیکو درست نہین ہے کہ ایکسال مین کئی بار عمرہ کرے **ف** ہ اور جمہور علما کا مذہب اسکے خلاف ہی وہ کہتی ہین سال مین جتنی بار چاہے عمرہ کرے ابن عبدالبر نی کہا کہ جس شخص نی عمرہ ایک سال مین کئی بار مکروہ کہا ہی اوسکی کوئی دلیل مین کتاب اور سنت سی نہین پاتا **کہا** مالک نی اگر کسی شخص نی عمرہ کے احرام مین جماع کیا اپنی عورت سی تو اوسپر ہدی لازم ہے اور اوس عمرہ کی قضا واجب ہے تو جو عمرہ جماع سے فاسد ہوا ہے اوسکو پورا کرکے فوراً قضا شروع کرے اور عمرہ قضا کا احرام وہین سی باندہے جہان سے اوس عمرہ کا احرام باندہا تہا جسکو فاسد کر دیا البتہ جس صورت مین کہ اوس عمرہ کا احرام میقات سی پہلے باندہا تہا تو اس عمرہ کا احرام میقات سی باندہنا کافی ہی **کہا** مالک نی جو شخص مکہ مین داخل ہوا عمرہ کا احرام باندہکر اور اوسنی طواف کیا اور سعی کی صفا مروہ مین جنابت سے یا بے وضو پہر جماع کیا اپنے عورت سے بہولکر پہر یاد آیا تو وہ غسل یا وضو کرکے دوبارہ طواف اور سعی کرے اور دوسرا عمرہ قضا کرے اور ہدی دیوے اور اگر عورت بہی احرام باندہے تہے تو اوسکا حکم بہی مثل مرد کی ہے **کہا** مالک نی تنعیم سے عمرہ باندہنا افضل ہے لیکن جسکا جی چاہے حرم سے باہر جاکر عمرہ کا احرام باندہ لیوے یہ کافی ہے لیکن فضل اوسمین یہ ہے کہ اوس میقات سی عمرہ کا احرام باندہے جہان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مقرر کیا ہے اور وہ دور ہے تنعیم سے **ف** ہ جیسے جعرانہ اور حدیبیہ

نکاح المحرم ہ محرم کے نکاح کا بیان **عن** سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا رافع مولاہ ورجلا من الانصار فزوجاہ میمونۃ بنت الحارث ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ قبل ان یخرج **ترجمہ** سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اپنی مولی ابو رافع اور ایک شخص انصاری کو بہیجا اون دونون نے نکاح کر دیا اونکا میمونہ بنت حارث سی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تہے قبل نکلنے کے **ف** ہ تو نکاح کیا اون سے حالت احلال مین نہ احرام مین ترمذی اور ابن خزیمہ نے ابو رافع سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے نکاح کیا اور وہ حلال تہی اور زفاف کیا اون سے اور آپ حلال تہی اور مین اون دونون مین سفیر تہا ابن عبدالبر نے کہا کہ حالت احلال مین نکاح ہونیکی روایت متواتر ہے ابو رافع اور سلیمان بن یسار اور یزید بن الاصم نے ایسا ہی روایت کیا لیکن ابن عباس نے روایت کیا کہ نکاح کیا آپنے میمونہ سے حالت احرام مین سعید بن المسیب نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن عباس سے اگرچہ میمونہ اونکی خالہ تہین **عن** نبیہ بن وہب اخی بنی عبدالدار ان عمر بن عبید اللہ ارسل الی ابان بن عثمان وابان یومئذ امیر الحاج وہما محرمان انی قد اردت ان انکح طلحۃ بن عمر ابنۃ شیبۃ بن جبیر فاردت ان تحضر ذلک فانکر ذلک علیہ ابان وقال سمعت عثمان بن عفان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب **ترجمہ** نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید

محرم کے نکاح کا بیان

نے بھیجا اونکو ابان بن عثمان کی پاس اور ابان اون دنون مین امیر تھی حاجیون کے اور دونو احرام باندھے ہوئے تھے کہلا بھیجا کہ مین چاہتا ہون کہ نکاح کرون طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کے بیٹے سے سو تم بھی آؤ تو ابان نے اسپر انکار کیا اور کہا کہ سُنا مینے عثمان بن عفان رضہ سے اونہون نے کہا سُنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آپ نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ غیر کا اور نہ پیام بھیجے نکاح کا عن ابی غطفان بن طریف المری ان اباہ طریفا تزوج امراۃ وھو محرم فرد عمر بن الخطاب نکاحہ ترجمہ ابو غطفان بن طریف سے روایت ہی کہ اونکی باپ طریف نے نکاح کیا ایک عورت سے احرام مین تو باطل کر دیا اوسکو حضرت عمر رضہ نے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول لا ینکح المحرم ولا یخطب علی نفسہ ولا علی غیرہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضہ کہتے تھے نہ نکاح کرے محرم اور نہ پیام بھیجے اپنا اور نہ غیر کا عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب و سالم بن عبد اللہ و سلیمان بن یسار سئلوا عن نکاح المحرم فقالوا لا ینکح المحرم ولا ینکح ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ سعید بن المسیب اور سالم بن عبد اللہ اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا محرم کے نکاح کا تو اون سبھون نے کہا کہ محرم نہ نکاح کرے اپنا نہ پرایا کہا مالک نے محرم اپنے عورت سے رجعت کر سکتا ہے اگر چاہے جب وہ عورت عدت مین ہو

حجامۃ المحرم محرم کو پچھنے لگانیکا بیان

عن سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم فوق راسہ وھو یومئذ بلحیی جمل موضع بطریق مکۃ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی احرام مین اپنے سر پر لحیی جمل مین جو ایک مقام ہے مکہ کی راہ مین عن نافع عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول لا یحتجم المحرم الا ان یضطر الیہ مما لا بد منہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے محرم پچھنے نہ لگاوے مگر جب لاچار ہووی کسی ضرورت سے مالک نے بھی ایسا ہی کہا

ما یجوز للمحرم اکل من الصید

جس شکار کا محرم کو کھانا درست ہے اوسکا بیان ف محرم کو شکار کرنا خشکی کا ممنوع ہے اسیطرح شکار کو بتانا یا اوسکے قتل مین اعانت کرنا فرمایا اللہ جل جلالہ نے وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما حرام ہے تمپر شکار کرنا خشکی کا جب تک تم احرام باندھے ہو اور فرمایا ولا تقتلوا الصید وانتم حرم مت مارو شکار کو جب تک تم احرام باندھے ہو لیکن دریا کا شکار درست ہی عن ابی قتادۃ الانصاری انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کانوا ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ فسأل اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا علیہ فسألھم رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بعضھم فلما ادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا اللہ ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہی کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

م ر عن مالک ... ان

سو ایک رستی مین مکہ کے پیچھے رہ گئے اپنے چند ساتھیون کے ساتھ جو احرام باندھے تھے لیکن ابو قتادہ احرام
نہین باندھے تھے انہون نی ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ساتھیون سی کوڑا مانگا انہون نے
انکار کیا پھر برچھہ مانگا انہون نی انکار کیا آخر انہون نی خود برچھہ لیکر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اوسکو تو بعض
صحابہ نے وہ گوشت کھایا اور بعضون نی انکار کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے بیان کیا
آپنے فرمایا وہ ایک کھانا تھا جو کھلایا تمکو اللہ جل جلالہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو اوس شکار کا
گوشت کھانا درست ہے جسمین اوسنی شرکت اور اعانت نکی ہو ورنہ حرام ہوگا **عن** ہشام بن عروۃ عن ابیہ ان الزبیر بن
العوام کان یتزود صفیف الظباء فی الاحرام قال مالک والصفیف القدید **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت
ہے کہ زبیر بن العوام رض ناشتہ کرتے تھے ہرن کی بھونے گوشت کا جسکو قدید کہتے ہین احرام مین **ف** قدید اوس گوشت کو
کہتے ہین جو نمک لگا کر دھوپ مین خشک کیا جاوے یا آگ پر (زرقانی) **عن** عطاء بن یسار عن ابی قتادۃ فی الحمار الوحشی
مثل حدیث ابی النضر الا ان فی حدیث زید بن اسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہل معکم من لحمہ شیء
ترجمہ عطاء بن یسار نی ابو قتادہ کی حدیث گورخر کے مارنیکے ویسا ہی روایت کی جیسے اوپر بیان ہوئے مگر اس حدیث مین
اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی پوچھا کیا اوس گوشت مین سی کچھ تمہارے پاس باقی ہے
ف صحیحین مین ہے کہ اوسکی ران موجود تھی آپنی اوسمین سے کھایا **عن** البہزی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خرج یرید مکۃ وہو محرم حتی اذا کان بالروحاء اذا حمار وحشی عقیر فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعوہ
فانہ یوشک ان یاتی صاحبہ فجاء البہزی وہو صاحبہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ شانکم بہذا
الحمار فامر ابا بکر فقسمہ بین الرفاق ثم مضے حتی اذا کان بالاثابۃ بین الرویثۃ والعرج اذا ظبی حاقف فی
ظل وفیہ سہم فزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا یقف عندہ لا یریبہ احد
من الناس حتی یجاوزوہ **ترجمہ** زید بن کعب بہزی سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے مکہ کے
قصد سے احرام باندھے ہوئے جب روحا مین پہونچے (روحا ایک موضع ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے) تو ایک گورخر
زخمی دیکھا تو بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اوسکو پڑا رہنے دو اوسکا مالک آجاویگا اتنی
مین بہزی آیا وہی اوسکا مالک تھا وہ بولا اے رسول اللہ اس گورخر کے آپ مختار ہین آپنی ابوبکر رض کو
حکم کیا انہون نے اوسکا گوشت تقسیم کیا سب ساتھیون کو پھر آپ آگے بڑھے جب اثابہ مین پہونچے
درمیان مین رویثہ اور عرج کے (اثابہ اور رویثہ اور عرج سب مقامون کے
نام ہین) تو دیکھا کہ ایک ہرن اپنا سر جھکائے ہوئے سایے مین کھڑے ہے اور
ایک تیر اوسکو لگا ہوا ہے تو کہا بہزی نے کہ فرمایا رسول اللہ

کو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ کہڑا رہے اوسکے پاس تاکہ کوئی اوسکو نہ چہیڑے یہانتک کے لوگ آگی بڑہ گاور

عن ابی هريرة انه اقبل من البحرين حتى اذا كان بالربذة وجد ركبا من اهل العراق محرمين فسالوه عن لحم صيد وجده عند اهل الربذة فامرهم باكله قال ثم انى شككت فيما امرتهم به فلما قدمت المدينة ذكرت ذلك لعمر بن الخطاب فقال ماذا امرتهم به قال امرتهم باكله فقال عمر لو امرتهم بغير ذلك لفعلت بك يتواعده ترجمہ ابوہریرہ رضہ جب آئے بحرین سی تو جب پہونچے ربذہ میں چند سوار ملے عراق کے احرام باندہے ہوئے تو پوچہا اونہون نی ابوہریرہ رضہ سے شکار کے گوشت کا حال جو ربذہ والون پاس تہا ابوہریرہ نے اونکو کہانی کی اجازت دی پہر کہا کہ مجہکو شک ہوا اس حکم مین تو جب آیا مین مدینہ کو ذکر کیا مینے عمر بن الخطاب رضہ سے حضرت عمر نے پوچہا تمنے کیا حکم دیا اونکو مینے کہا کہ مینے حکم دیا کہانیکا حضرت عمر نے کہا اگر تم اونکو کچہ اور حکم دیتے تو مین تمہارے ساتہ ایسا کرتا یعنے ڈرانی لگے عن سالم بن عبد الله انه سمع ابا هريرة يحدث عبد الله بن عمر انه مر به قوم محرمون بالربذة فاستفتوه فى لحم صيد وجدوا ناسا احلة ياكلونه فافتاهم باكله قال ثم قدمت المدينة على عمر بن الخطاب فسالته عن ذلك فقال بم افتيتهم قال فقلت افتيتهم باكله قال فقال عمر لو افتيتهم بغير ذلك لاوجعتك ترجمہ سالم بن عبد اللہ نی سنا ابوہریرہ رضہ سے وہ کہتے تہے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ مجہکو ملی کچہ لوگ احرام باندہے ہوئے ربذہ مین تو پوچہا اونہون نی شکار کے گوشت کو جو حلال لوگون کی پاس ہو وہ کہاتے ہون اوسکو ابوہریرہ نے اونکو کہانی کی اجازت دی کہا ابوہریرہ نے جب مین آیا مدینہ کو حضرت عمر پاس مینے اونسے بیان کیا اونہون نی کہا تونے کیا فتوے دیا مینے کہا مینے فتوے دیا کہانیکا حضرت عمر نے کہا اگر تو اور کسی بات کا فتوے دیتا تو مین تجہی سزا دیتا عن كعب الاحبار انه اقبل من الشام فى ركب محرمين حتى اذا كانوا ببعض الطريق وجدوا لحم صيد فافتاهم كعب باكله قال فلما قدموا المدينة على عمر بن الخطاب ذكروا ذلك له قال من افتاكم بهذا قالوا كعب قال فانى قد امرته عليكم حتى ترجعوا ثم لما كانوا ببعض طريق مكة مرت بهم رجل من جراد فافتاهم كعب ان ياخذوه وياكلوه قال فلما قدموا على عمر بن الخطاب ذكروا ذلك له قال وما حملك على ان افتيتهم بهذا فقال هو من صيد البحر فقال وما يدريك فقال يا امير المؤمنين والذى نفسى بيده ان هى الا نثرة حوت ينثره فى كل عام مرتين ترجمہ کعب الاحبار جب آئے شام سے تو چند سوار اونکی ساتہ تہے احرام باندہے ہوئے رستی مین اونہون نے شکار کا گوشت دیکہا تو کعب الاحبار نے اونکو کہانے کی اجازت دی جب مدینہ مین آئی تو اونہون نے حضرت عمر رضہ سے بیان کیا آپنے کہا تمہین کسنی فتوے دیا بولے کعب نے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مینی کعب کو تمہارے اوپر حاکم کیا یہانتک کہ تم لوٹو پہر ایک روز مکہ کی راہ مین ٹڈیون کا جہنڈ ملا کعب نے فتوے دیا کہ پکڑ کر کہاوین جب وہ لوگ حضرت عمر رضہ پاس آئی اونسی بیان کیا آپنی کعب سے پوچہا کہ تمنے یہ فتوے کیسے دیا کعب نے کہا کہ ٹڈی دریا کا شکار ہے حضرت عمر نے کہا کیونکر کعب بولی ای امیر المومنین

قسم اوس ذات کی جسکی قبضے مین میری جان ہے کہ ٹڈی ایک مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہے جو ہر سال مین دو بار چھینکتی ہے ف ابن ماجہ نے مرفوعًا انس سی اور ابو داود ترمذی نی ابو ہریرہ سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہی اسواسطے اکثر علما کے نزدیک ٹڈی کا شکار احرام مین درست نہین ہے اور جو کریگا تو کفارہ لازم ہوگا کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ راہ مین جو گوشت شکار کا ملے محرم اوسکو خرید کرے یا نہین تو اونہون نی جواب دیا کہ جو شکار حجاج کیواسطے کیا جاوے تو مین اوسکو مکروہ جانتا ہون البتہ اگر محرم کیواسطے شکار نہ کیا ہو لیکن اوسکو ملجاوے تو اوسکے خریدنی مین کچھ حرج نہین ہے کہا مالک نی اگر کسی شخص نے احرام باندہا اور اوسکے پاس شکار کا جانور ہے جو اوسنی پکڑا ہے یا مول لیا ہے تو کچھ ضرور نہین کہ اوسکو چھوڑ دیوے بلکہ اوسکو اپنے گہر مین رکہہ جاوے کہا مالک نی مچھلیکا شکار دریا اور ندیون اور تالابون مین محرم کیواسطے حلال ہی

ما لا یجوز للمحرم اکلہ من الصید جس شکار کا محرم کو کہانا درست نہین ہے اوسکا بیان **عن الصعب بن جثامۃ**

اللیثی انہ اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا وحشیا وھو بالابواء او بودان فردہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی وجہی قال انا لم نردہ علیک الا انا حرم

ترجمہ صعب بن جثامہ لیثی سی روایت ہی کہ اونہون نی تحفہ بہیجا ایک گورخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ابوا یا ودان مین ہتی (دونو مقامون کے نام ہین) آپنے پہیر دیا صعب کہتے ہین جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرہ کا حال دیکہا (یعنے پہیر دینے کے وجہ سے مجھکو ملال ہوا آپنے چہرہ کا حال دیکہکر دریافت کرلیا) تو آپنی فرمایا کہ ہمنے اسواسطے پہیر دیا کہ ہم احرام باندہے ہین ف اور محرم کو صید کا گوشت کہانا حرام ہے مطلقًا بعض علما کے نزدیک اور جمہور علما کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کیواسطے شکار کیا جاوے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کے حکم یا شرکت یا اعانت سی اوسکا شکار ہوا ہو (زرقانی) **عن عبد اللہ بن عامر بن**

ربیعۃ قال رایت عثمان بن عفان بالعرج وھو محرم فی یوم صایف قد غطی وجہہ بقطیفۃ ارجوان ثم اتی بلحم

صید فقال لاصحابہ کلوا فقالوا اولا تاکل انت فقال انی لست کھیئتکم انما صید من اجلی **ترجمہ** عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سی روایت ہی کہ مینے دیکہا عثمان بن عفان رض کو عرج مین گرمی کے روز اونہون نے ڈہانپ لیا تہا منہ اپنا سرخ کمل سے اتنے مین شکار کا گوشت آیا تو اونہون نی اپنی ساتہیون سے کہا کہاؤ اونہون نی کہا آپ نہین کہاتے آپنے فرمایا مین تمہاری مثل نہین ہون میری واسطی تو شکار ہوا ہے ف کیونکہ حضرت عثمان رض اون دنون مین خلیفہ تہے اس اثر سے معلوم ہوا کہ جس محرم کے واسطے شکار کیا جاوی اوسکو کہانا اوسکا درست نہین لیکن اور لوگونکو درست ہی اور بعضون کی نزدیک اونکو بہی درست نہین ہی **عن عروۃ بن الزبیر عن عایشۃ ام المومنین انہا قالت لہ یا ابن**

اختی انما ھو عشر لیال فان تخلج فی نفسک شیء فدعہ تعنی اکل لحم الصید **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض

جس شکار کا محرم کو کہانا درست نہین ہی اوسکا بیان

نے فرمایا عروہ بن الزبیر سے کہ اے بیٹے میرے بہائی کے یہ دس راتین ہین احرام کی اگر تیرے جی مین شک ہے تو بالکل
چہوڑ دے شکار کا گوشت **ف ۵** یعنے اگر شکار کی حلت یا حرمت مین شک ہو اوس صورت مین سہل طریقہ یہ ہے
کہ کچہ بہت دن نہین اگر چاند ذیحجہ کا دیکہتے ہے احرام باندہا ہو تو دس دن تک پرہیز کرنا کافی ہی کیونکہ دسوین تاریخ
ذیحجہ کے احرام کہل جاتا ہے اگر آٹہوین ذیحجہ سے احرام باندہے تو تین ہی روز ہین **کہا** مالک نی اگر کسے محرم کیواسطے شکار
کیا جاوے اور وہ اوسکو یہ جانکر کہاوی کہ میرے واسطے شکار کیا گیا ہے تو اوسپر اوسکی جزا لازم ہے **کہا** یحییٰ نے سوال ہوا
امام مالک سی کہ ایک شخص مضطر ہو جاوے ایسی جہ کہ مردہ اوسپر حلال ہو جاوے اور وہ احرام باندہے ہو تو شکار کرکے کہاوے
یا مردہ کہاوے امام مالک نی جواب دیا کہ مردہ کہاوی کیونکہ اللہ جل جلالہ نے محرم کو شکار کے رخصت نہین دی کسی حال
مین اور مردہ کہانی کے رخصت دی ہے بر وقت ضرورت کے **کہا** مالک نی محرم نے جس شکار کو مارا یا ذبح کیا تو اوسکا
کہانا کسیکو درست نہین نہ محرم کو نہ حلال کو اسلیئے کہ وہ مذبوح نہین ہوا برابر ہے کہ بہولے سے مارا ہو یا قصد سے
کیے صورت مین درست نہین **کہا** مالک نی مینی یہ مسئلہ بہت لوگون سے سُنا ہے **کہا** مالک نی جو شخص شکار
مار کر کہالی تو اوسپر ایک ہی کفارہ ہوگا مثل اوس شخص کی جو شکار مارے لیکن کہاوے نہین **امر الصید**
فی الحرام حرم کے شکار کا بیان **کہا** مالک نی جو جانور شکار کیا جاوے حرم مین یا کتا شکاری جانور پر
حرم مین چہوڑا جاوی لیکن وہ حل مین جاکر اوسکو مارے تو وہ شکار کہانا حلال نہین ہے اور جسنی ایسا کیا اوسپر
جزا لازم ہے لیکن جو کتا حل مین شکار پر چہوڑے اور وہ اوسکو حرم مین لیجا کر مارے اوسکا کہانا درست نہین مگر
جزا لازم ہوگے الا اوس صورت مین کہ اوسنی حرم کے قریب کتے کو چہوڑا ہو اس صورت مین جزا لازم ہوگی
الحکم فی الصید شکار کے جزا کا بیان **کہا** مالک نی فرمایا اللہ جل جلالہ نی ای ایمان والو مت مارو
شکار جب تم احرام باندہے ہو اور جو کوئی تم مین سے مقصداً شکار مارے تو اوسپر جزا ہے اوسکے مثل جانور کے
حکم کردین اسکا دو پرہیزگار شخص خواہ وہ جزا ہدی ہو جو کعبہ مین پہونچے یا کفارہ ہو مسکینونکو کہلانا یا اوسقدر
روزے تاکہ چکہے وبال اپنے کام کا **کہا** مالک نی جو شخص شکار پکڑے اور وہ حلال ہو پہر احرام کے حالت
مین اوسکو مارے تو وہ اوسکے مثل ہی کہ محرم شکار کو خرید کر کر اوسکو مارے اللہ نے منع کیا ہے اوسکے
مارنی سے تو اوسپر اوسکے جزا لازم ہے **کہا** مالک نی ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو شخص احرام کی حالت مین
شکار مارے کا اوسپر حکم لگایا جاویگا جزا کا **کہا** مالک نی مینی بہت اچہا اسباب مین یہ سُنا ہے کہ جو شخص شکار
ماری تو اوس شکار کی قیمت لگا دینگی اور حساب کرینگے کہ اوسکے قیمت مین سے کتنا غلہ آتا ہے تو
ہر مد ایک مسکین کو دیوی یا ہر مد کے بدلے مین ایک روزہ رکہی اور مساکین کی شمار کو دیکہہ لیوی اگر دس
ہون تو دس روزی رکہی اگر بیس ہون تو بیس روزی رکہی اگرچہ ساٹہ مسکینون سی بڑہ جاوین **کہا**

مالک نے جو شخص حرم مین شکار مارے اور وہ حلال ہو تو اوسکا حکم ایسا ہی ہے جو احرام کی حالت مین شکار مارے حرم مین **مایقتل المحرم من الدواب** محرم کو کون سے جانور مارنا درست ہین **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح الغراب والحداءة والعقرب والفارة والکلب العقور **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین کہ محرم کو اونکا قتل منع نہین ہے کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا اور کٹنا کتا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب من قتلھن وھو محرم فلا جناح علیہ العقرب والفارة والکلب العقور والحداءة والغراب **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہین کہ جو کوئی اونکو احرام کی حالت مین مار ڈالے تو کچہ گناہ نہین ہے ایک بچھو دوسرے چوہا تیسرے کٹنا کتا چوتھے چیل پانچوین کوا **عن** عروة بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم الفارة والعقرب والغراب والحداءة والکلب العقور **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ناپاک ہین قتل کیے جاوینگے حل اور حرم مین چوہا اور بچھو اور کوا اور چیل اور کٹنا کتا **عن** ابن شہاب ان عمر بن الخطاب امر بقتل الحیات فی الحرم **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضہ نے حکم کیا سانپون کے مارنیکا حرم مین **کہا** مالک نے کٹنی کتی سے جسکے مارنیکا حرم مین حکم ہوا ہے مراد یہہ ہے کہ جو جانور لوگون کو کاٹی یا اون پر حملہ کرے یا ڈراوے جیسے شیر اور چیتا اور ریچھہ اور بھیڑیا اوسکو مار ڈالنا درست ہے اور وہ کٹنے کتے مین داخل ہے البتہ جو درندے حملہ نہین کرتے جیسے بجو اور لومڑے اور بلی اور جو انکے مشابہ ہین اونکو محرم نہ مارے اگر ماریگا تو اوسپر فدیہ لازم ہوگا **کہا** مالک نے جو پرندے نقصان پہونچاتی ہین محرم اونکو نہ مارے مگر جنکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نام لیا ہے کوے اور چیل کو اگر ان دونون کے سوا اور کسی پرندہ کو محرم ماریگا تو اوسپر جزا لازم ہوگی **مایجوز للمحرم ان یفعلہ** جو کام محرم کو درست ہین اونکا بیان **عن** ربیعة بن عبد اللہ بن الھدیر انہ رای عمر بن الخطاب یقرد بعیرا لہ فی طین بالسقیا وھو محرم قال مالک وانا اکرھہ **ترجمہ** ربیعہ بن عبد اللہ سے روایت ہی انہون نے دیکھا حضرت عمر بن الخطاب رضہ کو جوئین نکالتے تھے اپنے اونٹ کی اور پھینک دیتی تھی جون کو خاک مین موضع سقیا مین اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔ مالک نے کہا مین اسکام کو مکروہ جانتا ہون **ف** کیونکہ ابن عمر نے اوسکو مکروہ جانا اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ نہین ہے وہ کہتے ہین عمر رضہ کا فعل مقدم ہے ابن عمر کے قول پر **عن** مرجانة انھا قالت سمعت عایشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسئل عن المحرم یحک جسدہ فقالت نعم فلیحککہ ولیشدد قالت عایشة لو ربطت یدای و لم اجد الا رجلی لحککت

جو کام محرم کو درست ہین اونکا بیان

ترجمہ مرجانہ نے سُنا حضرت ام المومنین عایشہ رض سے اون سی سوال ہوا کہ محرم اپنی بدن کو کُھجاوی بولین ہان کُھجاوے اور زور سے کھجاوے اور اگر میری ہاتہ باندہ دیی جاوین اور پاؤن میرے قابو مین ہون تو اوسی سی کُھجاؤن

عن ایوب بن موسی ان عبداللہ بن عمر نظر فی المراۃ لشکوی کان بعینیہ وھو محرم ترجمہ ایوب بن موسے سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر نی آئینہ مین دیکھا بسبب کسی مرض کی جو اونکے آنکھہ مین تہا اور وہ احرام باندہے ہوئی تہی عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یکرہ ان ینزع المحرم حلمۃ او قرادا عن بعیرہ ترجمہ نافع سی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر مکروہ جانتے تہے اپنے اونٹ کی جون یا کلیہ نکالنے کو کہا مالک نی مجہی یہ قول پسند ہی عن محمد بن عبداللہ بن ابی مریم انہ سال سعید بن المسیب عن ظفر لہ انکسر وھو محرم فقال سعید اقطعہ ترجمہ محمد بن عبداللہ بن ابی مریم نے پوچہا سعید بن المسیب سے کہ میرا ایک ناخون ٹوٹ گیا ہے اور مین احرام باندہے ہون سعید نی کہا کاٹ ڈال اوسکو کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سی کہ محرم کے کان مین درد ہو تو وہ اپنی کان مین روغن بان جسمین خوشبو نہو ڈالی جوابدیا کچہ قباحت نہین ہے اگر منہ مین بہی ڈالی تو کچہ حرج نہین ہے کہا مالک نی اگر محرم اپنے پہوڑی کو چیرے یا آبلہ پہوڑے یا فصد کہولی ضرورت کے وقت تو کچہ حرج نہین ہے

دوسرے کیطرف سے حج کرنیکا بیان

الحج عمن یحج عنہ دوسرے کیطرف سے حج کرنیکا بیان عن عبداللہ بن عباس قال کان الفضل بن عباس ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءتہ امراۃ من خثعم تستفتیہ فجعل الفضل ینظر الیھا وتنظر الیہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الاخر فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی العباد فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لایستطیع ان یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ فضل بن عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ سوار تہی اتنی مین ایک عورت آئی خثعم سے (خثعم ایک قبیلہ کا نام ہے) مسئلہ پوچہتی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فضل اوس عورت کیطرف دیکہنے لگے اور وہ عورت فضل کیطرف دیکہنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ اور طرف پہیرنے لگے اوس عورت نی کہا یا رسول اللہ حج اللہ کا فرض ہوا میرے باپ پر ایسی وقت مین کہ میرا باپ بڈہا ہے اونٹ پر بیٹہہ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون فرمایا آپنے ہان اور یہ قصہ حجۃ الوداع مین ہوا ف م اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو شخص زندگی مین عاجز ہوجاوے حج سے تو اوسکے طرف سے حج کرنا درست ہے اور میت کیطرف سی بالاتفاق درست ہے

احصار کا بیان

ماجاء فیمن احصر بعدو احصار کا بیان ف م احصار کہتے ہین آدمی کے روکے جانے کو حج یا عمرہ سے کسی دشمن کی وجہ سے بعد احرام کے کہا مالک نی جس شخص کو احصار ہوا دشمن کے باعث سے اور وہ اوسکے وجہ سے بیت اللہ تک جا سکا تو وہ احرام کہول ڈالے اور اپنے ہدی کو نحر کرے اور

سر منڈاوے جہان پر اوسکو احصار ہوا ہے اور قضا او سپر نہین ہے **ف** ہ یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک قضا ہے عن مالك انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حل هو واصحابه بالحديبية فنحروا الهدى وحلقوا رؤسهم وحلوا من كل شئ قبل ان يطوفوا بالبيت وقبل ان يصل اليه الهدى ثم لم نعلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر احدا من اصحابه ولا ممن كان معه ان يقضوا شيئا ولا يعودوا لشئ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب نی (جب روکا اونکو کفار نے) تو احرام کہول ڈالا حدیبیہ مین اور نحر کیا ہدی کا اور سر منڈائے اور حلال ہو گئے ہر شی سی قبل طواف خانہ کعبہ اور قبل پہونچ جانے ہدے کے بیت اللہ کو پہر ہم نہین جانتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہو کسیکو اپنی اصحاب اور ساتہیون مین سے دوبارہ قضا یا اعادہ کرنیکا عن عبد الله بن عمر انه قال حين خرج الى مكة معتمرا فى الفتنة ان صددت عن البيت صنعنا كما صنعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهل بعمرة من اجل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اهل بعمرة عام الحديبية ثم ان عبد الله بن عمر نظر فى امره فقال ما امرهما الا واحد فالتفت الى اصحابه فقال ما امرهما الا واحد اشهدكم انى قد اوجبت الحج مع العمرة ثم نفذ حتى جاء البيت فطاف طوافا واحدا وراى ذلك مجزيا عنه واهدى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر جب نکلے مکہ کیطرف عمرہ کے نیت سے جس سال فساد درپیش تہا (یعنے حجاج بن یوسف لڑنے کو آیا تہا عبد اللہ بن زبیر رضہ سے جو حاکم تہے مکہ کے) تو کہا اگر مین روکا جاؤن گا بیت اللہ جانے سے تو کرونگا جیسا کیا تہا مینی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ (جب روکا تہا آپکو کفار نے) تو عبد اللہ بن عمر نے احرام باندہا تہا عمرہ کا اس خیال سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی بہی حدیبیہ کے سال مین احرام باندہا تہا عمرہ کا پہر عبد اللہ بن عمر نے سوچا تو یہ کہا کہ عمرہ اور حج دونون کا حکم احصار کے حالت مین یکسان ہی متوجہ ہوئے اپنے ساتہیون کیطرف اور کہا کہ حج اور عمرہ کا حال یکسان ہی مینے تمکو گواہ کیا کہ مینے اپنے اوپر حج بہی واجب کرلیا عمرہ کے ساتہ پہر چلے گئے عبد اللہ یہانتک کہ آئے بیت اللہ مین اور ایک طواف کیا اور اسکو کافی سمجہا اور نحر کیا ہدے کو **ف** ہ قران مین شافعی اور مالک کی نزدیک ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی درکار ہین کہا مالک نی ہماری نزدیک جسکو دشمن کے وجہ سے احصار ہو اوسکا یہی حکم ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب نی کیا کہا مالک نی جو سوا دشمن کی اور کسی وجہ سے رُک جاوے وہ حلال نہوگا بدون بیت اللہ جائے ہوئے **ف** ہ شافعی اور احمد اور اسحاق اور اکثر علما کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مرض وغیرہ موانع سے بہی احصار ہوتا ہے

ما جاء فيمن احصر بغير عدو

جو شخص سوا دشمن کے اور کسی سبب سے

رک جاوے اوسکا بیان عن عبد اللہ بن عمر انہ قال المحصر بمرض لا یحل حتی یطوف بالبیت ویسعی بین الصفا والمروۃ
فان اضطر الی لبس شئ من الثیاب التی لا بد لہ منہا او الدواء صنع ذلک وافتدی ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ نے
کہا جو شخص بیماری کی وجہ سے رک جاوے تو وہ حلال ہوگا یہانتک کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا
اور مروہ کے بیچ مین اگر ضرورت ہو کسے کپڑے کے پہننے کے یا دوا کے (جو احرام کی حالت مین منع ہے) تو اوسکا
استعمال کرے اور جزا دیوے عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا کانت تقول المحرم لا یحلہ الا البیت
ترجمہ ام المومنین عایشہ رضہ نے فرمایا کہ محرم حلال نہین ہوتا بغیر خانہ کعبہ پہونچے ہوئے عن ایوب بن ابی
تمیمۃ السختیانی عن رجل من اہل البصرۃ کان قدیما انہ قال خرجت الی مکۃ حتی اذا کنت ببعض الطریق کسرت
فخذی فارسلت الی مکۃ وبہا عبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن عمر والناس فلم یرخص لی احد ان احل فاقمت علی ذلک الماء سبعۃ
اشہر حتی احللت بعمرۃ ترجمہ ایوب بن ابی تمیمہ سے روایت ہے انہون نے سنا ایک شخص سے جو بصرہ کا رہنے
والا پورانا آدمی تہا (نام اونکا ابو قلابہ عبد اللہ بن زید ہے) اوسنے کہا کہ مین چلا مکہ کو رستے مین میرا
کولہ ٹوٹ گیا تو مینے مکہ مین کسیکو بہیجا وہان عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور اور لوگ بہی تہے اونہین
سے کسے نے مجہکو اجازت نہ دی احرام کہول ڈالنے کے یہانتک کہ مین وہین پڑا رہا سات مہینے تک جب اچہا ہوا
تو عمرہ کرکے [illegible] حلال ہوا عن عبد اللہ بن عمر انہ قال من حبس دون البیت بمرض فانہ لا یحل حتی یطوف
بالبیت [illegible] والمروۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا جو شخص خانہ کعبہ نہ جاسکے بیماری کی وجہ سے
تو اوسکو [illegible] رہے گا یہانتک کہ طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کے بیچ مین
عن سلیمان [illegible] سعید بن حزابۃ المخزومی صرع ببعض طریق مکۃ وہو محرم فسأل علی الماء الذی کان علیہ
فوجد عبد اللہ بن عمر وعبد اللہ بن الزبیر ومروان بن الحکم فذکر لہم الذی عرض لہ فکلہم امرہ ان یتداوی
بما لا بد لہ منہ ویفتدی فاذا صح اعتمر فحل من احرامہ ثم علیہ حج قابل ویہدی
ما استیسر من الہدی ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ سعید بن حزابہ مخزومی گر پڑے مکہ کو
آتے ہوئے راہ مین اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے تو جہان پانی دیکہکر ٹہیرے تہے وہان پوچہا تو
عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن الزبیر اور مروان بن الحکم ملے اون سے بیان کیا اس عارضے کو اون
سبہون نے کہا جیسے ضرورت ہو ویسے دوا کرا اور فدیہ دے جب اچہا ہو تو عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے
سال آیندہ حج کرا اور موافق طاقت کے ہدی دے کہا مالک نے ہمارے نزدیک ایسا ہی حکم ہے جو رک
جاوے کسے وجہ سے سوا دشمن کے کہا مالک نے حضرت عمر بن الخطاب رضہ نے حکم کیا ابو ایوب انصاری اور ہبار بن
الاسود کو جب اونکا حج فوت ہوگیا اور وہ دسوین تاریخ آئے کہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالین اور چلے اوین

پہر سال آئندہ حج کریں اور ہدی بہیجیں اگر ہدی میسر نہو تو تین روزے حج مین اور سات روزے بعد اوسکے رکہیں جب اپنی گہر مین آوین کہا مالک نے جو شخص حج سے رُک جاوے بعد احرام کے مرض کی وجہ سے یا اور کسی باعث سے مثلاً تاریخ کے شمار مین غلطی ہوجاوے یا چاند معلوم نہو تو اوسکا حکم مثل محصر کے ہے

ف یعنی جسکو احصار ہو حج سے عمرہ کرکے احرام کہولڈالے اور ہدی دیوے کہا یحیےٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص مکہ کا رہنے والا اوسنے احرام باندہا حج کا پہر اوسکا پانون ٹوٹ گیا یا پیٹ چلنے لگا یا عورت کو درد زہ شروع ہوا تو جواب دیا کہ اونکا حکم محصر کا سا ہے جیسے باہر والون کا حکم ہے جب اونکو احصار ہو کہا مالک نے ایک شخص مکہ کو آیا عمرہ کا احرام باندہ کر حج کے مہینون مین اور عمرہ ادا کرکے پہر حج کا احرام باندہا مکہ سے بعد اوسکے اوسکا پانون ٹوٹ گیا یا کوئی اور صدمہ ایسا پہونچا جسکی وجہ سے وہ عرفات مین نہ جاسکا تو وہ ٹہرا رہے جب تندرست ہوا اوسوقت حرم کے باہر جاکر لوٹ آوے مکہ کو اور طواف اور سعی کرکے احرام کہولڈالے پہر سال آئندہ حج کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نے جو شخص احرام باندہے حج کا مکہ سے پہر طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کی بیچ مین بعد اوسکے بیمار ہوجاوے اور لوگون کی ساتہ عرفات پر جا نہ سکے تو جب حج فوت ہوجاوے حرم کے باہر اگر ہوسکے نکلکر عمرہ کا احرام باندہ کر مکہ مین آوے اور طواف اور سعی کرکے احرام کہولڈالے کیونکہ پہلا طواف اور سعی عمرہ کا نہ تہا پہر سال آئندہ حج کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نے اگر وہ شخص مکہ کا رہنے والا نہو اور کسی مرض کی وجہ سے حج نکرسکے اور طواف اور سعی کرچکا ہو تو عمرہ کرکے احرام کہولڈالے لیکن عمرہ کے لیئے دوبارہ طواف اور سعی کرے اسواسطے کہ پہلا طواف اور سعی عمرہ سے متعلق نہ تہا بلکہ حج کے نیت سے تہا اب سال آئندہ حج کرے اور ہدی دیوے

ما جاء فی بناء الکعبۃ کعبہ کے بنانیکا حال

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الم تری ان قومک حین بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد ابراھیم قالت فقلت یا رسول اللہ افلا تردھا علی قواعد ابراھیم قال لولا حدثان قومک بالکفر لفعلت قال فقال عبد اللہ بن عمر لئن کانت عائشۃ سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک استلام الرکنین اللذین یلیان الحجر الا ان البیت لم یتمم علی قواعد ابراھیم ترجمہ روایت ہی حضرت ام المومنین عائشہ رض سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تیری قوم نے جب بنایا کعبہ کو تو ابراہیم علیہ السلام نے جیسا بنایا تہا اوسمین کمی کی حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ ابراہیم علیہ السلام نے جیسا بنایا تہا ویسا کیون نہین بنادیتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کا کفر قریب نہوتا تو مین بناتا

ف یعنی ابہی تہوڑا زمانہ گذرا کہ قریش کافر تہی اسلام اونکا قدیم نہین ہے اسوجہ سے احتمال ہے کہ مین کعبہ کو درست کرنے کے واسطے توڑون اور وہ

مؤطا امام مالک

اور کچھ سمجھیں **ف** عبداللہ بن عمر نے کہا اسی وجہ سے شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن شامی اور عراقی کا
جو حطیم کے متصل ہیں استلام نہ کیا کیونکہ خانہ کعبہ ابراہیم علیہ السلام کی بنا پر نہ تھا **ف** ہ ابراہیم علیہ السلام
کے وقت میں حطیم کعبہ میں داخل تھا اب حطیم کعبہ سے خارج ہے لیکن طواف میں شریک ہی تو جس قدر دیوار کعبہ کے
حطیم سے متصل ہے وہ درحقیقت اپنی اصلی مقام پر نہیں ہے اور دونوں کونے اوسکے یعنی رکن شامی اور
عراقی اپنی مقام پر نہیں ہیں اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکا استلام (یعنے ہاتھ سے چھونا یا بوسہ
دینا) نہ کیا اور رکن یمانی اور حجر اسود جو اصلی مقام پر ہیں اونکا استلام کرتے رہے کعبہ کی اصل صورت یہ ہے

عن عروة بن الزبير ان عائشة ام المؤمنين قالت ما ابالي اصليت في الحجر ام في البيت
ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ رض نے فرمایا مجھے کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا
اسمیں کہ نماز پڑھوں کعبہ کے اندر یا حطیم میں **ف** ہ کیونکہ حطیم بھی درحقیقت کعبہ میں داخل ہے **عن** ابن شہاب انہ
يقول سمعت بعض علمائنا يقول انما حجر الحجر وطاف الناس من ورائه الا ارادة ان يستوعب الناس
الطواف بالبيت كله **ترجمہ** ابن شہاب نے بعض علما سے سنا کہتے تھے حطیم کے گرد دیوار اوٹھائی اور
طواف میں اوسکو شریک کیا اسواسطے کہ پورے خانہ کعبہ کا طواف ہوجاوے

الرمل في الطواف

طواف میں رمل کا بیان **ف** ہ رمل کہتے ہیں ذرا جلدی جلدی مونڈھے ہلاتی ہوئی چلنے کو۔
مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو کہا کہ مدینہ کے بخار نے انکو سست کردیا اسواسطے آپنے اسطرح طواف کا حکم دیا
تاکہ اونکی چالاکی اور مستعدی اور چستی اور بہادری معلوم ہو **عن** جابر بن عبد الله انه قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم رمل من الحجر الاسود حتى انتهى اليه ثلثة اطواف **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی انہوں
نے کہا دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رمل کی آپنے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں
کہا مالک نے ہماری شہر کے علما کا عمل اسی پر ہے **عن** نافع ان عبد الله بن عمر كان يرمل من الحجر الاسود
الى الحجر الاسود ثلثة اطواف ويمشي اربعة اطواف **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رمل کرتے
تھے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں اور باقی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلتے تھے
عن عروة ابن الزبير انه كان اذا طاف بالبيت يسعى الاشواط الثلثة يقول اللهم لا اله الا انت وانت
تحيي بعد ما امتنا يخفض صوته بذلك **ترجمہ** عروہ بن الزبیر جب طواف کرتے خانہ کعبہ کا تو دوڑ کر
چلتے تین پھیروں میں اور آہستہ سے کہتے اے اللہ سوا تیرے کوئی سچا معبود نہیں اور تو جلاویگا ہمکو بعد مرنے کے
عن عروة بن الزبير انه رأى عبد الله بن الزبير احرم بعمرة من التنعيم قال ثم رأيته يسعى حول البيت الاشواط الثلثة
ترجمہ عروہ بن الزبیر نے دیکھا عبداللہ بن الزبیر رض کو انہوں نے احرام باندھا عمرہ کا تنعیم سے پھر دیکھا کہ دوڑ

طواف میں رمل کا بیان

دوڑ کر چلتے ہین پہلے تین پہیرون مین گرد خانہ کعبہ کے عن نافع ان عبد الله بن عمر کان اذا احرم من مکة لم یطف بالبیت ولا بین الصفا والمروة حتی یرجع من منی وکان لا یرمل اذا طاف حول البیت اذا احرم من مکة

ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر جب احرام باندہتے مکہ سے تو طواف نہ کرتے بیت اللہ کا اور نہ سعی کرتے صفا مروہ کے درمیان مین یہانتک کہ لوٹتے منا سے اور نہ رمل کرتے

الاستلام فی الطواف

طواف مین استلام کرنیکا بیان ف م استلام کہتے ہین کسی چیز کے چہونے یا بوسہ دینے کو عن مالك انه بلغه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا قضی طوافه بالبیت ورکع رکعتین واراد ان یخرج الی الصفا والمروة استلم الرکن الاسود قبل ان یخرج ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب طواف سے فارغ ہوکر دوگانہ طواف پڑہ چکتے اور صفا مروہ کو نکلنے کا ارادہ کرتے حجر اسود کو چوم لیتے قبل نکلنے کے عن عروة بن الزبیر قال قال رسول الله صلعم لعبد الرحمن بن عوف کیف صنعت یا ابا محمد فی استلام الرکن الاسود فقال عبد الرحمن استلمت وترکت فقال له رسول الله اصبت ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد الرحمن بن عوف سے کسطرح تم نے چوما حجر اسود کو عبد الرحمن نے کہا کبہی مینے چوما اور کبہی ترک کیا آپنے فرمایا ٹہیک کیا تمنے ف م کیونکہ حکم یہی ہے کہ جب حجر اسود کے پاس آوے اوسکو چہو لیوے یا بوسہ دیوے اگر زحمہ نہو ورنہ صرف اوسکے طرف منہ کرکے اللہ اکبر کہے اور چلا جاوے عن هشام بن عروة ان اباه کان اذا طاف بالبیت استلم الارکان کلها وکان لا یدع الیمانی الا ان یغلب علیه

ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ اونکے باپ عروہ بن الزبیر جب طواف کرتے خانہ کعبہ کا تو سب رکنون کا استلام کرتے خصوصًا رکن یمانی کو ہرگز نہ چہوڑتے مگر جب مجبور ہوجاتے ف م یہ فعل جمہور علماء کے خلاف ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی صرف رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام ثابت ہے

تقبیل الرکن الاسود فی الاستلام

حجر اسود کے استلام کے وقت اوسکو چومنے کا بیان

عن عروة بن الزبیر ان عمر بن الخطاب قال وهو یطوف بالبیت للرکن الاسود انما انت حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم قبلك ما قبلتك ثم قبله ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جب وہ طواف کر رہے تہے خانہ کعبہ کا حجر اسود کو کہ تو ایک پتہر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تجہی چومتے نہ دیکہا ہوتا تو مین نہ چومتا تجکو پہر چوما حجر اسود کو ف م یہ قول حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے اسواسطے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کا قریب گذرا تہا شرک کی خیالات عام لوگون کے دلون سے بالکل محو نہین ہوئے تہے پتہر چومنے سے شاید یہ کوئی خیال کرتا کہ دین اسلام مین بہی کوئی پتہر قابل تعظیم یا عبادت کے یا اس قابل ہے کہ اوس سے امید نفع اور

نقصان کی ہی حضرت عمر نے علے الاعلان موسم حج مین اسکو بیان کردیا کہ یہ خیال بالکل لغو ہے اس پتہر کا چومنا محض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروی ہے ورنہ یہ پتہر ہمارا کچہہ نفع نقصان نہین کرسکتا پہر جب حجر اسود کا یہ حال ہوا جسکے فضایل احادیث صحیحہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بوسہ اور استلام سے ثابت ہین تو اور بزرگون کی قبرون یا درگاہون یا آثار کا کیا درجہ ہوگا **کہا** مالک نی بعض اہل علم سے مینے سنا کہ جب رکن یمانی سے ہاتہ لگاکر اوٹہاوے تو ہاتہ منہ پر رکہہ لے مگر اوسکو چومے نہین **ف** ہ مگر شافعی کے نزدیک اوسکو چوم لیوے

رکعتا الطواف

دوگانہ طواف کا بیان **عن** عروۃ بن الزبیر انہ کان لا یجمع بین السبعین لا یصلی بینہما ولکنہ کان یصلی بعد کل سبع رکعتین فربما صلی عند المقام او عند غیرہ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر رضہ دو طواف ایک ساتہ نکرتے تہے اسطرح پر کہ اون دونون کے بیچ مین دوگانہ طواف ادا نکرین بلکہ ہر سات پہیرون کے بعد دو رکعتین پڑہتے تہے مقام ابراہیم پاس یا اور کسی جگہہ **کہا** یحیے نے سوال ہوا امام مالک سی کہ اگر کوئی شخص آسان سمجہکر دو یا تین طواف کرکے سبکے بعد دوگانی ادا کرے تو یہ درست ہے جواب دیا کہ نہین ہر سات پہیرون کی بعد اوسکا دوگانہ ادا کرے **کہا** مالک نی ایک شخص نی طواف شروع کیا سہو ہو لگیا یہانتک کہ آٹہہ یا نو پہیرے کیئے تو جب اوسکو علم ہوا طواف چہوڑ دے پہر دو رکعتین پڑہے اور جو زیادہ ہوگیا اوسکا اعتبار نہ کرے اور یہ نہ کرے کہ دوسرا طواف بہی پورا کرکے دونو طوافون کے دوگانے ایک ساتہ ادا کرے کیونکہ سنت یہ ہے کہ ہر طواف کا دوگانہ اوسکے بعد ادا ہو **کہا** مالک نی جو شخص طواف کرکے دوگانہ ادا کرلے پہر اوسکو شک ہو کہ سات پہیرے پورے ہوئے تہے تو وہ سات پورے کرے اور دوگانہ دوبارہ پڑہے اسلیئے کہ دوگانہ جب ادا کرنا چاہیئے کہ سات پہیرے پورے ہوجاوین **کہا** مالک نی جس شخص کا وضو طواف یا سعے کرتے مین ٹوٹ جاوے تو وہ وضو کرے اور نئے سرے سے طواف شروع کرے اور سعی کی جسقدر پہیرے باقی تہے وہ ادا کرے کیونکہ سعی وضو ٹوٹ جانے سے باطل نہین ہوتی مگر جب سعی شروع کرے تو باوضو ہونا چاہیئے

الصلوۃ بعد الصبح والعصر فی الطواف

دوگانہ طواف کا ادا کرنا بعد نماز صبح یا نماز عصر کے **عن** عبد الرحمن بن عبد القاری انہ طاف بالبیت مع عمر بن الخطاب بعد صلوۃ الصبح فلما قضی عمر طوافہ نظر فلم یر الشمس فرکب حتی اناخ بذی طوی فصلی رکعتین **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری نی طواف کیا خانہ کعبہ کا حضرت عمر بن الخطاب رضہ کی ساتہ بعد نماز فجر کے تو جب حضرت عمر طواف ادا کرچکے دیکہا تو آفتاب نہ پایا پس سوار ہوئے یہانتک کہ بٹہایا اونٹ ذی طوی مین وہان دوگانہ طواف ادا کیا **عن** ابی الزبیر المکی انہ قال رایت عبد اللہ بن عباس یطوف بعد صلوۃ العصر ثم یدخل فی حجرتہ فلا ادری ما یصنع **ترجمہ** ابو الزبیر مکے سے روایت ہے

دوگانہ طواف کا بیان

دوگانہ طواف کا ادا کرنا بعد نماز صبح یا عصر کے

کہ دیکھا مینے عبداللہ بن عباس کو طواف کرتی تہی بعد نماز عصر کے پہر جاتی تہی اپنی حجرہ مین پہر معلوم نہین رہان کیا کرتے تہے **ف** یعنے دوگانہ طواف پڑہتے تہے یا انتظار کرتے تہے آفتاب ڈوب جانیکا لیکن سفیان کی روایت مین ہی کہ دوگانہ طواف ادا کرتے تہے **عن ابی الزبیر المکی انہ قال لقد رایت البیت یخلو بعد صلوۃ الصبح وبعد صلوۃ العصر مایطوف بہ احد** **ترجمہ** ابو الزبیر مکے سے روایت ہے کہ مینے دیکھا خانہ کعبہ کو خالی ہوجاتا طواف کرنیوالون سے بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر کے کوی طواف نکرتا **ف** اس خیال سے کہ طواف کی بعد دوگانہ ادا کرنا ہوگا اور بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کے غروب آفتاب تک سجدہ کرنا منع ہے محمد بن الحسن نے کہا کچہ قباحت نہین ان نمازون کے بعد طواف کرے لیکن دوگانہ نہ پڑہے جب آفتاب نکل آوے یا ڈوب جاوے اوسوقت پڑہ لیوے اور شافعی کے نزدیک دوگانہ طواف ان وقتون مین پڑہنا درست ہے **کہا** مالک نی جس شخص نے طواف شروع کیا پہر تکبیر ہوی نماز صبح یا نماز عصر کے تو وہ نماز پڑہے امام کے ساتہ اپنے نماز کے طواف پورا کر لیوے لیکن دوگانہ ادا نہ کرے یہانتک کہ آفتاب نکل آوے یا ڈوب جاوے اور اگر بعد نماز مغرب کے پڑہے تو ہی کچہ قباحت نہین ہے **کہا** مالک نی اگر کوی شخص ایک طواف کرے بعد نماز فجر یا عصر کے اور دوگانہ کی تاخیر کرے یہانتک کہ آفتاب نکل آوے جیسا حضرت عمر نے کیا یا آفتاب ڈوب جاوے تو کچہ قباحت نہین ہے اب دوگانہ طواف آفتاب ڈوبتے ہی پڑہ لیوے یا بعد نماز مغرب کے پڑہے **وداع البیت** خانہ کعبہ سے رخصت ہونیکا بیان

خانہ کعبہ سے رخصت ہونیکا بیان

عن عبداللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب قال لا یصدرن احد من الحاج حتی یطوف بالبیت فان اخر النسک الطواف بالبیت **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضی نے فرمایا کوئی حاجی مکہ سے نہ لوٹے یہانتک کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کیونکہ آخری عبادت یہ ہے طواف کرنا خانہ کعبہ کا **ف** اس طواف کو طواف الوداع کہتے ہین جب مکہ سے مراجعت کا قصد ہو تو یہ طواف رخصت کے وقت کرتے ہین **کہا** مالک نی یہ جو حضرت عمر نے فرمایا کہ آخری عبادت طواف ہے خانہ کعبہ کا اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جو شخص تعظیم کرے اللہ جل جلالہ کے نشانیون کو تو یہ دلون کے خوف کے وجہ سے ہے پہر فرماتا ہے کہ بازگشت انکی خانہ کعبہ کی طرف ہے تو تمام ارکان اور عبادات حج کے انتہا خانہ کعبہ پر ہے **عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب رد رجلا من مر الظہران لم یکن ودع البیت حتی ودع البیت** **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نی ایک شخص کو مر الظہران (ایک موضع ہے مکہ سے اٹہارہ میل کی فاصلہ پر) سے پہیر دیا اسواسطے کہ اوسنی طواف الوداع نہین کیا تہا **عن عروۃ بن الزبیر انہ قال من افاض فقد قضی اللہ حجہ فانہ ان لم یکن حبسہ شیء فہو حقیق ان یکون اخر عہدہ الطواف بالبیت وان حبسہ شیء او عرض لہ فقد قضی اللہ حجہ** **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے کہا کہ جس شخص نے طواف الافاضہ

(طواف الزیارۃ) ادا کیا اوسکا حج اللہ نے پورا کر دیا اب اگر اوسکو کوئی امر مانع نہین آیا تو چاہیئے کہ رخصت کی وقت طواف الوداع کرے اور اگر کوئی مانع یا عارضہ درپیش ہوا تو حج تو پورا ہو چکا **ف م** اس سے معلوم ہوا کہ طواف الوداع واجب نہین ہے لیکن حضرت عمر کے پہیر دینے سے اوس شخص کو جسنے یہ طواف نہین کیا تہا وجوب معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم کہا مالک نی اگر کسی شخصکو یہ مسئلہ طواف الوداع کا معلوم نہ تہا اور وہ بدون طواف الوداع کیئے ہوئے مکہ سے چلا گیا تو اوسپر لوٹ آنا لازم نہین مگر جس صورت مین کہ قریب ہو مکہ سے تو لوٹ آوے اور طواف کرے بشرطیکہ طواف الزیارۃ کر چکا ہو **ف م** کیونکہ طواف الزیارۃ فرض ہے

جامع الطواف طواف کے مختلف مسائل کا بیان

عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ قالت فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ یصلی الی جانب البیت وھو یقرأ بالطور وکتاب مسطور

ترجمہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ مینے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بیماری کی سو آپنے فرمایا مردون کے پیچہے سوار ہو کر تو طواف کر لے ام سلمہ نے کہا کہ مینے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت نماز پڑہ رہے تہے ایک گوشے کے طرف خانہ کعبہ کی اور آپ پڑہ رہی ہتی سورۂ والطور وکتاب مسطور

عن ابی ماعز الاسلمی انہ کان جالسا مع عبد اللہ بن عمر فجاءتہ امرأۃ تستفتیہ فقالت انی اقبلت ارید ان اطوف بالبیت حتی اذا کنت عند باب المسجد ھرقت الدماء فرجعت حتی ذھب ذلک عنی ثم اقبلت حتی اذا کنت عند باب المسجد ھرقت الدماء فرجعت حتی ذھب ذلک عنی ثم اقبلت حتی اذا کنت عند باب المسجد ھرقت الدماء فقال عبد اللہ بن عمر انما ذلک رکضۃ من الشیطان فاغتسلی ثم استثفری بثوب ثم طوفی

ترجمہ ابو ماعز اسلمی سے روایت ہی کہ وہ بیٹہے تہے عبد اللہ بن عمر رض کے ساتہ اتنی مین ایک عورت آئی مسئلہ پوچہنے اون سے تو کہا اوس عورت نی کہ مینے قصد کیا خانہ کعبہ کی طواف کا جب مسجد کے دروازے پر آئے تو مجہے خون آنی لگا سو مین چلی گئی جب خون موقوف ہوا تو پہر آئی جب مسجد کی دروازے پر پہونچے خون آنی لگا تو مین چلے گئے جب خون موقوف ہوا پہر آئی جب مسجد کے دروازے پر پہونچے خون آنی لگا عبد اللہ بن عمر نی کہا یہ ایک لات ہی شیطان کی تو غسل کر پہر کپڑے سے شرمگاہ کو باندہ اور طواف کر **ف م** عبد اللہ بن عمر نے اسکو حیض کا خون نہ سمجہا اسواسطے کہ وہ متواتر ایکسان آیا کرتا ہی یہ نہین ہوتا کہ موقوف ہو پہر شروع ہو پہر موقوف ہو پہر شروع ہو یا وہ عورت آیسہ ہتی جسکو حیض نہین آتا یا اوسکو حیض آچکا تہا اور غسل کا حکم استحباباً ہے واسطے طواف کے کیونکہ مستحاضہ کو نماز اور طواف وغیرہ کے لیئے وضو کافی ہے

عن مالک انہ بلغہ ان سعد بن ابی وقاص کان اذا دخل مکۃ مراھقا خرج الی عرفۃ قبل ان یطوف بالبیت

طواف کی مختلف مسائل

وبین الصفا والمروۃ ثم یطوف بعد ان یرجع **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ سعد بن ابی وقاص جب مکہ میں آتی اور نوین تاریخ قریب ہی تو عرفات کو چلی جاتی قبل طواف اور سعی کے پہر جب وہان سے پلٹتے تو طواف اور سعی کرتے **ف** جب مکہ کو پہونچے اور مہلت ہو تو افضل یہ ہے کہ طواف قدوم ادا کرے پہر عرفات کو جاوے اور جو مہلت نہو تو سیدہا عرفات چلا جاوے اسواسطے کہ طواف قدوم سنت ہی اور وقوف عرفہ فرض ہے **کہا** مالک نی یہ امر واسع ہے اور سوال ہوا مالک سی کہ طواف واجب کرتے مین کسی سی باتین کرنیکو ٹہر جانا درست ہے تو جواب دیا کہ مین اسکو پسند نہین کرتا **ف** کیونکہ روایت کیا اصحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نی ابن عباس سے موقوفا اور مرفوعا طواف خانہ کعبہ کا نماز ہے مگر اللہ نے اسمین کلام مباح کیا ہے تو جو کوئی کلام کرے سو بہتر کلام کرے **کہا** مالک نی کوئی طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا اور نہ سعی صفا مروہ کی درمیان مگر با وضو **ف** مگر طواف مین طہارت واجب ہے اور سعی مین مستحب

البدء بالصفا فی السعی

سعی صفا سے شروع کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین خرج من المسجد وھو یرید الصفا وھو یقول نبدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سی روایت ہی کہ سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی آپ جب نکلے مسجد الحرام سے صفا کیطرف شروع کرتے ہین ہم اوس سے جس سے شروع کیا اللہ جل جلالہ نی تو شروع کی سعی آپنے صفا سے **ف** یعنی اللہ جل جلالہ نی فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ صفا اور مروہ دونو اللہ کے نشانیون مین سے ہین تو پہلے صفا کو ذکر کیا بعد اوسکے مروہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی سعی صفا سے پہلے شروع کی **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا وقف علی الصفا یکبر ثلاثا ویقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر یصنع ذلک ثلاث مرات ویدعو ویصنع علی المروۃ مثل ذلک **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم تہی جب کہڑے ہوتے صفا پر تین بار اللہ اکبر کہتے اور فرماتی نہین ہے کوئی معبود سچا سوا اللہ کے کوئی اوسکا شریک نہین ہے اوسی سلطنت ہے اور اوسیکو تعریف ہی وہ ہر شے پر قادر ہے تین بار اسکو کہتی تہی اور دعا مانگتے تہے پہر مروہ پر پہونچکر ایسا ہی کرتی تہی **عن** نافع انہ سمع عبد اللہ بن عمر وھو علی الصفا یدعو یقول اللھم انک قلت ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المیعاد وانی اسالک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ منی حتی تتوفانی وانا مسلم **ترجمہ** نافع نی سنا عبد اللہ بن عمر سے وہ صفا پر دعا مانگتے تہے اے پروردگار تو نی فرمایا کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور تو وعدہ خلاف نہین کرتا مین تجہہ سی سوال کرتا ہون کہ جیسے تونے مجہکو اسلام کی راہ دکہائی سو مرتے دم تک اسلام کو مجہسے نہ چہڑائیو یہانتک کہ مین مرون مسلمان رہکر

جامع السعی

سعی کی مختلف احادیث کا بیان **عن** عروۃ الزبیر انہ قال قلت

لعایشة ام المؤمنین وانا یومئذ حدیث السن ارایت قول الله تبارک وتعالیٰ ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن
حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطوف بهما فما علی الرجل شئ ان لا یطوف بهما قالت عایشة کلا لو کان کما تقول لکانت
فلا جناح علیه ان لا یطوف بهما انما انزلت هذه الآیة فی الانصار کانوا یهلون لمناة وکانت مناة حذو قدید و
کانوا یتحرجون ان یطوفوا بین الصفا والمروة فلما جاء الاسلام سالوا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلک فانزل الله
تعالیٰ ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطوف بهما

ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا کہ مین لڑکا تہا مینے پوچہا ام المومنین عایشہ رضہ سے دیکہو اللہ جل جلالہ فرماتا ہی بیشک
صفا اور مروہ اللہ کے نشانیون مین سے ہین سو جو حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچہ گناہ نہین ہے اوسکو سعی
سے کرنا درمیان اون دونون کے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سعے نہ کرے تب بہی کچہ برا نہین ہے
ف حالانکہ حکم اسکے برخلاف ہے کیونکہ سعی کرنا صفا مروہ مین واجب ہے نہ کرے تو برا ہے اور آیت
شریف سے اوسکے اباحت معلوم ہوتی ہے **ت** حضرت عایشہ نے جواب دیا کہ ہرگز نہین اگر جیسا تم سمجہتے ہو
ویسا ہوتا (یعنے سعے نہ کرنا برا نہوتا) تو اللہ جل جلالہ یون فرماتا کہ گناہ نہین ہے اوسپر سعے نہ کرنا صفا
اور مروہ مین اور آیت تو انصار کے حق مین اوترے ہے وہ لوگ حج کیا کرتے تہے منات کیواسطے (منات
ایک بت کا نام ہے جسکو عرب لوگ پوجتے تہے قبل اسلام کے) اور منات مقابل قدید کے تہا (قدید ایک قریہ کا
نام ہے درمیان مین مکہ اور مدینہ کے منات اوسکے سامنے تہا) وہ لوگ صفا اور مروہ کے بیچ مین سعے کرنا برا سمجہتے
تہے جب وہ دین اسلام سے مشرف ہوئے تو انہون نے پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکو اوسوقت اللہ جل جلالہ نے
اوتارا کہ صفا اور مروہ دو نو اللہ کے نشانیون سے ہین جو شخص حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو سعے کرنا گناہ نہین
ہے درمیان مین اون دونون کے **ف** جیسا وہ لوگ گناہ سمجہتے تہے مقصود اس سے رد ہے اونکے قول کا
اور ابطال ہے اونکے خیال کا اور یہہ مقصود نہین ہے کہ سعے کرنا واجب نہین ہے عن هشام بن عروة ان
سودة بنت عبد الله بن عمر کانت عند عروة بن الزبیر فخرجت تطوف بین الصفا والمروة فی حج او عمرة
ماشیة وکانت امراة ثقیلة فجاءت حین انصرف الناس من العشاء فلم تقض طوافها حتی نودی
بالاول من الصبح فقضت طوافها فیما بینها وبینه وکان عروة اذا راهم یطوفون علی الدواب ینهاهم
اشد النهی فیعتلون له بالمرض حیاء منه فیقول لنا فیما بیننا وبینه لقد خاب هؤلاء وخسروا **ترجمہ**
ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ سودہ بیٹی عبد اللہ بن عمر رضہ کی نکاح مین تہین عروہ بن الزبیر رضہ کے ایکروز وہ نکلین سعے
کرنیکو صفا اور مروہ کے بیچ مین حج یا عمرہ مین پیدل اور وہ ایک موٹی عورت تہین تو آئین سعی کرنیکو جب لوگ فارغ ہو گئے
عشا کی نماز سے اور سعی اونکی پوری نہین ہوئی تہی کہ اذان ہوگئی صبح کی پہر انہون نے پوری کی سعی اپنی اسی درمیان مین

ف یعنی عشا کی ابد سی لیکر فجر کے وقت تک باوجود اسکے عروہ نی اونکو سوار ہوکر سعی کرنیکی اجازت دیدی
ت اور عروہ جب لوگونکو دیکھتے تہے کہ سوار ہوکر سعی کرتی ہین تو نہایت منع کرتی تہی وہ لوگ بیماریکا حیلہ کرتے
تہے عروہ کی شرم سی تو عروہ کہتی تہی ہم سی اپنی لوگون کی ایسمین ان لوگون نی نقصان پایا اور مراد کو نہ پہونچی **ف** ہ
کیونکہ سعی پیدل کرنا افضل اور مسنون ہی ان لوگون نی اسکے بخلاف کیا **کہا** مالک نی جو شخص سعی صفا مروہ کے
درمیان مین بہول جاوے عمرہ مین پہر یاد نہ آوے یہانتک کہ مکہ سی دور ہو جاوے تو وہ لوٹ اور سعی کرے اور جو جماع کر چکا ہو
عورت سی تو لوٹ کر سعی کری پہر دوسرا عمرہ کرے اور ہدی دیوی **کہا** یحییٰ نی سوال ہوا مالک سی کہ ایک شخص سعی کرتی مین
کہڑا ہو کر کسے سے باتین کرنی لگی تو کیسا ہے جواب دیا کہ مجہکو یہ پسند نہین ہے **کہا** مالک نی ایک شخص طواف مین کوئی پہیر
بہول گیا یا اوسکو شک ہوا پہر سعی کرتی مین یاد آیا تو وہ سعی کو موقوف کر کے پہلے طواف پورا کرے اور دوگانہ طواف
پڑہے پہر سرے سے سعی شروع کرے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا نزل بین الصفا والمروۃ
مشے حتی اذا انصبت قدماہ فی بطن الوادی سعے حتی یخرج منہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سی روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ مین جب آتی تو معمولی چال سی چلتی جب وادی کی اندر آپکی قدم آتی تو دوڑ کر
چلتے یہانتک وادی سی نکلجاتی **ف** ہ اب تو صاف سڑک بن گئی ہی لیکن وادی کی نشان دو میل سبز باتین
طرف مسجد الحرام مین نصب کردی ہین اون میلون کی بیچ مین دوڑ کر چلتے ہین **کہا** مالک نی ایک شخص نے نادانی سے
سعے کی قبل طواف کی تو وہ لوٹی اور طواف کری پہر دوبارہ سعی کرے اور جو وہ مکہ سے چلا گیا ہو اور دور نکل گیا ہو تو بہی
لوٹے اور طواف کرے پہر سعے کرے اگر اوسنی جماع کر لیا عورت سی تو لوٹی اور طواف اور سعی ادا کری پہر دوسرا عمرہ کرے
اور ہدی دیوی

صیام یوم عرفۃ

عرفہ کے دن روزہ رکہنی کا بیان **عن** ام الفضل بنت الحارث
ان ناسا تماروا عندہا یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضہم ہو صائم وقال بعضہم لیس بصائم
فارسلت الیہ بقدح لبن وہو واقف علی بعیرہ بعرفۃ فشربہ **ترجمہ** ام الفضل سے روایت ہی کہ کچہ لوگون نے
اونکی سامنے شک کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روزی مین عرفہ کی دن بعضون نی کہا آپ روزی سی ہین بعضون
نے کہا نہین تو ام الفضل نی ایک پیالہ دودہ کا آپ پاس بہیجا اور آپ اپنی اونٹ پر سوار تہی عرفات مین تو پی لیا آپنے
اوسکو **عن** القاسم بن محمد ان عایشۃ ام المومنین کانت تصوم یوم عرفۃ قال القاسم لقد رایتہا عشیۃ
عرفۃ یدفع الامام ثم تقف حتی یبیض ما بینہا وبین الناس من الارض ثم تدعو بشراب فتفطر **ترجمہ**
قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا عرفہ کی روز روزہ رکہتین تہین قاسم نی کہا مینے دیکہا کہ عرفہ کی شام کو جب امام
چلا تو وہ ٹہر رہین یہانتک کہ زمین صاف ہوگئی پہر ایک پیالہ پانی کا منگایا اور روزہ افطار کیا **ف** ہ عرفہ کی دن
روزہ رکہنا درست ہے مگر حاجی کو نہ رکہنا افضل ہے تاکہ طاقت رہی دعا اور استغفار کے ابن عبد البر نی ابن عمر رضی سی روایت کیا کہ

عرفہ کے دن روزہ رکہنے کا بیان

مینے حج کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتہ کوئی ان مین سی عرفہ کو روزہ نہ رکہتا تہا اور مین بہی نہین رکہتا **ما جاء فی صیام ایام منی** منا کی دنون مین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذی حجہ کی روزی کی بیان مین عن سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صیام ایام منے ترجمہ سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا منا کی دنون مین روزہ رکہنی سی عن ابن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث عبد اللہ بن حذافۃ ایام منی یطوف یقول انما ھی ایام اکل وشرب وذکر اللہ ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن حذافہ کو بہیجا منا کی دنون مین کہ لوگون مین پہر کر پکار دین یہہ دن کہانی اور پینے اور خدا کی یاد کے ہین عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صیام یومین یوم الفطر ویوم الاضحی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی منع کیا دو دن روزہ رکہنی سی ایک عید الفطر اور دوسرے عید الاضحی کے دن عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ اخبرہ انہ دخل علی ابیہ عمرو بن العاص فوجدہ یاکل قال فدعانی فقلت لہ انی صائم فقال فی ھذہ الایام التی نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیامھن وامرنا بفطرھن ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص گئی اپنی باپ عمرو بن العاص پاس اونکو کہانا کہاتی ہوئی پایا تو انہون نی بلایا عبد اللہ کو عبد اللہ نی کہا مین روزی سی ہون انہون نی کہا ان دنون مین جنمین منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی روزے سے اور حکم کیا ہمکو ان دنون افطار کرنیکا کہا مالک نی وہ دن ایام تشریق ہین (یعنے ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ذیحجہ کے) **ما یجوز من الھدی** جو جانور ہدی کی لیی درست ہین اوسکا بیان عن عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدی جملا کان لابی جھل بن ھشام فی حج او عمرۃ ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ہدی بہیجے ایک اونٹ کی جو ابو جہل بن ہشام کا تہا حج یا عمرہ مین عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ فقال ارکبھا فقال یا رسول اللہ انھا بدنۃ فقال ارکبھا ویلک فی الثانیۃ او الثالثۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو ہانکتا تہا اونٹ ہدی کا آپنے فرمایا سوار ہوجا اوس پر وہ بولا کہ ہدی ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا سوار ہوجا خرابی ہو تیری دوسرے یا تیسرے مرتبہ مین آپنی یہ کہا **ف م** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہدی کی جانور پر وقت ضرورت کی سوار ہوجانا درست ہی عن عبد اللہ بن دینار انہ کان یری عبد اللہ بن عمر یھدی فی الحج بدنتین بدنتین وفی العمرۃ بدنۃ بدنۃ قال ورایتہ فی العمرۃ ینحر بدنۃ وھی قائمۃ فی دار خالد بن اسید وکان فیھا منزلہ قال ولقد رایتہ فی العمرۃ طعن فی لبۃ بدنتہ حتی خرجت الحربۃ من تحت کتفھا ترجمہ عبد اللہ بن دینار سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر

فائدہ ہدی کی اونٹ پر سوار ہونا درست ہی اور امام احمد

حج مین دو دو اونٹون کی ہدی کیا کرتی تہی اور عمرہ مین ایک ایک اونٹ کی مینی دیکہا اونکو کہ وہ نحر کرتی تہی اپنی اونٹ کا
اور اونٹ کہڑا ہوا تہا خالد بن اسید کی گہر مین جہین وہ اوترے تہے اور مینے دیکہا اونکو عمرہ مین کہ برچہا مارا اونہون نے
اپنی اونٹ کی گردن مین یہانتک کہ نکل آیا وہ اوسکے بازو سے عن یحیی بن سعید ان عمر بن عبد العزیز اهدی جملا
فی حج او عمرة ترجمہ یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ عمر بن عبد العزیز رض نے ہدی بہیجے ایک اونٹ کی حج یا عمرہ مین
عن ابی جعفر القاری ان عبد الله بن عیاش بن ابی ربیعة المخزومی اهدی بدنتین احدهما بختیة
ترجمہ ابو جعفر قاری سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عیاش نی دو اونٹو نکو ہدی کیا ایک اونٹ اون مین سی بختی تہا
ف م بختی کے معنے کتاب الزکوة مین گذرے عن نافع ان عبد الله بن عمر کان یقول اذا نتجت الناقة فلیحمل
ولدها حتی ینحر معها فان لم یوجد له محمل حمل علی امه حتی ینحر معها ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ
عبد اللہ بن عمر رض کہتے تہے جب جنے اونٹنے ہدی کی تو اوسکے بچے کو بہی ساتہ لی چلین اور اپنے مان کے ساتہ قربانی
کرین اگر اوسکے لے چلنے کے لئے کوئی سواری نہو تو اپنی مان پر سوار کر دیا جاوے تاکہ اوسکے ساتہ نحر کیا جاوے
عن هشام بن عروة ان اباه قال اذا اضطررت الی بدنتک فارکبها رکوبا غیر فادح قال و اذا اضطررت الی لبنها فاشرب بعد
ما یروی فصیلها فاذا نحرتها فانحر فصیلها معها ترجمہ ہشام بن عروہ نی کہا کہ میرے باپ عروہ کہتے تہے
کہ اگر تجہکو احتیاج پڑے اپنے ہدے پر سوار ہونے کی تو سوار ہو جا مگر نہ ایسا کہ اوسکی کمر ٹوٹ جاوی اور جب ضرورت
ہو تجہکو اوسکے دودہ کی تو پی لے جب بچہ اوسکا سیر ہو جاوے پہر جب تو اوسکو نحر کرے تو اوسکے بچے کو بہی اوسکے
ساتہ نحر کر

العمل فی الهدی حین یساق

ہدی ہانکنے کے ترکیب کا بیان عن عبد الله بن
عمر انه کان اذا اهدی هدیا من المدینة قلده و اشعره بذی الحلیفة یقلده قبل ان یشعره و ذلک فی مکان واحد و هو
موجه الی القبلة یقلده بنعلین و یشعره من الشق الایسر ثم یساق معه حتی یوقف به مع الناس بعرفة ثم یدفع
به معهم اذا دفعوا فاذا قدم منی غداة النحر نحره قبل ان یحلق او یقصر و کان هو ینحر هدیه بیده یصفهن قیاما و یوجههن الی القبلة
ثم یاکل و یطعم ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض جب ہدی لیجاتی مدینہ سے تو تقلید کرتے اوسکی (تقلید کے معنے گلے مین
کچہ لٹکانی کی ہین) اور اشعار کرتی اوسکا ذو الحلیفہ مین (اشعار ایکطرف سے اونٹ کا کوہان چیر کر خون بہا دینا) مگر
تقلید اشعار سے پہلے کرتے لیکن دونو ایک ہی مقام مین کرتی اسطرح پر کہ ہدی کا منہ قبلہ کیطرف کر کے پہلے اوسکی گلے
مین دو جوتیان لٹکا دیتے پہر اشعار کرتے بائین طرف سی اور ہدی کو اپنی ساتہ لیئے جاتی یہانتک کہ عرفہ کے روز
عرفات مین بہی سب لوگون کی ساتہ رہتی پہر جب لوگ لوٹتی تو ہدی بہی لوٹ کر آتی جب منا مین صبح کو یوم النحر
مین پہونچتے تو اوسکو نحر کرتے قبل حلق یا قصر کے اور عبد اللہ بن عمر اپنی ہدی کو آپ نحر کرتے اونکو کہڑا کر تی صف
باندہ کر منہ اونکا قبلہ کیطرف کرتے پہر اونکو نحر کرتی اور اونکا گوشت آپ بہی کہاتی اور دون کو بہی کہلاتی

عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا طعن فی سنام ھدیہ وھو یشعرہ قال بسم اللہ واللہ اکبر
ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنی ہدی کی کوہان مین زخم لگاتی اشعار کے لیئے تو
کہتے اللہ کے نام سے اللہ بڑا ہے عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول الھدی ما قلد واشعر ووقف بہ بعرفۃ
ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتی تھی ہدی وہ جانور ہے جسکے تقلید اور اشعار ہوا ور کہڑا
کیا جاوی عرفات مین عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یجلل بدنہ القباطی والانماط والحلل ثم یبعث بھا
الی الکعبۃ فیکسوھا ایاھا ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضا اپنے اونٹونکو جو ہدی کی ہوتی تہے
مصری کپڑے اور چار جامی اور جوڑے اوڑہاتی تہی (بعد قربانی کی م) اون کپڑونکو بہیجدیتے تہے کعبہ شریف
اوڑہانی کو ف ہ اون دنون مین کعبہ شریف کا ایسا غلاف نہوگا ورنہ اوڑہانی کی کیا ضرورت تہی
محمد بن الحسن نی کہا کہ ہماری نزدیک ایسا ہی حکم ہے قربانی کی نکیل اور رسّی اور جہول تصدق کیجاوی اور قصاب
کے اجرت مین نہ دی جاوی عن مالک انہ سال عبداللہ بن دینار ما کان عبداللہ بن عمر یصنع بجلال بدنہ
حین کسیت الکعبۃ ھذہ الکسوۃ فقال کان یتصدق بھا ترجمہ امام مالک نی پوچہا عبد اللہ بن دینار سے کہ عبد اللہ
بن عمر اونٹ کی جہولون کو کیا کرتے تہے جب کعبہ شریف کا غلاف بن گیا تہا انہون نی کہا تصدق کردیتی تہے
عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول فی الضحایا والبدن الثنی فما فوقہ ترجمہ نافع سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے قربانی کی لیئے پانچ برس یا زیادہ کا اونٹ چاہیئے عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان
لا یشق جلال بدنہ ولا یجللھا حتی یغدو من منی الی عرفۃ ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر اپنے
اونٹون کی جہول نہین پہاڑتے تہے اور نہ جہول پہناتی تہے یہانتک کہ منا سے جاتے عرفہ کو عن ھشام بن
عروۃ عن ابیہ انہ کان یقول لبنیہ یا بنی لا یھدین احد کم للہ من البدن شیئا یستحیی ان یھدیہ
لکریمہ فان اللہ اکرم الکرماء واحق من اختیر لہ ترجمہ عروہ بن الزبیر اپنے بیٹون سے کہتے تہے اے بیٹو میرے
اللہ کے لئے تم مین سے کوئی ایسا اونٹ نہ دیوے جو اپنے دوست کو دیتے ہوئے شرمائے اسلئے کہ اللہ جل جلالہ
سب کریمون سے زیادہ کریم ہے اور زیادہ حقدار ہے اس امر کا کہ اوسکے واسطے چیز چُن کر دیجاوے العمل

فی الھدی اذا عطب او ضل

جب ہدی مرجاوے یا چلنے سے عاجز ہوجاوی یا کہو جاوے
اوسکا بیان عن عروۃ بن الزبیر ان صاحب ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب
من الھدی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بدنۃ عطبت من الھدی فانحرھا ثم الق قلادتھا فی دمھا
ثم خل بینھا وبین الناس یاکلونھا ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے
لیجانی والی نی پوچہا آپ سی یا رسول اللہ جو ہدی رستی مین ہلاک ہونی لگی اوسکو کیا کرون آپنی فرمایا کہ

ما [illegible]

جو اونٹ ہدی کا ہلاک ہونے لگے اوسکو نحر کر اور اوسکی گلے مین جو پڑا تھا وہ اوسکی خون مین ڈال دی پہر اوسکو چہوڑ دے
کہ لوگ کہا لین اوسکو عن سعید بن المسیب انہ قال من ساق بدنة تطوعا فعطبت فنحرها ثم خلی بینها وبین الناس
یاکلونها فلیس علیه شیء وان اکل منها او امر من یاکل منها غرمها ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص
ہدی کا اونٹ لیجاوی پہر وہ تلف ہونی لگی اور وہ اوسکو نحر کر کے چہوڑ دے کہ لوگ اوسمین سی کہاوین تو اوسپر کچھ
الزام نہین ہے البتہ اگر خود اوسمین سے کہاوی یا کسیکو کہانیکا حکم کرے تو تاوان لازم ہوگا عن عبد الله بن
عباس مثل ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے ایسا ہی کہا عن ابن شہاب انہ قال من اهدی بدنة
جزاء او نذرا او هدی تمتع فاصیبت بالطریق فعلیه البدل ترجمہ ابن شہاب نے کہا جو شخص اونٹ
جزا کا یا نذر کا یا تمتع کا لیگیا پہر وہ رستی مین تلف ہوگیا تو اوسپر عوض اوسکا لازم ہے عن نافع ان عبد الله
بن عمر قال من اهدی بدنة ثم ضلت او ماتت فانها ان کانت نذرا ابدلها وان کانت تطوعا فان
شاء ابدلها وان شاء ترکها ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا جو شخص اونٹ ہدی کا لیجاوے
پہر وہ رستی مین مرجاوے یا گم ہوجاوی تو اگر نذر کا ہو اوسکا عوض دیوی اور جو نفل ہو تو چاہے عوض دیوے
چاہے نہ دیوے کہا مالک نے مینے سنا اہل علم سے کہتے تھے مالک ہدی کا نہ کہاوے اوس ہدی سے جو جزا ہو
جنایت کی یا فدیہ ہو **ف** ۔ لیکن جو ہدی تمتع یا قران کی یا نفل ہو اوسمین سے کہانا درست ہے

هدی المحرم اذا اصاب اهله

محرم جب اپنی بیوی سی صحبت کرے اوسکے ہدی کا بیان عن مالک

(Margin: محرم جب اپنی بیوی سی صحبت کری اوسکی ہدی کا بیان)

انه بلغه ان عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وابا هریرة سئلوا عن رجل اصاب اهله وهو محرم فقالوا ینفذان
یوجههما حتی یقضیا حجهما ثم علیهما الحج من قابل والهدی ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب اور
علی بن ابی طالب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے جماع کیا اپنی بی بی سی احرام مین وہ کیا کری
اون سبہون نی جواب دیا کہ وہ دونون خاوند اور جورو حج کے ارکان ادا کیے جاوین یہانتک کہ حج پورا ہوجاوے
پہر سال آیندہ اون پر حج اور ہدی لازم ہے وقال علی بن ابی طالب رض واذا اهلا بالحج من عام قابل تفرقا
حتی یقضیا حجهما ترجمہ حضرت علی رض نے یہ بھی فرمایا کہ پہر سال آیندہ جب حج کرین تو دونو جدا رہین
یہانتک کہ حج پورا ہوجاوے **ف** ۔ اس خوف سے کہ مبادا پہر صحبت کرین اور حج فاسد ہوجاوے اور ابو حنیفہ
نے کہا میرے نزدیک کچھ علیحدہ رہنا ضرور نہین ہے عن یحیی بن سعید انه سمع سعید بن المسیب یقول ماترون فی
رجل وقع بامراته وهو محرم فلم یقل له القوم شیئا فقال سعید ان رجلا وقع بامراته وهو محرم فبعث الی المدینة
یسئل عن ذلک فقال بعض الناس یفرق بینهما الی عام قابل فقال سعید لینفذا لوجههما
فلیتما حجهما الذی افسدا فاذا فرغا رجعا فان ادرکهما حج قابل فعلیهما الحج والهدی ویهلان من

حیث اھل اول مرۃ ثم یھل عام قابل بالحج ویھدی وقال مالک ینحر ذلک ان شاء اللہ افسد الحج یہما افیفترقا حتے یقضیا حجہما **ترجمہ** یحیی بن سعید سی روایت ہی انہون نی سنا سعید بن المسیب سے وہ کہتی تھے لوگون سی تم کیا کہتے ہو اوس شخص کے باب مین جسنے جماع کیا اپنی عورت سی احرام کی حالت مین تو لوگون نی کچہ جواب دیا تب سعید نی کہا کہ ایک شخص نے ایسا ہی کیا تہا تو اوسنی مدینہ مین کسیکو بہیجا دریافت کرنیکے لیے بعض لوگون نے کہا کہ خاوند اور جورو مین ایکسالی تاکہ جدائی کی جاوے سعید نی کہا دونون حج کرتے چلے جاوین اور اوس حج کو پورا کرین جو فاسد کر دیا ہے جب فارغ ہوکر لوٹین تو دوسرے سال اگر زندہ رہین تو پہر حج کرین اور ہدی دیوین اور دوسری حج کا احرام وہین سے باندہین جہان سے پہلے حج کا احرام باندہا تہا اور مرد عورت جدا رہین جب تک فراغت ہو حج سے **کہا** مالک نی کہ ہر ایک اونمین سی ایک ایک اونٹ ہدی دیوے **کہا** مالک نی جس شخص نے صحبت کی اپنی عورت سی عرفات سے لوٹنے کے بعد اور کنکریان مارنی سے پہلے تو اوسپر ہدی واجب ہوگی اور سال آیندہ پہر حج کرنا ہوگا اگر بعد کنکریان مارنی کی (قبل طواف الزیارۃ کے) جماع کیا تو اوسپر ایک عمرہ اور ایک ہدی لازم ہے اور سال آیندہ حج ضرور نہین **ف م** اور یہی قول ہے شافعی کا کہ شروع حج سے لیکر رمی جمار تک اگر جماع کریگا تو ہدی لازم ہوگی اور سال آیندہ حج واجب ہوگا اور امام ابوحنیفہ رح کا یہ قول ہی کہ اگر قبل وقوف عرفات کے جماع کریگا تو حج فاسد ہوگا اور سال آیندہ قضا رکہنی ہوگی لیکن اگر بعد وقوف عرفات کی جماع کرے تو ایک اونٹ دینا ہوگا اور حج کے قضا واجب نہوگی **کہا** مالک نی حج یا عمرہ اوس صحبت سی فاسد ہوتا ہے جس مین دخول ہو جاوے اگرچہ انزال نہو اور جو انزال ہو مباشرت سی بدون دخول کے جب بہی حج فاسد ہوگا **ف م** مگر ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک اگر بوسہ یا مس کرے بہ شہوت تو انزال ہو یا نہو حج فاسد نہوگا لیکن قربانی واجب ہوگی **ت** لیکن اگر کسی شخص نی دلمین کچہ خیال کیا اور انزال ہوگیا تو اوسپر کچہ واجب نہوگا **کہا** مالک نی اگر کسی شخص نی بوسہ لیا اپنی عورت کا اور انزال نہوا تو اوسپر ہدی لازم ہوگی **ف م** ایک بکری بہی کافی ہو جاویگی **کہا** مالک نی جس عورت سی اوسکے خاوند نی جماع کیا کئی مرتبہ اوسکے رضامندی سی اور عورت احرام باندہے ہتے حج کا تو عورت پر قضا اوس حج کی سال آیندہ مین اور ہدی واجب ہوگی اور جو وہ عورت عمرہ کا احرام باندہے تہی تو اوسپر قضا اوس عمرہ کے اور ہدی واجب ہوگے

ھدی من فاتہ الحج جس شخص کو حج نملے اوسکے ہدی کا بیان **عن** سلیمان بن یسار ان ابا ایوب الانصاری خرج حاجا حتی اذا کان بالنازیۃ من طریق مکۃ اضل رواحلہ وانہ قدم علی عمر بن الخطاب یوم النحر فذکر ذلک لہ فقال عمر بن الخطاب اصنع ما یصنع المعتمر ثم قد حللت فاذا ادرکک الحج قابلا فاحجج واھد ما استیسر من الھدی **ترجمہ** سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ ابو ایوب انصاری رض حج کرنے نکلے جب نازیہ مین پہونچے مکہ کے رستے مین (نازیہ ایک مقام کا نام ہے قریب صفرا وادی کے) تو اونکا اونٹ

مفصل ۔۔۔۔

گم ہوگیا سو آئی وہ مکہ مین حضرت عمر بن الخطاب کی پاس دسوین تاریخ ذیحجہ کے اور بیان کیا اون سے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ عمرہ کرلے (یعنے طواف اور سعی جو عمرہ کے ارکان ہین کرلے) اور احرام کہولڈال پہر سال آیندہ جب حج کے دن آوین تو حج کر اور ہدی دی موافق اپنے طاقت کے **ف** ایک بکری بہی کافی ہی یہی حکم ہے ہر شخص کا جو حج کو جاوے پہر حج نہ ملے تو طواف اور سعی کرکے احرام کہولڈالے اور سال آیندہ حج کرے اور ہدی دیوی ابو حنیفہ کے نزدیک ہدی واجب نہین ہے **عن** سلیمان بن یسار ان هبار بن الاسود جاء یوم النحر و عمر بن الخطاب ینحر هدیه فقال یا امیر المؤمنین اخطانا العدة کنا نری ان هذا الیوم یوم عرفة فقال عمر اذهب الی مکة فطف انت ومن معك وانحر واهدیا ان کان معکم ثم احلقوا او قصروا وارجعوا فاذا کان عام قابل فحجوا واهدوا فمن لم یجد فصیام ثلثة ایام فی الحج وسبعة اذا رجع **ترجمہ** سلیمان بن یسار سی روایت ہی کہ ہبار بن الاسود آئی یوم النحر کو اور عمر بن الخطاب نحر کر رہے تہے اپنے ہدے کا تو کہا اونہون نے اے امیر المومنین ہمنے تاریخ کے شمار مین غلطی کے ہم سمجہتے تہے کہ آج کا روز عرفہ کا روز ہے (یعنے آج نوین تاریخ ہے) حضرت عمرؓ نے کہا مکہ کو جاؤ اور تم اور تمہارے ساتہی سب طواف کرو اگر کوئی ہدی تمہارے ساتہ ہو تو اوسکو نحر کر ڈالو پہر حلق کرو یا قصر اور لوٹ جاؤ اپنے وطن کو سال آیندہ آؤ اور حج کرو اور ہدی دو جسکو ہدی نہ ملی وہ تین روزی حج کے دنون مین اور سات روزے جب لوٹے رکہی **کہا** مالک نے جس شخص نے قران کیا پہر اوسکو حج نہ ملا تو وہ سال آیندہ بہی قران کرے اور دو ہدے دے ایک قران کی اور ایک حج کے فوت ہوجانیکے

هدی من اصاب اهل قبل ان یفیض

جو شخص صحبت کرے اپنے بی بی سے قبل طواف الزیارۃ کے اوسکے ہدی کا بیان **عن** عبد الله بن عباس انه سئل عن رجل وقع باهله وهو بمنی قبل ان یفیض فامره ان ینحر بدنة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے صحبت کی اپنی بی بی سے اور وہ منا مین تہا قبل طواف الزیارہ کے تو حکم کیا اوسکو عبد اللہ بن عباس نے ایک اونٹ نحر کرنے کا **عن** عبد الله بن عباس انه قال الذی یصیب اهله قبل ان یفیض یعتمر ویهدی **ترجمہ** عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا جو شخص صحبت کرے اپنے بی بی سے قبل طواف الزیارۃ کے تو وہ ایک عمرہ کرے اور ہدے دیوے **عن** ربیعة بن ابی عبد الرحمن یقول فی ذلك مثله **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے بہی ایسا ہے کہا **کہا** مالک نے مجہی یہ روایت بہت پسند ہے **کہا** یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے کہ ایک شخص طواف الزیارۃ بہول کر مکہ سے اپنے شہر چلا آیا تو جواب دیا کہ اگر اوسنے صحبت نہین کی عورتون سے تو لوٹ جاوے اور طواف الزیارۃ ادا کرے اور اگر صحبت کرچکا تو لوٹ کر طواف ادا کرے پہر عمرہ کرے اور ہدی دیوی اور یہ نہین چاہیئے کہ ہدی مکہ سے مول لیکر وہین نحر کردے بلکہ اگر اپنے ساتہ ہدی نہ لایا ہو تو مکہ سے ہدی مول لیکر حرم کی باہر جاوے اور وہان سے اوسکو ہانکتا ہوا اپنے ساتہ پہر مکہ مین لاوے پہر وہان

تحر کرے **ما استیسر من الهدی** موافق طاقت کی ہدی کیا چیز ہے **عن** جعفر بن محمد
عن ابیه ان علی بن ابیطالب کان یقول ما استیسر من الهدی شاة **ترجمہ** حضرت علی رض فرماتی تہی کہ ما استیسر
من الہدے سے مراد ایک بکرے ہے **ف ہ** اللہ جل جلالہ نی فرمایا فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر
من الہدی جو شخص فائدہ اوٹہاوے عمرہ کرکے پہر حج کرنے سے تو اوسپر موافق طاقت کی ایک ہدی ہے
اس ہدی سی مراد ایک بکرے ہی یعنی ادنی درجہ ایک بکری ہی اور اعلی درجہ اونٹ یا بیل یا گای ہے **عن** مالك انه بلغه ان
عبد الله بن عباس کان یقول ما استیسر من الهدی شاة **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس
کہتے ہی ما استیسر من الہدی سی ایک بکری مراد ہے کہا مالک نی یہ روایت مجہی بہت پسند ہی کیونکہ اللہ جل جلاله
فرماتا ہی اپنی کتاب مین ای ایمان والو مت مارو شکار جب تم احرام باندہے ہو اور جو شخص مارے شکار
تم مین سی قصداً تو اوسپر جزا ہے مثل اوس جانور کے جو مارا اوسکی حکم لگاوین انکا دو مرد عادل تم مین
سے یہ جزا ہدی ہو جو خانہ کعبہ مین پہونچے یا کفارہ ہو مسکینون کا کہلانا یا برابر اوسکے روزے تاکہ چکہے
وبال اپنی کام کا - سو کبہی جانور کا بدلہ بکری ہی ہوتی ہی اور اللہ جل جلالہ نے اوسکو ہدی کہا
اس مسئلہ مین ہماری نزدیک کچہ اختلاف نہین ہے اور کیون کر کوئی اسمین شک کریگا اسواسطے
کہ جو جانور اونٹ یا بیل کی برابر نہین اوسکی جزا ایک بکری ہی ہوگی اور جو ایک بکری سی کم ہو
تو اوسمین کفارہ ہوگا روزہ رکہی یا مسکینونکو کہلاوے **عن** نافع ان عبد الله بن عمر کان یقول ما استیسر من الهدی شاة او
بقرة **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے ما استیسر من الہدی سے ایک بکری یا گای مراد ہی **عن**
عبد الله بن ابی بکر ان مولاة لعمرة بنت عبد الرحمن یقال لها رقیة اخبرته انها خرجت مع عمرة بنت عبد الرحمن
الی مكة قالت فدخلت عمرة مكة یوم التروية وانا معها فطافت بالبیت وبین الصفا والمروة ثم دخلت
صفة المسجد فقالت امعك مقصان فقلت لا فقالت فالتمسيه لي فالتمسته حتى جئت به فاخذت
من قرون راسها فلما كان یوم النحر ذبحت شاة **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سی روایت ہی کہ ایک آزاد لونڈی
عمرہ بنت عبد الرحمن کی جسکا نام رقیہ تہا مجہسے کہتی تہی کہ مین نکلی عمرہ بنت عبد الرحمن کی ساتہ مکہ کو
تو آٹہوین تاریخ ذی حجہ کی عمرہ مکہ مین پہونچین اور مین بہی اونکی ساتہ تہی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور
سعی کی درمیان مین صفا اور مروہ کے پہر عمرہ مسجد کے اندر گئین اور مجہ سی کہا کہ تیری پاس قینچی ہی مینی کہا
نہین عمرہ نی کہا کہین سی ڈہونڈہ کر لا سو مین ڈہونڈہ کر لائی عمرہ نی اپنی لٹین بالون کے اوسسے کاٹین
جب یوم النحر ہوا تو ایک بکری ذبح کی **ف ہ** بال کاٹنی کا سبب یہ تہا کہ عمرہ نی تمتع کیا تہا سو عمرہ نی عمرہ ادا کرکی
قصر کیا پہر حج کیا اور بکری ہدی کی تہی جو تمتع میں واجب ہے **جامع الہدی** مختلف حدیثین ہدی کی بیان مین

مختلف حدیثین ہدی کی بیان مین

عن صدقة بن یسار المکی ان رجلا من اهل الیمن جاء الی عبد الله بن عمر وقد ضفر راسه فقال یا ابا عبد الرحمن انی قدمت بعمرة مفردة فقال له عبد الله بن عمر لو کنت معک او سالتنی لامرتک ان تقرن فقال الیمانی قد کان ذلک فقال عبد الله بن عمر خذ ما تطایر من راسک واهد فقالت امراة من اهل العراق وما هدیه یا ابا عبد الرحمن قال هدیه فقالت له وما هدیه فقال عبد الله بن عمر لو لم اجد الا ان اذبح شاة لکان احب الی من ان اصوم

ترجمہ صدقہ بن یسار مکی سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا عبد اللہ بن عمر پاس اور اوسنے بٹ لیا تھا اپنی بالون کو تو کہا اے ابا عبد الرحمن مین صرف عمرہ کا احرام باندہ کر آیا عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر تو میرے ساتھ ہوتا یا مجہسے پوچھتا تو مین تجھکو قران کا حکم کرتا اوس شخص نے کہا اب تو ہو چکا عبد اللہ بن عمر نے کہا کتنے بال تیرے پریشان ہین اونکو کتروا ڈال اور ہدی دے ایک عورت عراق کی رہنے والی بولی اے ابا عبد الرحمن کیا ہدی ہے اوسکی انہون نے کہا جو ہدی ہے اوسکی اوس عورت نے کہا کیا ہدی ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا میرے نزدیک تو یہ ہے کہ اگر مجھے سوا بکرے کے اور کچہ نہ ملے تب بہی بکری ذبح کرنا بہتر ہے روزے رکھنے سے **ف** یعنی تمتع مین روزہ رکہنے کا اوسوقت حکم ہے جب ہدی نملے اور بکری بہی ہدی ہو سکتی ہے پہر بکری ملتے ہوئے روزے رکہنا کیا ضرور ہے

عن نافع ان عبد الله بن عمر کان یقول المراة المحرمة اذا حلت لم تمتشط حتی تاخذ من قرون راسها وان کان لها هدی لم تاخذ من شعرها شیئا حتی تنحر هدیها

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض کہتے تہے جو عورت احرام باندہے ہو جب احرام کہولے تو کنگہے نکرے جب تک اپنی بال کی لٹین نہ کٹوا دے اور جو اوسکے پاس ہدی ہو تو اپنی بال نہ کترا دے جب تک ہدی نحر نہ کرے **مالک** نے سنا بعض اہل علم سے کہتے تہے کہ مرد اور اوسکی عورت دونون ایک اونٹ مین شریک نہین ہو سکتے بلکہ ہر ایک کیواسطے جدا جدا اونٹ چاہیے **سوال** ہوا مالک سے کہ ایک شخص کے ساتہ ہدی روانہ کی گئی تاکہ نحر کی جائے حج مین اور اوس شخص نے احرام باندہا عمرہ کا تو وہ نحر کرے ہدی کو جب احرام کہولے عمرہ کا یا تاخیر کرے اور اوسکے نحر مین حج تک تو جواب دیا کہ تاخیر کرے ہدی کی نحر مین اور نحر کرے اوسکو حج مین اور وہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے کہا مالک نے جس شخص پہ ہدی کا حکم ہوا شکار کے عوض مین یا اور کسی وجہ سے ہدی اوسپر واجب ہوئی تو اوسکو چاہیے کہ مکہ مین ذبح کرے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے هدیا بالغ الکعبة یعنی ہدی پہونچنے والی ہو کعبہ مین اور جو شکار کے بدلے مین ہدی کی عوض مین روزے رکہنا پڑین یا صدقہ دینا لازم آوے تو اختیار ہے کہ جہان چاہے روزے رکہے یا صدقہ دیوے حرم مین یا غیر حرم مین

عن ابی اسماء مولی عبد الله بن جعفر انه کان مع عبد الله بن جعفر فخرج معه من المدینة فمروا علی حسین بن علی وهو مریض بالسقیا فاقام علیه عبد الله بن جعفر حتی اذا خاف الفوت خرج وبعث الی علی بن ابی طالب واسماء بنت عمیس وهما بالمدینة فقدما علیه

ثم ان حسینا اشار الی راسہ فامر علی بن ابیطالب براسہ فحلق ثم نسک عنہ بالسقیا فنحر عنہ بعیرا قال یحیی بن سعید وکان حسین خرج مع عثمان بن عفان فی سفرہ ذلک الی مکۃ ترجمہ ابو اسمار سے جو مولی ہین عبداللہ بن جعفر کے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن جعفر کے ساتھ مدینہ سے نکلے (واسطے حج کے) تو گذرے حسین بن علی رض پر اور وہ بیمار تھے سقیا مین بس ٹہیری رہی ہان عبداللہ بن جعفر یہانتک کہ جب خوف ہوا حج کی فوت ہوجانیکا تو نکل کہڑے ہوئی عبداللہ بن جعفر اور ایک آدمی بہیجدیا حضرت علی رض پاس اور انکی بی بی اسماء بنت عمیس پاس وہ دونون مدینہ مین تہے تو آئی حضرت علی اور اسماء مدینہ سے امام حسین رض پاس انہون نے اشارہ کیا اپنے سر کیطرف حضرت علی رض نے حکم کیا انکا سر مونڈا گیا سقیا مین پہر قربانی کی انکی طرف سے ایک اونٹ کی وہین سقیا مین کہا یحیی بن سعید نے کہ امام حسین رض حضرت عثمان بن عفان کی ساتہ نکلے تہے حج کرنیکو

الوقوف بعرفۃ والمزدلفۃ

عرفات مین اور مزدلفہ مین ٹہرنیکا بیان عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عرفۃ کلہا موقف وارتفعوا عن بطن عرنۃ والمزدلفۃ کلہا موقف وارتفعوا عن بطن محسر ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات تمام ٹہرنے کی جگہہ ہے مگر بطن عرنہ مین نہ ٹہرو اور مزدلفہ تمام ٹہرنیکی جگہہ ہی مگر بطن محسر مین نہ ٹہرو **ف** عبدالرزاق نے اتنا زیادہ کیا کہ تمام منا قربانی کی جگہہ ہے اور تمام گلیان اور راستی مکہ کی قربانی کی مقام ہین۔ اگرچہ کل عرفات مین سوا بطن عرنہ کی ٹہرنا درست ہی مگر صخرات کی پاس جہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ٹہیرے تہی اوترنا افضل ہے عن عبداللہ بن الزبیر انہ کان یقول اعلموا ان عرفۃ کلہا موقف الا بطن عرنۃ وان المزدلفۃ کلہا موقف الا بطن محسر ترجمہ عبداللہ بن الزبیر رض کہتے تہے جانو تم کہ عرفات سارا ٹہرنے کے جگہہ ہے مگر بطن عرنہ اور مزدلفہ تمام ٹہرنے کے جگہہ ہے مگر بطن محسر کہا مالک نے فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج نہ رفث ہے نہ فسق ہے نہ جہگڑا ہے حج مین تو رفث کی معنے جماع کی ہین اور اللہ خوب جانتا ہے فرماتا ہے احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم حلال ہے تمہارے لیئے روزون کی رات مین جماع اپنی عورتون سے یہان بہی رفث سے جماع مراد ہے **ف** بعضون نے رفث کی معنی فحش باتون کے لیئے ہین بعضون نے عورتون کے سامنے شہوت ناک بات کرنیکو رفث کہا ہے ابن عباس سے بہی منقول ہے **ت** اور فسق سے مراد ذبح کرنا ہے جانورون کا واسطے بتون کے فرمایا اللہ تعالی نے او فسقا اہل لغیر اللہ بہ یا فسق وہ یہ ہے کہ پکارا جاوی جانور پر سوا خدا کے اور کسے کا نام اور جہگڑا یہ ہے کہ قریش مزدلفہ مین قزح پاس ٹہرتے تہے اور باقی عرب عرفات مین اوترتے تہے تو دونون فریق آپسمین لڑتی تہی جہگڑتے تہے یہ کہتے تہے ہم سیدہی راہ اور ٹہیک رستی پر ہین وہ کہتی تہی ہم صحیح طریق پر

عرفات مین اور مزدلفہ مین ٹہرنیکا بیان

ہین تو اللہ تعالی نی فرمایا ولکل امة جعلنا منسکا ہم ناسکوہ فلا ینازعنک فی الامر وادع الی ربک انک لعلی ہدی مستقیم یعنی ہمنے ہر گروہ کے لیئے ایک طریقہ کردیا وہ اوسی پر چلتے ہین تو نہ جھگڑین تجہہ سے دین مین اور بلا تو اپنے پروردگار کیطرف بیشک تو سیدہی راہ پر ہے تو حج مین جہگڑنے کے یہہ معنے ہین واللہ علم اور مینے سنا ہے یہ اہل علم سے **وقوف الرجل وهو غير طاهر ووقوفه على دابته** بی وضو عرفات یا مزدلفہ مین ٹہرنیکا اور سوار ہوکر ٹہرنیکا بیان کہا یحیی نی سوال ہوا مالک سی کہ عرفات مین یا مزدلفہ مین کوئی آدمی بی وضو ٹہر سکتا ہے یا بے وضو کنکریان مار سکتا ہے یا بے وضو صفا اور مروہ کے درمیان مین دوڑ سکتا ہے تو جواب دیا کہ جتنے ارکان حایضہ عورت کر سکتے ہے وہ سب کام مرد بی وضو کر سکتا ہے اور اوسپر کچہ لازم نہین آتا مگر افضل یہہ ہی کہ ان سب کامون مین با وضو ہو اور قصداً بی وضو ہونا اچہا نہین ہی **سوال** ہوا مالک سی کہ عرفات مین سوار ہوکر ٹہرے یا اوتر کر بولے سوار ہوکر مگر جب کوئی عذر ہو اوسکو یا اوسکے جانور کو تو اللہ جل جلالہ قبول کرنیوالا ہے عذر کو **ف م** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی عرفات مین وقوف سوار ہوکر کیا ہے **مسلم**

وقوف من فاته الحج وقوف عرفات کی انتہا کا بیان **عن نافع** ان عبداللہ بن عمر کان یقول من لم یقف بعرفة من لیلة المزدلفة قبل ان یطلع الفجر فقد فاته الحج ومن وقف بعرفة من لیلة المزدلفة من قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رض کہتے تہے جو شخص عرفہ مین نہ ٹہرا یوم النحر کے طلوع فجر تک تو فوت ہوگیا حج اوسکا اور جو یوم النحر کے طلوع فجر سے پہلے عرفہ مین ٹہرا تو اوسنی پالیا حج کو **ف م** عرفات مین ٹہرنیکا وقت نوین تاریخ کی زوال سے یوم النحر کے فجر تک ہی اس درمیان مین اگر ایکساعت ہی عرفات مین ٹہرجاویگا تو حج ملجاویگا جمہور علما کا یہی مذہب ہے

عن عروة بن الزبير انه قال من ادرکه الفجر من لیلة المزدلفة ولم یقف بعرفة فقد فاته الحج ومن وقف بعرفة من لیلة المزدلفة قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے کہا کہ جب مزدلفہ کی رات کی صبح ہوگئی اور وہ عرفہ مین نہ ٹہرا تو حج اوسکا فوت ہوگیا اور جو مزدلفہ کے رات کو عرفہ مین ٹہیر اطلوع فجر سے پہلے تو پالیا اوسنی حج کو **کہا** مالک نی کہ اگر غلام آزاد ہوا عرفات مین تو یہ حج اوسکا فرض حج نہوگا مگر جب اوسنی احرام نہ باندہا ہو اور بعد آزادی کی احرام باندہ کر یوم النحر کے فجر سے بیشتر عرفات مین ٹہرجاوے تو فرض حج اوسکا ادا ہوجاویگا اگر اوسنی طلوع فجر تک احرام نہ باندہا تو اوسکی مثال ایسی ہوگی جیسے کسیکا حج فوت ہوگیا اور اوسنی وقوف عرفہ مزدلفہ کی شب کی طلوع فجر تک نہ پایا تو اوس غلام پر فرض حج کا ادا کرنا لازم رہیگا **تقديم النساء والصبيان** عورتون اور لڑکون کو آگی روانہ کردینی کا بیان **عن سالم** وعبیداللہ ابنی عبداللہ بن عمر ان اباهما عبداللہ بن عمر کان یقدم اهله وصبیانه من المزدلفة

وقوف عرفات کی انتہا کا بیان

عورتون اور لڑکون کو آگی روانہ کردینی کا بیان

الی منی حتی یصلوا الصبح بمنی و یرموا قبل ان یاتی الناس ترجمہ سالم اور عبیداللہ سے جو دونون بیٹے ہین عبداللہ بن عمر کے روایت ہی کہ اونکے باپ عبداللہ بن عمر رضا آگے روانہ کر دیتے تھے عورتون اور بچون کو مزدلفہ سے منا کو تاکہ نماز صبح منا مین پڑھ کر لوگون کے آنے سے اول کنکریان مارلین ف ہ کیونکہ جب لوگ منا مین آجاتی ہین تو ہجوم کے وجہ سی عورتون اور بچون کو کنکریان مارنی مین نہایت تکلیف ہوتی ہے عن مولاۃ لاسماء بنت ابی بکر قالت

جئنا مع اسماء بنت ابی بکر منی بغلس قالت فقلت لها لقد جئنا منی بغلس فقالت قد کنا نصنع ذلک مع من هو خیر منک ترجمہ اسماء بنت ابی بکر کے آزاد لونڈے سے روایت ہے کہ ہم اسماء بنت ابی بکر کی ساتھ منا مین آئی اندہیرے منہ تو مینے کہا کہ ہم منا مین اندہیری منہ آئے اسماء نی کہا ہم ایسا ہی کرتے تھے اوس شخص کے ساتھ جو تجہ سے بہتر تھے ف ہ یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین ساری رات رہنا واجب نہین ہے بلکہ تہوڑے دیر ٹھہرنا کافی ہے عن مالک انہ سمع بعض اهل العلم یکرہ رمی الجمرۃ حتی یطلع الفجر من یوم النحر و من رمی فقد حل له النحر ترجمہ امام مالک نی سُنا بعض اہل علم سی مکروہ جانتے تھے کنکریاں مارنا قبل طلوع فجر کے یوم النحر سے اور جسنی مارین تو نحر اوسکو حلال ہوگیا عن هشام بن عروۃ ان فاطمۃ بنت المنذر

اخبرته انها کانت تری اسماء بنت ابی بکر بالمزدلفۃ تامر الذی یصلی لها ولاصحابها الصبح یصلی لهم الصبح حین یطلع الفجر ثم ترکب فتسیر الی منی ولا تقف ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہی کہ فاطمہ بنت المنذر دیکہتی تہین اسماء بنت ابی بکر کو مزدلفہ مین حکم کرتی تہین اوس شخص کو جو امامت کرتا تہا اونکی اور اونکی ساتہیون کے نماز مین کہ نماز پڑہا دی صبح کی فجر نکلتے ہی پہر سوار ہو کر منا کو آتین تہین اور توقف نہ کرتین تہین السیر فی الدفعۃ عرفات سی لوٹتی وقت چلنے کا حال عن عروۃ بن الزبیر انہ قال سئل اسامۃ بن زید وانا

جالس معه کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی حجۃ الوداع حین دفع فقال کان یسیر العنق فاذا وجد فرجۃ نص ترجمہ عروہ بن الزبیر نی کہا کہ سوال ہوا اسامہ بن زید سی اور مین بیٹھا تہا پاس اونکی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حج وداع مین کسطرح چلاتے تہی اونٹ کو کہا اونہون نی چلاتی تہی ذرا تیز جب جگہ پاتی تو خوب دوڑ کر چلاتی تہے ف ہ ذرا تیز چالکو عربی مین عنق کہتی ہین جس سی جانور کے گردن ہلے اور اوس سے تیز چالکو نص کہتی ہین

کہا مالک نی کہا ہشام نی نص عنق سے زیادہ ہے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یحرک راحلته فی بطن محسر قدر رمیۃ بحجر ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر تیز کرتے تہے اپنے اونٹ کو بطن محسر مین ایک ڈہیلے کی مار تک ماجاء فی النحر فی الحج حج مین نحر کرنیکا بیان عن مالک انہ بلغه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بمنی هذا المنحر و کل منی منحر و قال فی العمرۃ هذا المنحر یعنی المروۃ و کل فجاج مکۃ و طرقها منحر ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا منا کو نحر کے جگہ یہی ہی اور ساری منا نحر کی جگہ ہے اور عمرہ

عرفات سے لوٹتی وقت چلنے کا بیان

حج مین نحر کرنے کا بیان

مین کہا مروہ کو کہ نحر کی جگہہ ہے اور سب آستی مکہ کی نحر کے جگہہ ہین عن عایشة تقول خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لخمس لیال بقین من ذی القعدة ولا نری الا انه الحج فلما دنونا من مکة امر رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یکن معه هدی اذا طاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروة ان یحل قالت عایشة فدخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقالوا نحر رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ازواجه ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ جب پانچ راتین باقی رہین تہین ذیقعدہ کی اور ہمکو گمان یہی تہا کہ آپ حج کو نکلے ہین جب نزدیک ہوئی ہم مکہ سے تو حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو جسکے ساتہ ہدی نہ تہی کہ طواف اور سعی کرکے احرام کہول ڈالی کہا عایشہ رض نے کہ یوم النحر کے دن ہمارے پاس گوشت آیا گاے کا تو مینے پوچہا کہ یہ گوشت کہان سے آیا لوگون نی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اپنی بی بیون کی طرف سے نحر کیا ہے کہا یحیٰی نے مینے اس حدیث کو بیان کیا قاسم بن محمد سے انہون نے کہا قسم خدا کی عمرہ نی اس حدیث کو پورا پورا بیان کیا عن حفصة ام المومنین انها قالت لرسول الله صلی الله علیه وسلم ما شان الناس حلوا ولم تحلل انت من عمرتك فقال انی لبدت راسی وقلدت هدیی فلا احل حتی انحر ترجمہ حضرت ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہی کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا لوگون نی احرام کہول ڈالا اور آپنے عمرہ کرکے اپنا احرام نہین کہولا تو فرمایا آپنے مینے تلبید کے اپنی سر کی (تلبید کہتی ہین سر کے بالون کو جما لینے کو گوند یا لعاب خطمی وغیرہ سے تاکہ بال پریشان نہون) اور تقلید کی اپنی ہدی کی تو مین احرام نہ کہولون گا جب تک نحر نہ کرونگا **ف** امام ابوحنیفہ اور امام احمد کا استدلال اسی حدیث سے ہے کہ جو شخص تمتع کرے لیکن ہدی ساتہ لیجاوی اوسکو عمرہ کرکے احرام کہولنا درست نہین یہان تک کہ حج سے فراغت ہو اور ہدی کو نحر کرے اور ایسا ہے جابر کے حدیث مین ہے جو صحیحین مین مروی ہے اور مالکیہ اور شافعیہ نے اسمین خلاف کیا ہے

العمل فی النحر نحر کرنیکا بیان

عن جعفر بن محمد عن ابیه عن علی بن ابی طالب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نحر بعض هدیه بیده ونحر غیره بعضه ترجمہ حضرت علی رضی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہدی کی بعض جانورنکو اپنے ہاتہ سے ذبح کیا اور بعضون کو اورون نی ذبح کیا عن نافع ان عبد الله بن عمر قال من نذر بدنة فانه یقلدها نعلین ویشعرها ثم ینحرها عند البیت او بمنی یوم النحر لیس لها محل دون ذلك ومن نذر جزورا من الابل والبقر فلینحرها حیث شاء ترجمہ نافع سی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض نی کہا جو شخص نذر کری بدنہ کی (بدنہ اونٹ یا گاے یا بیل کو کہتے ہین جو بہیجا جاے مکہ کو قربانی کے واسطے) تو اوسکی گلی مین دو جوتیان لٹکادی اور اشعار کری پہر نحر کری اوسکو بیت اللہ کی پاس یا منا مین دسوین

تاریخ ذی حجہ کی اسکی سوا اور کوئی جگہ نہین ہی اور جو شخص نذر کری قربانی کی اونٹ یا گای کی اوسکو اختیار ہی کہ جہان
چاہی نحر کری عن هشام بن عروة ان اباه کان ینحر بدنه قیاما ترجمہ ہشام بن عروہ سی روایت ہی کہ اونکی باپ عروہ
نحر کرتے تھی اپنی اونٹونکو کہڑا کرکے کہا مالک نی کسیکو درست نہین ہی کہ ہدی کی نحر سے پہلے سرمنڈادی اور نہ یہہ
درست ہی کہ یوم النحر کی طلوع فجر سے پیشتر نحر کری بلکہ نحر کرنا اور کپڑے بدلنا اور میل چہوڑانا اور سرمنڈانا یہ سب کام
دسوین تاریخ چاہئیں اوس سے پہلے درست نہین ہین **ماجاء فی الحلاق** سرمنڈانی کابیان عن عبد الله
بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه قال اللهم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول الله قال اللهم ارحم المحلقین قالوا
والمقصرین یا رسول الله قال والمقصرین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ رحم کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نی کہا اور قصر کرنیوالون پر یا رسول اللہ آپنی فرمایا اللہ رحم کر حلق کرنیوالون پر
صحابہ نی کہا اور قصر کرنیوالون پر یا رسول اللہ آپنی فرمایا اور قصر کرنیوالون پر ف م حلق کہتی ہین
تمام سرمنڈانی کو اور قصر کہتے ہین بال کم کرنیکو کسی طرف سی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حلق افضل ہی قصر سی اور قصر
بہی کافی ہی محمد بن الحسن نے کہا کہ یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا عن عبد الرحمن بن القاسم عن
ابیه انه کان یدخل مکة لیلا وهو معتمر فیطوف بالبیت وبین الصفا والمروة ویوخر الحلاق حتی
یصبح قال ولکنه لا یعود الی البیت فیطوف به حتی یحلق راسه قال وربما دخل المسجد فاوتر فیه ولا
یقرب البیت ترجمہ عبد الرحمن بن القاسم سی روایت ہی کہ اونکی باپ قاسم بن محمد مکہ مین عمرہ کا احرام باندہ کر راتکو
آتی اور طواف وسعی کرکے حلق مین تاخیر کرتے صبح تک لیکن جب تک حلق نہ کرتے بیت اللہ کا طواف نہ کرتے اور
کبہی مسجد مین آنکر وتر پڑہتے لیکن بیت اللہ کے قریب نہ جاتی ف م کیونکہ جب تک حلق نہین کیا عمرہ کا
احرام نہین کہلا اگر قبل اوسکی طواف کرین تو ایک عمرہ مین دو طواف ہو جاوین کہا مالک نی (فرمایا اللہ تعالے
نے ولیقضوا تفثهم چاہیئے کہ نکالین تفث اپنا) تفث کہتی ہین سرمنڈانی کو اور کپڑے بدلنے کو اور جو اوسکے
متعلق ہین ف م بعضون نی تفث کی معنی میل کچیل کے رکہی ہین یعنے دور کرین میل اپنا اور نہاوین
کپڑے بدلین اور بعضون نی تفث کی معنی حاجت کی رکہی ہین (محلے) سوال ہوا مالک سی کہ ایک شخص
حلق بہول گیا حج مین کیا وہ مکہ مین حلق کری جواب دیا ہان کرے لیکن منا مین حلق کرنا اچہا ہے کہا مالک
نی ہماری نزدیک یہ حکم اتفاقی ہی کہ کوئی شخص سر نہ منڈادی اور بال نہ کترا دے یہانتک کہ نحر کرے ہدی کو
اگر اوسکی ساتہ ہو اور جو چیزین احرام مین حرام تہین اونکا استعمال نہ کرے جب تک احرام نہ کہولی منا مین یوم النحر کو
کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الهدی محله ترجمہ مت منڈاؤ سرونکو اپنی جب تک
ہدی اپنی جگہہ پہونچ جاوی **التقصیر** قصر کا بیان عن نافع ان عبد الله بن عمر کان اذا افطر من رمضان

ماجاء فی الحلاق

ماجاء فی التقصیر

وهو يريد الحج لم يأخذ من رأسه ولا من لحيته شيئا حتى يحج ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب رمضان کے روزوں سے فارغ ہوتے اور حج کا قصد ہوتا تو سر اور ڈاڑھی کے بال نہ لیتے یہاں تک کہ حج کرتے کہا مالک نے یہ امر کچھ سب لوگوں پر واجب نہیں ہے عن نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا حلق في حج او عمرة اخذ من لحيته وشاربه ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب حلق کرتے حج یا عمرے میں تو اپنی داڑھی اور مونچھ کی بال لیتے عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن ان رجلا اتى القاسم بن محمد فقال اني افضت وافضت معي اهلي ثم عدلت الى شعب فذهبت لادنو من اهلي فقالت اني لم اقصر من شعري بعد فأخذت من شعرها باسناني ثم وقعت بها قال فضحك القاسم بن محمد قال مرها فلتأخذ من شعرها بالجلمين ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا قاسم بن محمد پاس اور اوس نے کہا کہ میں نے طواف الافاضہ کیا اور میری ساتھ میری بی بی نے بھی طواف الافاضہ کیا پھر میں ایک گھاٹی کی طرف گیا تاکہ صحبت کروں اپنی بی بی سے وہ بولی کہ میں نے اپنے بال نہیں کترائے میں نے دانتوں سے اوسکے بال کترے اور اوس سے صحبت کی قاسم بن محمد ہنسے اور کہا حکم کر اپنی عورت کو کہ بال کترے قینچی سے ف مرد پر کچھ لازم نہیں آیا کیونکہ طواف الافاضہ کے بعد صحبت درست ہے مگر اتنا قصور ہوا کہ عورت کی قصر سے پہلے صحبت کی سو کہا مالک نے کہ میرے نزدیک اولی یہ ہے کہ وہ مرد ایک قربانی کرے کیونکہ عبداللہ بن عباس نے کہا ہے جو شخص ارکان حج سے کوئی رکن بھول جاوے تو وہ ایک قربانی کرے عن عبد الله بن عمر انه لقي رجلا من اهله يقال له المجبر قد افاض ولم يحلق ولم يقصر جهل ذلك فامره عبد الله بن عمر ان يرجع فيحلق او يقصر ثم يرجع الى البيت فيفيض ترجمہ عبداللہ بن عمر اپنے عزیزوں میں سے ایک شخص سے ملے جسکا نام مجبر تھا (وہ بھتیجے تھے عبداللہ بن عمر کے عبدالرحمن بن عمر کے بیٹے) انہوں نے طواف الافاضہ کر لیا تھا اور نہ حلق کیا نہ قصر نادانی سے تو حکم کیا اونکو عبداللہ بن عمر نے لوٹ جانیکا اور حلق یا قصر کرکے آنے اور طواف الزیارۃ دوبارہ کرنیکا عن مالك انه بلغه ان سالم بن عبد الله كان اذا اراد ان يحرم دعا بالجلمين فقص شاربه واخذ من لحيته قبل ان يركب وقبل ان يهل محرما ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ سالم بن عبداللہ بن عمر جب ارادہ کرتے احرام کا تو قینچی منگاتے اور مونچھ اور داڑھی کی بال لیتے قبل سواری کی اور قبل لبیک کہنے کی احرام باندھ کر۔

تلبید کا بیان

التلبيد تلبید کا بیان (اسکے معنے اوپر بیان ہوئے) عن عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب قال من ضفر فليحلق ولا تشبهوا بالتلبيد ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص بال گوندھے (احرام کی وقت) وہ سر منڈاوے (احرام کھولتے وقت) اور اسطرح بال نہ گوندھو کہ تلبید سے مشابہت ہو جاوے ف کیونکہ حضرت عمر رض کی نزدیک جو شخص تلبید کرے اوسکو قصر درست ہے مگر جو بال گوندھے اوسکو سر منڈانا ضرور ہے تو فرمایا کہ اسطرح سر نہ گوندھو کہ تلبید معلوم ہو حلق سے بچنے کی واسطے عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب قال من عقص راسه او ضفر او لبد فقد وجب عليه الحلاق ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے

فرمایا جو شخص جوڑا باندہی یا گوندہ لیوی یا تلبید کرے بالونکو (احرام کی وقت) تو واجب ہوگیا اوسپر سر منڈانا

ف م یہی قول ہی جمہور علما مثل مالک اور ثوری اور احمد اور شافعی کا اور حنفیہ کی نزدیک اختیار ہے خواہ قصر کرے یا حلق اور شافعی کا قول جدید بہی یہی ہی - یہ اثر مخالف ہی اوس اثر کی جو ابہی گذرا شاید اس باب مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دو روایتین ہون واللہ اعلم

الصلوۃ فی البیت وتقصیر الصلوۃ وتعجیل الخطبۃ بعرفۃ بیت اللہ کے اندر نماز پڑہنی کا اور عرفات مین نماز قصر کرنے اور خطبہ جلد پڑہنے کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ بن زید وبلال بن رباح وعثمان بن طلحۃ الحجبی فاغلقها علیه ومکث فیها قال عبد اللہ فسألت بلالا حین خرج ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جعل عمودا عن یساره وعمودین عن یمینه وثلاثة اعمدة وراءه وکان البیت یومئذ علی ستة اعمدة ثم صلی

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی کعبہ شریف کی اندر اور اونکی ساتہ اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ تہی تو دروازہ بند کرلیا اور وہان ٹہری رہی عبد اللہ نی کہا مینے بلال سے پوچہا جب نکلی کہ کیا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی تو کہا انہون نے ایک ستون کو بائین طرف کیا اور دو ستون داہنے طرف اور تین ستون پیچہے اپنے اور خانہ کعبہ مین اون دنون چہہ ستون تہی پہر نماز پڑہے آپنے

ف م صحیحین مین ہی کہ دو رکعتین آپنے پڑہین اور ایک روایت مین ہی کہ باب کعبہ کیطرف آپنے پشت کی اور دیوار کعبہ سے تین ہاتہ کے فاصلہ پر نماز پڑہے

عن سالم بن عبد اللہ قال کتب عبد الملک بن مروان الی الحجاج بن یوسف ان لا تخالف عبد اللہ بن عمر فی شیء من امر الحج قال فلما کان یوم عرفة جاء عبد اللہ بن عمر حین زالت الشمس وانا معه فصاح به عند سرادقه این هذا فخرج علیه الحجاج وعلیه ملحفة معصفرة فقال ما لك یا ابا عبد الرحمن فقال الرواح ان کنت ترید السنة فقال هذه الساعة فقال نعم قال فانظرني حتی افیض علی ماء ثم اخرج فنزل عبد اللہ حتی خرج الحجاج فسار بینی وبین ابی فقلت له ان کنت ترید ان تصیب السنة الیوم فاقصر الخطبة وعجل الصلوة فجعل ینظر الی عبد اللہ بن عمر کیما یسمع ذلک منه فلما رأی ذلک عبد اللہ بن عمر قال صدق

ترجمہ سالم بن عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ لکہا عبد الملک بن مروان نی (جو خلیفہ تہا) حجاج بن یوسف (شقی ظالم خونخوار کو جب وہ آیا تہا عبد اللہ بن الزبیر رض سے لڑنیکو اور اونکو شہید کرکے حاکم بنا تہا مکہ کا) کہ نہ خلاف کیجیو عبد اللہ بن عمر رض کا کسی بات مین حج کی کامون مین سی کہا سالم نی جب عرفہ کا روز ہوا تو عبد اللہ بن عمر رض زوال ہوتی ہی آئی اور مین بہی اونکی ساتہ اور پکارا حجاج کی خیمہ کی پاس کہ کہان ہی حجاج تو نکلا حجاج ایک چادر کسم مین رنگی ہوئی اوڑہے ہوئی

ف م حالانکہ احرام مین کسم کا رنگ ممنوع ہی مگر حجاج ایسا ظالم فاسق فاجر تہا کہ اوسنی حرم محترم کی کچہ رعایت نہ کی اور عبد اللہ بن الزبیر کی سی شخص کو جو علاوہ صحابی ہونی کی بہت فضائل اور علوم سی ممتاز تہی ناحق قتل

کیا تو اوسکو ایسی خفیف ممنوعات کا کیا خیال ہوگا اسی وجہ سی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نی اوسی منع نہ کیا **ت** اور کہا ای ابا عبدالرحمٰن کیا ہی اونہون نی جواب دیا کہ اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے تو چل حجاج بولا ابہی اونہون نی کہا ہان ابہی حجاج نی کہا مجہی تہوڑی مہلت دو کہ مین نہالون پہر نکلتا ہون عبداللہ بن عمر سواری سی اوتر پڑے پہر حجاج نکلا سو میری اور میرے باپ عبداللہ کے بیچ مین آگیا مینے اوس سے کہا اگر تجہکو سنت کی پیروی منظور ہے تو آج کی روز خطبہ کو کم کر اور نماز جلدی پڑہ وہ عبداللہ کیطرف دیکہنے لگا تاکہ اون سی سنی جب عبداللہ نی یہ دیکہا تو کہا کہ سچ کہا سالم نی **صلوٰة منی یوم الترویة والجمعة بمنیٰ وعرفة** منا مین آٹھوین تاریخ نمازون کا بیان اور جمعہ منا اور عرفہ مین آپڑنیکا بیان **عن** نافع عن عبداللہ بن عمر کان یصلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء والصبح بمنی ثم یغدو اذا طلعت الشمس الی عرفة **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر نماز پڑہتے تہی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی منا مین پہر صبح کو جب آفتاب نکل آتا تو عرفات کو جاتی **کہا** مالک نی ہماری نزدیک یہ حکم اتفاقی ہی کہ امام ظہر کی نماز مین عرفات مین قرأت کو جہر سی نہ پڑہی اور خطبہ پڑہے عرفہ کی روز اور نماز عرفہ کی درحقیقت وہی ظہر ہی مگر اوسمین قصر ہوگیا سفر کی وجہ سی **ف م** جو لوگ مکہ کی رہنی والی ہین وہ بہی قصر کرین عرفات مین اور جو باہر کی رہنی والی ہین وہ بہی قصر کرین مگر جو منا یا عرفات کی رہنی والی ہین وہ قصر نکرین یہ مذہب امام مالک کا ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکہ والون کو عرفات مین قصر درست نہین ہے **کہا** مالک نی اگر عرفہ کے دن جمعہ پڑے یا یوم النحر یا ایام التشریق کو جمعہ آپڑے تو ان دنون مین نماز جمعہ کی نہ پڑہی جاوی **ف م** اسواسطے کہ حجۃ الوداع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حج جمعہ کے دن واقع ہوا تہا تو آپنے ظہر کی نماز پڑہی پہر عصر کی اور بیچ مین کوئی نفل نہ پڑہا (مسلم) **صلوٰة المزدلفة** مزدلفہ مین نماز کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلے المغرب والعشاء بالمزدلفة جمیعا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی مغرب اور عشا کی مزدلفہ مین ملاکر **ف م** جیسے عرفات مین ظہر اور عصر کی ملاکر پڑہی تہی **عن** اسامة بن زید یقول دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفة حتی اذا کان بالشعب نزل فبال فتوضأ فلم یسبغ الوضوء فقلت له الصلوٰة یا رسول اللہ فقال الصلوٰة امامک فرکب فلما جاء المزدلفة فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوٰة فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیره فی منزله ثم اقیمت العشاء فصلاها ولم یصل بینهما شیئا **ترجمہ** اسامہ بن زید سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوٹی عرفات سے یہانتک کہ جب پہونچی گہاٹی مین اوترے اور پیشاب کیا اور وضو کیا لیکن پورا وضو نہ کیا مینے کہا نماز یا رسول اللہ آپنے فرمایا نماز آگی ہی تیرے پہر سوار ہوئے جب مزدلفہ مین آئی اوترے اور پورا وضو کیا پہر تکبیر ہوئی تو نماز پڑہی مغرب کی بعد اوسکی ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنی جگہہ مین بٹہایا پہر تکبیر ہوئے عشا کی آپ نی عشا کی نماز پڑہی بیچ مین ان دونون کے کوئی نماز نہین پڑہے **ف م** آپنی عرفات مین ظہر کے وقت عصر کی نماز بہی پڑہ لی تو یہ جمع تقدیم ہوئی اور

مزدلفہ مین نماز کا بیان

مزدلفہ مین عشا کی وقت مغرب کی نماز پڑہی یہ جمع تاخیر ہوئی عن ابی ایوب الانصاری انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ فی حجۃ الوداع المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا ترجمہ ابو ایوب انصاری نے حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مغرب اور عشا ملاکر مزدلفہ مین پڑہین عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یصلی المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض مغرب اور عشا مزدلفہ مین ایک ساتہ پڑہتے تہے

صلوۃ منی

منا کی نماز کے بیان مین کہا مالک نے مکہ کی رہنے والے جب حج کو جاوین تو منا مین قصر کرین دو دو رکعتین پڑہین جب تک حج سے لوٹین عن عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصلوۃ بمنی رکعتین وان ابا بکر صلاہا بمنی رکعتین وان عمر بن الخطاب صلاہا بمنی رکعتین وان عثمان بن عفان صلاہا بمنی رکعتین شطر امارتہ ثم اتمہا بعد ذلک ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتین نماز کی منا مین دو رکعتین پڑہین (یعنے قصر کیا) اور ابو بکر رضی نے بہی وہان دو رکعتین پڑہین اور عمر بن الخطاب رض نے بہی دو رکعتین وہان پڑہین اور عثمان بن عفان رض نے بہی دو رکعتین پڑہین منا مین آدہی خلافت تک پہر چار پڑہنے لگے ف معلوم ہوا کہ قصر اور اتمام دونون درست ہین مسافر کو اتمام مین زیادہ مشقت ہے اسواسطے حضرت عثمان نے اوسکو اختیار کیا بعضون نے یہ کہا ہے کہ انہون نے بعد حج کی نیت اقامت کی کرلی تہی بعضون نے کہا وہان انہون نے نکاح کیا تہا بعضون نے کہا اوس سال بدوی لوگ بہت آئی تہی تو پوری نماز پڑہی تاکہ انکو معلوم ہو کہ اصل چار رکعتین ہین واللہ اعلم عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب لما قدم مکۃ صلی بہم رکعتین ثم انصرف فقال یا اہل مکۃ اتموا صلوتکم فانا قوم سفر ثم صلی عمر بن الخطاب رکعتین بمنی ولم یبلغنا انہ قال لہم شیئا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب جب مکہ مین آئے تو دو رکعتین پڑہ کر لوگون سے کہا اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری کرو کیونکہ ہم مسافر ہین پہر منا مین بہی حضرت عمر نے دو ہی رکعتین پڑہین لیکن ہمکو یہ نہین پہونچا کہ وہان کچہ کہا ف کیونکہ مکہ مین کہہ چکی تہی اون لوگون کو معلوم ہوچکا تہا کہ حضرت عمر اور اونکے ساتہی مسافر ہین پہر منا مین دوبارہ آگاہ کرنیکے کیا ضرورت تہی علاوہ اسکی امام مالک کی نزدیک مکہ والونکو بہی منا مین قصر کرنا چاہیے عن اسلم العدوی ان عمر بن الخطاب صلی للناس بمکۃ رکعتین فلما انصرف قال یا اہل مکۃ اتموا صلوتکم فانا قوم سفر ثم صلی عمر رکعتین بمنی ولم یبلغنا انہ قال لہم شیئا ترجمہ اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نے مکہ مین دو رکعتین پڑہ کر لوگون سے کہا اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری کرو کیونکہ ہم مسافر ہین پہر منا مین بہی حضرت عمر نے دو ہی رکعتین پڑہین لیکن ہمکو یہ نہین پہونچا کہ وہان کچہ کہا ہو سوال ہوا مالک سے کہ اہل مکہ عرفات مین چار رکعتین پڑہین یا دو رکعتین اور امیر الحاج بہی اگر مکہ کا رہنے والا ہو تو وہ ظہر اور عصر کے عرفات مین چار رکعتین پڑہے یا دو رکعتین اور اہل مکہ جب تک منا مین رہین تو قصر کرین یا نہین تو جواب دیا کہ اہل مکہ منا اور عرفات مین جب تک ہین دو دو رکعتین پڑہین

منا کی نماز کے بیان مین

اور قصر کرتے رہین مکہ مین پہونچنی تک اور امیر الحاج اگر مکہ کا رہنی والا ہو تو وہ بہی قصر کری عرفہ اور منی مین کہا
مالک نی اگر کوئی منا کا رہنی والا ہو تو وہ قصر نہ کرے بلکہ چار پوری پڑہے جب تک منا مین رہی اسیطرح اگر کوئی
عرفات کا رہنی والا ہو وہ بہی وہان قصر نہ کری **صلوٰۃ المقیم بمکۃ ومنی** مقیم کے نماز کا بیان مکہ اور
منا مین **کہا** مالک نی جو شخص ذیحجہ کا چاند دیکہتے ہے مکہ مین آگیا اور حج کا احرام باندہا تو وہ جب تک مکہ مین رہے
چار رکعتین پوری پڑہے اسواسطے کہ اوسنی چار راتون سی زیادہ رہنی کی نیت کرلے **ف م** اور امام مالک کے
نزدیک جب چار راتون سی زیادہ ٹہرنیکی نیت ہو تو اتمام کرنا چاہیے **تکبیر ایام التشریق** ایام تشریق
کی تکبیر کا بیان **عن** یحیی بن سعید انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب خرج الغد من یوم النحر حین ارتفع النہار شیئا فکبر فکبر
الناس بتکبیرہ ثم خرج الثانیۃ من یومہ ذلک حین ارتفع النہار فکبر فکبر الناس بتکبیرہ ثم خرج حین زاغت
الشمس فکبر فکبر الناس بتکبیرہ حتی یتصل التکبیر ویبلغ البیت فیعرف ان عمر قد خرج **ترجمہ** یحیی
بن سعید کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب گیارہوین تاریخ نکلے جب کچہ دن چڑہا تو تکبیر کہی اور لوگون نی بہی اونکی
ساتہ تکبیر کہی پہر دوسرے دن نکلے جب کچہ دن چڑہا اور تکبیر کہی اور لوگون نی بہی اونکی ساتہ تکبیر کہی پہر نکلے تیسرے دن
جب آفتاب ڈہل گیا اور تکبیر کہی اور لوگون نی بہی اونکی ساتہ تکبیر کہی تاکہ ایک تکبیر دوسری تکبیر سے ملتے ملتے آواز بیت اللہ
کو پہونچی اور لوگ جانین کہ حضرت عمر رض رمی کرنیکو نکلی **کہا** مالک نی ہماری نزدیک حکم یہ ہی کہ ایام تشریق مین
ہر نماز کی بعد تکبیر کہے جاوے اور شروع کیجاوی تکبیر یوم النحر مین ظہر کے نماز کے بعد سے اور ختم ہو تیرہوین تاریخ کی فجر
اور امام تکبیر کہے اور لوگ اوسکی ساتہ تکبیر کہین جب نماز سے فارغ ہون اور یہ تکبیر مرد اور عورت سب پر واجب ہے
خواہ جماعت سی نماز پڑہے یا اکیلے پڑہین منا مین ہون یا اور ملکون مین اور حجاج بعید کو چاہیے کہ منا مین امام الحاج
اور حجاج قریب امام کے پیروی کرین رمی جمار و تکبیرات مین کیونکہ اس تقدیر پر جب وہ پڑہینگے اور احرام تمام ہو جاویگا
تو سب حجاج حل مین برابر رہین گی یعنی مناسک حج سی فارغ ہوئی مین یہ سب برابر رہینگے مگر جو لوگ حاجی
نہین ہین وہ لوگ حجاج کی پیروی نکرین مگر تکبیرات تشریق مین **ف م** یعنے جب حاجی تکبیر کہین تو وہ بہی اونکے
ساتہ تکبیر کہہ لین لیکن اور افعال مین مثل رمی جمار وغیرہ کی حاجیون کی اقتدا نہ کرین **محشی** نے کہا ہے کہ جس عبارت کا
یہ ترجمہ ہی کہ حجاج کو چاہیے کہ منا مین امام الحاج کی پیروی کرین الخ وہ عبارت نسخہ موطا مطبوعہ مطبع احمدی سنہ ۱۲۹۶
ہجری مین موجود ہے اور زرقانی نے بہی اسکو لیا ہے مگر صاحب مجلے اور مصفے نی نہین لیا ہے اس عبارت کا مطلب بخوبی
واضح نہین ہوتا ہے چند معنے اس عبارت کی ہوسکتے ہین یہ معنے جو مرقوم ہوئی بہ نسبت سب معانی کی اقرب
معلوم ہوتی ہین گو انہین بہی فی الجملہ بعد ہے **کہا** مالک نی ایام معدودات سی کلام اللہ مین ایام تشریق مراد
ہین **ف م** فرمایا اللہ تعالی نی واذکروا اللہ فی ایام معدودات **ترجمہ** اور یاد کرو اللہ کو گنتی کی دنون مین

مقیم کی نماز کا بیان مکہ اور منا مین
ایام تشریق کی تکبیر کا بیان

مراد ان دنوں سی ایام تشریق ہین **صلوٰۃ المعرس والمحصب** معرس اور محصب کے نماز کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اناخ بالبطحاء التی بذی الحلیفۃ فصلی بھا قال نافع وکان عبد اللہ بن عمر یفعل ذلک

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اونٹ بٹہایا بطحی مین جو ذوالحلیفہ مین ہی اور

نماز پڑہے وہان کہا نافع نی اور عبد اللہ بن عمر بہی ایسا ہی کرتی تہی **ف** معرس ایک مقام ہی مدینہ سے چہہ

میل پر مکہ کے راہ پر اور بطحا اوس مقام کو کہتی ہین جہان کنکریان زیادہ ہون اور محصب ایک مقام ہے مکہ سی ایک میل کے

فاصلہ پر جب منا سے لوٹ کر آتی ہین تو تہوڑے دیر وہان ٹہرتی ہین کہا مالک نی جو شخص حج کرکے مدینہ کو لوٹ کر جاوے

تو وہ معرس مین ٹہرے اور نماز پڑہے اور جو نماز کا وقت نہو تو ٹہر جاوی جب تک نماز کا وقت آوے پہر جلتی رکعتین بن جاوے

پڑہے کیونکہ مجھی یہ پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہان راتکو ٹہرے اور عبد اللہ بن عمر رض نی بہی وہان اونٹ

بٹہایا عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یصلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء بالمحصب ثم یدخل مکۃ من اللیل فیطوف

بالبیت ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا محصب مین پڑہتے پہر مکہ مین جاتی

راتکو اور طواف کرتی خانہ کعبہ کا **البیتوتۃ بمکۃ لیالی منی** منا کی دنون مین راتکو مکہ مین رہنی کا بیان

عن نافع انہ قال زعموا ان عمر بن الخطاب کان یبعث رجالا یدخلون الناس من وراء العقبۃ ترجمہ نافع سی روایت ہے

کہ لوگون نی کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب چند آدمیونکو مقرر کرتے اسبات پر کہ لوگونکو پہیر دین منا کی طرف جمرہ عقبہ کے

پیچہے سے **ف** بعض لوگ یہ چاہتے کہ ۱۱ - ۱۲ - شبکو مکہ مین جا کر رہین اور دن کو منا مین رہین تو حضرت

عمر رض نی کچہ لوگ مقرر کر دیے جمرہ عقبہ پر کہ جو شخص اس ارادہ سی مکہ کو جاوے اوسکو واپس کر دین عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن

الخطاب قال لا یبیتن احد من الحاج لیالی منی من وراء العقبۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت

عمر بن الخطاب رض نی فرمایا کوئی حاجی منا کی راتون مین جمرہ عقبہ کے اوہر نہ رہی **ف** جمرہ عقبہ حد ہی منا کے

اوس سے جب آگے بڑہیے تو مکہ کی حد ہے عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ انہ قال فی البیتوتۃ بمکۃ لیالی منی لا یبیتن احد الا بمنی

ترجمہ ہشام بن عروہ سی روایت ہی کہ اونکی باپ عروہ بن الزبیر نے کہا کہ منا کی راتون مین کوئی مکہ مین نہ رہے

بلکہ منا مین رہے **رمی الجمار** کنکریان مارنیکا بیان عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب کان یقف عند

الجمرتین وقوفا طویلا حتی یمل القائم ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب ٹہرتے تہی جمرہ اولے

اور وسطی کی پاس **ف** بعد رمی کی دعا کرنیکو **ت** بڑی دیر تک تہک جاتا تہا کہڑا ہونیوالا

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقف عند الجمرتین الاولیین وقوفا طویلا یکبر اللہ ویسبحہ ویحمدہ

ویدعو اللہ ولا یقف عند جمرۃ العقبۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض جمرہ اولے اور وسطے کے

پاس ٹہرتے تہے بڑی دیر تک تکبیر کہتی اور تسبیح اور تحمید پڑہتے اور دعا مانگتے اللہ جل جلالہ سے اور جمرہ عقبہ کے

ماخذ از موطا امام مالک مترجم

ترجمہ اردو

باس ٹہرتے عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یکبر عند رمی الجمار کلما رمی بحصاۃ ترجمہ نافع سی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رض کنکریان مارتی وقت تکبیر کہتے ہر کنکری مارنی پر کہا مالک نی کہ مین سنا بعض اہل علم سے کہتے تہی کنکریان اتنی اتنی ہونی چاہیین کہ دو انگلیون سے اوسکو مار سکین ف۔ اور حدیث مین ایسا ہی وارد ہے کہ علیکم بمثل حصی الخذف لازم ہین تم پر کنکریان چہوٹی چہوٹی کہ انگشت شہادت پر رکہہ کی انگوٹہی سی مار سکین اوسکا اندازہ کیا ہے کہ باقلا کی دانون کی برابر ہون کہا مالک نی میری نزدیک اس سے بڑی ہونا چاہیئین ف۔ یہ قول امام مالک کا موجب تعجب ہی کہ حدیث مین جتنی کنکریان آئین ہین اوس سے بڑی تجویز کرتے ہین مگر شاید امام مالک رض کو یہ حدیث نہ پہونچی ہو زرقانی اسی وجہ کو اختیار کیا ہے ورنہ امام مالک حدیث کی خلاف کبہی اختیار نہ کرتی

عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول من غربت لہ الشمس من اوسط ایام التشریق وھو بمنی فلا ینفرن حتی یرمی الجمار من الغد ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر کہتی تہی جسکو آفتاب ڈوب جاوی بارہوین تاریخ منامین تو وہ نہ جاوی جب تک تیرہوین تاریخ رمی نہ کرے ف۔ منا سے بارہوین تاریخ کو بعد رمی کی مکہ چلے آنا درست ہی لیکن اگر بارہوین کو ٹہر گیا اور آفتاب ڈوب گیا منامین تو پہر نہین آسکتا جب تک تیرہوین تاریخ رمی نکرلے

عن القاسم بن محمد ان الناس کانوا اذا رموا الجمار مشوا ذاھبین وراجعین واول من رکب معویۃ بن ابی سفیان ترجمہ قاسم بن محمد سی روایت ہی کہ لوگ جب رمی کرنے جاتی تو پیدل جاتے اور پیدل آتے سب سے پہلے معاویہ بن ابی سفیان رمی کی واسطے سوار ہوئی ف۔ کیونکہ وہ موٹی آدمی تہی اونکو ہجوم مین پاپیادہ جانا اور آنا دشوار تہا مگر افسوس ہی کہ اس زمانہ مین ایسی مقامون مین سوار ہونیکو عزت اور فخر کا باعث سمجہتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ جو امر خلاف سنت ہی اوسمین آخرت کی ذلت ہی گو دنیا مین عزت ہو

عن مالک انہ سال عبدالرحمن بن القاسم من این کان القاسم یرمی جمرۃ العقبۃ فقال من حیث تیسر ترجمہ امام مالک نی پوچہا عبدالرحمن بن القاسم سی کہ قاسم بن محمد کہان سی رمی کرتی تہی جمرہ عقبہ کی بولی جہان سے ممکن ہوتا ف۔ یعنے اوپر سے یا نیچے سے مگر نیچے سے رمی کرنا افضل اور مسنون ہے سوال ہوا مالک سی کہ لڑکے اور مریض کی طرف سی رمی کرنا درست ہی جواب دیا ہان درست ہی مگر مریض اپنی ڈیرے مین اوسوقت تکبیر کہی وقت تاک کر اور ایک قربانی کری پہر اگر وہ مریض ایام تشریق کی اندر اچہا ہو جاوے تو اپنی آپ رمی ادا کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نی جو شخص بے وضو کنکریان ماری یا صفا مروہ کے بیچ مین دوڑے تو اوسپر اعادہ لازم نہین مگر جان بوجہہ کر ایسا نہ کرے

عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یقول لا ترمی الجمار فی الایام الثلثۃ حتی تزول الشمس ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر کہتے تہے تینون دنون مین رمی بعد زوال کی کیجاوے ف۔ یعنی ۱۱-۱۲-۱۳-کو اور دسوین تاریخ زوال سی اول کرے یا بعد جب ممکن ہو لیکن زوال سے

مسنون ہی ۔ ابو حنیفہ کے نزدیک ۱۱۲ ۔ کے رمی قبل زوال کی بہی درست ہی **الرخصة في رمي الجمار**

رمی جمار مین رخصت کا بیان **عن** عاصم بن عدی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارخص لرعاء الابل في البيتوتة يرمون يوم النحر ثم يرمون الغد او من بعد الغد ليومين ثم يرمون يوم النفر **ترجمہ** عاصم بن عدی سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اونٹ والون کو رات اور کہین بسر کرنیکے سوا منا کی **ف م** کیونکہ اونکو اپنے اونٹ چرانیکے اور اونٹونکے محافظت کی ضرورت پڑتی ہے اگر وہ منا مین رات کو رہین تو اونکے اونٹ چوری ہو جاوین اگر اونٹون کو اپنے ساتہ رکہین تو آدمیون کی ہجوم کی وجہ سی آدمیونکو اور اونٹون کو تکلیف ہو اسواسطے آپنے اونکو اجازت دی کہ وہ رات کو اور مقام مین بہی رہ سکتے ہین اور کسیکو درست نہین کہ منا کی راتون مین سوا منا کی اور کہین رہی **ت** وہ لوگ رمی کرلین یوم النحر کو دوسرے دن یا تیسرے دن دونون کی پہر اگر رہین تو چوتہے دن بہی رمی کرین **عن** عطاء بن ابي رباح انه سمع يذكر انه ارخص للرعاء ان يرموا بالليل يقول في الزمان الاول **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سی روایت ہی کہ زمانہ اول مین (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین اونٹ چرانیوالونکو اجازت تہی رات کو رمی کرنیکے **ف م** اس خیال سی کہ شاید کام کے وجہ سی اونکو دن کو فرصت نہو اور جمہور علما کا مذہب یہی ہی کہ رمی رات کو جایز ہے کہا مالک نی عاصم بن عدی کی حدیث جسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہی اونٹ چرانیوالونکو رمی جمار مین اوسکی تفسیر یہ ہے کہ وہ رمی کرین یوم النحر کو پہر جب گیارہوین تاریخ گذر جاوی تو بارہوین تاریخ گیارہوین کے رمی کرکے بارہوین کی رمی بہی کرین پہر اگر بارہوین کو اونکا جانا ہو جاوے تو بہتر ہے ورنہ تیرہوین تاریخ اگر ٹہرین تو لوگون کی ساتہ رمی کرکے جاوین **عن** نافع ان ابنة اخ لصفية بنت ابي عبيد نفست بالمزدلفة فتخلفت هي وصفية حتى اتتا منى بعد ان غربت الشمس من يوم النحر فامرهما عبد الله بن عمر ان ترميا الجمرة حين اتتا منى ولم ير عليهما شيئاً **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ صفیہ بنت ابی عبید کی بہتیجے کو نفاس ہوا مزدلفہ مین تو وہ اور صفیہ ٹہر گئین یہانتک کہ منا مین جب پہونچین کہ آفتاب ڈوب گیا یوم النحر کو تو حکم کیا اون دونون کو عبد اللہ بن عمر نے کنکریان مارنیکا جب آئین وہ منا مین اور کوئی جزا اون پر لازم نہ کی **سوال** ہوا مالک سی کہ اگر کوئی شخص بہول جاوے رمی کرنا کسی جمرہ کے کسی تاریخ مین منا کی دنون مین سی یہانتک کہ شام ہو جاوی تو جواب دیا کہ جب یاد آوی رات یا دن کو رمی کری جیسے نماز جو کوئی بہول جاوے پہر یاد کری رات یا دن کو تو پڑہ لی البتہ اگر مکہ مین چلا آیا اوسوقت یاد آیا یا جب منا سے نکل گیا اوسوقت خیال آیا تو ہدی واجب ہو گی **الافاضة** طواف الافاضہ (طواف الزیارة) کا بیان **عن** عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب خطب الناس بعرفة وعلمهم امر الحج وقال لهم فيما قال اذا جئتم منى فمن رمى الجمرة فقد حل له ما حرم على الحاج الا النساء والطيب لا يمس احد نساء ولا طيبا حتى يطوف بالبيت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر

ماخذ رخصت رمی جمار ۱۲ منہ

ماخذ حج مین کسی امر کے بہول جانیکا بیان ۱۲ منہ

سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضہ نی خطبہ پڑہا عرفات مین اور سکہائی اونکو ارکان حج کی اور کہا اون سی جب تم آؤ منا مین اور کنکریان مار چکو تو سب چیزین درست ہوگئین تمہاری واسطی جو حرام تہین احرام مین مگر عورتون سی صحبت کرنا اور خوشبو لگانا کوئی شخص تم مین سی صحبت نہ کری اور نہ خوشبو لگاوی جب تک طواف نہ کرلے خانہ کعبہ کا عن عبد الله بن عمران عمر بن الخطاب قال من رمى الجمرة وحلق او قصر ونحر هديا ان كان معه فقد حل له ما حرم عليه الا النساء والطيب حتى يطوف بالبيت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص کنکریان مارے اور سر منڈاوے یا بال کترا وے اور اوسکے ساتہ اگر ہدی ہو تو نحر کرے پس حلال ہوجاوینگے اوسپر وہ چیزین جو حرام تہین مگر صحبت کرنا عورتون سے اور خوشبو لگانا درست نہوگا طواف الزیارۃ تک

دخول الحایض مکۃ

حایضہ کو مکہ مین جانیکا بیان عن عایشة ام المومنين انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فاهللنا بعمرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه هدى فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا قالت فقدمت مكة وانا حايض فلم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انقضي راسك وامتشطي واهلي بالحج ودعي العمرة قالت ففعلت فلما قضينا الحج ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الى التنعيم فاعتمرت فقال هذا مكان عمرتك فطاف الذين اهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منى لحجهم واما الذين كانوا اهلوا بالحج او جمعوا الحج والعمرة فانما طافوا طوافا واحدا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم نکلے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال مین تو احرام باندہا ہمنے عمرہ کا پہر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کے ساتہ ہدی ہو تو وہ احرام حج اور عمرہ کا ساتہ باندہے پہر احرام نہ کہولی یہانتک کہ دونون سی فارغ ہو حضرت عایشہ نے کہا کہ مین آئی مکہ مین حیض کی حالت مین تو مینے نہ طواف کیا نہ سعی کی صفا مروہ کی اور شکایت کی مینی اسکی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی آپنی فرمایا اپنا سر کہولڈال اور کہنگہے کر اور عمرہ چہوڑ دے اور حج کا احرام باندہ لی **ف ۵** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عمرہ کا احرام باندہ کر جب کوئی عذر ہو تو اوسکو ترک کرکے حج کا احرام باندہ سکتی ہین اور عذر یہان یہ تہا کہ عمرہ مین سر دست طواف کرنا پڑتا تہا اور وہ حالت حیض مین متعذر تہا برخلاف حج کی اوسمین سر دست طواف کی ضرورت نہین **ت** مینے ویسا ہی کیا جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مجہکو عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ کی ساتہ کرکے تنعیم کو بہیجا **ف ۵** تنعیم ایک مقام ہی مکہ سی جا میل پر مدینہ منورہ کیطرف اب وہین سی عمرہ کا احرام باندہا کرتے ہین **ت** مینے عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہ عمرہ عوض ہی تیرے اوس عمرہ کا تو جن لوگون نی عمرہ کا احرام باندہا تہا وہ طواف اور سعی کرکے حلال ہوگئی پہر حج کیو اسطے دوسرا طواف کیا جب لوٹ کر آئی منا سی اور جن لوگون نی حج کا احرام باندہا تہا یا حج اور عمرہ کا ایک ساتہ باندہا تہا اونہون نے

ایک ہی طواف کیا **ف** کیونکہ قران مین ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہی اور یہی قول ہی اکثر صحابہ کا اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی لازم ہین نسائی نی حضرت علی سی ایسا ہی روایت کیا ہے عن عروة بن الزبير عن عايشة بمثل ذلك **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نی بہی عایشہ رضہ سی ایسا ہی روایت کیا عن عايشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت قدمت مكة وانا حايض ولم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال افعلي ما يفعل الحاج غير انك لا تطوفي بالبيت ولا بين الصفا والمروة حتى تطهري **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ مین آئی مکہ مین حالت حیض مین اور مینی طواف نکیا خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا اور مروہ مین تو مین نی شکوہ کیا اسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم سی آپنی فرمایا جو کام حاجی کرتی ہین وہ تو بھی کر فقط طواف اور سعی نکر جب تک پاک ہوئے کہا مالک نی جو عورت عمرہ کا احرام باندہ کر مکے مین آوی اور وہ حیض سے ہو اور حج کے دن آجاوین اور وہ طواف نہ کر سکے تو اگر حج کی فوت ہونیکا خوف ہو تو حج کا احرام باندہ لیوی اور ہدی دیوی اور اوسکا حکم قارن کا سا ہوگا ایک طواف اوسکو کافی ہے اور عورت جب طواف کر لے خانہ کعبہ کا اور دوگانہ طواف ادا کرلے اوسوقت حیض آجاوی تو باقی ارکان جیسے سعی اور وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ اور رمی جمار حیض کی حالت مین ادا کر سکتے ہے مگر طواف الزیارۃ نہ کرے جب تک حیض سی پاک نہو

فاضة الحايض

حایضہ کی طواف الزیارۃ کا بیان عن عايشة ام المومنين ان صفية بنت حيي حاضت فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احابستنا هي فقيل انها قد افاضت فقال فلا اذا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ صفیہ کو حیض آیا تو بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم سی آپنی فرمایا وہ ہمارے روکنی والی ہی لوگون نی کہا وہ طواف الافاضہ کر چکی ہین آپنی فرمایا پہر نہین **ف** یعنی اب رکنی کی کیا ضرورت ہی طواف الوداع اسصورت مین واجب نہین ہے عن عايشة ام المؤمنين انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله ان صفية بنت حيي قد حاضت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلها تحبسنا الم تكن طافت معكن بالبيت قلن بلى قال فاخرجن **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی انہون نی کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی یا رسول اللہ صفیہ کو حیض آگیا آپنی فرمایا شاید وہ ہمکو روکی گی کیا اوسنی طواف نہین کیا خانہ کعبہ کا عورتون نی کہا ہان کیا ہی آپنی فرمایا چلو عن عمرة بنت عبد الرحمن ان عايشة ام المومنين كانت اذا حجت ومعها نساء تخاف ان يحضن قدمتهن يوم النحر فافضن فان يحضن بعد ذلك لم تنتظرهن تنفر بهن وهن حيض اذا كن قد افضن **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہی کہ عایشہ رضہ جب حج کرتین عورتون کی ساتہ اور خوف ہوتا اونکو حیض آجانیکا تو یوم النحر کو اونکو روانہ کر دیتین طواف الافاضہ کیواسطے جب وہ طواف الافاضہ کر چکتین اب اگر اونکو حیض آتا تو اونکی پاک ہونیکا انتظار نہ کرتین بلکہ چل کہڑی ہوتین عن عايشة ام المومنين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر صفية بنت حيي فقيل

لدا نہا قد حاضت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہا حابستنا فقالوا یا رسول اللہ انہا کانت قد طافت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اذا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ذکر کیا صفیہ کا تو لوگون نی کہا آپ سی اونکو حیض آگیا آپنی فرمایا شاید وہ ہماری روکنی والی ہی لوگون نی کہا یا رسول اللہ وہ طواف کر چکین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہر کچہ نہین **قال** ہشام قال عروۃ قالت عائشۃ

ونحن نذکر ذلک فلم یقدم الناس نساءہم ان کان ذلک لا ینفعہن ولو کان الذی یقولون لاصبح بمنی اکثر من ستۃ الاف امراۃ حایض کلہن قد افاضت **ترجمہ** کہا ہشام نی کہا عروہ نی کہا عائشہ نی جب ہم اسکا ذکر کرتی تہی اگر پہلے سے عورتونکو طواف کی لئی روانہ کردینا مفید نہین تو لوگ کیون بہیجدیتے ہین اور اگر یہ لوگ جیسا سمجہتے ہین کہ طواف الوداع کی لیئی ٹہرنا لازم ہے صحیح ہوتا تو منا مین چہہ ہزار عورتون سی زیادہ حیض کیحالت مین پڑین ہوتین طواف الوداع کے انتظار مین **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن

ان ام سلیم بنت ملحان استفتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحاضت او ولدت بعد ما افاضت یوم النحر فاذن لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی کہ ام سلیم نے پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسکو حیض آگیا تہا یا زچگی ہوئی تہی بعد طواف الافاضہ کے یوم النحر کو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اوسکو جانیکے اجازت دی اور وہ چلی گئی **کہا** مالک نی جس عورت کو حیض آجاوے منا مین تو وہ ٹہرے رہی یہانتک کہ طواف الافاضہ کری اور اگر طواف الافاضہ کی بعد اوسکو حیض آیا تو اپنی شہر کو چلے جاوے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی ہمکو رخصت پہونچی ہی حایضہ کیواسطے اور اگر حیض آیا طواف الافاضہ سی پہلے پہر خون بند نہوا تو اکثر مدت لگالین گی **ف** امام مالک کی نزدیک اکثر مدت حیض کے پندرہ روز ہین **فدیۃ ما اصیب من الطیر والوحش** جو شکار مارے پرند یا چرند کا اوسکی

جزا کا بیان **عن** ابی الزبیر المکی ان عمر بن الخطاب قضی فی الضبع بکبش وفی الغزال بعنز وفی الارنب بعناق وفی الیربوع بجفرۃ **ترجمہ** ابو الزبیر مکی سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب نی حکم کیا بجّو کے مارنی مین ایک مینڈہے کا اور ہرن مین ایک بکریکا اور خرگوش مین بکری کی بچی کا جو سال بہر کا ہوا اور جنگلی چوہی مین بکری کے چار مہینے کے بچی کا **عن** محمد بن سیرین ان رجلا جاء الی عمر بن الخطاب فقال انی اجریت انا وصاحب لی فرسین الی ثغرۃ

ثنیۃ فاصبنا ظبیا ونحن محرمان فماذا تری فقال عمر لرجل الی جنبہ تعال حتی احکم انا وانت قال فحکما علیہ بعنز فولی الرجل وہو یقول ہذا امیر المومنین لم یستطع ان یحکم فی ظبی حتی دعا رجلا یحکم معہ فسمع عمر قول الرجل فدعاہ فسالہ ہل تقرا سورۃ المایدۃ قال لا قال فہل تعرف ہذا الرجل الذی حکم معی فقال لا فقال لو اخبرتنی انک تقرا سورۃ المایدۃ لاوجعتک ضربا ثم قال ان اللہ تبارک وتعالی یقول فی کتابہ یحکم بہ ذوا عدل منکم ہدیا بالغ الکعبۃ وہذا عبد الرحمن بن عوف **ترجمہ** محمد بن سیرین سے

جو شکار مارے پرند یا چرند کا اوسکی جزا کا بیان

سے روایت ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب پاس اور کہا کہ مینے اپنے ساتھی کی ساتھ گھوڑی ڈالی ایک تنگ گھاٹی مین تو مار ہمنے ہرن کو اور ہم دونون احرام باندھی تھے حضرت عمر نے ایک شخص کو جو اونکی پہلو مین بیٹھے تھے بولا یا اور کہا آؤ ہم تم ملکر حکم کر دین تو دونون نے ملکر ایک بکری کا حکم کیا وہ شخص پیٹھ موڑکر چلا اور کہنے لگا یہ امیر المومنین ہین ایک ہرن کا فیصلہ اکیلے نہ کر سکے جب تک ایک اور شخص کو اپنی ساتھ نہ بلایا حضرت عمر نے یہ بات اُسکی سن لی تو اوسکو پکارا اور کہا کہ تو نے سورہ مائدہ پڑھی ہے وہ بولا نہین حضرت عمر بولے تو اس شخص کو پہچانتا ہے جسنے میری ساتھ ملکر فیصلہ کیا اوسنے کہا نہین حضرت عمر نے کہا اگر تو یہ کہتا کہ مینے سورہ مائدہ پڑھی ہے تو اوس وقت مین تجھی مارتا پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے کتاب مین تجویز کرین جزا کو دو مرد عادل تم مین سے وہ ہدی ہو جو پہونچے مکہ مین اور یہ شخص عبد الرحمن بن عوف ہین۔

ف اوس شخص نے جہالت سے یہ سمجھا کہ حضرت عمر تنہا اس باب مین حکم نہ کر سکے دوسرے یہ کہ جس شخص کو شریک کیا وہ اس قابل نہ تھا کہ شریک کیا جاوے رای مین تو حضرت عمر نے دونو باتین اوسکو بتادین کہ اللہ کا حکم ایسا ہے کہ دو مرد عادل ملکر جزا تجویز کرین اسلیے مینے ایک اور شخص شریک کیا اور جسکو شریک کیا وہ بڑے پایہ اور عالی مرتبہ کا شخص ہے یعنے عبد الرحمن بن عوف رض عشرہ مبشرہ مین سے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین

عن هشام بن عروة ان اباه كان يقول في البقرة من الوحش بقرة وفي الشاة من الظباء شاة **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہی کہ اونکی باپ عروہ کہتے تھی کہ نیل گای مین ایک گای لازم اور ہرن مین ایک بکری لازم ہے **عن** سعيد بن المسيب انه كان يقول في حمام مكة اذا قتل شاة **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی وہ کہتے تھے مکہ کے کبوتر مین جب قتل کیا جاوی تو ایک بکری لازم ہے **کہا** مالک نے ایک شخص مکہ کا رہنے والا احرام باندھے حج یا عمرہ کا اور اوسکی گھر مین ایک گھونسلہ ہو کبوتر کے بچون کا وہ گھونسلے کا منہ بند کر دیوے اور بچے مرجاوین تو ہر بچہ کے بدلے مین ایک بکری دینا ہو گی **کہا** مالک نے مین ہمیشہ سنتا آیا ہون کہ شتر مرغ کو جب محرم مارڈالے تو ایک اونٹ واجب ہو گا **کہا** مالک نے شتر مرغ کے انڈے مین اونٹ کا دسوان حصہ لازم ہے جیسے آزاد عورت کی پیٹ کی بچی کو کوئی مار ڈالے تو ایک لونڈی یا غلام دینا ہو گا جسکے قیمت پچاس دینار ہو اور پچاس دینار کل دیت کا دسوان حصہ ہے **کہا** مالک نے نسر اور عقاب اور باز اور رخم یہ سب صید ہین اگر انکو ملا ڈالیگا تو جزا دینے ہو گے **کہا** مالک نے جس جانور کا جو بدلہ ہے وہ ہی رہی گا اگرچہ وہ جانور چھوٹا یا بڑا ہو جیسے دیت صغیر اور کبیر کے برابر ہے

ف یعنے چھوٹی ہرن کا بدلہ بھی ایک بکری ہی اور بڑے ہرن کا عوض بھی ایک بکری ہی جیسے کوئی بڑی آدمی کو مارے تو بھی وہی دیت ہی اور لڑکے کو مارے تب بھی وہی دیت ہی **فدية من اصاب شيئا من الجراد وهو محرم** احرام کی حالت مین اگر ٹڈی مارے

مالک بن انس اور ابن عباس کی ...

تو اوسکی جزا کا بیان **عن** زید بن اسلم ان رجلا جاء الی عمر بن الخطاب فقال یا امیر المؤمنین انی اصبت جرادات بسوطی
وانا محرم فقال له عمر اطعم قبضة من طعام **ترجمہ** زید بن اسلم سی روایت ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمر رض پاس اوسنے کہا کہ
مینے چند ٹڈیون کو کوڑی سی مار ڈالا اور مین احرام باندہے تہا آپنے فرمایا کہ ایک مٹھی بہر کہانا کسیکو کہلادے

عن یحیی بن سعید ان رجلا جاء الی عمر بن الخطاب فسأله عن جرادة قتلها وهو محرم فقال عمر لکعب تعال حتی نحکم فقال کعب
درهم فقال عمر انک لتجد الدراهم لتمرة خیر من جرادة **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمر
بن الخطاب پاس اور پوچہا آپ سی کہ مینے ایک ٹڈی مار ڈالی حالت احرام مین حضرت عمر نے کعب سے کہا آؤ ہم ملکر
فیصلہ کرین کعب نے کہا ایک درم لازم ہی حضرت عمر نے کہا تیری پاس بہت دراہم ہین میرے نزدیک ایک کہجور
بہتر ہے ایک ٹڈی سی **ف م** تو ہر ٹڈی کی بدلی مین ایک کہجور صدقہ دینا کافی ہی یا ایک مٹھی اناج

فدیة من حلق قبل ان ینحر

جو شخص قبل نحر کے حلق کرے اوسکے فدیہ کا بیان **عن** کعب بن عجرة انه کان
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم محرما فاذاه القمل فامره رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یحلق راسه وقال صم ثلاثة ایام او اطعم ستة
مساکین مدین مدین لکل انسان او انسک شاة ای ذلک فعلت اجزء عنک **ترجمہ** کعب بن عجرہ سی روایت
ہی کہ وہ ساتہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام باندہی ہوئی اونکی سر مین جوئین پڑ گئین تو حکم کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو سر منڈانیکا اور کہا تین روزی رکہہ یا چہہ مسکینونکو دو دو مد کہانا دی یا ایک بکری ذبح
کر انمین جو کریگا کافی ہی **عن** کعب بن عجرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعلک اذاک هوامک فقلت نعم یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
احلق راسک وصم ثلاثة ایام او اطعم ستة مساکین او انسک بشاة **ترجمہ** کعب بن عجرہ سی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی شاید تجہکو تکلیف دیتی ہین جوئین انہون نی کہا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا منڈا ڈال
سر اپنا اور تین روزی رکہہ یا چہہ مسکینون کو کہانا کہلا یا ایک بکری ذبح کر **عن** کعب بن عجرة انه قال جاء نی
رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا انفخ تحت قدر لاصحابی وقد امتلاء راسی ولحیتی قملا فاخذ بجبهتی ثم قال احلق
هذا الشعر وصم ثلاثة ایام واطعم ستة مساکین وقد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم علم انه لیس عندی ما انسک به
ترجمہ کعب بن عجرہ سی روایت ہی کہ آئی میری پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین ہانڈی پہونک رہا تہا
اپنی ساتہیون کی اور میری سر اور داڑہی کی بال جوؤن سی بہر گئے تہے تو آپنے میری پیشانی تہام کر فرمایا
ان بالونکو منڈا ڈال اور تین روزی رکہہ یا چہہ مسکینونکو کہانا کہلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تہے
کہ میرے پاس قربانی کیواسطے کچہ نہین ہی **ف م** اسواسطے آپنے قربانی کا حکم نہ کیا اور یہ روایت دوسری
روایتون کی مخالف نہین ہی کیونکہ پہلے آپنی قربانی کا بہی ذکر کیا جب معلوم ہوا کہ اسکو استطاعت نہین تو صرف دو
چیزونکو بیان کیا کہا مالک نی کوئی شخص اذی کی جزا نہ دی جب تک قصور نہ کرے کیونکہ قصور کرنی سی کفارہ واجب

جو شخص قبل نحر کے حلق کرے اوسکے فدیہ کا بیان

ہوتا ہے اور اوسکو اختیار ہی کہ جزا قربانی سی دیوی یا روزی سی یا صدقہ سے مکہ مین خواہ اور کسی شہر مین فدیہ او سی کہتی ہین کسی عارضی یا بیماریکو جیسے سر مین جوئین پڑجانا یا اور کوئی مرض جس سی اون کامون کی کرنیکی حاجت ہو جو احرام مین ممنوع ہین اس سے معلوم ہوا کہ جزا صید کیلئے مکہ مین پہونچنا ضرور ہے (زرقانی) **کہا** مالک نی محرم کو درست نہین کہ اپنی بال نوچی یا منڈاوی یا کم کراوی جب تک احرام نہ کھولی مگر اوس صورت مین کہ اوسکی سر مین کوئی ایذا ہو تو فدیہ لازم ہوگا جیسا اللہ جل جلالہ نی حکم کیا اور محرم کو درست نہین کہ اپنی ناخون کترے یا جوئین مارے یا سر سے جون نکالکر زمین پر ڈالی یا اپنی بدن یا کپڑے سے جون نکالی اگر ایسا کری تو ایک مٹھی اناج کی بدلے دیوے **کہا** مالک نی جس شخص نی اپنی ناک کی بال اوکھاڑے یا بغل کے یا بدن پر نورہ لگایا یا سر مین زخم ہوا اور ضرورت کی وجہ سی سر منڈایا یا گدی کی بال منڈائی پچھنے لگانی کی واسطے احرام مین اگرچہ بھولے سے یا نادانی سی یہ کام کری تو ان سب صورتون مین اوس پر فدیہ ہے اور محرم کو درست نہین کہ پچھنے لگانے کی جگہہ مونڈے **کہا** مالک نی جو شخص نادانی سی قبل کنکریان مارنی کی سر منڈالی تو فدیہ دیوے۔

ما یفعل من نسی من نسکہ شیئا جو شخص کوئی رکن بھول جاوی اوسکا بیان

عن سعید بن جبیر ان عبد اللہ بن عباس قال من نسی من نسکہ شیئا او ترکہ فلیہرق دما قال ایوب لا ادری اقال ترک ام نسی **ترجمہ** سعید بن جبیر سی روایت ہی کہ ابن عباس نے کہا جو شخص اپنی کامون مین سی کوئی کام بھولجاوی یا چھوڑ دی تو ایک دم دیوی (قربانی) ایوب نی کہا مجھی یاد نہین سعید نے بھولجاوے کہا یا چھوڑ دی کہا **کہا** مالک نی اس دم مین سی جو ہدی ہو وہ تو خواہ مخواہ مکہ مین جاویگی اور جو کوئی اور عبادت ہو تو اختیار ہے جہان چاہے کرے

جامع الفدیۃ فدیے کے مختلف مسائل کا بیان

کہا مالک نی جو شخص چاہے ایسی کپڑے پہننا جو احرام مین درست نہین ہین یا بال کم کرنا چاہے یا خوشبو لگانا چاہے بغیر ضرورت کے فدیہ کو آسان سمجھکر تو یہ جایز نہین ہے بلکہ یہ رخصت ضرورت کیوقت ہے جو کوئی ایسا کرے فدیہ دیوے **سوال** ہوا مالک سی کہ اللہ نے جو فرمایا ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک تو اوس شخصکو اختیار ہے اسمین اور نسک کیا چیز ہے اور طعام کتنا واجب ہے اور کس مد سی چاہیئے اور روزے کتنے چاہیئین اور اسمین تاخیر کرنا درست ہے یا فی الفور کرنا چاہیئے مالکنے جواب دیا جتنے کفارے ہین اللہ جل جلالہ نی اسطرح بیان کیا ہے کہ یا یہ ہو یا یہ ہو اوسمین اختیار ہے جونسا امر چاہے کرے اور نسک سی ایک بکری مراد ہے اور روزے سے تین روزے مقصود ہین اور طعام سی چھہ مسکینونکو کھلانا منظور ہے ہر مسکین کو دو مد دینا چاہیئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مد سے **کہا** مالک نے اور سنا مینے بعض اہل علم سے کہتی تہی کہ اگر محرم نی کسی چیز کو کچھ مارا اور وہ کسی جانور چرند یا پرند کو جو شکار ہے جا لگا اور وہ مرگیا مگر محرم کا ارادہ اوسکے مارنیکا نہ تہا تو اوس پر فدیہ لازم ہوگا اسیطرح غیر محرم نی اگر حرم مین

جو شخص کوئی رکن بھول جاوی اوسکا بیان

فدیہ کے مختلف مسائل کا بیان

کوئی چیز پہینکے اور وہ شکار کی جانور کو جالگی اور مرگیا تو اوسپر فدیہ لازم ہوگا کیونکہ قصد اور خطا دونون اسباب مین یکسان ہین کہا مالک نی اگر چند لوگ ملکر ایک شکار مارین اور سب احرام باندہی ہون تو ہر ایک شخص پر اونمین سی جزا لازم ہوگی اور ہر ایک کو پوری جزا دینی ہوگی اگر اون پر ہدی کا حکم ہوگا تو ہر ایک کو ہدی دینا ہوگی اگر روزون کا حکم ہوگا تو ہر ایک کو روزے رکہنا ہوگا اسکی مثال یہ ہے کہ چند آدمی ملکے ایک شخص کو خطا سی مار ڈالین تو کفارہ قتل کا یعنے ایک غلام آزاد کرنا ہر ایک پر واجب ہوگا یا دو مہینے پے در پے روزے ہر ایک کو رکہنا ہونگے کہا مالک نی جس شخص نی شکار مارا بعد کنکریان مارنیکی اور سر منڈانی سکے قبل طواف الافاضہ کے تو اوسپر جزا اوس شکار کے لازم ہوگی کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے واذا حللتم فاصطادوا یعنے جب تم احرام کہول ڈالو تو شکار کرو اور جس شخص نے طواف الافاضہ نہین کیا اوسکا پورا احرام نہین کہلا کیونکہ اوسکو صحبت عورتون سی اور خوشبو لگانا درست نہین کہا مالک نی اگر محرم حرم کا درخت اوکہاڑے تو اوسپر کچہ جزا لازم نہوگی مگر یہ فعل بہت برا ہے ف م کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ نے جو شخص کہانا لاوی اللہ پر اور قیامت پر اوسکو درست نہین کہ حرم مین خون کرے یا وہان کا درخت کاٹے امام ابو حنیفہ اور شافعی رح کے نزدیک جزا لازم ہوگی کہا مالک نی جو شخص حج مین تین روزے رکہنا بہولجاوے یا بیماری کے وجہ سی نہ رکہہ سکے یہانتک کہ اپنی شہر چلا اوے تو اوسکو اگر ہدی کی قدرت ہو تو ہدی دیوے ورنہ تین روزے اپنے گہر مین رکہکر پہر سات روزے رکہے ف م جب کوئی تمتع کرے اور ہدی نہ پاوے تو اوسپر تین روزے ہین حج مین اور سات روزے بعد حج کے جیسے کہ اوپر بیان ہوا اونہین روزون کا یہان ذکر ہی کہ اگر کسی پر یہ روزے لازم تہے اور وہ بہولگیا یا بیماری کی وجہ سے نہ رکہہ سکا تو اوسکا یہ حکم ہے جامع الحج

حج کے مختلف احادیث کا بیان عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع للناس بمنی والناس یسئلونہ فجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ انی لم اشعر فحلقت قبل ان انحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انحر ولا حرج ثم جاء اخر فقال یا رسول اللہ لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارم ولا حرج قال فما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شیء قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ٹہرے منا مین حجۃ الوداع مین اور لوگ مسئلے پوچہتے تہے آپ سی سو ایک شخص آیا اوسنی کہا یا رسول اللہ مینے نادانی سی سر منڈا لیا قبل نحر کے آپنے فرمایا اب نحر کرلے کچہ حرج نہین ہے پہر دوسرا شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ مینے نادانی سے نحر کرا یا قبل رمی کی آپنے فرمایا رمی کرلے کچہ حرج نہین ہے عبد اللہ بن عمرو نے کہا پہر جب سوال ہوا آپ سی کسی چیز کو مقدم یا موخر کرنیکا آپنے فرمایا کرلے اور کچہ حرج نہین ہے ف م اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسئلہ نجان کر کسی رکن کی تقدیم یا تاخیر کرے تو گناہ ہے نہ فدیہ ہے اور بعضون نی کہا کہ

حج کی مختلف احادیث کا بیان

حرج نہونے سے مراد یہ ہے کہ گناہ نہین ہی لیکن دم لازم آویگا اور صحیح پہلا قول ہی عن عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ کان اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات ثم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شئی قدیر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے جہاد یا حج یا عمرہ سے تو تکبیر کہتے ہر چڑہاؤ پر تین بار پہر فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شئی قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ ترجمہ ہم لوٹنے والی ہین توبہ کرنیوالی ہین اللہ کیطرف پوجنے والی ہین سجدہ کرنیوالی ہین اللہ کو اپنی پروردگار کی تعریف کرنیوالی ہین سچا کیا اللہ نے وعدہ اپنا ف م وہ وعدہ یہ تہا کہ مسلمانونکو کفار کے مقابلے مین فتح حاصل ہوگی اور یہ وعدہ تہا کہ مسلمان مسجد الحرام مین بے کہٹکے اور بیخوف داخل ہونگے ت اور مدد کی اپنی بندی کی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور بہگا دیا فوجون کو آپ اکیلے عن کریب مولی عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بامراۃ وہی فی محفتہا فقیل لہا ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بضبعی صبی کان معہا فقالت الہذا حج یا رسول اللہ فقال نعم ولک اجر ترجمہ کریب سے جو مولی ہین عبد اللہ بن عباس کے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا ایک عورت پر اور وہ اپنے محافہ مین تہی (محافہ ہودج کی مانند ہوتا ہے مگر اوسپر قبہ نہین ہوتا) تو کہا گیا اوس سے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اوسنے اپنی لڑکے کے بازو پکڑکر کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کا بہی حج ہے فرمایا ہان اور تجکو اجر ہے عن طلحۃ بن عبید اللہ بن کریز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما رای الشیطان یوما ہو فیہ اصغر ولا ادحر ولا احقر ولا اغیظ منہ فی یوم عرفۃ وما ذلک الا لما رای من تنزل الرحمۃ وتجاوز اللہ عن الذنوب العظام الا ما رای یوم بدر قیل وما رای یوم بدر قال اما انہ قد رای جبریل یزع الملائکۃ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین دیکہا جاتا شیطان کسی روز ذلیل اور منحوس اور خوار اور غضبناک زیادہ عرفے کے روز سے اسوجہ سے کہ دیکہتا ہے اوسدن خدا کی رحمت اوترتی ہوی اور بڑی بڑی گناہ معاف ہوتی ہوئی مگر بدر کے روز ہے شیطان کا یہی حال تہا لوگون نی کہا اوسدن کیا تہا یا رسول اللہ فرمایا آپنی کہ دیکہا اوسنی جبرئیل کو فرشتونکی صف باندہتے ہوئے ف م جنگ بدر کے روز شیطان بہی کافرونکے ساتہ لڑنیکو آیا تہا جب اوسنی دیکہا کہ مسلمانونکی مدد کی لیئی فرشتے بہی آئی ہین تو پیٹہ موڑکر بہاگا ابن حبان اور حاکم نی ابوہریرہ رض سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اللہ جل جلالہ فخر کرتا ہے عرفات والون سی ملائکہ پر اور کہتا ہے دیکہو میرے بندونکو آئی میری پاس پریشان حال گرد پڑے ہوئے عن طلحۃ بن عبید اللہ بن کریز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الدعاء دعاء

یوم عرفة وافضل ما قلت انا والنبیون من قبلی لا اله الا الله وحده لا شریک له ترجمہ
طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہتر دعاؤن مین عرفی کی دعا ہی اور
بہتر اومین جو کہا مینے اور میرے پہلے پیغمبرون نی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہی **ف** ابو ہریرہ کی حدیث
مین اسقدر زیادہ ہے لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شئی قدیر اور حضرت علیؓ کی حدیث
مین یحیی ویمیت نہین ہے ابن عبد البر نی کہا بہتر سے مراد یہ ہے کہ اس دعا کی پڑہنے مین زیادہ ثواب ہے
رزین بن معاویہ نے اس حدیث مین اتنا اور بڑہایا ہے کہ افضل سب دنون مین عرفی کا دن ہی جب جمعہ کو
آن پڑے اور وہ حج ستر حجون سی بہتر ہے جو جمعہ کے دن نہ پڑین حافظ نے کہا کہ اس حدیث کا حال معلوم نہین
نہ اسکے صحابی کا حال معلوم ہے نہ راوی کا پتا ہے بلکہ موطا کی حدیث مین یہ عبارت بڑہا دی ہی اور موطا
کے کسی نسخے مین یہ عبارت نہین ملی ابن قیم نے ہدی مین لکھا ہے کہ یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ جمعہ کے دن
جب عرفہ آن پڑے تو وہ حج بہتر حج سے بہتر ہے محض لغو ہے اسکے کچھ اصل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور
تابعین سی نہین ہے ۔ مین کہتا ہون کہ عوام جب عرفہ جمعہ کو آن پڑے تو اوسکو حج اکبر کہتے ہین یہ ایک
غلط فہمی ہے حج اکبر اصطلاح شرع مین حج کو کہتے ہین اور عمرہ کو حج اصغر مگر ملا علی قاری نی اپنی مناسک مین
بعض روایات ضعیفہ سے کچھ فضائل اوس حج کے جسمین عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو بہ نسبت اور حجون کے زیادہ
بیان کئے ہین عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل مکة عام الفتح وعلی راسه
المغفر فلما نزعه جاءه رجل فقال یا رسول الله ابن خطل متعلق باستار الکعبة فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اقتلوه قال مالک قال ابن شهاب ولم یکن رسول الله صلی الله علیه وسلم یومئذ
محرما والله اعلم ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکی مین جس سال
فتح ہوا آپکی سر پر خود تہا جب آپنی خود اوتارا تو ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ابن خطل (ایک کافر تہا جسکا نام
عبد العزی تہا آپنے اوسکا خون مباح کر دیا تہا) کعبے کے پردے پکڑے ہوئے لٹک رہا ہے آپنے فرمایا اوسکو
مار ڈالو **ف** آپنی ابن خطل کو مار ڈالنی کا حکم اسواسطے کیا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نی اوسکو مصدق (زکوٰۃ وصول کرنیوالا) بناکر بہیجا اور ایک غلام مسلمان خدمت کی لئی اوسکی ساتھ
کر دیا ابن خطل ایک منزل مین اوترا اور غلام سی کہا نا پکانیکو کہا اور خود سو رہا جب اوٹہا تو دیکہا غلام نی کہانا
نہین پکایا ہے ابن خطل نی اوس غلام کو مار ڈالا اور اسلام سی پہر گیا اور مکی مین جا کر دو لونڈیان رکہین جو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہجو گایا کرتے تہین کہا مالک نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسدن احرام نہین باندہے
تہے **ف** ورنہ خود سر پر کیون رکہتی مگر یہہ امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے اور کسیکو مکے

بیان حج اکبر

مین بغیر احرام باندہی ہوی جانا درست نہین اور ابن خطل نے اگرچہ کعبی کی پناہ لی تہی مگر جو شخص خون کرکی بہاگ آوی اوسکو کعبہ پناہ نہین دیتا ابو حنیفہ کے نزدیک دیتا ہی تو وہ کہتی ہین کہ ابن خطل کا قتل ایسی وقت مین ہوا جب تہوڑی دیر تک قتال آپکو مباح ہوگیا تہا واللہ اعلم عن نافع ان عبد اللہ بن عمر اقبل من مکۃ حتی اذا کان بقدید جاءہ خبر من المدینۃ فرجع فدخل مکۃ بغیر احرام ترجمہ نافع سی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض آئی مکی سی (مدینی کی قصد سی) جب قدید مین پہونچی تو مدینے کے فساد کی خبر پہونچی پس لوٹ آئی مکی مین بغیر احرام کے ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مکی مین بغیر احرام کی آنا درست ہے ابن شہاب اور حسن بصری اور داؤد ظاہری کا یہی قول ہی مگر اکثر علما کے نزدیک مکی مین بغیر احرام کے آنا درست نہین ہے البتہ جو لوگ قریب جوار کی رات دن مکی مین آتی جاتی رہتی ہین اونکو رخصت ہے عن ابن شہاب مثل ذلک ترجمہ ابن شہاب سے ایسی ہی روایت ہی عن عمران

الانصاری قال عدل الی عبد اللہ بن عمر وانا نازل تحت شجرۃ بطریق مکۃ فقال ما انزلک

تحت ہذہ السرحۃ فقلت اردت ظلہا فقال ہل غیر ذلک فقلت لا ما انزلنی الا

ذلک فقال عبد اللہ بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت بین الاخشبین

من منی ونفخ بیدہ نحو المشرق فان ہناک وادیا یقال لہ السرر بہ سرحۃ سر تحتہا سبعون نبیا

ترجمہ عمران انصاری سے روایت ہی کہ آئی میری پاس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور مین اوترا تہا ایک درخت کی تلے مکے کے راہ مین تو پوچہا اونہون نی کیون اوترا تو اس درخت کی تلی مینی کہا سایہ کیواسطے اونہون نے کہا اور کسی کام کیواسطی مینی کہا نہین مین صرف سایہ کی نیت سی اوترا ہون عبد اللہ بن عمر نی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب تو منی مین دو پہاڑون کی بیچ مین پہونچے اور اشارہ کیا ہاتہ سے پورب کیطرف وہان ایک جگہہ ہے جسکو سرر کہتی ہین وہان ایک درخت ہی اوسکی تلی ستر نبیون کی نال کاٹی گئی یا ستر نبیونکو نبوت ملی پس وہ اس سبب سے خوش ہوئی عن ابن ابی ملیکۃ ان عمر بن الخطاب مر بامرأۃ مجذومۃ وہی تطوف

بالبیت فقال لہا یا امۃ اللہ لا تؤذی الناس لو جلست فی بیتک فجلست فمر بہا رجل بعد ذلک فقال

لہا ان الذی کان نہاک قد مات فاخرجی فقالت ما کنت لاطیعہ حیا واعصیہ میتا ترجمہ ابن ابی ملیکہ سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گذری ایک جذامی عورت پر جو طواف کر رہی تہی خانہ کعبہ کا تو کہا ای خدا کی لونڈی مت تکلیف دے لوگونکو کاش تو اپنی گہر مین بیٹہتی وہ اپنی گہر مین بیٹہہ رہی ایک شخص اوس سے ملا اور بولا کہ جس شخص نے تجہکو منع کیا تہا وہ مرگیا اب نکل عورت بولی مین ایسی نہین کہ زندگی مین اوس شخص کے اطاعت کرکے بعد موت کے اوسکی نافرمانی کرون عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عباس کان یقول ما بین

الرکن والباب الملتزم ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس کہتی تہی کہ درمیان مین حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے ملتزم ہے ف ملتزم سی چمٹ کر دعا مانگتی ہین حدیث مین آیا ہی

کہ جو کوئی حاجت یا مصیبت والا ملتزم سی چمٹ کر دعا مانگے گا اللہ جل جلالہ اوسکی حاجت پوری کریگا اور مصیبت کو دور کریگا عن محمد بن یحیی بن حبان ان رجلا مر علی ابی ذر بالربذة وان اباذر سالہ این ترید فقال اردت الحج فقال هل نزعك غيره قال لا قال فاستانف العمل قال الرجل فخرجت حتی قدمت مكة ثم مكثت ماشاء الله ثم اذا انا بالناس منقصفين على رجل قال فضاغطت عليه الناس فاذا الشيخ الذي وجدت بالربذة يعني اباذر فلما راٰني عرفني فقال هو الذي حدثتك ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سی روایت ہی کہ ایک شخص گذرا ابوذر رضی اللہ عنہ پر ربذہ مین (ایک مقام کا نام ہے) ابوذر نی پوچھا کہا نکا قصد ہی اوسنی کہا حج کا ابوذر نے پوچھا اور کسی نیت سی تو نہین نکلا بولا نہین ابوذر نی کہا بس شروع کر کام اوس شخص نے کہا مین نکلا یہانتک کہ مکی مین آیا اور وہان پر ٹھیر رہا پہر دیکہا مینے لوگونکو کہ گھیرے ہوی ہین ایک شخص کو تو مین لوگونکو چیر کے اندر گیا دیکھتا ہون کہ وہی شخص جو ربذہ مین مجھکو ملا تہا موجود ہی یعنی ابوذر اونہون نی مجھکو دیکھکر پہچانا اور کہا تو وہی ہی جسی حدیث بیان کی تہی مینی عن مالك انه سال ابن شهاب عن الاستثناء في الحج فقال او يصنع ذلك احد انكر ذلك ترجمہ امام مالک نی پوچھا ابن شہاب سی کہ حج مین شرط لگانا درست ہی تو بولے کیا کوئی ایسا کرتا ہے اور انکار کیا اس سے ف م کیونکہ شرط لگانی سی کیا فائدہ اگر کوئی مانع پیش آوے تو طواف اور سعی کرکے احرام کھولڈالنا درست ہی مالک اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء اون کا مذہب یہی ہی اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک شرط لگانا درست ہی سوال ہوا مالک سی کہ اپنی جانور کی واسطے حرم کی گھانس کاٹنا درست ہی جواب دیا کہ نہین حج المراة بغير ذي محرم عورت کو بغیر محرم کی حج کرنیکا بیان کہا مالک نی کہ جن عورتون کا خاوند نہین ہی اور اونہون نی حج نہین کیا اگر اونکا کوئی محرم نہو یا ہو مگر ساتہ نہ جاسکے تو وہ فرض حج کو ترک نہ کرے بلکہ عورتون کی ساتہ حج کو جاوی صيام المتمتع ترجمہ جو شخص تمتع کرے اوسکی روزونکا بیان عن عائشة ام المؤمنين انها كانت تقول الصيام لمن تمتع بالعمرة الى الحج لمن لم يجد هديا ما بين ان يهل بالحج الى يوم عرفة فان لم يصم صام ايام منى ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہی وہ کہتی تہین روزہ اوس شخص کے اوپر ہے جو تمتع کرے یعنے عمرہ کرکے حج کرے اور ہدی نہ پاوی حج کے احرام سے لیکر عرفے تک روزے رکھے اگر ان دنون مین نہ رکھی تو منٰی کے دنون مین رکھی ف م ہر چند منے کے دنون مین روزے رکہنا ممنوع ہے مگر ضرورت کی وجہ سے جب حج کے دنون مین روزے نہ رکھ سکے تو ان دنون مین رکھی عن عبد الله بن عمر انه كان يقول في ذلك مثل قول عائشة ترجمہ عبداللہ بن عمر بہی اس مقدمے مین مثل قول عائشہ کی کہتی تہی كتاب الجهاد کتاب جہاد کے بیان مین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الترغيب في الجهاد جہاد کی طرف رغبت دلانیکا بیان عن

ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل المجاھد فی سبیل اللہ کمثل الصایم القایم الدایم الذی لایفتر من صلوۃ ولا صیام حتی یرجع ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص اللہ کے راہ مین جہاد کرے اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی دن بہر روزہ رکہی رات بہر عبادت کری نہ تہکی نماز سی اور نہ روزے سی یہانتک کہ لوٹی جہاد سی ف یعنی جب سی آدمی گہر سی جہاد کو نکلے تو لوٹنی تک گویا ہر وقت عبادت مین مصروف ہی اس حدیث سی بہت بڑی فضیلت جہاد کی ثابت ہوئی عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تکفل اللہ لمن جاھد فی سبیلہ لا یخرجہ من بیتہ الا الجہاد فی سبیلہ وتصدیق کلمتہ ان یدخلہ الجنۃ او یردہ الی مسکنہ الذی خرج منہ مع ما نال من اجر او غنیمۃ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اللہ ضامن ہی اوس شخص کا جو جہاد کری اوسکی راہ مین اور نہ نکلے گہر سے مگر جہاد کی نیت سی اللہ کی کلام کو سچا جان کر اس بات کا کہ داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین یا پہیر لائیگا اوسکو اوسکی گہر مین جہان سی نکلا ہی ثواب اور غنیمت کی سات عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل ثلثۃ لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی ھی لہ اجر فرجل ربطھا فی سبیل اللہ فاطال لھا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلھا ذلک من المرج او الروضۃ کان لہ حسنات ولو انھا قطعت طیلھا ذلک فاستنت شرفا او شرفین کان اثارھا وارواثھا حسنات لہ ولو انھا مرت بنھر فشربت منہ فلم یرد ان یسقی بہ کان ذلک لہ حسنات فھی لہ اجر ورجل ربطھا تغنیا وتعففا ولم ینس حق اللہ فی رقابھا ولا ظھورھا فھی لہ ذلک ستر ورجل ربطھا فخرا ورئاء ونواء لاھل الاسلام فھی علی ذلک وزر وسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمر فقال لم ینزل علی فیھا شیء الا ھذہ الآیۃ الجامعۃ الفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا گہوڑی ایک شخص کے واسطی درست ہین اور ایک شخص کے واسطے پردہ اور ایک شخص کے واسطے گناہ مین اجر اوسکی واسطے ہین جو باندہی اونکو جہاد کیواسطی پہر لنبی کردی رسی اونکی کسی مرغزار صنع یا چراگاہ مین تو دور تک اس رسی کی سبب سے چری اوسکی واسطے نیکیان لکہی جائین گی اگر وہ رسی توڑ کر ایک اونچان یا دو اونچان چڑہین اوسکی ہر قدم اور لید پر نیکیان لکہی جائینگے اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پی مگر مالک کا ارادہ پانی پلانیکا نہو تب بہی اوسکی واسطی نیکیان لکہی جاوینگی اور درست اوسکی واسطی ہین جو تجارت کی واسطی باندہی اور زکوۃ اونکی ادا کرہی اور گناہ اوسکی واسطی ہین جو فخر اور ریا اور مسلمانونکی دشمنی کی لئی باندہے اور سوال ہوا حضرت سی گدہونکی باب مین فرمایا کہ اس مقدمی مین میرے اوپر کچہ نہیں اترا مگر یہہ آیت جو اکیلے تمام نیکیونکو شامل ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ف یعنے جو کوئی شخص تل برابر نیکی کریگا وہ اوسکو پاویگا اور جو رتی برابر برائی کریگا پاویگا اس آیت سی یہ بات ثابت ہوئی کہ تہوری سی نیکی بہی تلف نہین جاویگی سو خدا کی راہ مین

گہوڑون کا باندہنا اور اونسی کام لینا بیکار نہین ہوسکتا **عن** عطاء بن یسار انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس منزلا رجل اخذ بعنان فرسہ یجاہد فی سبیل اللہ الا اخبرکم بخیر الناس منزلا بعدہ رجل معتزل فی غنیمۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد اللہ وحدہ ولا یشرک بہ شیئا

ترجمہ عطاء بن یسار سی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کیا نہ بتاؤن تمکو مین وہ شخص جو سب سے بڑہ کر درجہ رکہتا ہی وہ شخص ہے جو اپنے گہوڑی کی رکاب پکڑے ہوی جہاد کرتا ہی خدا کی راہ مین کیا نہ بتاؤن مین تمکو جو سب سے بڑہکر درجہ رکہتا ہی بعد اسکی وہ شخص ہے جو ایک گوشہ مین اپنی بکریونکا گلہ لیکر نماز پڑہتا ہے اور زکوۃ دیتا ہی اور اللہ کو پوجتا ہی اوسکی ساتہ کسی کو شریک نہین کرتا ہی **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اہلہ وان نقول ونقوم بالحق حیثما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم **ترجمہ** عبادہ بن صامت سی روایت ہی کہ بیعت کی ہمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی سننی اور اطاعت کرنی پر آسانی اور سختی مین خوشی اور جبر مین اور بیعت کی ہمنی اس بات پر کہ جو مسلمان حکومت کی لایق ہوگا اوس سے نہ جہگڑینگے اور اس امر پر کہ ہم سچ کہینگے یا سچ پر جمی رہینگے جہان ہونگے اللہ کے کام مین کسی کے برا کہنے سے نہ ڈرینگے **عن** زید بن اسلم قال کتب ابو عبیدۃ بن الجراح الی عمر بن الخطاب یذکر لہ جموعا من الروم وما یتخوف منہم فکتب الیہ عمر اما بعد فانہ مہما ینزل بعبد مومن من منزل شدۃ یجعل اللہ بعدہ فرجا وانہ لن یغلب عسر یسرین وان اللہ یقول فی کتابہ یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون

ترجمہ زید بن اسلم سی روایت ہی کہ ابو عبیدہ بن جراح نی حضرت عمر کو روم کی لشکرونکا اور اپنی خوف کا حال لکہا حضرت عمر نے جواب لکہا کہ بعد حمد و نعت کی معلوم ہو کہ بندہ مومن پر جب کوئی سختے اوترتی ہی تو اوسکی بعد اللہ خوشی دیتا ہے اور ایک سختی دو آسانیون پر غالب نہین ہوسکتی **ف** کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نی فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا تحقیق کہ ایک سختی کی ساتہ ایک آسانی ہی بلکہ ایک آسانی اور ہی حاکم نی مستدرک مین حسن سی اور ابن مردویہ نی جابر سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن خوش و خورم نکلے ہنستے جاتی تہی اور فرماتی تہی ایک سختی دو آسانیون پر غالب نہین ہوسکتے ایک سختی کی ساتہ ایک آسانی ہی پہر اوسی سختی کی پیچہے ایک اور آسانی ہے **ت** اور بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے اپنی کتاب مین اے ایمان والو صبر کرو مصیبتون پر اور صبر کرو کفار کے مقابلے مین اور قایم رہو جہاد پر اور ڈرو اللہ سے شاید کہ تم نجات پاؤ **النہی عن ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو** دشمن کی ملک مین کلام اللہ لیجانی کی ممانعت ہی **عن** ابن عمر انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو قال مالک وانما ذلک مخافۃ ان ینالہ العدو **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی قرآن شریف کو

دشمن کے ملک مین لیجانی سی کہا مالک نی اسواسطے منع کیا تا ایسا نہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی توہین کرین **ف م** ابن عبد البر نی کہا کہ تمام فقہا نی اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چہوٹی فوج کی ہمراہ جسکے شکست پانیکا خوف ہو نہ لیجاوین اور بڑی فوجکی ساتہ لیجانا بہی مختلف فیہ ہے مالک کی نزدیک ممنوع ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جایز ہے

النهي عن قتل النساء والولدان في الغزو بچون اور عورتونکو مارنیکی ممانعت لڑائی مین

عن عبد الرحمن بن كعب انه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم الذين قتلوا ابن ابي الحقيق عن قتل النساء والولدان قال فكان رجل منهم يقول برحت بنا امراة ابن ابي الحقيق بالصياح فارفع عليها السيف ثم اذكر نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكف ولولا ذلك لاسترحنا **ترجمہ** عبد الرحمن بن کعب سے روایت ہی کہ منع کیا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اون لوگونکو جنہون نی قتل کیا ابن ابی الحقیق کو عورتون اور بچون کی قتل کرنے سے ابن کعب نے کہا کہ ایک شخص اونمین سی کہتا تہا کہ ابن ابی الحقیق کی عورت نی چیخ کر ہمارا حال کہولدیا تہا تو مین تلوار اوسپر اوٹہاتا تہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممانعت کو یاد کرکے رک جاتا تہا اگر ایسا نہوتا تو ہم اوس سے بہے فراغت کرتے **ف م** ابن ابی الحقیق ایک تاجر کا نام ہے جسکو ابو رافع یہودی کہتے تہے ایک گڑھی مین رہا کرتا تہا اور آنحضرت کی مذمت کرتا تہا آپنے پانچ آدمیونکو اوسکی قتل پر مامور کیا عبد اللہ بن عتیک نے اوسکو قتل کیا عن نافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى في بعض مغازيه امراة مقتولة فانكر ذلك ونهى عن قتل النساء والصبيان **ترجمہ** نافع سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی بعض لڑائیون مین ایک عورت کو قتل کئے ہوئے پایا تو برا کہا اسکو اور منع کیا عورتون اور لڑکون کی قتل سے عن يحيى بن سعيد ان ابا بكر الصديق بعث جيوشا الى الشام فخرج يمشي مع يزيد بن ابي سفيان وكان امير ربع من تلك الارباع فزعموا ان يزيد قال لابي بكر اما ان تركب واما ان انزل فقال ابو بكر ما انت بنازل وما انا براكب اني احتسبت خطاي هذه في سبيل الله ثم قال له انك ستجد قوما زعموا انهم حبسوا انفسهم لله فذرهم وما زعموا انهم حبسوا له وستجد قوما فحصوا عن اوساط رؤسهم من الشعر فاضرب ما فحصوا عنه بالسيف واني موصيك بعشر لا تقتلن امراة ولا صبيا ولا كبيرا هرما ولا تقطعن شجرا مثمرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرن شاة ولا بعيرا الا لماكلة ولا تحرقن نخلا ولا تغرقنه ولا تغلل ولا تجبن **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی نی لشکر بہیجا شام کو تو چلے پیدل یزید بن ابی سفیان کے ساتہ اور وہ حاکم تہی ایک چوتہائی لشکر کے تو یزید نی کہا ابو بکر رضہ سے آپ سوار ہوجاؤ نہین تو مین اوترتا ہون ابو بکر صدیق نی کہا نہ تم اوترو نہ مین سوار ہونگا مین ان قدمونکو خدا کی راہ مین ثواب سمجہتا ہون پہر کہا یزید سے کہ تم پاؤگے کچہ لوگ ایسی جو سمجہتے ہین کہ ہمنے اپنی جانونکو روک رکہا ہی اللہ کے واسطے سو چہوڑدے اونکو اپنی کام مین **ف م** اس سے مراد راہب ہین جو لوگون سی ملاقات نہین کرتے اور ایک گوشہ مین بیٹھ کر

بچون اور عورتونکو مارنیکی ممانعت لڑائی مین

عبادت کرتی ہین ان لوگون کی مارنی سی حضرت ابوبکر نی منع کیا اسواسطے کہ وہ لوگ لڑائی نہین کرتی نہ اونکی تعظیم کے وجہ سی **ت** اور کچھ لوگ ایسی پاؤگے جو بیچ مین سے سر منڈاتی ہین **ف** یہ مجوس کے عادت تھی کہ بیچ مین سی سر منڈاتی تھی اور باقی سر پر بال رکھتی تھی اب اس فعل کو بعض مسلمانون نے بھی اختیار کیا ہے **ت** تو مارو اونکی سر پر تلوار سی اور مین تجھکو دس باتون کی وصیت کرتا ہون عورت کو مت مارنا اور نہ بچون کو اور نہ بڈھے پھونس کو اور نہ کاٹنا پھلدار درخت کو اور نہ اوجاڑنا کسی بستی کو اور نہ کونچین کاٹنا بکری اور اونٹ کے مگر کھانیکے واسطے اور مت جلانا کھجور کے درخت کو اور مت ڈبانا اوسکو اور غنیمت کے مال مین چوری نکرنا اور نامردی نہ کرنا عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن عبد العزیز کتب الی عامل من عمالہ انہ بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کان اذا بعث سریۃ یقول لہم اغزوا باسم اللہ فی سبیل اللہ تقاتلون من کفر باللہ لا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا وامرہ وقل ذلک لجیوشک وسرایاک ان شاء اللہ والسلام علیک **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن عبد العزیز رضہ نے لکھا اپنے ایک عامل کو عاملون مین سی کہ پہونچا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فوج روانہ کرتے تھے تو کہتے تھے اون سے جہاد کرو اللہ کا نام لیکر اللہ کے راہ مین تم لڑتی ہو اون لوگون سے جنہون نی کفر کیا اللہ سات نہ چوری کرو نہ اقرار توڑو نہ ناک کان کاٹو نہ مارو بچون اور عورتونکو اور کہدنی یہ امر اپنی فوجون اور لشکرون سے اگر خدا چاہے سلام ہے اوپر تیرے **ملجاء فی الوفاء بالامان** جب کسیکو امان دے تو پورا کرے اقرار کو عن رجل من اہل الکوفۃ ان عمر بن الخطاب کتب الی عامل جیش کان بعثہ انہ بلغنی ان رجالا منکم یطلبون العلج

حتے اذا اسند فی الجبل وامتنع قال رجل مطرس یقول لا تخف فاذا ادرکہ قتلہ وانی والذی نفسی بیدہ لا اعلم مکان احد فعل ذلک الا ضربت عنقہ **ترجمہ** ایک کوفہ کے رہنی والی سی روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضہ نے لکھا ایک افسر کو لشکر کے کہ مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ بعض لوگ تم مین سی بلاتی ہین کافر عجمی کو جب وہ پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے اور لڑائی سے باز آتا ہے تو ایک شخص اوس سے کہتا ہے مت ڈر پھر قابو پاکر اوسکو مار ڈالتا ہے قسم اوس شخص کی جسکے قبضے مین میرے جان ہے اگر مین کسیکو ایسا کرتے جانونگا تو اوسکی گردن مارونگا **ف** یہ حضرت عمر نے تہدید اور تخویف کی راہ فرمایا ہر چند یہ فعل حرام ہے مگر اوسمین قصاص نہین آتا کہا مالک نی اس حدیث پر ملنا کا اتفاق نہین ہے اور نہ اسپر عمل ہے **ت** یہ کیونکہ دوسری حدیث صحیح اور مرفوع موجود ہے کہ مسلمان کافر کے عوض مین قتل نکیا جاوے سوال ہوا مالک سی کہ اشارہ سی امان دینا بھی حکم امان کا رکہتا ہے کہا ہان اور میری رای یہ ہی کہ فوج کے لوگون سے کہدیا جاوے کہ جسکو اشارہ سی امان دو پھر اوسکو مت مارو کیونکہ اشارہ بھی میرے نزدیک مثل زبان سے کہنے کے ہے اور مجھکو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس رضہ نی کہا کسی قوم نے عہد نہین توڑا مگر اللہ جل جلالہ نی اوسپر دشمن کو مسلط کر دیا **ف** ابن ماجہ اور طبرانی نی ابن

یعنی مجوس کی طرح سر منڈانی والی

یعنی امان دی ہو تو عہد اور اقرار پورا کرنا

عباس سی رُوایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پانچ چیزین بدلہ ہین پانچ چیزون کی جو قوم اقرار توڑیگی اللہ اوسپر دشمن کو مسلط کریگا اور جو حکم کریگا خلاف خدا اور رسول کی اوسپر محتاجی آویگی اور جن لوگون مین زنا پہیلے گا تو اللہ اون مین موت پہیلا دیگا اور جو لوگ ناپ اور تول مین فریب کرینگے اللہ اون پر قحط ڈالیگا اور جو لوگ زکوۃ نہ دینگے اونپر بارش رُک جاویگی **العمل فیمن اعطے شیئا فی سبیل الله** جو شخص خدا کی راہ مین جہاد کیلیے کچہ دیوے اوسکا بیان **عن** عبد الله بن عمر انہ کان اذا اعطے شیئا فی سبیل الله یقول لصاحبہ اذا بلغت وادی القری فشانک بہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر جب جہاد کے واسطے کوئی چیز دیتے تو فرماتی جب پہونچ جاوی تو وادی قری مین تو وہ چیز تیری ہے **ف ہ** وادی القرے ایک مقام ہے قریب خیبر کے وہان سے شام کی حد شروع ہوتے ہے اوس زمانی مین وہ سرزمین جہاد کا گہر تہی اِسواسطے فرمایا ایسا ہو کہ وہ شخص جہاد کو نہ جاوے اور وہ چیز رائیگان ہو تو جب وادی القرے مین پہونچ گیا تو ظن غالب ہوا کہ جہاد کریگا **عن** یحیی بن سعید ان سعید بن المسیب کان یقول اذا اعطے الرجل الشئ فی الغزو فبلغ بہ راس مغزاتہ فھو لہ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ سعید بن المسیب کہتے تہی جب کوئی شخص کو جہاد کیواسطے کوئی چیز دی جاوے اور وہ اوسکو لیکر جہاد مین پہونچ جاوے تو وہ چیز اوسکی ہوگئی **سوال** ہوا امام مالک سی کہ ایک شخص نی نذر کے جہاد کی جب تیار ہوا تو اوسکو ماں باپ نی منع کیا یا صرف ماں یا باپ نی تو جواب دیا کہ میرے نزدیک والدین کی نافرمانی نہ کرے اور جہاد کو سال آیندہ پر رکہی اور جو سامان جہاد کا تیار کیا تہا اوسکو رکہ چہوڑے اگر اوسکے خراب ہونیکا خوف ہو تو بیچکر اوسکی قیمت رکہ چہوڑے تاکہ سال آیندہ اوسی قیمت سی پہر سامان خرید کرے البتہ اگر وہ شخص غنی ہوا ایسا کہ جب نکلی سامان خرید کرسکے تو اوسکو اختیار ہی اس سامان کو جو چاہے دیا کری **ف ہ** یعنی کسی کو دیدیوی یا رکہ چہوڑے یا صرف کر ڈالی **جامع النفل فی الغزو** غنیمت کے بیان مین مختلف حدیثین **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم بعث سریۃ فیھا عبد الله بن عمر قبل نجد فغنموا ابلا کثیرۃ وکان سھمانھم اثنا عشر بعیرا او احد عشر بعیرا ونفلوا بعیرا بعیرا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے رُوایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر روانہ کیا جسمین عبد اللہ بن عمر رض تہی نجد کیطرف تو غنیمت مین بہت اونٹ حاصل کیی اور حصہ رسد ہر ایک کی بارہ بارہ اونٹ یا گیارہ گیارہ اونٹ تہی اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیا گیا **ف** جہاد مین جسقدر کافرونکا مال حاصل ہوتا ہے اوسکو غنیمت کہتی ہین چار حصہ اوس مال کی مجاہدین مین تقسیم ہوتی ہین اور ایک حصہ امام رکہ لیتا ہی مگر امام کو اختیار ہی کہ لشکر مین سی کسی جماعت خاص یا شخص خاص کے واسطے کسی کام کے صلہ مین علاوہ حصہ غنیمت کے کچہ زیادہ تجویز کرے اوسکو نفل کہتی ہین۔ یہہ لشکر جو نجد کیطرف گیا تہا اوسمین چار ہزار آدمی تہی ہر ایک کی حصہ مین بارہ بارہ اونٹ آئی تہی مگر وہ ٹکڑا پندرہ آدمیونکا جنمین عبد اللہ ابن عمر تہی اونکی لیی ایک ایک اونٹ

جو شخص خدا کی راہ مین جہاد کیلیے کچہ دیوے اوسکا بیان

غنیمت کے بیان مین مختلف حدیثین

زیادہ تجویز کیا گیا عن یحییٰ بن سعید بن المسیب یقول کان الناس فی غزو اذا قسموا غنائمهم یعدلون البعیر بعشر شیاه **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہی اُنہون نی سُنا سعید بن المسیب سے کہتے تہی جہاد مین جب لوگ غنیمتونکو بانٹتے تہے تو ایک اونٹ کو دس بکریون کی برابر سمجہتے تہے **ف** صحیحین مین روایت ہی رافع بن خدیج سے کہتی ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ذوالحلیفہ مین تو غنیمت پائی ہمنے اونٹون اور بکریون کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی دس بکریون کو ایک اونٹ کی برابر رکہا **کہا** مالک نی جہاد مین جو شخص اجرت کام کرتا ہو اگر وہ لڑائی مین مجاہدین کی ساتہ شریک ہی اور آزاد ہو تو غنیمت کے مال سی اوسکو حصہ ملیگا ورنہ نہین ملیگا اور میری رای مین حصہ اوسیکو ملیگا جو لڑائی مین شریک ہوا اور آزاد ہو **ما لا یجب فیه الخمس** جس مال مین پانچوان حصہ نہین دیا جاویگا اوسکا بیان **کہا** مالک نی جو کفار بندر کے کنارہ پر مسلمانون کی زمین مین ملین اور وہ یہہ کہین کہ ہم سوداگر ہتے دریا نے ہمکو یہان پہینک دیا مگر مسلمانون کو اس امر کی تصدیق نہو البتہ یہہ گمان ہو کہ جہاز اونکا ٹوٹ گیا یا پیاس کے سبب سے اوتر پڑے بغیر اجازت مسلمانون کے تو امام کو اونکی بارہ مین اختیار ہے اور جن لوگون نی گرفتار کیا اونکو خمس نہین ملیگا **ما یجوز للمسلمین اکله قبل الخمس** غنیمت کی مال مین سی قبل تقسیم کی جس چیز کا کہا لینا درست ہی **کہا** مالک نی جب مسلمان کفار کے ملک مین داخل ہون اور وہان کہانی کی چیزین پاوین تو تقسیم سے پہلے کہانا اونکا درست ہے **کہا** مالک نی اونٹ بیل بکریان بہی کہانیکے چیزین ہین قبل تقسیم کے کہانا انکا درست ہی **ف** یعنی بقدر ضرورت کی اگر گوشت کی حاجت ہو تو ان جانورونکا ذبح کرنا درست ہی **کہا** مالک نی اگر یہہ چیزین نہ کہائی جاوین اور تقسیم کیواسطے لائی جاوین تو لشکر کو تکلیف ہو اس صورت مین کہانا انکا درست ہی مگر بقدر ضرورت دستور کے موافق اور یہ درست نہین کہ انمین سی کوئی چیز رکہہ چہوڑے اور اپنے گہر لیجاوے **سوال** ہوا امام مالک سی اگر کوئے شخص کفار کے ملک مین کہانا پاوی اور اوسمین سی کہاوے کچہ بچ رہی تو اپنے گہر مین لی آنا یا راستہ مین بیچکر اوسکی قیمت لینا درست ہی امام مالک نی جواب دیا اگر جہاد کے حالتمین اوسکو بیچی تو قیمت اوسکی غنیمت مین داخل کر دی اور جو اپنے شہر چلا آوی تو اس صورت مین اوسکا کہا لینا یا اوسکی قیمت سی نفع اوٹہانا درست ہی جب وہ چیز قلیل اور حقیر ہو **ف** مثلا روٹی یا گوشت وغیرہ ہو اور جو مالیت کی چیز ہو تو درست نہین **ما یرد قبل ان یقع القسم مما اصاب العدو** مال غنیمت مین سی قبل تقسیم کے جو چیز پہیر دیجاوے اوسکا بیان عن مالك انه بلغه ان عبدا لعبد الله بن عمر ابق وان فرسا له عار فاصابهما المشركون ثم غنمهما المسلمون فردا على عبد الله بن عمر وذلك قبل ان تصيبهما المقاسم **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا ایک غلام عبد اللہ ابن عمر کا بہاگ گیا تہا اور ایک گہوڑا تو یکر لیا اون دونونکو کافرون نے

پہر غنیمت مین پایا اون دونون کو مسلمانون نی پس پہیر دیا اون دونونکو عبد اللہ ابن عمر پر قبل تقسیم کے کہا
مالک نی مسلمانون کی مال اگر کفار پاس ملین تو اونکی مالکون کو پہیر دی جاوین گے جب تک تقسیم ہو جاوین اگر
تقسیم ہو جاوین تو پہر نہ پہیر ینگے **سوال** ہوا مالک سی کہ ایک مسلمان کی غلام کو کفار لیئے گئے پہر مسلمانون نے اوسکو
غنیمت مین پایا تو جواب دیا کہ وہ غلام اوسکی مالک کو دیا جاویگا بغیر قیمت کے جب تک کہ تقسیم مین نہ آجاوی اور جب
تقسیم مین آجاوی تو اوسکی مالک کو اختیار ہے کہ قیمت دیکر لے لیوے **ف** یہ امام مالک اور ابو حنیفہ کا قول
ہے اور شافعی کے نزدیک بعد تقسیم کے بہی مالک کو اختیار ہے کہ اپنی چیز بغیر قیمت کی لی لیوی اور حضرت علی اور
زہری اور عمرو بن دینار اور حسن بصری کی نزدیک کسی صورت مین مالک کو اوس چیز کا لینا نہین پہونچتا کہا
مالک نی اگر کسی مسلمان کی ام ولد کو کفار پکڑ کر لیجاوین پہر مسلمان اوسکو غنیمت مین پاوین اور تقسیم ہو جاوے
پہر اوسکا مالک اوسکو پہچانی بعد تقسیم کے تو وہ ام ولد دوبارہ لونڈی نہین بنائی جاویگی بلکہ امام کو چاہیئے
کہ مال غنیمت مین سی اوسکو چہوڑا کر مالک کی حوالہ کرے اگر امام نہ چہوڑاوی تو اوسکی مالک کو چاہیئے کہ فدیہ دیکر
اوسکو چہوڑالی ایسا نکری کہ اوسکو چہوڑ دے اور جسکے حصے مین وہ ام ولد آئی ہے اوسکو جائز نہین لونڈی
بنا دی یا اوس سی جماع کرے کیونکہ وہ ام ولد مثل آزاد کے ہے اسواسطے کہ وہ ام ولد اگر کسی شخص کو زخمی کرے
تو اوسکے مالک کو حکم ہو گا کہ فدیہ دیکر چہوڑا لیوے پس یہان بہی ایسا ہی حکم ہے کہ مالک اوسکا جسطرح بنے
اوسکو چہوڑا دی یہ نہین کہ اوسکو چہوڑ دے وہ لونڈی بنائی جاوی اوس سے صحبت کیجاوے **سوال** ہوا
مالک سی ایک شخص گیا کفار کے ملک مین مسلمانونکو چہوڑانی یا تجارت کی واسطی اور وہان اوسنی آزاد اور غلام
دونونکو خرید لایا کفار نی اوسکو ہبہ کر دیا امام مالک نی جواب دیا کہ اگر اوس شخص نے آزاد کو خریدا تو جسقدر
دامون کی بدلی مین خریدا وہ قرض سمجہا جاویگا اور وہ غلام نہ بنیگا اور جو ہبہ مین آیا تو وہ آزاد رہیگا
اوسکو کچہ دینا نہوگا مگر اوسصورت مین کہ ہبہ کی عوض مین اوسنی کچہ خرچ کیا ہو اوسقدر اوسکی ذمہ پر قرض
ہو گا گویا اوسکی بدلے مین خرید کیا اور جو اوس شخص نے غلام کو خریدا تو اوسکے پہلے مالک کو اختیار ہے کہ جن
دامونکو اوسنی خریدا ہے وہ دام دیکر غلام کو لے لیوے یا نہ لے اوسیکے پاس رہنی دیوے اور جو ہبہ مین آیا
تو پہلا مالک اوس غلام کو مفت لے لیوے البتہ اگر ہبہ کے عوض مین خرچ کیا ہو تو پہلے مالک کو ضرور ہے
کہ اگر چاہے اوسقدر خرچ ادا کرکے وہ غلام لے لیوے یا نہ لے

ماجاء فی السلب فی النفل

ہتیارونکو نفل مین دینی کا بیان عن ابی قتادة بن ربعی انہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلما

التقینا کانت للمسلمین جولة قال فرأیت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین قال فاستدرت

له حتی اتیته من ورائه فضربته بالسیف علی حبل عاتقه فاقبل علی فضمنی ضمة وجدت منها ریح الموت

ثم ادرکہ الموت فارسلنی قال فلقیت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس فقال امر اللہ ثم ان الناس رجعوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ قال فقمت فقلت من یشہد لی ثم جلست ثم قال من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ قال ثم قلت من یشہد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثۃ فقمت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک یا ابا قتادۃ فاقتصصت علیہ القصۃ فقال رجل من القوم صدق یا رسول اللہ وسلب ذلک القتیل عندی فارضہ منہ یا رسول اللہ فقال ابو بکر لاھا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ ورسولہ فیعطیک سلبہ فقال رسول اللہ صدق فاعطہ ایاہ فاعطانیہ فبعت الدرع فابتعت بہ مخرفا فی بنی سلمۃ فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام

ترجمہ ابی قتادہ بن ربعی سی روایت ہی کہ نکلے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جنگ حنین مین جب ملے ہم کافرون سے تو مسلمانون مین گڑ بڑ مچی **ف** جنگ حنین مین ہرچند مسلمان زیادہ تہی مگر اونکے تعلے کی وجہ سے اونکو شکست ہوئی اور میدان جنگ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہ رہ گئے گڑبڑ سے یہہ مراد ہے **ت** مینے ایک کافر کو دیکہا کہ اوسنی ایک مسلمان کو مغلوب کیا ہے تو مینے پیچہے سے آنکر ایک تلوار اوسکے گردن پر ماری وہ میری طرف دوڑا اور مجہے آنکر ایسا دبایا گویا موت کا مزہ چکہایا پہر وہ خود مر گیا اور مجہے چہوڑ دیا پہر مین حضرت عمر سے ملا اور مینے کہا آج لوگونکو کیا ہوا **ف** یعنے مسلمانونکو کسب بہاگ گئی **ت** اونہون نی جواب دیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہوا پہر مسلمان لوٹی اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جو کسی شخص کو ماری تو اوسکا سامان اسکو ملیگا جب وہ گواہ ہو ابو قتادہ کہتے ہین جب مینے یہہ سُنا اوٹہہ کہڑا ہوا پہر مینے یہ خیال کیا کہ گواہ کون ہی تو مین بیٹہہ گیا پہر آپنے فرمایا جو شخص کسیکو ماریگا اوسکا سامان اوسیکو ملیگا بشرطیکہ وہ گواہ رکہتا ہو تو مین اوٹہہ کہڑا ہوا پہر مینے یہ خیال کیا کہ گواہ کہان ہین پہر بیٹہہ رہا پہر تیسری مرتبہ آپنے فرمایا مین اوٹہہ کہڑا ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تجکو اے ابو قتادہ مینے سارا قصہ کہہ سُنایا اتنے مین ایک شخص بولا سچ کہا یا رسول اللہ اوس سامان اوس کافر کا میری پاس ہے تو وہ سامان مجہی معاف کرا دیجیے انسے حضرت ابو بکر نے کہا قسم خدا کے ایسا کبہی نہوگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبہی ایسا قصد نکرینگے کہ ایک شیر خدا کی شیرون مین سی اللہ ورسول کیطرف سی لڑے اور سامان تجہی دلوادی آنحضرت نی فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہین وہ سامان ابو قتادہ کو دیدے اوسنی مجہی دیدیا مینے زرہ بیچ کر ایک باغ خریدا بنی سلمہ کے محلہ مین اور یہہ پہلا مال ہے جو حاصل کیا مینے اسلام مین **عن** القاسم بن محمد انہ قال سمعت رجلا یسال عبد اللہ بن عباس عن الانفال فقال

ابن عباس الفرس من النفل والسلب من النفل قال ثم عاد لمسألته فقال ابن عباس ذلك

ایضا ثم قال الرجل الانفال التی قال الله فی کتابه ما هی قال القاسم فلم یزل یساله حتی کاد

یحرجه فقال ابن عباس تدرون ما مثل هذا مثل صبیغ الذی ضربه عمر بن الخطاب

ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے انہون نے کہا کہ سنا مینے ایک شخص کو کہ پوچھتا تہا عبد اللہ بن عباس سے نفل کے معنے

ابن عباس نے کہا گہوڑا اور ہتیار نفل مین داخل ہین پہر اوس شخص نے یہی پوچہا پہر ابن عباس نے یہی جواب دیا پہر اوس

شخص نے کہا مین وہ انفال پوچہتا ہون جسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین کیا ہے قاسم کہتے ہین کہ وہ برابر پوچہے گیا

یہانتک کہ تنگ ہونے لگے عبد اللہ ابن عباس اور کہا اونہون نے تم جانتے ہو اوس شخص کی مثال صبیغ کی سی ہے

جسکو حضرت عمر ابن خطاب نے مارا تہا **ف** صبیغ ایک شخص تہا عراق کا رہنے والا مدینہ مین حضرت عمر کے زمانے

مین آیا اور قرآن شریف کی متشابہ آیتون مین بحث کرنے لگا حضرت عمر نے اوسکو مار کر نکالدیا بصرہ کیطرف

اور حکم دیا کہ کوئی اوسکی صحبت مین نہ بیٹہے **سوال** ہوا مالک سے جو شخص کہ کسی کافر کو مار ڈالے کیا اوسکا اسباب

اوس شخص کو ملیگا بغیر حکم امام کے اونہون نے کہا کہ بغیر حکم امام کے نہ ملیگا ہان امام کو اختیار ہے کہ اگر اوسکے

رای مین آوے تو ایسا حکم دیوے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بجز جنگ حنین کی مجہے نہین پہونچا کہ

اور کسی جنگ مین ایسا حکم دیا ہو **ما جاء فی اعطاء النفل من الخمس** نفل خمس مین سے دیے جانیکا

بیان عن سعید ابن المسیب انه قال کان الناس یعطون النفل من الخمس ترجمہ سعید ابن المسیب نے

کہا لوگ نفل کو خمس مین سے دیا کرتے تہے **ف** یعنی مال غنیمت مین سے جو پانچوان حصہ امام رکہہ لیتا ہے

اوسمین سے امام کو اختیار ہے کہ جسقدر چاہے بطور انعام کے دیوے اور چار حصہ تقسیم کردیے جاوینگے **کہا** مالک نے

یہہ روایت بہت اچہی ہے میرے نزدیک **سوال** ہوا مالک سے کہ نفل پہلے غنیمت مین ہوتا ہے انہون نے جواب

دیا کہ یہہ امام کے رائے پر موقوف ہے اسمین کوئی قاعدہ مقرر نہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر جہاد

مین نفل نہین مقرر کیا بلکہ بعض لڑائیون مین جیسے حنین مین تو یہہ امام کے رای پر موقوف ہے خواہ پہلے

غنیمت مین نفل مقرر کرے خواہ بعد اوسکے **القسم للخیل فی الغزو** گہوڑیکے حصے کا بیان جہاد مین

کہا مالک نے عمر بن عبد العزیز نے کہا گہوڑیکے دو حصے ہین اور مرد کا ایک حصہ ہے **ف** بخاری نے ابن

عمر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گہوڑیکو دو حصے دیے اور سوار کو ایک حصہ تو سوار کے تین

حصے ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ اور ابو داود نے ابن عمر سے روایت کیا کہ پیادہ کا ایک حصہ اور سوار کے

تین حصے ایک حصہ سوار کا اور دو حصے اوسکے گہوڑیکے ائمہ ثلثہ اور اکثر فقہا کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے

نزدیک پیدل کا ایک حصہ ہے اور سوار کے دو حصے ہین **کہا** مالک نے مین ہمیشہ ایسا ہے سنتا ہوا آیا **سوال**

نفل کے خمس مین سے دینے کا بیان

گہوڑے کے حصے کا بیان جہاد مین

ہوا مالک سی کہ ایک شخص اپنی ساتھ بہت سی گھوڑی لیکر آیا تو کیا سب گھوڑونکو حصہ ملیگا جواب دیا کہ نہین صرف اوس
گھوڑی کو ملیگا جس پر سوار ہو کر لڑتا ہی کہا مالک نی میری نزدیک ترکے اور مجنّس بہی گھوڑونمین داخل ہین کیونکہ
اللہ تعالیٰ نی فرمایا پیدا کیا ہمنے گھوڑون اور خچرونکو اور گدہونکو تمہارے سوار ہونے کے لیئے **ف** وجہ
استدلال کی یہ ہے کہ اس آیت مین اللہ تعالےٰ نے سب سواریونکو بیان کیا ہے جیسا کہ مقتضائے امتنان ہے
اور ترکے اور مجنس پر سوار ہوتے ہین اور وہ گدہون اور خچرون مین داخل نہین ہوسکتا ہے تو لامحالہ گھوڑون
مین داخل ہوگا کیونکہ گھوڑا اوسکو بہی کہتے ہین **ت** اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی تیار کرو واسطے کافرون کے
جہانتک کر سکو سامان لڑائی کا اور بندہی ہوئی گھوڑے ڈراتے رہو اون سی اللہ کے دشمن کو اور اپنی دشمن کو
ف اس آیت سی بہی معلوم ہوا کہ ترکی اور مجنس گھوڑون مین داخل ہین **ت** تو میری نزدیک ترکی اور
مجنس گھوڑون مین شمار کیئے جاوینگے جب حاکم اونکو قبول کرلے سعید ابن مسیب سے کسینے پوچھا کہ ترکیونمین زکات
ہے بولے کہین گھوڑون مین زکات ہوتی ہے **ف** اس قول سے بہی معلوم ہوا کہ ترکی گھوڑون
مین داخل ہین **ماجاء فی الغلول** غنیمت کی مال مین سی چرانیکا بیان عن عمرو بن شعیب ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین صدر من حنین وھو یرید الجعرانۃ سالہ الناس حتی دنت بہ ناقتہ من شجرۃ
فتشبکت بردائہ حتی نزعتہ عن ظھرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا علی ردائی اتخافون ان لا اقسم
بینکم ما افاء اللہ علیکم والذی نفسی بیدہ لو افاء اللہ علیکم مثل سمر تھامۃ نعما لقسمتہ بینکم ثم
لا تجدونی بخیلا ولا جبانا ولا کذابا فلما نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الناس
فقال ادوا الخائط والمخیط فان الغلول عار ونار وشنار علی اھلہ یوم القیمۃ
قال ثم تناول من الارض وبرۃ من بعیر او شاۃ ثم قال والذی نفسی بیدہ
ما لی مما افاء اللہ علیکم ولا مثل ھذہ الا الخمس والخمس مردود علیکم

ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لوٹے حنین سی اور قصد رکھتے تھے آپ جعرانہ کا
مانگنے لگے لوگ آپ سی **ف** یعنے تقاضا کرنے لگے کہ مال غنیمت تقسیم کردیجیے آپکو ایسا تنگ کیا **ت** کہ
اونٹ آپکا کانٹونکی درخت کیطرف چلا گیا اور کانٹے آپ کی چادر مین اٹک کر چادر آپکے پشت مبارک سی اوتر گئے
تب آپنے فرمایا کہ میری چادر مجھکو دیدو کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین نہ بانٹونگا وہ چیز تمکو جو اللہ نے تمکو دی
قسم ہے اوس ذات کی جسکی قبضے مین میری جان ہی اگر اللہ تمکو جتنے تہامہ کے درخت ہین اوتنی اونٹ دیوے
تو مین بانٹ دون تمکو پہر نہ پاؤگے مجھکو بخیل نہ بودا نہ جہوٹہا پہر جب اوترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کہڑے ہوئے لوگون مین اور کہا کہ اگر کسیئے تاگا اور سوئی لے لے ہو وہ بہی لاؤ کیونکہ غنیمت کے مال مین سے

غنیمت کے مال مین چوری کرنیکا بیان

چورانا شرم ہے دنیا مین اور آگ ہی اور عیب ہی قیامت کی روز پہر زمین سی ایک بال اوٹہایا اونٹ کا
یا بکریکا اور فرمایا قسم اوس شخصکی جسکے قبضے مین میری جان ہی جو مال اللہ نے تمکو دیا اوسمین سی میرا اتنا
بہی نہین ہے مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بہی تمہارے واسطے ہے **ف** پانچوان حصہ مال غنیمت
مین سی جو امام رکہہ لیتا ہے وہ بہی مسلمانون کی کام مین صرف کیا جاتا ہے جیسے پل بنانا قلعہ تیار کرنا
ہتیار خریدنا عن زید بن خالد الجہنی قال توفی رجل یوم حنین وانہم ذکروہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزعم زید
انہ قال صلوا علی صاحبکم قد غل فی سبیل اللہ قال ففتحنا متاعہ فوجدنا فیہ خرزات
من خرز الیہود ما یساوین درہمین **ترجمہ** زید بن خالد جہنی نے کہا ایک شخص مر گیا حنین
کے لڑائی مین تو بیان کیا یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا نماز پڑہ لو اپنے ساتہی پر لوگون
کے چہرے زرد ہوگئے **ف** اس وجہ سے کہ حضرت نے نماز اوسپر نہ پڑہے اور لوگون سے کہا کہ تم پڑہ لو
ت تب آپنے فرمایا کہ اس شخص نے مال غنیمت مین چوری کی ہتی زید نے کہا ہمنے اوس شخص کا اسباب
کہولا تو چند منکے یہودیون کے پائے دو درہم کا مال بہی نہ تہا عن عبد اللہ بن المغیرۃ بن ابی بردۃ
الکنانی انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی الناس فی قبایلہم یدعو لہم وانہ ترک
قبیلۃ من القبایل قال وان القبیلۃ وجدوا فی بردعۃ رجل منہم عقد جزع غلولا فاتاہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فکبر علیہم کما یکبر علی المیت **ترجمہ** عبد اللہ بن مغیرہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگونکی جماعتون پر تو دعا کی سب جماعتون کی واسطے مگر ایک جماعت کے
واسطے دعا نہ کی کیونکہ اوس جماعت مین ایک شخص تہا جسکے بچہونیکے تلے سے ایک کنٹہا عقیق کا چوریکا نکلا
تہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوس جماعت پر آئے تو آپنے تکبیر کہی جیسے جنازہ پر کہتے ہین **ف**
اس سی یہ مطلب تہا کہ وہ لوگ مثل مردون کی ہین جو بہلے بات نہین سنتے اور حکم نہین مانتے عن ابی ہریرۃ
انہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلم نغنم ذہبا ولا ورقا الا الاموال
المتاع والثیاب قال فاہدی رفاعۃ بن زید لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما اسود یقال
لہ مدعم فوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی وادی القری حتی اذا کنا بوادی القری بینما مدعم
یحط رحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ سہم عائر فاصابہ فقتلہ فقال الناس ہنیئا لہ الجنۃ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلا والذی نفسی بیدہ ان الشملۃ التی اخذ یوم
حنین من المغانم لم تصبہا المقاسم لتشتعل علیہ نارا فلما سمع الناس ذلک جاء رجل بشراک او شراکین
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراک او شراکان من نار

فتغیرت وجوہ الناس لذلک قال فزعم زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان صاحبکم

ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ نکلے ہم ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیبر کے سال تو غنیمت مین سونا
اور چاندی حاصل نہین کیا بلکہ کپڑے اور اسباب ملی اور رفاعہ بن زید نی ایک غلام کالا ہدیہ دیا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو جسکا نام مدعم تہا تو چلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وادالقرے کیطرف جب پہونچے ہم وادالقرے
مین مدعم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی پالان اوتارتا تہا اتنے مین ایک تیر بی نشان اوسکی لگا
وہ مرگیا لوگون نی کہا مبارک ہو جنت اوسکو اسواسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہین قسم
اوس شخص کے جسکے قبضے مین میرے جان ہے وہ کمبل جو اوسنی خیبر کے لڑائی مین غنیمت کی مال سی قبل تقسیم کے
لے لیا تہا آگ ہو کر اوسپر جل رہا ہے جب لوگون نی یہ سنا ایک شخص ایک یا دو تسمے لیکر آیا آپنے فرمایا یہہ تسمہ
یا دو تسمہ آگ کی تہی ف یعنے یہہ تسمہ تو داخل نکرتا تو آخرت مین یہی تسمہ آگ ہو کر لپیٹتا عن عبد اللہ
ابن عباس انہ قال ما ظہر الغلول فی قوم قط الا القی فی قلوبہم الرعب ولا فشی الزنا فی
قوم قط الا کثر فیہم الموت ولا نقص قوم المکیال والمیزان الا قطع عنہم الرزق
ولا حکم قوم بغیر الحق الا فشا فیہم الدم ولا ختر قوم بالعہد الا سلط علیہم العدو
ترجمہ عبداللہ ابن عباس نے کہا جو قوم غنیمت کی مال مین چوری کرتی ہی اونکی دل بودی ہو جاتی ہین اور
جس قوم مین زنا زیادہ ہو جاتی ہی اونمین موت بہت ہو جاتی ہی اور جو قوم ناپ تول مین کمی کرتے ہے
اونکی روزے بند ہو جاتی ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرتے ہے اونمین خون زیادہ ہو جاتا ہے اور جو قوم
عہد توڑتی ہے اونپر دشمن غالب ہو جاتا ہے ف طبرانی نی اس حدیث کو ابن عباس سے مرفوعاً
بیان کیا اوسمین یہہ ہے کہ جو قوم زکوۃ روک تی ہی اوسکی بارش رک جاتی ہے

الشہداء فی سبیل اللہ شہادت کا بیان

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی
نفسی بیدہ لوددت انی اقاتل فی سبیل اللہ فاقتل ثم احیا فاقتل ثم احیا فاقتل فکان ابو
ہریرۃ یقول ثلاثا اشہد للہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہی مینے چاہی یہ بات کہ اللہ کی راہ مین قتل کیا جاؤن پہر جلایا جاؤن
پہر قتل کیا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر قتل کیا جاؤن ابوہریرہ کہتے تہے یہ بات تین بار گواہی دیتا ہون
مین سچائی کی کہ حضرت نی ایسا ہی فرمایا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک
اللہ یوم القیمۃ الی رجلین یقتل احدہما الآخر کلاہما یدخل الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ
فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیقاتل فیستشہد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہنسے گا اللہ قیامت کی دن دو شخصون پر کہ ایک دوسرے کا قاتل ہوگا

شہادت کا بیان

اور دونون جنت مین جاوین گی - ایک شخص نے جہاد کیا اللہ کے راہ مین اور مارا گیا بعد اوسکے مارنیوالے
اللہ نے رحم کیا وہ مسلمان ہوا اور جہاد کیا اور شہید ہوا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال والذی نفسی بیدہ لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء
یوم القیمۃ وجرحہ یثعب دما اللون لون الدم والریح ریح المسک
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضہ مین
میری جان ہی نہین زخمی ہوگا کوئی شخص اللہ کے راہ مین اور اللہ خوب جانتا ہے اوسکو جو زخمی ہوتا ہے
اوسکے راہ مین مگر آویگا دن قیامت کی اور اوسکی زخم سے خون جاری ہوگا رنگ خون کا ہوگا اور
خوشبو مشک کی ہوگی عن زید بن اسلم ان عمر بن الخطاب کان یقول اللھم لا تجعل قتلی بید رجل
صلی لک سجدۃ واحدۃ یحاجنی بھا عندک یوم القیمۃ ترجمہ زید بن اسلم سی روایت ہے
کہ حضرت عمر ابن خطاب فرماتی تہی ای پروردگار مت قتل کروائیو مجکو اوس شخص کے ہاتہ سے جسنے کیا ایک
سجدہ بہی کیا ہو اوس سجدہ کی وجہ سے قیامت کی دن تیرے سامنے مجہسے جہگڑے ف مقصود
حضرت عمر کا یہہ تہا کہ قاتل اونکا کافر ہو جو ہمیشہ جہنم مین رہی یہہ دعا قبول ہوئی ابو لولو مجوسی کے
ہاتہ سے آپ شہید ہوئے عن ابی قتادۃ الانصاری انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا رسول اللہ ان قتلت فی سبیل اللہ صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر ایکفر اللہ عنی خطایای
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فلما ادبر الرجل ناداہ او امر بہ فنودی لہ فقال لہ رسول اللہ کیف
قلت فاعاد علیہ قولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الا الدین کذلک قال لی جبرئیل ترجمہ ابو قتادہ انصاری
سے روایت ہی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ اگر قتل کیا جاؤن
مین اللہ کے راہ مین جس حالمین کہ مین صبر کرنیوالا ہون مخلص ہون موںہہ سامنے رکہنے والا ہون
نہ پیٹ موڑنے والا کیا بخشدیگا اللہ گناہ میرے فرمایا آپنے ہان جب وہ شخص پیٹ موڑ کر چلا آپنے
اوسکو پہر پکارا یا پکروایا پہر فرمایا آپنے کسطرح کہا تونے اوسنی پہر وہی کہا آپنے فرمایا کہ ہان مگر
قرض ایسا ہے کہا مجہسے جبرئیل علیہ السلام نے ف کیونکہ قرض حقوق الناس مین ہی اور حقوق
الناس بدون ادا کئیے ہوئی یا معاف کروائے ہوئے ساقط نہین ہوتی عن ابی النضر مولی عمر بن
عبید اللہ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لشہداء احد ھؤلاء اشھد علیھم
فقال ابو بکر الصدیق یا رسول اللہ السنا باخوانھم اسلمنا
کما اسلموا وجاھدنا کما جاھدوا فقال رسول اللہ بلی ولا ادری ما تحدثون بعدی قال فبکی

ابو بکر ثم بکی ثم قال انا لکائنون بعدک **ترجمہ** ابو النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے شہید ونکے لیے فرمایا یہہ وہ لوگ ہیں جنکا میں گواہ ہوں **ف** یعنی انکی سعی اور کوشش اور صبر اور صحت ایمان پر قیامت کے دن میں گواہی دونگا۔ جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے بعض ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے نو بیٹیاں چھوڑیں اور خوشی سے شہید ہوئے بعضوں نے کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں بعضوں نے یہ آرزو کی کہ ہم پھر لوٹ کر گھر کو نجاویں بعضوں کو حضرت بڑہاپے کی وجہ سے چھوڑ گئے مگر وہ شہادت کی آرزو میں چلی آئی **ف** حضرت ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم انکے بہائی نہیں ہیں مسلمان ہوئے ہم جیسے وہ مسلمان ہوئے اور جہاد کیا ہمنے جیسے اونہوں نے جہاد کیا آپنے فرمایا ہاں مگر مجھے معلوم نہیں کہ بعد میرے کیا کروگے تو رونے لگے ابو بکر پھر رونے لگے اور فرمایا کیا ہم زندہ رہینگے بعد آپکے **عن یحیی**

بن سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا وقبر یحفر فی المدینۃ فاطلع رجل فی القبر فقال بئس مضجع المؤمن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما قلت فقال الرجل انی لم ارد ھذا یا رسول اللہ انما اردت القتل فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مثل للقتل فی سبیل اللہ ما علی الارض بقعۃ ھی احب الی ان یکون قبری بھا منھا ثلث مرات **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور قبر کھد رہی تھی مدینہ میں ایک شخص قبر کو دیکھکر بولا کیا بری جگہہ ہے مسلمان کی آپنے فرمایا بری بات کہی تونے وہ شخص بولا یا رسول اللہ میرا مطلب تھا کہ اللہ کے راہ میں قتل ہونا اس سے بہتر ہے آپنے فرمایا بیشک اللہ کی راہ میں قتل ہونیکے برابر کوئی چیز نہیں مگر ساری زمین میں کوئی مقام ایسا نہیں کہ میں اپنی قبر وہاں ہونا پسند کرتا ہوں مدینہ سے تین بار آپنے یہ ارشاد فرمایا **ف** یہ حدیث بھی ایک دلیل ہے اس بات کی کہ مدینہ مکہ سے بہتر ہے موت کی حق میں **عن** زید بن اسلم سے

ان عمر بن الخطاب کان یقول اللھم انی اسئلک شھادۃ فی سبیلک ووفاۃ ببلد رسولک **ترجمہ** زید بن اسلم روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے تھے اے پروردگار میں چاہتا ہوں کہ شہید ہوں تیری راہ میں اور مروں تیرے رسول کے شہر میں **ف** جب حضرت عمر نے یہ دعا مانگی تو لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ دونوں باتیں کیسے ہوسکتے ہیں اسلیئے کہ مدینہ میں سب مسلمان ہیں وہاں جہاد نہیں ہوسکتا مگر اللہ جل جلالہ نے دعا حضرت عمر کے قبول کی مدینہ میں آپ شہید ہوئے وہیں دفن ہوئے **عن یحیی** بن سعید ان عمر بن

الخطاب کان یقول کرم المؤمن تقواہ ودینہ حسبہ ومروتہ خلقہ والجراۃ والجبن غرائز یضعھا اللہ حیث یشاء فالجبان یفر عن ابیہ وامہ والجری یقاتل من لا یؤب بہ الی رحلہ والقتل حتف من الحتوف والشھید من احتسب نفسہ علی اللہ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب

فرمایا کرتے تھے عزت مومن کی تقویٰ مین ہی اور دین اوسکی شرافت ہی اور مروت اوسکا خلق ہی اور بہادری
اور نامردی دونون خلقے صفتین ہین جس شخص مین اللہ چاہتا ہے ان صفتون کو رکھتا ہے تو نامرد اپنی
مان باپ کو چھوڑ کر بہاگ جاتا ہے اور بہادر اوس شخص سی لڑتا ہے جسکو جانتا ہے کہ گھر تک نہ جانی دیگا **ف**
یعنے اوسکی مقابلے مین گھر جانا نصیب ہوگا وہین مرنا ہوگا بعضون نی اس عبارت کی یہ معنے کیے ہین کہ نامرد
اپنی مان باپ کو جنکا بڑا حق ہے دشمن کے مقابلے مین چھوڑ کر بہاگ جاتا ہے اور بہادر اوس شخص کے ساتہ ہوکر
لڑتا ہے جس سی یہ توقع نہو کہ اوسکا کچہ مال لیکر گھر مین آویگا **ت** اور قتل ایک موت ہی موت نہین ہے
ف جیسے آدمی بیماری وغیرہ سے مرجاتا ہے بچ نہین سکتا ویسا ہے قتل کو بھی سمجھنا چاہیے **ت** اور
شہید وہ ہے جو اپنے جان خوشی سی اللہ کے سپرد کردے **العمل فی غسل الشهداء** شہید کو غسل
دینے کے بیان مین عن عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب غسل وكفن وصلى عليه وكان شهيدا يرحمه الله ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عمر رض غسل دیے گئے اور کفن پہنائی گئی اور نماز جنازہ اون پر پڑھی گئی حالانکہ
وہ شہید تھے امام مالک کو پہونچا اہل علم سے وہ کہتے تھے کہ شہید ونکو نہ غسل دینا چاہیے نہ اون پر نماز پڑھنا چاہیے
بلکہ جن کپڑون مین شہید ہوئی ہین اونہین کپڑونمین دفن کردینا چاہیے **ف** اختلاف ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی احد کے شہیدون پر نماز پڑھی یا نہین بعض روایات مین ہی کہ نماز پڑھے ہے اور بعض مین یہ ہی کہ
نہین پڑھے صرف دعا کی کہا مالک نی یہ طریقہ اون شہیدون مین ہی جو معرکہ مین قتل کیے جاوین اور وہین
مرجاوین اور جو معرکہ سے زندہ اوٹھا کر لایا جاوے پھر کچہ جی کر مرجاوے تو اوسکو غسل دیا جاوی اور اوسپر نماز پڑھی
جاوی جیسے حضرت عمر پر کیا گیا **ف** حضرت عمر بعد زخمی ہونیکے تین دن جیے **ما يكره من الشيء
يجعل في سبيل الله** عن يحيى بن سعيد ان عمر بن الخطاب كان يحمل في العام الواحد على اربعين

الف بعير يحمل الرجل الى الشام على بعير ويحمل الرجلين الى العراق على بعير فجاءه رجل من اهل العراق

فقال احملني وسحيما فقال له عمر بن الخطاب انشدك بالله اسحيم زق قال نعم
ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ حضرت عمر ابن خطاب ہر سال چالیس ہزار اونٹ بھیجتے تھے شام کے جانیوالونکو فی آدمی
ایک اونٹ دیتے تھے اور عراق کے جانیوالونکو دو آدمی مین ایک اونٹ دیتے تھے ایک شخص عراق کا رہنی والا آیا
اور حضرت عمر سے بولا کہ مجھکو اور سحیم کو ایک اونٹ دیجیے حضرت عمر نے فرمایا مین تجھکو قسم دیتا ہون خدا کی سحیم سے
مراد تیرے مشک ہی وہ بولا ہان **ف** پہلے اوس شخص نی اسطرح سے کہا کہ حضرت عمر کو معلوم ہو سحیم کوئی شخص
ہے پھر آپ سمجھ گئی کہ سحیم سے مشک مراد ہی **الترغيب في الجهاد** جہاد کے فضیلت کا بیان عن

انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب الى قباء يدخل على ام حرام بنت

مسئلہ غسل شہید کی بیان مین

ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادة بن الصامت فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوما فاطعمتہ وجلست تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت
فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا
البحر ملوکا علی الاسرة او مثل الملوک علی الاسرة یشک اسحاق قال فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ
ان یجعلنی منھم فدعا لھا ثم وضع راسہ فنام ثم استیقظ یضحک قالت فقلت یا رسول اللہ
ما یضحکک قال ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل اللہ ملوکا علی الاسرة او مثل الملوک علی الاسرة کما قال
فی الاولی قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین قال فرکبت البحر فی زمان
معاویة بن ابی سفیان فصرعت عن دابتھا حین خرجت من البحر فھلکت **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مسجد قبا کو جاتے تو ام حرام بنت ملحان (خالہ انس بن مالک کی) کے گھر میں آپ
تشریف لیجاتے وہ آپکو کہانا کہلاتین اور وہ اوس زمانے مین عبادہ بن صامت کی نکاح مین تہین ایک روز آپ اونکی
گہر مین گئی اونہون نے آپکو کہانا کہلایا اور بیٹھکر آپ کی سر کے بال دیکہنے لگین آپ سو گئی **ف** ام حرام آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے والد یا جد امجد کی خالہ تہین یا آپ کی خالہ رضاعی تہین بہرحال آپکی محرم تہین بعضون نے
کہا کہ آپکی محرم نہ تہین اور آپکو خاص اجنبی عورت سے خلوت کرنا درست تہا کیونکہ آپ معصوم تہے بعضون نے کہا
اس حدیث سے خلوت معلوم نہین ہوتی شاید اونکا لڑکا یا خاوند بہی اوس وقت موجود ہوتا ہو **ت** پہر آپ
جاگے ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچہا آپ کیون ہنستے ہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا کچہ لوگ میری امت سے پیش کیے
گئے میرے اوپر جو خدا کی راہ مین جہاد کی لیے سوار ہو رہے تہے بڑے دریا مین جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے
ہین ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ جل جلالہ مجہکو بہی اونمین سے کرے آپنے دعا کی پہر آپ سر رکہکے
سو گئے پہر جاگے ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین آپنے فرمایا کچہ لوگ میری امت
کے پیش کیے گئے میرے اوپر جو خدا کی راہ مین جہاد کو جاتے تہے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہین ام حرام نے کہا
یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ جل جلالہ مجکو بہی اونمین سے کرے آپنے فرمایا تو تو پہلے لوگون مین سے ہو چکی **ف**
یہ پیشین گوئی آپ کی سچ ہوئی حضرت عثمان کی خلافت مین معاویہ رضا لشکر کے سردار ہو کر کفار روم سے لڑنیکو
دریا مین سوار ہو کر گئے **ت** ام حرام معاویہ کی ساتہ دریا مین سوار ہوئین جب دریا سے نکلین تو جانور
سے گر کر مر گئین **ف** یہ پہلا جہاد تہا جو مسلمانون نے دریا مین کیا دوسرا جہاد قسطنطنیہ پر معاویہ کے
زمانہ مین ہوا جسمین لشکر کا سردار یزید بن معاویہ تہا اس حدیث سے حضرت معاویہ کے بڑے تعریف ثابت
ہوئی بلکہ یزید کے بہی اور صحیح بخاری کی حدیث مین پہلے جماعت کی حق مین لفظ اوجبوا اور دوسری جماعت کی

حق مین لفظ مغفور لہم آیا ہے جس سے اور زیادہ فضیلت ثابت ہوتی ہے یہ حدیث دلیل قوی ہی ایمان و حسن خاتمہ
معاویہ و یزید پر پس لعنت اون پر ہرگز نہ چاہیئے یہی ہے مذہب محققین اہل سنت و جماعت کا گو بعض اعمال مفسقہ
اون سی صادر ہوے ہون کیونکہ اہل سنت کی نزدیک عصمت خاصہ حضرات انبیا علیہم السلام کا ہے صحابہ و اہل بیت
ہرگز معصوم نہین ہین فضلا عن غیرہم بالجملہ جبکے مغفور ہونیکے خبر مخبر صادق نی دی ہی اوسکو کافر یا ملعون
کہنا ناجایز ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لاحببت ان لا اتخلف
عن سریۃ تخرج فی سبیل اللہ ولکن لا اجد ما احملہم علیہ ولا یجدون ما یتحملون علیہ فیخرجون ویشق
علیہم ان یتخلفوا بعدی فوددت انی اقاتل فی سبیل اللہ فاقتل ثم احیی فاقتل
ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اگر میرے امت پر شاق نہوتا تو مین کسی لشکر کا
جو اللہ کے راہ مین نکلتا ہے ساتھ نچھوڑتا **ف** یعنے جب کچھ لوگ جہاد کو جاتی تو مین بھی ساتھ جاتا لیکن
مگر نہ میرے پاس اسقدر سواریان ہین کہ سب لوگونکو اوسپر سوار کردون نہ اونکی پاس اتنی سواریان ہین کہ وہ بھی
سوار ہوکر نکلین اگر مین اکیلا جاؤن تو اونکو میرا چھوڑنا شاق ہوتا ہے مین تو یہ چاہتا ہون کہ اللہ کی راہ مین
لڑون اور مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن عن یحیی بن سعید قال
لما کان یوم احد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاتینی بخبر سعد بن الربیع الانصاری فقال رجل انا یا رسول
اللہ فذھب الرجل یطوف بین القتلی فقال لہ سعد بن الربیع ما شانک فقال لہ الرجل بعثنی
الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتیہ بخبرک قال فاذھب الیہ فاقراہ منی السلام واخبرہ انی قد
طعنت اثنتی عشرۃ طعنۃ وانی قد انفذت مقاتلی واخبر قومک انہ لا عذر لھم عند اللہ
ان قتل رسول اللہ وواحد منھم حی ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ جنگ احد کے روز آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کون خبر لاکر دیتا ہی مجھکو سعد بن ربیع انصاری کی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین دونگا
ف وہ شخص ابی بن کعب تھی آپنی اونسی فرمایا تم جاکر دیکھو سعد بن ربیع زندہ ہین یا مردہ اگر زندہ
ہون تو میرا سلام اونسی کہو اور میری طرف سی پوچھو کہ تم اپنے تئین کس حال مین پاتی ہو **ت** وہ جاکر
لاشون مین ڈہونڈہنی لگا **ف** کیی بار سعد کا نام لیکر پکارا کہین سی جواب نہ آیا پھر اونہون نی یہ
کہکر پکارا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مجھکو بھیجا ہے اسلیئے کہ مین سعد کے خبر لاؤن **ت** سعد نی
کہا کہ کیا کام ہے اوس شخص نے کہا مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی تمہاری خبر لینے کو بھیجا ہے **ف** کہ
تم زندہ ہو یا مردہ اونہون نی کہا میرا شمار مردون مین ہے **ت** کہا کہ تم جاؤ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی پاس اور میرا سلام عرض کرو اور کہو کہ مجھے بارہ زخم برچھون کے لگے ہین **ف** زید بن

ثابت کی روایت مین ہی کہ اونکو ستر زخم برچہون اور تلوارون اور تیرون کی لگی تہی واقدی کی روایت مین ہے اونہون نی یہہ بہی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہو اللہ آپکو جزا خیر دی مجہی جنت کی خوشبو آرہی ہے اور میری زخم کاری ہین اور اپنی قوم سی کہو کہ اللہ جل جلالہ کی سامنے تمہارا کوئی عذر قبول نہوگا اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہوئی اور تم مین سی ایک بہی زندہ رہا **عن** یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رغب فی الجہاد وذکر الجنۃ ورجل من الانصار یاکل تمرات فی یدہ فقال انی لحریص علی الدنیا

ان جلست حتے افرغ منہن فرمی ما فی یدہ فحمل بسیفہ فقاتل حتے قتل

ترجمہ یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی رغبت دلائی جہاد مین (بدر کے روز) اور بیان کیا جنت کا حال **ف** آپنی فرمایا مستعد ہوجاؤ اوس جنت کی واسطی جسکا عرض آسمانون اور زمین کی برابر ہے عمیر بن حمام نی کہا یا رسول اللہ جنت اتنا بڑا باغ ہے آپنے فرمایا ہان عمیر نے کہا واہ واہ حضرت نی فرمایا تونی واہ واہ کیون کہا عمیر نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ میں نے اس آرزو سی کہا کہ مین بہی اس باغ کے لوگو نمین سی ہو جاؤن آپنی فرمایا تو بہی اونہین سی ہی **ت** اتنی مین ایک شخص انصاری (وہی عمیر بن الحمام) کہجورین ہاتہ مین لئی ہوئی کہا رہا تہا وہ بولا مجہے بڑے حرص ہے دنیا کی اگر مین بیٹہا رہون اس انتظار مین کہ کہجورین کہالون پہر کہجورین پہینک دین اور تلوار اوٹہا کر لڑائی شروع کے اور شہید ہوا **عن** معاذ بن جبل انہ قال الغزو غزوان فغزو ینفق فیہ الکریمۃ

ویباسر فیہ الشریک ویطاع فیہ ذو الامر ویجتنب فیہ الفساد فذلک الغزو خیر کلہ وغزو لا

ینفق فیہ الکریمۃ ولا یباسر فیہ الشریک ولا یطاع فیہ ذو الامر ولا یجتنب فیہ الفساد

فذلک الغزو لا یرجع صاحبہ کفافا **ترجمہ** یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ معاذ بن جبل نی کہا جہاد دو قسم کے ہین ایک وہ جہاد جسمین عمدہ سی عمدہ مال صرف کیا جاتا ہی اور رفیق کی ساتہ محبت کیجاتی ہی اور افسر کے اطاعت کیجاتی ہی اور فساد سی پرہیز رہتا ہی یہ جہاد سدکا سب ثواب ہی ایک وہ جہاد ہے جسمین اچہا مال صرف نہین کیا جاتا اور رفیق سی محبت نہین ہوتی اور افسر کے نافرمانی ہوتی ہی اور فساد سے پرہیز نہین ہوتا یہ جہاد ایسا ہے جسمین جو کوئی جاوے ثواب تو کیا خالی لوٹ آنا مشکل ہے **ف** یعنی ایسے جہاد مین اگر گناہ سی بچ جاوے تو بہی غنیمت ہی ثواب کا کیا ذکر

ماجاء فی الخیل والمسابقۃ بینہما والنفقۃ فی الغزو

گہوڑے رکہنا اور گہوڑ دوڑ کا بیان اور جہاد مین خرچ کرنیکا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل معقود فی نواصیہا الخیر الی یوم القیمۃ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا گہوڑون کی پیشانی مین بہتر ہے

اور برکت بندہی ہوئی ہی قیامت تک **ف** کیونکہ گہوڑا بڑا ذریعہ ہے جہاد کا اور اشرف ہی اسی وجہ سی تمام
حیوانات مین **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل التی قد اضمرت من الحفیا وکان
امدھا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وان عبد اللہ بن عمر
کان ممن سابق بہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی شرط لگا
آگی بڑہنے کی اون گہوڑون مین جو تیار کیی گئی تہی گہوڑ دوڑ کے لیئے حفیا سے (ایک مقام ہی باہر مدینہ کے)
ثنیۃ الوداع تک (پانچ میل ہی حفیا سے) اور جو گہوڑی تیار نہین کی گئی تہی اونکی حد ثنیۃ الوداع سی
مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہی) مقرر کی اور عبد اللہ بن عمر بہی گہوڑ دوڑ مین شریک تہی **عن**
یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یقول لیس برھان الخیل باس اذا دخل فیھا محلل فان سبق اخذ
السبق وان سبق لم یکن علیہ شیئ **ترجمہ** یحیی بن سعید سی روایت ہی کہ سعید بن المسیب کہتے تہی گہوڑ دوڑ
کے شرط مین کچہ قباحت نہین ہی جب دو شخصونکی بیچ مین ایک اور شخص آجاوی اگر وہ آگے بڑہ جاوے تو شرط کا
روپیہ لیلے اور جب پیچھے رہجائے کچہ نہ دیوے **ف** گہوڑ دوڑ مین دو آدمیونکا اسطرح پر شرط لگانا کہ جو اونمین
سے آگے بڑہ جائیگا وہ روپیہ شرط کا لیگا اور جو پیچھے رہجائیگا وہ دیگا اتفاقا ممنوع ہے اور یکطرفہ شرط کرنا
یا مفت گہوڑ دوڑ کرنا اتفاقا جایز ہے۔ اگر دو آدمی دونون طرفسے شرط لگا کر گہوڑ دوڑ کرین تو اوسکے
حلت کی یہہ صورت ہی کہ ایک تیسرے شخص کو شریک کرلین جسکو محلل کہتے ہین اگر یہ محلل آگے بڑہ جائیگا تو
دونون سی شرط کا روپیہ لیگا اور جو پیچھے رہجائیگا تو محلل کو کچہ دینا نہوگا مگر اون دونون آدمیونمین
سے جو کوئی آگی بڑہیگا وہ اپنے شرط کا روپیہ دوسرے سے لے لیگا **عن** یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رأی وھو یمسح وجہ فرسہ بردائہ فسئل عن ذلک فقال انی عوتبت اللیلۃ فی الخیل
ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لوگون نی دیکہا کہ اپنے گہوڑیکا موہنہ چادر سے
پونچہہ رہی ہین لوگون نی اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ رات مجہپر عتاب ہوا گہوڑیکے خبر نہ لینے پر **عن**
انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج الی خیبر اتاھا لیلا وکان اذا اتی قوما بلیل لم یغر حتی
یصبح فخرجت یہود بمساحیھم ومکاتلھم فلما راوہ قالوا محمد واللہ محمد والخمیس فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین
ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب چلی خیبر کو پہنچے وہان راتکو اور آپ
جب کسی قوم پر راتکو پہنچتے تو جنگ شروع نکرتے یہانتک کہ صبح ہو جب صبح ہوئی تو خیبر کے یہودی اپنی کدالین
اور زنبیلین لیکر نکلے جب اونہون نی حضرت کو دیکہا تو کہنے لگے قسم ہے خدا کی محمد ہین اور پورا لشکر اونکے

ساتھ ہے **ف** پورا لشکر وہ ہے جسمین میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب اور جناح ہوت تو فرمایا
آپنے اللہ اکبر خراب ہوا خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین **ف** یعنے جب اوترے ہم
کسی قوم کے سامنے پس بُرے ہوئی صبح ڈرائی گیونکی - آپنے یہودیون کے ہاتھ مین کدالین دیکھکر
فال نیک لے اس امر کے کہ خیبر تباہ ہوجائیگا کیونکہ کدال کھودنیکا آلہ ہے بعضون نے کہا خیبر کے نام سے
خرابی نکالی آپنے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجاین فی سبیل اللہ نودی
فی الجنۃ یا عبداللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان من اھل الجھاد دعی
من باب الجھاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل الصیام دعی
من باب الریان فقال ابو بکر الصدیق یا رسول اللہ ما علی من یدعی من ھذہ الابواب من ضرورۃ فھل یدعی احد
من ھذہ الابواب کلھا قال نعم وارجو ان تکون منھم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک جوڑا (مثلا دو اونٹ یا دو بکریان یا دو روپیہ) صرف کرے اللہ کی راہ مین
تو قیامت کی روز جنت کی دروازہ پر پکارا جاویگا ای بندہ اللہ کے یہہ خیر ہے تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے
دروازے سے بلایا جاویگا جو شخص جہادی ہوگا وہ جہاد کی دروازے سے بلایا جاویگا جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ
صدقہ کی دروازے سے بلایا جاویگا جو شخص روزہ بہت رکھی گا وہ باب الریان سے بلایا جاویگا حضرت ابو بکر صدیق
نے کہا یا رسول اللہ جو شخص کسی ایک دروازے سے بلایا جاوے اوسکو کچھہ حرج نہو گی
مگر کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازون سے بلایا جاوی آپنے فرمایا ہان اور مجھے امید ہے کہ تم اونمین سے ہوگے
ف یعنے اون لوگون مین سے جو سب دروازون سے بُلائی جاوینگے **احراز من اسلم**
من اھل الذمۃ ارضہ ذمیون مین سے جو کوئی مسلمان ہوجاوے اوسکی زمین کا بیان
ف ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جو دار الاسلام مین رہتا ہے اور اوس سے جزیہ لیا جاتا ہے سوال
ہوا مالک سے کہ اگر امام نے کسی قوم پر کافرون کی جزیہ مقرر کیا اون کافرون مین سے کوئی شخص مسلمان ہوگیا
تو اوسکی زمین اور جائداد اوسکو ملیگی یا مسلمانون کے ملک ہوجاوینگے امام مالک نے جواب دیا کہ اسمین دو صورتین
ہین اگر وہ کافر صلح کرکے خوشی سے بدون جنگ کی جزیہ پر راضی ہوگئی ہین اونمین سے جو کوئی مسلمان ہوگا
اوسکی زمین اور جائداد اوسکو ملیگی - اگر وہ کفار جنگ کرکے تلوار کے زور سے مطیع ہوئی ہون تو اونکی
زمین اور جائداد مسلمانون کی ملک ہوجاوینگے اگرچہ کوئی اونمین سے مسلمان ہوجاوے **الدفن فی**
قبر واحد من ضرورۃ وانفاذ ابی بکر عدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعد وفاتہ دو آدمیون یا زیادہ کو ایک قبر مین دفن کرنیکا بیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

وعدہ کا بعد آپکے وفات کی وفا کرنیکا بیان عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعة انہ بلغہ
ان عمرو بن الجموح وعبداللہ بن عمرو الانصاریین ثم السلمیین کانا قد حفر السیل من قبرہما وکان قبرہما
مما یلی السیل وکانا فی قبر واحد وہما ممن استشہد یوم احد فحفر عنہما لیغیرا من مکانہما فوجدا لم یتغیرا
کانہما ماتا بالامس وکان احدہما قد جرح فوضع یدہ علی جرحہ فدفن وہو کذلک فامیطت
یدہ عن جرحہ ثم ارسلت فرجعت کما کانت وکان بین احد وبین یوم
حفر عنہما ست واربعون سنة ترجمہ عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت ہی کہ عمرو بن الجموح اور
عبداللہ بن عمرو انصاری سلمی جو شہید ہوئی ہتی جنگ احد مین اونکی قبر کو پانیکے بہاؤ نے اوکھیڑ دیا تہا اور قبر
اونکی بہاؤ کے نزدیک تہی اور دونون ایک ہی قبر مین تہی تو قبر کہود دی گئی تاکہ لاش اونکی نکالکر اور جگہہ
دفن کرین دیکہا تو اونکی لاشین ویسی ہی ہین جیسے وہ شہید ہوئی تہی گویا کل مری نہین اونمین سے
ایک شخصکو جب زخم لگا تہا تو اوسنے ہاتہ اپنے زخم پر رکہہ لیا تہا جب اونکو دفن کرنے لگے تو ہاتہ وہان سے
ہٹایا پہر ہاتہ وہین آلگا جب اونکی لاشین کہودی ہین تو جنگ احد کو چہالیس برس گذرچکی تہی کہا
مالک نی اگر دو یا تین آدمی ایک قبر مین دفن کئی جاوین ضرورت کے سبب سے تو کچہ قباحت نہین ہی مگر جو
سب مین بڑا ہو اوسکو قبلہ سے نزدیک کہین عن ربیعة بن ابی عبدالرحمن انہ قال قدم علی ابی بکر الصدیق مال
من البحرین فقال من کان لہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وای او عدة فلیاتنا فجاءہ جابر بن
عبداللہ فحفن لہ ثلاث حفنات ترجمہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سی روایت ہی کہ حضرت
ابو بکر صدیق کے پاس روپیہ آیا بحرین سے آپنے منادی کرائی کہ جس سی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
کچہ دینی کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آوی پس آئی جابر بن عبداللہ انصاری حضرت ابو بکر صدیق نی
اونکو تین لپ بہر کر دیے ف آنحضرت نی اپنی زندگی مین جابر بن عبداللہ سے وعدہ کیا تہا کہ
بحرین سے جب روپیہ آویگا تو تین لپ بہر کر تجہکو دونگا ابو بکر صدیق نی بعد آپکی وفات کی اوس
وعدہ کو پورا کیا **کمل کتاب الجہاد والحمد للہ** پوری ہوئی کتاب جہاد کے شکر خدا کا

کتاب النذور کتاب نذرونکے بیان مین بسم اللہ الرحمن الرحیم

مایجب من النذور فی المشی پیدل چلنے کی نذرونکا بیان عن عبداللہ بن عباس ان سعد
بن عبادة استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی قد ماتت وعلیہا نذر ولم
تقضہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنہا ترجمہ عبداللہ بن عباس
سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ نی پوچہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ میری ماں مرگئی اور اوسپر

ایک نذر واجب تھی اوسکی ادا نہین کی آپ نے فرمایا تو ادا کر اوسکی طرف سی عن عبد الله بن ابی بکر عن عمته انها

حدثته عن جدته کانت جعلت علی نفسها مشیا الی مسجد قباء فماتت ولم تقضه فافتی

عبد الله بن عباس ابنتها ان تمشی عنها ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سی روایت ہے

اونہون نی سنا اپنی پہوپہی سی اونہون نی بیان کیا کہ اونکی دادی نی نذر کی مسجد قبا مین پیدل جانی کی پہر

مرگئین اور اس نذر کو ادا نہین کیا تو عبد اللہ بن عباس نے اونکی بیٹی کو حکم کیا کہ وہ اونکی طرف سی اس نذر کو

ادا کرین کہا مالک نی کوئی کسیکے طرف سے پیدل چلنے کی نذر ادا نہ کرے ف امام مالک کے نزدیک یہ نذر

لازم نہین سوا مکہ کے پیدل جانیکے اور کہین پیدل جانیکے نذر کا پورا کرنا ضرور نہین ہے عن عبد الله بن

ابی حبیبة قال قلت لرجل وانا یومئذ حدیث السن ما علی الرجل ان یقول علی مشی الی

بیت الله ولم یقل علی نذر مشی فقال لی رجل هل لك ان اعطیك هذا الجرو لجرو قثاء فی

یدہ وتقول علی مشی الی بیت الله قال فقلت نعم فقلته وانا یومئذ حدیث السن ثم مکثت حتی

عقلت فقیل لی ان علیك مشیا فجئت سعید بن المسیب فسالته عن ذلك فقال علیك مشی فمشیت

ترجمہ عبد اللہ بن ابی حبیبہ سی روایت ہی کہ مینے کہا ایک شخص سی اور مین کم سن تہا کہ اگر کوئی شخص صرف

اتنا ہی کہی کہ علی مشی الی بیت اللہ یعنی اوپر میرے پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک اور یہ نہین کہی کہ میرے

اوپر نذر ہے پیدل چلنی کی بیت اللہ تک تو اوسپر کچہ لازم نہین آتا وہ شخص مجہسے بولا کہ میرے ہاتہ مین

یہہ ککڑے ہے تجہے دیتا ہون تو اتنا کہدی کہ میرے اوپر پیدل چلنا ہی بیت اللہ تک مینے کہا ہان

کہتا ہون تو مینے کہدیا اور مین کم سن تہا پہر ٹہر کر تہوڑی دیر مین مجہی عقل آئی اور لوگون نی مجہسے کہا

کہ تجہپر پیدل چلنا بیت اللہ تک واجب ہوا مین سعید بن المسیب پاس آیا اور اون سی پوچہا اونہون

نی بہی کہا کہ تجہپر پیدل چلنا واجب ہوا بیت اللہ تک تو مین پیدل چلا بیت اللہ تک کہا مالک نے

ہمارے نزدیک یہی حکم ہے ما جاء فی من نذر مشیا الی بیت الله جو شخص نذر کری

پیدل چلنے کے بیت اللہ تک اوسکا بیان عن عروة بن اذینة اللیثی انه قال خرجت مع جدة لی علیها

مشی الی بیت الله حتی اذا کنا ببعض الطریق عجزت فارسلت مولی لها یسئل عبد الله بن عمر

فخرجت معه فسال عبد الله بن عمر فقال له عبد الله مرها فلترکب ثم لتمش من حیث عجزت

ترجمہ عروہ بن اذینہ لیثی سی روایت ہی کہا کہ مین نکلا اپنے دادی کی ساتہ اور اوسنی نذر کی تہی

بیت اللہ تک پیدل جانی کی رستی مین تہک گئی تو اپنے غلام کو بہیجا عبد اللہ بن عمر پاس مسئلہ

پوچہنے کو مین بہی ساتہ گیا اوسنی عبد اللہ بن عمر سے پوچہا اونہون نی جواب دیا کہ اب سوار ہو جاے

پھر دوبارہ جب آئے جہان سے سوار ہوئی تھی وہان سے پیدل چلے کہا مالک نے اور باوجود اسکی ایک ہدی بھی اوسپر واجب ہوگے **ف** عبد الرزاق نے ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا ہی اور محمد بن حسن نے حضرت علی سے روایت کیا کہ جو شخص نذر کرے بیت اللہ تک پیدل جانیکے پھر عاجز ہو جاوے تو سوار ہو کر جاوے اور ہدی دیوے اب دوبارہ جب آئے تو پیدل چلنا ضرور نہین ابو حنیفہ کا یہی قول ہے

عن مالك انه بلغه ان سعيد بن المسيب وابا سلمة بن عبد الرحمن كانا يقولان مثل قول عبد الله بن عمر ترجمہ سعید بن المسیب اور ابا سلمہ بن عبد الرحمن کہتے تھے اس مسئلہ مین جیسا عبد اللہ بن عمر نے کہا

عن يحيى بن سعيد انه قال كان علي مشي فاصابتني خاصرة فركبت حتى اتيت مكة فسالت عطاء بن ابي رباح وغيره فقالوا عليك هدي فلما قدمت المدينة سالت فامروني ان امشي مرة اخرى من حيث عجزت فمشيت

ترجمہ یحیی بن سعید نے کہا کہ مینے بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر کی تھی پھر میری ناف مین درد ہونے لگا پھر سوار ہو کر مکے مین آیا اور عطا بن ابی رباح وغیرہ سے پوچھا اونہون نے کہا تجھکو ہدی لازم ہے جب مین مدینہ مین آیا وہان لوگون سے پوچھا اونہون نے کہا تجھکو دوبارہ پیدل چلنا چاہیے جہان سے سوار ہوا تھا تو پیدل چلا مین کہا مالک نے ہمارے نزدیک جو شخص یہ کہے کہ مجھپر پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک اور چلے پھر عاجز ہو جاوے تو سوار ہو جاوے پھر دوبارہ جب آوے تو جہان سے سوار ہوا تھا وہان سے پیدل چلے اگر چلنے کی طاقت نہو تو جہانتک ہو سکے چلے پھر سوار ہو جاوے اور ہدی مین ایک اونٹ یا گای دیوے اگر نہو سکے تو بکرے دیوے **سوال** ہوا مالک سے کہ اگر کوئی شخص کسی سے کہے مین تجھکو بیت اللہ تک اوٹھا لیجلونگا تو کیا حکم ہے مالک نے جواب دیا کہ اگر اوسکی نیت یہہ تھی کہ مین اپنی گردن پر اوٹھا کر لیجلونگا اور اس کہنے سے صرف اپنی تئین تکلیف مین ڈالنا منظور تھا تو اس صورت مین کچھ اوسپر لازم نہوگا بلکہ پیدل چلے اور ایک ہدی دیوے اور جو اوسکے کچھ نیت نکی ہو تو حج کرے سوار ہو کر اور اپنے ساتھ اوس شخصکو بھی لیجائے کیونکہ اوسنے کہا تھا کہ مین تجھکو بیت اللہ تک اوٹھا لیجاونگا البتہ اگر وہ شخص انکار کرے اوسکے ساتھ جانے سے تو اس شخص پر کچھ لازم نہین کیونکہ یہہ اپنا کام پورا کر چکا **سوال** ہوا مالک سے کہ اگر کوئی شخص چند نذرین ایسی کرے جنکا پورا کرنا سارے عمر ممکن نہو مثلا بیت اللہ کو پیدل جاؤنگا اگر باپ بھائی سے بات نکرونگا تو اوسکو کافی ہی ایک نذر ادا کرنا یا سب نذرین پوری کرنا ضرور ہے امام مالک نے جواب دیا کہ میرے نزدیک تمام نذرین پورا کرنا ضرور ہے جہانتک اور جب تک ہو سکے چلے اور اللہ جل جلالہ سے قرب حاصل کرے نیکیون سے جہانتک ہو سکے

العمل في المشي الى الكعبة کعبہ کیطرف پیدل جانیکا حال کہا مالک نے اگر مرد یا عورت قسم کہاوے کعبہ شریف کو پیدل جانیکی پھر قسم اوسکی ٹوٹے اور اوسکو پیدل جانا کعبہ کو لازم آوے تو عمرہ مین جب تک سعی سے فارغ ہو

بدل چلی اور حج مین جب تک طواف الزیارۃ سے فارغ ہو پیدل چلے کہا مالک نے پیدل چلنے کی نذر وہی جو حج اور عمرہ مین ہوتی ہی حج یا عمرہ مین **ما لا یجوز من النذور فی معصیۃ اللہ** جو نذرین درست نہین یعنی اللہ کے نافرمانی ہوتی ہی اونکا بیان **عن** حمید بن قیس و ثور بن زید الدیلی انہما اخبراہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحدھما یزید فی الحدیث علی صاحبہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا قائما فی الشمس فقال ما بال ھذا فقالوا نذر ان لا یتکلم ولا یستظل ولا یجلس ویصوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ فلیتکلم ولیستظل ولیجلس ولیتم صیامہ **ترجمہ** حمید بن قیس اور ثور بن زید سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دہوپ مین کھڑا ہوا دیکھا آپنے اسکا باعث پوچہا لوگون نے کہا اوسنے نذر کی ہے کہ مین کسی سے بات نکرونگا نہ سایہ لونگا نہ بیٹہونگا اور روزہ سے رہونگا آپنے فرمایا کہ اوسکو حکم کرو بات کرے سایہ مین آوے بیٹہے روزہ اپنا پورا کرے کہا مالک نے مینے نہین سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کفارہ دینے کا حکم کیا ہو بلکہ آپنے یہ فرمایا کہ جو عبادت ہے اوسکو پورا کرے اور جو برا ہی اوسکو ترک کرے **عن** القاسم بن محمد یقول اتت امراۃ الی عبد اللہ بن عباس فقالت انی نذرت ان انحر ابنی فقال ابن عباس لا تنحری ابنک وکفری عن یمینک فقال شیخ عند ابن عباس وکیف یکون فی ھذا کفارۃ فقال ابن عباس ان اللہ قال والذین یظاھرون منکم من نساءھم ثم جعل فیہ من الکفارۃ ما رایت **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہی کہ ایک عورت عبد اللہ بن عباس کے پاس آئی اور بولی مینے نذر کی اپنے بیٹے کو ذبح کرنیکے ابن عباس نے کہا مت ذبح کر اپنے بیٹے کو اور کفارہ دے اپنی قسم کا **ف** یعنے دس مسکینونکو کہانا کہلانا یا کپڑا پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا اگر یہ نہو سکے تو تین روزے رکہنا اور بعضون نے کہا کہ مراد ابن عباس کے کفارے سے فدیہ ہے یعنے ایک بکری ذبح کرنا لازم ہوگا ابو حنیفہ اور مالک کا یہی قول ہی اور ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک یہہ نذر لغو ہے **ت** ایک شخص بولا ابن عباس سے اس نذر مین کفارہ کیونکر ہوگا **ف** کیونکہ یہہ نذر معصیت ہے اور نذر معصیت لغو ہے اوسمین کفارہ لازم نہین آتا **ت** ابن عباس نے جواب دیا کہ ظہار بہی ایک معصیت ہے اور اوسمین اللہ نے کفارہ مقرر کیا کہا مالک نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا اگر کوئی نذر کرے اللہ کے معصیت کی تو معصیت نہ کرے مراد اس سے یہ ہے کہ مثلا آدمی نذر کرے شام یا مصر یا ربذہ مین جانیکے یا اور کسی کام کے جو ثواب نہین ہے اگر ایسی امورات مین اوسکی قسم لوٹی مثلا یون کہی کہ اگر مین زید سے بات کرون تو مصر جاؤنگا پہر زید سے بات کرے تو اوسپر کچہ لازم نہین آتا بلکہ اوس نذر کا پورا کرنا ضرور ہے جسمین ثواب ہو **اللغو فی الیمین**

لغو قسم کا بیان عن عایشة ام المؤمنین انها کانت تقول لغو الیمین قول الانسان لا واللہ و بلی واللہ
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تہین کہ لغو قسم وہ ہے جو آدمی باتون مین کہتا ہی نہین
واللہ ہان واللہ **ف** یعنی عادت کی طور سے تکیہ کلام ہوجاتا ہی کہا مالک نی **ف** قسم کی تین
قسمین ہین ایک **ت** لغو قسم وہ ہے کہ آدمی ایک باتکو سچ جانکر اوسپر قسم کہاوی پہر اوسکے خلاف نکلے
ف اس قسم مین کفارہ نہین ہوتا دوسرے **ت** منعقدہ وہ قسم ہی جو آیندہ کسی کام کے کرنے
یا نہ کرنے پر کہاوے مثلا یون کہی قسم خدا کی مین اپنا کپڑا دس دینار کو نہ بیچونگا پہر دس دینار کو بیچ ڈالے
یا قسم خدا کی مین اوسکی غلام کو مارونگا پہر اوسکو نہ مارے اس قسم مین کفارہ لازم آتا ہے **ف** تیسرے غموس ہے
ت وہ قسم ہے کہ آدمی ایک کام کو جانتا ہے کہ ایسا نہین ہوا باوجود اسکے قصداً جہوٹ قسم کہاوے کہ ایسا ہوا
کسے کے خوش کرنیکو یا عذر قبول کرانیکو یا کسیکا مال مارنیکو اس قسم مین اتنا بڑا گناہ ہے کہ اوسکا کفارہ
دنیا مین نہین ہوسکتا **ف** اس قسم کا نام غموس ہے کیونکہ یہہ ڈبو دیتی ہی جہنم مین قسم کہانیوالیکو

ما لا یجب فیه الکفارة من الایمان

جن قسمونمین کفارہ واجب نہین ہوتا
اونکا بیان عن عبد اللہ بن عمر انه کان یقول من قال واللہ ثم قال انشاء اللہ ثم لم یفعل الذی حلف
علیه لم یحنث ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتی تہی جو شخص قسم کہاوی اللہ کے پہر کہے انشاء اللہ پہر نکرے اوس
کام کو جسپر قسم کہائی تہی تو اوسکی قسم نہین ٹوٹی گی کہا مالک نی انشاء اللہ کہنے سے یہ مراد ہے قسم کے
ساتہ کہے اور سلسلہ کلام کا باقی ہو اگر قسم کہا کے چپ ہو رہا پہر انشاء اللہ کہا تو کچہ مفید نہو گا کہا
مالک نی اگر کسی شخص نی کہا اگر مین یہہ کام کرون تو کافر ہون یا مشرک ہون پہر وہ کام کرے تو اوسپر
کفارہ نہو گا اور نہ کافر در مشرک ہو جائیگا جب تک دلمین اوسکی شرک اور کفر کا عقیدہ نہو مگر گنہگار
ہوگا توبہ کرے اور پہر ایسی بات نہ کہی

ما یجب فیه الکفارة من الایمان

جن قسمون مین
کفارہ واجب ہوتا ہے اونکا بیان عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال من حلف بیمین
فرای خیرا منها فلیکفر عن یمینه ولیفعل الذی هو خیر ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص قسم کہاوی کسی کام پر پہر اوسکی خلاف بہتر
معلوم ہو تو کفارہ دے قسم کا اور کرے جو بہتر معلوم ہو **ف** ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ
کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دیدینا درست ہی یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر علما کا اور
ابو حنیفہ کے نزدیک قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہین کہا مالک نی جو شخص یہہ کہی میرے
اوپر نذر ہی اور یہ کچہ نہ کہے کہ کس بات کی نذر ہے تو اوسپر کفارہ قسم کا لازم ہے کہا مالک نی اگر ایک قسم کو

چند مرتبہ کہے تو ان سب مین ایک ہی کفارہ لازم آویگا **کہا** مالک نی ایک شخص نے یون قسم کہائی کہ قسم خدا کی مین یہہ کہانا نہین کہاؤنگا اور یہہ کپڑا نہ پہنون گا اور اس گہر مین نہ جاؤنگا پہر یہہ سب کام کیئے تو ایک ہی کفارہ لازم آویگا اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی اپنی عورت سی کہی تجہکو طلاق ہے اگر یہہ کپڑا تجہکو پہناؤن اور مسجد جانیکے تجہکو اجازت دون تو یہہ ایک کلام گنا جائیگا اب اگر اسمین سی کوئی امر ہوجائیگا تو طلاق پڑ جائیگا پہر اگر دوسرا امر ہوگا تو دوبارہ طلاق نہ پڑیگی **کہا** مالک نی عورت کو نذر کرنا درست ہے بغیر خاوند کے اجازت کے جب اس نذر سے خاوند کو کچہ ضرر نہو اور جو خاوند کو ضرر ہو تو اوس سی منع کرسکتا ہی مگر وہ نذر عورت پر واجب رہیگی جب موقع ملے ادا کرے

العمل فی کفارة الایمان

قسم کے کفارہ کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر انہ کان یقول من حلف بیمین فوکدہا ثم حنث فعلیہ عتق رقبة او کسوة عشرة مساکین ومن حلف بیمین فلم یوکدہا فحنث فعلیہ اطعام عشرة مساکین لکل مسکین مد من حنطة فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص قسم کہاوے پہر اوسکو مکرر سہ کرر کہی پہر قسم توڑے تو اوسپر ایک بردے کا آزاد کرنا یا دس مسکینونکو کپڑا پہنانا لازم آویگا اگر ایک ہے مرتبہ کہے تو دس مسکینونکو کہانا دیوے ہر مسکین کو ایک مد گیہون کا اگر اسپر قدرت نہو تو تین روزے رکہی **عن** سلیمان بن یسار انہ قال ادرکت الناس وہم اذا اعطوا فی کفارة الیمین اعطوا مدا من حنطة بالمد الاصغر وروًا ذلک یجزی عنہم **ترجمہ** سلیمان بن یسار نی کہا کہ مینے لوگونکو دیکہا کہ جب کفارہ قسم کا دیتے تہے تو ہر ایک مسکین کو ایک ایک مد گیہون کا چہوٹے مد سے دیا کرتے تہے اور اسکو کافی سمجہتے تہے **ف** چہوٹا مد مدینہ کا مُد ہے ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے **کہا** مالک نی جو شخص قسم کے کفارہ مین مسکینون کو کپڑا پہناوے اگر مسکین مرد ہون تو انکو دیوے تو ایک ایک کپڑا دینا کافی ہے اور اگر عورتون کو دیوے تو دو دو کپڑے دیوے ایک کرتہ اور ایک سربند جسکو خمار کہتے ہین کیونکہ اسقدر سے کم مین نماز درست نہین ہے **عن** عبداللہ بن عمر انہ کان یکفر عن یمینہ باطعام عشرة مساکین لکل مسکین مد من حنطة وکان یعتق المرار اذا وکد الیمین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر جب اپنے قسم کا کفارہ دیتی تہی تو دس مسکینونکو کہانا کہلاتی تہی اور ہر مسکین کو ایک مدّ گیہون کا دیتے تہے اور جب ایک قسم کو چند بار کہتے تہے تو اونسے بردے آزاد کرتے تہے

جامع الایمان

قسم کے بیان مین مختلف حدیثین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرک عمر ابن الخطاب وہو یسیر فی رکب وہو یحلف بابیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف

قسم کے کفارہ کا بیان

قسم کے بیان مین مختلف حدیثین

بالله او ليصمت ترجمہ عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ملے عمر بن خطاب سے اور وہ جارہے تہے سوار ونمین اور قسم کہارہے تہے اپنے باپ کی فرمایا آپنے اللہ جل جلالہ منع کرتا ہے تم کو اسبات سی کہ قسم کہاؤ تم اپنے باپون کی جو شخص تم مین سی قسم کہانا چاہے تو اللہ کے قسم کہاوی یا چپ رہے ف ترمذی اور حاکم نی ابن عمر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہاوے سوا خدا کی اور کسیکی تو اوسنی کفر کیا یا شرک۔ غیر اللہ کے قسم کہانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور حنابلہ اور ظاہریہ کے نزدیک حرام ہے۔ اگر سوا اللہ کے اور کسیکی قسم کہاوے جیسے پیغمبر یا کعبہ یا فرشتون کی پہر قسم توڑ ڈالی تو کفارہ واجب نہوگا عن مالك انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه كان يقول لا ومقلب القلوب ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی قسم مقلب القلوب کے عن ابن شهاب انه بلغه

ان ابا لبابة بن عبد المنذر لما تاب الله عليه قال يا رسول الله اهجر دار قومي التي اصبت فيها الذنب واجاورك

وانخلع من مالي صدقة الى الله ورسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجزئك من ذلك الثلث ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہی کہ ابولبابہ کی توبہ جب اللہ نے قبول کی تو اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا چہوڑ دونمین اپنی قوم کے گہر کو جسمین مینی گناہ کیا اور آپکے قریب رہون اور اپنی مال مین سی صدقہ نکالون اللہ ورسول کیواسطے تو فرمایا آپنے تہائی مال تجہکو اپنے مال مین سی صدقہ نکالنا کافی ہی ف ابولبابہ بہی قریظہ کو سمجہانی گئی تہی جب اپنی قوم مین گئی تو اونسی اتنا قصور ہوا کہ اونہون نی اپنی قوم کے رونے پیٹنے کی سبب سے اونپر رحم کہایا اور آنحضرت نی جو اونکی حق مین تجویز کے تہے اوس سے اونکو مطلع کر دیا پہر اس خیانت پر نادم ہوئی اور مسجد کے ستون سے اپنے تئین باندہ دیا بہت دنون تک بندہے رہے صرف پاخانی پیشاب کو اونکے بے آنکر کہولدیتین پہر باندہ دیتین یہانتک کہ اللہ نے اونکا قصور معاف کیا۔ اونہون نی نذر کے کہ مین اپنا مال صدقہ کر دونگا آنحضرت نی فرمایا کہ تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے عن عائشة ام المؤمنين انها سئلت عن رجل قال مالي في رتاج الكعبة فقالت عائشة يكفره ما يكفر اليمين ترجمہ حضرت عائشہ سی سوال ہوا ایک شخص نے کہا مال میرا کعبہ کے دروازہ پر وقف ہے اونہون نی کہا اسمین کفارہ قسم کا لازم آویگا کہا مالک نی جو شخص یہہ کہی کہ مال میرا خدا کی راہ مین ہے تو تہائی مال صدقہ کرے کیونکہ حضرت نی ابی لبابہ کو ایسا ہی حکم کیا ف شافعی اور احمد کے نزدیک قسم کا کفارہ دینا کافی ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک سارا مال صدقہ دینا ضرور ہے۔ پوری ہوئی کتاب نذرون اور قسمون کی کتاب الذكاة کتاب ذبیحون کے بیان مین بسم الله الرحمن الرحيم

التسمية على الذبيحة ذبیحہ پر بسم اللہ کہنے کا بیان عن عروة بن الزبير انه قال سئل رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ یا رسول اللہ ان ناسا من اھل البادیۃ یاتوننا باللحمان ولا ندری ھل سموا اللہ علیھا ام لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سموا اللہ علیھا ثم کلوھا ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ بدّو لوگ گوشت لیکر ہمارے پاس آتے ہین اور ہمکو نہین معلوم کہ اونہون نے بسم اللہ کہی تھی یا نہین ذبح کے وقت آپنے فرمایا تم بسم اللہ کہکے اوسکو کھا لو کہا مالک نے یہہ حدیث ابتداے اسلام کے ہے **ف** یعنے جب تک یہ آیت نہین اوتری تھی ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ مت کہا اوس جانور کو جسپر نہ لیا جاے اللہ کا نام مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ یہ آیت مکی ہین اوتر چکے تھے اور یہ حدیث آپنے مدینہ مین ارشاد فرمائی — اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اگر گوشت لیکر آوے تو اوسکو لے لینا چاہیئے اور یہ تردد نکرنا چاہیئے کہ اوسنے بسم اللہ کہی ہے یا نہین البتہ مشرک سے گوشت لینا درست نہین عن یحیی بن سعید ان عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ المخزومی امر غلاما لہ ان یذبح ذبیحۃ فلما اراد ان یذبحھا قال لہ سم اللہ فقال لہ الغلام قد سمیت فقال لہ سم اللہ ویحک فقال لہ قد سمیت فقال لہ عبد اللہ بن عیاش واللہ لا اطعمھا ابدا ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے عبد اللہ بن عیاش نے حکم کیا اپنے غلام کو ایک جانور ذبح کرنیکا جب وہ ذبح کرنے لگا تو عبد اللہ نے کہا بسم اللہ کہہ غلام نے کہا مین کہہ چکا پھر عبد اللہ نے کہا بسم اللہ کہہ خرابی ہو تیرے غلام نے کہا مین کہہ چکا عبد اللہ نے کہا قسم ہے خدا کی مین یہ گوشت کبھی نہ کھاؤن گا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگر ذبح کے وقت قصداً بسم اللہ ترک کرے تو ذبیحہ مردار ہو جاتا ہے یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور اکثر آئمہ کا اور شافعی کے نزدیک وہ ذبیحہ درست ہے

مایجوز من الذکاۃ علی حال الضرورۃ

ذکاۃ ضرورت کا بیان **ف** ایک ذکاۃ اختیاری ہے جیسے گاے بکری کو ذبح کرنا یا اونٹ کو نحر کرنا دوسرے اضطراری اوس جانور کے جو اختیار مین نہین ہے عن عطاء بن یسار ان رجلا من الانصار من بنی حارثۃ کان یرعی لقحۃ لہ باحد فاصابھا الموت فذکاھا بشظاظ فسئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لیس بھا باس فکلوھا ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص انصار اپنے اونٹنی چرا رہا تھا احد مین یکایک وہ مرنے لگے تو اوسنے ایک دھار دار لکڑی سے ذبح کر دیا پھر آنحضرت سے پوچھا آپنے فرمایا کچھ اندیشہ نہین کھاؤ اوسکو عن معاذ بن سعد او سعد بن معاذ ان جاریۃ لکعب بن مالک کانت ترعی غنما لھا بسلع فاصیبت شاۃ منھا فادرکتھا فذکتھا بحجر فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا باس بھا فکلوھا ترجمہ معاذ بن سعد سے یا سعد بن معاذ سے روایت

ہے کہ ایک لونڈی کعب بن مالک کی بکریان چرا رہی تھی سلع مین (ایک پہاڑ ہے مدینہ کے پاس) ایک
بکری اوسمین سے مرنے لگی تو اوسنی پتھر سے ذبح کر دی پھر آنحضرت سی پوچھا آپنے فرمایا کچھ حرج نہین کھاؤ اوسکو
ف بروقت ضرورت کے پتھر یا لکڑے دھار دار سے ذبح کرنا درست ہے اور عورت کا ذبیحہ بھی درست ہے

عن عبد اللہ بن عباس انہ سئل عن ذبائح نصاری العرب فقال لا باس بہا وتلا ہذہ الآیۃ ومن
یتولہم منکم فانہ منہم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے سوال ہوا کہ عرب کے نصاری کا ذبیحہ
درست ہی یا نہین اونہون نی کہا درست ہی بعد اوسکے پڑھا اس آیت کو ومن یتولہم منکم فانہ منہم ف
یعنے جو کوئی دوست رکہی کافرونکو وہ اونہین مین سی ہی ۔ اس آیت کو ابن عباس نے اسواسطے پڑھا کہ
اگرچہ ذبیحہ یہود ونصاری کا درست ہی مگر اونسی دوستی کرنا اور اختلاط رکہنا درست نہین ہے عن مالک انہ
بلغہ ان عبد اللہ بن عباس کان یقول ما فری الاوداج فکل ترجمہ مالک کو پہونچا ہی کہ عبد اللہ بن عباس
کہتے تھے جو چیز کاٹ دی رگون کو بس کہا لی اوسکو عن سعید بن المسیب انہ کان یقول ما ذبح بہ
اذا بضع فلا باس بہ اذا اضطررت الیہ ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے جس چیز سے ذبح کیا جاوے جب وہ کاٹ دے
کچھ حرج نہین کہانے مین اوسکے جب ضرورت ہو

ما یکرہ من الذبیحۃ فی الذکاۃ

جس ذبیحہ کا کہانا مکروہ ہے اوسکا بیان عن ابی مرۃ مولی عقیل بن ابی طالب انہ سال ابا ہریرۃ
عن شاۃ ذبحت فتحرک بعضہا فامرہ ان یاکلہا ثم سال زید بن ثابت فقال ان
المیتۃ لتتحرک ونہاہ عن اکلہا ترجمہ ابو مرہ نے پوچھا ابو ہریرہ سے کہ ایک بکری ذبح کرتی وقت
تہوڑا اسلیے ف یعنے اوس بکری کو ایسا صدمہ پہونچا تہا کہ قریب مرگ کے ہو گئے تہی اوسی حالت
مین ذبح کی گئی ذبح کرتے وقت جیسے چاہیے ویسے حرکت اوسنی نہ کی ت ابو ہریرہ نے اوسکے
کہانیکا حکم دیا پھر ابو مرہ نے زید بن ثابت سی پوچھا اونہون نی کہا مردہ بھی ہلتا ہے اور منع کیا اوسکے
کہانے سے سوال ہوا مالک سی کہ اگر ایک بکری اوپر سے گرے اور اسکے ہاتہ پاؤن ٹوٹ گئے مالک نے
یہ حال دیکھکر اوسکو ذبح کر دیا اور ذبح کرتے وقت خون نکلا مگر اوسنی حرکت نہ کی تو مالک نی جواب دیا
کہ اگر ذبح کرتی وقت اوسکا خون جاری ہوا اور اوسکی آنکہہ پہرتی رہی تو اوسکو کہا لیوے

ذکاۃ ما فی بطن الذبیحۃ

پیٹ کے بچہ کے ذکات کا بیان عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول اذا نحرت
الناقۃ فذکاۃ ما فی بطنہا فی ذکاتہا اذا کان قد تم خلقہ ونبتت شعرہ فاذا
خرج من بطن امہ ذبح حتی یخرج الدم من جوفہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر
کہتے تھے جب نحر کی جائی اونٹنی تو اوسکی پیٹ کی بچہ کی بہی ذکات ہو جائیگی بشرطیکہ اوس بچی کی تمام

اعضا پورے ہوگئے ہون اور بال نکل آئی ہون - اگر وہ بچہ پیٹ سے زندہ نکل آوے تو اوسکا ذبح کرنا ضرور ہے تاکہ خون اوسکے پیٹ سے نکل جاوے ف حنفیہ کے نزدیک پیٹ کا بچہ جو مردہ نکلے مطلقا درست نہین ہے اور شافعیہ کے نزدیک مطلقا درست ہی عن سعید بن المسیب انه کان یقول ذکاة ما فی البطن فی ذکاة امه اذا کان قد تم خلقه و نبت شعره ترجمہ سعید بن المسیب کہتے ہتی کہ ذکاة پیٹ کے بچے کے اوسکے مانکے ذکات سی ہوجاویگے جب وہ بچہ پورا ہوگیا ہوا ور بال نکل آئی ہون -

کتاب الصید بسم الله الرحمن الرحیم کتاب شکار کے بیان مین ترک اکل ما قتل المعراض والحجر جو جانور لکڑے یا پتہر سے مارا جاوے اوسکے نکہانیکا بیان

عن نافع انه قال رمیت طایرین بحجر وانا بالجرف فاصبتهما فاما احدهما فمات فطرحه عبد الله بن عمر واما الآخر فذهب عبد الله یذکیه بقدوم فمات قبل ان یذکیه فطرحه عبد الله ترجمہ نافع نی کہا کہ مینے دو چڑیان مارین پتہر سے جرف مین ایک مر گئے اوسکو پہینکدی یا عبد اللہ بن عمر نے اور دوسرے کو دوڑے ذبح کرنیکو بسولے سے وہ مر گئے ذبح سے پہلے اوسکو بہی پہینکدی یا عبد اللہ بن عمر نے عن مالك انه بلغه ان القاسم بن محمد کان یکره ما قتل المعراض والبندقة ترجمہ قاسم بن محمد مکروہ جانتے تہے اوس جانور کا کہانا جو لاٹہی یا گولے سے مارا جاوے عن مالك انه بلغه ان سعید بن المسیب کان یکره ان یقتل الانسیة بما یقتل به الصید من الرمی واشباهه ترجمہ سعید بن المسیب مکروہ جانتے تہے پلے ہوئے جانور کا مارنا اوسطرح جیسے شکار کو مارتے ہین تیر وغیرہ سے ف اگر پلے ہوئے جانور کو تیر وغیرہ سے مار ڈالے تو اوسکا کہانا درست نہین ہے مالک کی نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر پلا ہوا جانور وحشی ہوجائے آدمیون سے بہاگ نی لگی تو شکار کیطرح اوسکو مار کر کہالینا درست ہے کہا مالک نی جس لاٹہی مین نوک دار لوہا لگا ہوا گر اوسکی نوک شکار پر لگی اور اوسکو زخمی کری تو اوسکا کہانا درست ہی ف اور جو وہ لکڑی اپنی عرض کیطرف سی شکار پر جا کر پڑے اور اوسکی بوجہ سی شکار مر جاوے تو اوسکا کہانا درست نہین کہا مالک نی فرمایا اللہ تعالی نی ای ایمان والو اللہ آزماویگا تمکو اوس شکار سی جسکو پہونچین ہاتہ تمہاری اور تیر تمہارے تو جس جانور کو آدمی اپنی ہاتہون یا تیر دستے ماری وہ شکار مین داخل ہے کہا مالک نی مینے سنا اہل علم سے کہتے تہے اگر کسی شخص نے شکار کو زخم پہونچایا پہر اوس شکار کو دوسرا صدمہ بہی پہونچا جیسے پانی مین گر پڑا یا غیر معلم کتے نے اوسپر چوٹ کی تو اوس شکار کو نہ کہاوین گی مگر اوس صورت مین جب یقین ہوجاوے کہ وہ جانور شکار مارنیوالی کی زخم سے مرا کہا مالک نی اگر شکار زخم کہا کر غائب ہوجاوے پہر ملے اور اوسپر نشان ہو شکاری کتی کی زخم کا یا شکار

کا تیر اوسمین لگا ہوا ہو تو اوسکا کھانا درست ہی البتہ اگر رات گذر گئی ہو تو اوسکا کھانا مکروہ ہے -

ماجاء فی صید المعلمات سکھائی ہوی درندون کی شکار کے بیان مین **ف** جو جانور سکھائی جاوین جیسے کتا یا چیتا یا باز وغیرہ اگر اونکو بسم اللہ کہہ کے شکار پر چھوڑین اور وہ شکار کو جا کر مارین تو اوسکا کھانا درست ہی اور تعلیم اونکی جب پوری ہوگی کہ جب اونکو چھوڑین تو شکار پر دوڑین اور جب ڈانٹ دین تو رک جاوین اور امام ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک ایک شرط اور ہے وہ یہ ہے کہ شکار کے جانور مین سی کچھ کھاوین نہین بلکہ اوسکو دبوچ کر رکھہ چھوڑین **عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول فی الکلب المعلم کل ما امسک علیک ان قتل وان لم یقتل** **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ سکھایا ہوا کتا جس شکار کو پکڑ لے اوسکا کھانا درست ہی خواہ اوس شکار کو مار ڈالے یا زندہ پکڑ رکھے **عن نافع یقول قال عبد اللہ بن عمر وان اکل وان لم یاکل** **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے ہین اگرچہ وہ کتا اوس شکار مین سے کچھ کھا لیوے جب بھی اوسکا کھانا درست ہی **ف** صحیحین مین عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اگر کتا شکار مین سے کھا لیوی تو تو اوسکو نہ کھا امام ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق وسفیان وعبد اللہ بن المبارک وشافعی کا یہی مذہب ہے **عن مالک انہ بلغہ عن سعد بن ابی وقاص انہ سئل عن الکلب المعلم اذا قتل الصید فقال سعد کل وان لم یبق الا بضعۃ واحدۃ** **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے سوال ہوا کہ سکھایا ہوا کتا اگر شکار کو مار کر کھا لیوے تو سعد نے کہا کہ کھا لی تو جسقدر بچ رہے اگرچہ ایک ہی بوٹی ہو **کہا** مالک نے مینے سنا اہل علم سے کہتے تھے کہ باز اور عقاب اور صقر اور جو جانور انکی مشابہ ہین اگر اونکو تعلیم دیجاے اور وہ سمجھدار ہو جاوین جیسی سکھائی ہوی کتی سمجھدار ہوتی ہین تو اونکا مارا ہوا جانور بھی درست ہے بشرطیکہ بسم اللہ کہکر چھوڑے جاوین **کہا** مالک نی اگر باز کے پنجے سے یا کتے کے موہنہ سے شکار چھوٹ کر مر جاوے تو اوسکا کھانا درست نہین **کہا** مالک نی جس جانور کے ذبح کرنے پر آدمی قادر ہو جاے مگر اوسکو ذبح نہ کرے اور باز کے پنجے یا کتے کے موہ مین رہنے دی یہانتک کہ باز یا کتا اوسکو مار ڈالی تو اوسکا کھانا درست نہین **کہا** مالک نی اسیطرح اگر شکار کو تیر مارے پھر اوسکو زندہ پاوے اور ذبح کرنے مین دیر کرے یہانتک کہ وہ جانور مر جاوی تو اوسکا کھانا درست نہین **کہا** مالک نے کہ مسلمان اگر مشرک کی سکھای ہوئی کتی کو شکار پر چھوڑے اور وہ شکار کو جا کر ماری تو اوسکا کھانا درست ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ مسلمان مشرک کی چھری سی کسی جانور کو ذبح کرے یا اوسکی تیر کمان لیکر شکار کری تو اوس جانور کا کھانا درست ہی **کہا** مالک نی مشرک نی اگر مسلمان کے سکھائی ہوی کتے کو شکار پر چھوڑا تو اوس شکار کا کھانا درست نہین جیسے مشرک مسلمان کی چھری سی کسی جانور کو ذبح کرے یا مسلمان کی

تیر کمان لیکر شکار کرے تو اوسکا کہانا درست نہین

ماجاء فی صید البحر

دریا کے شکار کے بیان مین

عن نافع ان عبد الرحمن بن ابی ہریرة سال عبد اللہ بن عمر عن ما لفظ البحر فنہاہ عن اکلہ ذلک قال نافع ثم انقلب عبد اللہ فدعا بالمصحف فقرأ احل لکم صید البحر وطعامہ قال نافع فارسلنی عبد اللہ بن عمر الی عبد الرحمن بن ابی ہریرة انہ لا باس باکلہ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نی پوچہا عبد اللہ بن عمر سے اوس جانور کو جسکو دریا پہینک دی تو منع کیا عبد اللہ نے اوسکے کہانے سے پہر عبد اللہ نے کلام اللہ کو منگوایا اور پڑہا اس آیت حلال کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا اور طعام دریا کا ف دریا کے طعام سے وہ جانور مراد ہے جو مرجاوے اور دریا اوسکو پہینک دے یا پانی نکلی سے وہ جانور خود بخود اٹک جاوی ت نافع نی کہا پہر عبد اللہ بن عمر نے مجہکو بہیجا عبد الرحمن بن ابی ہریرہ پاس یہہ کہنے کو کہ اوس جانور کا کہانا درست ہی عن سعد الجاری مولی عمر بن الخطاب انہ قال سالت عبد اللہ بن عمر عن الحیتان یقتل بعضہا بعضا او یموت صردا فقال لیس بہا باس قال سعد ثم سالت عبد اللہ ابن عمرو بن العاص فقال مثل ذلک ترجمہ سعد الجاری مولی عمر بن الخطاب نی کہا کہ مینی پوچہا عبد اللہ بن عمر سے جو مچہلیان اونکو مچہلیان مار ڈالین یا سردی سی مرجاوین اوہنون نی کہا اونکا کہانا درست ہی پہر مینے عبد اللہ بن عمرو سے پوچہا اوہنون نے بہی ایسا ہی کہا عن ابی ہریرة وزید بن ثابت انہما کانا لا یریان بما لفظ البحر باسا ترجمہ ابو ہریرہ اور زید بن ثابت اوس جانور کا کہانا جسکو دریا پہینک دی درست جانتے تہے عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان ناسا من اہل الجار قدموا علی مروان بن الحکم فسالوہ عن ما لفظ البحر فقال لیس بہ باس وقال اذہبوا الی زید بن ثابت وابی ہریرة فسلوہما ثم ائتونی فاخبرونی ماذا یقولان فاتوہما فسالوہما فقالا لا باس بہ فاتوا مروان فاخبروہ فقال مروان قد قلت لکم ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن سی روایت ہے کہ کچہہ لوگ جار کے رہنے والی (جار ایک مقام ہی سمندر کے کنارے پر قریب مدینہ کے) مروان پاس آئی اور پوچہا کہ جس جانور کو دریا پہینک دی اوسکا کیا حکم ہے مروان نی کہا اوسکا کہانا درست ہی اور تم جاؤ زید بن ثابت اور ابو ہریرہ پاس اور پوچہو اون سی پہر مجہکو آنکر خبر کرو کیا کہتے ہین اوہنون نی پوچہا اون دونون سی دونون نے کہا درست ہی اون لوگون نے پہر آنکر مروان سی کہا مروان نی کہا مین تو تمسے پہلے کہہ چکا تہا کہا مالک مشرک اگر مچہلیون کا شکار کرے تو اوسکا کہانا درست ہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دریا کا پانی پاک ہی مردہ اوسکا حلال ہے جب مردہ دریا کا حلال ہوا تو کوئی ہی شکار کرے اوسکا کہانا درست ہے

تحریم اکل کل ذی ناب من السباع

ہر دانت والے درندے کے حرام ہونیکا بیان

عن ابی ثعلبة الخشنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکل کل ذی ناب من السباع حرام

دریا کے شکار کے بیان مین

ہر دانت والی درندی کی حرام ہونیکا بیان

ترجمہ ابو ثعلبہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہر درندہ دانت والیکا کہانا حرام ہے

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکل کل ذی ناب من السباع حرام

ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ہر درندہ دانت والیکا کہانا حرام ہے

ما یکرہ من اکل الدواب

جن جانورونکا کہانا مکروہ ہے اونکا بیان کہا مالک نی گہوڑون اور خچرون اور گدہون کو نہ کہاوین کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اور پیدا کیا ہمنے گہوڑون اور خچرون اور گدہون کو سواری اور آرایش کیواسطے اور فرمایا باقی چارپایون کی تحقیق پیدا کیا ہمنے اونکو توکہ تم اون پر سوار ہو اور اونکو کہاو اور فرمایا اللہ تعالی نی تاکہ لیوین نام اللہ کا اون چارپایون پر جو دیا اللہ نے اونکو سو کہاؤ اونمین سے اور کہلاؤ فقیر اور مانگنے والیکو کہا مالک نی پس اللہ نے گہوڑون اور خچرون اور گدہون کو سواری کے لئے بیان کیا باقی جانورون کو سواری اور کہانی دونون کے واسطے بیان کیا

ماء فی جلود المیتۃ

مردہ کے کہالونکا بیان عن عبد اللہ بن عباس انہ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ میتۃ کان اعطاھا مولی لمیمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افلا انتفعتم بجلدھا فقالوا یا رسول اللہ انھا میتۃ فقال انما حرم اکلھا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مردہ بکرے پر جو دیدی تہی آپنے ایک غلام کو میمونہ کے جو بی بی تہین آپ کی فرمایا آپنے کیون کام مین نہ لائے تم کہال اوسکی اونہون نی کہا یا رسول اللہ وہ مردار ہے آپ نے فرمایا مردار کا کہانا ہے حرام ہے **ف** یہ اوسکے کہال سے نفع اوٹہانا عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دبغ الاھاب فقد طھر ترجمہ عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہال دباغت کیجاوی پاک ہوجاویگے عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امران یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہی بی بی آنحضرت کی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی کہالون سی نفع اوٹہانیکو جب دباغت کیجاوین

ماجاء فی من یضطر الی المیتۃ

جو شخص بیقرار ہوجاے مردہ کے کہانے پر اوسکا بیان **ف** جب آدمیکو مارے بہوک کے مرنیکا یقین ہوجای اور حلال چیز نہ ملے اوسکو مضطر کہتے ہین ایسے شخصکو مردہ کہالینا درست ہے کہا مالک نی مضطر کو درست ہے کہ مردہ پیٹ بہر کر کہاوے اور اوسمین سے کچہ توشہ اوٹہا رکہی لیکن اگر حلال ملجای تو اوس توشی کو

[margin notes, partly legible: مترجم ... / ...]

پہنچنے یوہی **سوال** ہوا مالک سے کہ مضطر مردہ کو کہاوے یا کسی شخص کے باغ کی میوے یا کہیت یا بکری کہاجاوے مالک نے جواب دیا کہ اگر باغ یا کہیت یا بکری کا مالک مضطر کو سچا سمجھے اور چور سمجہکے اوسکا ہاتہ نکٹواوے تو ان چیزون کا کہالینا مردہ سے بہتر ہے - اگر مضطر کو خوف نہو کہ ان چیزون کا مالک اوسکو سچا نہ سمجھیگا بلکہ چور خیال کرکے اوسکا ہاتہ کٹواویگا تو مردہ کہانا بہتر ہے اور اگر پرایا مال کہاجانا ہر حال مین مردہ سے بہتر ہو تو بدمعاش لوگ پرائی مال اسی بہانی سے جگہہ جاوینگے **کتاب العقیقة** کتاب عقیقے کے بیان مین بسم اللہ الرحمن الرحیم **ماجاء فی العقیقة** عقیقے کا بیان

عن رجل من بنی ضمرة عن ابیه انه قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن العقیقة فقال لا احب العقوق وکانه انما کره الاسم وقال من ولد له ولد فاحب ان ینسك عن ولده فلیفعل

ترجمہ بنی ضمرہ کے ایک شخص سے روایت ہے اوسنے اپنے باپ سے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عقیقے سے آپنے فرمایا مین عقوق کو پسند نہین کرتا **ف** عقوق کہتے ہین والدین کی نافرمانی کرنیکو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہی اسواسطے **ت** آپنے اس نام کو مکروہ جانا اور فرمایا جس شخص کا بچا پیدا ہو اور وہ اپنے بچہ کیطرف سے قربانی کرنا چاہے تو کرے **عن** محمد بن علی الباقر انه قال وزنت فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم شعر حسن وحسین وزینب وام کلثوم فتصدقت بزنة ذلك فضة ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امام حسن اور امام حسین اور زینب اور ام کلثوم کے بال تولکر اونکے برابر چاندی اللہ دی **عن** محمد بن علی بن الحسین انه قال وزنت فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم شعر حسن وحسین فتصدقت بزنته فضة ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ رضی نے امام حسن اور حسین کے بال تول کر اونکے برابر چاندی اللہ دی **العمل فی العقیقة** عقیقے کے ترکیب کا بیان **عن** نافع ان عبد الله بن عمر لم یکن یسالہ احد من اهله عقیقة الا اعطاها ایاها وکان یعق عن ولده بشاة شاة عن الذکور والاناث ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سے جو کوئی اونکے گہر والون مین سے عقیقے کو کہتا وہ دیتے اور اپنے اولاد کیطرف سے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ایک ایک بکری عقیقے مین دیتے **عن** محمد بن ابراهیم بن الحارث التیمی انه قال سمعت ابی یستحب العقیقة ولو بعصفور ترجمہ محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے روایت ہی کہ اونکے باپ بہتر جانتے تھے عقیقے کو اگرچہ ایک چڑیا ہی ہو **ف** ایک بکری سے کم عقیقہ درست نہین مگر

العقیقہ کا بیان

یہہ ماننے کے واسطے کہا عن مالک انه بلغه انه عق عن حسن وحسین ابنی علی بن ابی طالب

ترجمہ حضرت امام حسن وحسین کا عقیقہ ہوا تہا عن هشام بن عروة ان اباه عروة بن الزبیر کان یعق

عن بنیه الذکور والاناث بشاة شاة ترجمہ عروہ بن زبیر اپنی اولاد کیطرف سی خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکے

ایک ایک بکری کرتے تہے عقیقے مین **ف** ترمذی نی حضرت عائشہ سی باسناد صحیح روایت کیا کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا عقیقے مین لڑکے کیطرف سے دو بکریان دینے کا اور لڑکی کے

طرف سی ایک بکری دینی کا کہا مالک نی ہماری نزدیک یہہ حکم ہے کہ لڑکا ہو یا لڑکی ہر ایک کیطرف سے

ایک بکری دیوے اور عقیقہ واجب نہین ہے مستحب ہے مگر عقیقے کے بکری مثل قربانی کی چاہیے کانی

اور دبلی اور سینگ ٹوٹی اور بیمار نہو اور عقیقے کا گوشت اور کہال بیچنا درست نہین اور ہڈیان اسکے

توڑنا چاہیے **ف** ایام جاہلیت مین لوگ عقیقے کے بکرے کے ہڈے توڑنا منحوس جانتے تہے

اور ہڈے نہ توڑنا مبارک اور بچہ کی حیات کا باعث جانتے تہے ہماری شریعت مین یہہ امر لغو ہے

اسکے کچہ اصل نہین (زرقانی) **ت** اور عقیقہ کرنیوالے عقیقہ کے گوشت مین سی کہاوین

اور فقیرونکو کہلاوین اور عقیقے کے بکرے کا خون بچہ کو نہ لگاوین **ف** یہہ بہی جاہلیت کا ایک

دستور تہا

کتاب الضحایا

کتاب قربانیون کے

ماینهی عنه من الضحایا

جن جانورون کے قربانی کرنا منع ہے عن عبید بن فیروز عن البراء بن عازب ان رسول اللہ

صلی اللہ علیه وسلم سئل ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیده وقال ربع وکان البراء بن

عازب یشیر بیده ویقول یدی اقصر من ید رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم العرجاء البین

ظلعها والعوراء البین عورها والمریضة البین مرضها والعجفاء التی لا تنقی

ترجمہ براء بن عازب سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پوچہے گئے قربانی مین کن جانورون

سے بچنا چاہیے آپنے اپنے اونگلیون سے بتایا کہ چار سے بچنا چاہیے براء بن عازب بہی اپنے اونگلیون

سے بتایا کرتے اور کہتے کہ میرا ہاتہ چہوٹا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ سے ایک لنگڑے

جو چل نہ سکے اور کانی جسکا کانا پن کہلا ہوا اور بیمار جسکے بیماری ظاہر ہو اور دبلی جسمین گودا نہین ہے

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یتقی من الضحایا والبدن التی لم تسن والتی نقص من خلقها

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اون قربانیون سے بچتے تہے جو مسنہ نہو تین اور

جسکا کوئی عضو نہوتا **ف** مسنہ ایک برس کے بکری اور تین برس کے گای اور چہہ برس کے اونٹ کو

کہتے ہین اس سے کم سن جانور قربانی مین درست نہین اور حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک دو برس کے

گاے اور پانچ برسکا اونٹ بہی درست ہے کہا مالک نے مجھے یہ روایت بہت پسند ہے **النہی عن ذبح الضحیة قبل انصراف الامام** جب تک امام عید کے نماز سے فارغ نہو قربانی کی ممانعت کا بیان عن بشیر بن یسار ان ابا بردة بن نیار ذبح اضحیته قبل ان یذبح رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الاضحی فزعم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امره ان یعود بضحیة اخری فقال ابو بردة لا اجد الا جذعا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وان لم تجد الا جذعا فاذبحه **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ابا بردہ بن نیار نے ذبح کی قربانی اپنے قبل اسکے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذبح کرین تو آپنے دوسرے قربانیکا انکو حکم دیا اونہون نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو اب کچہ نہین صرف ایک بکرے ہے ایک سال کی آپنے فرمایا اوسیکو ذبح کر عن عباد بن تمیم ان عویمر ابن اشقر ذبح ضحیة قبل ان یغدو یوم الاضحی وانه ذکر ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم فامره ان یعود بضحیة اخری **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر نے ذبح کی قربانی اپنے دسوین تاریخ کے فجر سے بیشتر **ف** اور ایک روایت مین یہ ہے کہ نماز کے اول ذبح کے **ت** جب آنحضرت سے بیان کیا آپنے دوسرے قربانی کرنیکا حکم دیا **ما یستحب من الضحایا** جس جانور کے قربانے مستحب ہے اوسکا بیان عن نافع ان عبد الله بن عمر ضحی مرة بالمدینة قال نافع فامرنی ان اشتری له کبشا فحیلا اقرن ثم اذبحه یوم الاضحی فی مصلی الناس قال نافع ففعلت ثم حمل الی عبد الله بن عمر فحلق راسه حین ذبح الکبش وکان مریضا لم یشهد العید مع المسلمین قال نافع وکان عبد الله بن عمر یقول لیس حلاق الراس بواجب علی من ضحی وقد فعل عبد الله بن عمر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے قربانی کی ایکبار مدینہ مین تو مجھکو حکم کیا ایک بکرا سینگدار خرید نیکا اور اوسکے ذبح کرنے کا عید الضحے کے روز عیدگاہ مین مینے ایسا ہے کیا پہر وہ بکرا ذبح کیا ہوا بہیجا گیا عبد اللہ بن عمر پاس جب اونہون نے اپنا سر مونڈا یا اون دنون مین وہ بیمار تہی عید کے نماز کو بہی نہین آئے کہا نافع نے عبد اللہ بن عمر کہتے تہے کہ سر مونڈانا قربانی کرنیوالے پر واجب نہین ہے مگر عبد اللہ بن عمر نے یون ہی سر منڈایا **ادخار لحوم الضحایا** قربانیکا گوشت رکہہ چہوڑنے کا بیان عن جابر بن عبد الله السلمی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلثة ایام ثم قال بعد کلوا وتصدقوا وتزودوا وادخروا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ آنحضرت

علیہ وسلم نے پہلے منع کیا تہا قربانیکا گوشت رکھہ چھوڑنے سے تین دن سے زیادہ پہر فرمایا بعد اسکے کہاؤ اور للہ دو اور توشہ بناؤ اور رکہہ چھوڑو عن عبد اللہ بن واقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلثۃ ایام قال عبد اللہ بن ابی بکر فذکرت ذلک لعمرۃ بنت عبد الرحمن فقالت صدق سمعت عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول دف ناس من اھل البادیۃ حضرۃ الاضحی فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخروا الثلث وتصدقوا بما بقی قالت فلما کان بعد ذلک قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان الناس ینتفعون بضحایاھم ویجملون منہا الودک ویتخذون منہا الاسقیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک اوکما قال قالوا یا رسول اللہ نھیت عن لحوم الاضاحی بعد ثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نھیتکم من اجل الدافۃ التی دفت علیکم حضرۃ الاضحی فکلوا وتصدقوا ۱۱ الدافۃ قوما مساکین قدموا المدینۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن واقد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیون کے گوشت کہانے سے بعد تین دن کی عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا مینے یہہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے بیان کیا وہ بولین سچ کہا عبد اللہ بن واقد نے مینے سنا حضرت بی بی عایشہ رض سے کہ کچھہ لوگ جنگل کے رہنے والے آئے عید اضحے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو فرمایا آپنے تین روز تک کا گوشت رکھہ لو اور باقی للہ دے دو بعد اسکے لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبل اسکے لوگ اپنی قربانیون سے منفعت اوٹہاتے تہے اور چربی اونکے اوٹہا رکھتے تہے اور کہالون کے مشکین بناتے تہے آپنے فرمایا کیا مطلب ہے انہون نے عرض کیا کہ اب آپنے منع کر دیا ہے تین روز سے زیادہ قربانے کے گوشت رکھنے کو آپنے فرمایا مینے اسواسطے منع کیا تہا کہ کچھہ لوگ مسکین جنگل سے آگئے تہے اب قربانے کے گوشت کہاؤ اور صدقہ دو اور رکہہ چھوڑو **ف** علمانے اختلاف کیا ہے کہ پیشتر جو آپنے تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو منع کیا یہہ نہی تنزیہی تہی یا تحریمی صحیح یہہ ہے کہ یہہ ممانعت مصلحت تہی کیونکہ اوسوقت مین مسکین زیادہ آگئے تہے اونکو گوشت پہونچانا منظور تہا اگر تین روز سے زیادہ اجازت دیتے تو لوگ گوشت بہت رکہہ چھوڑتے مسکین بہوکے رہتے بخاری مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا کہ آپنے فرمایا مینے اسواسطے منع کیا کہ اوس سال لوگون کو تکلیف تہی عن ابی سعید الخدری انہ قدم من سفر فقدم الیہ اھلہ لحما فقال انظروا ان یکون ھذا

من لحوم الاضاحی فقالوا هو منها فقال ابو سعيد [illegible] صلى الله عليه وسلم نهى عنها قالوا انه قد كان من رسول الله [illegible] وسلم فيها بعد امر فخرج ابو سعيد فسال عن ذلك فاخبر ابو سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نهيتكم عن لحوم الاضاحى بعد ثلث فكلوا وتصدقوا وادخروا ونهيتكم عن الانتباذ فانتبذوا وكل مسكر حرام ونهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ولا تقولوا هجرا يعنى لا تقولوا سوء

ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سفر سے آئے اونکے گھر کے لوگون نے گوشت سامنے رکھا انہون نے کہا دیکھو کہین قربانی کا گوشت نہو انہون نے کہا قربانی ہی کا تو ہے ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سی منع کیا تہا لوگون نی کہا بعد آپکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اسباب مین دوسرا حکم فرمایا ابو سعید گہر سے نکلے اس امر کے تحقیق کرنیکو جب اونکو خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمکو منع کیا تہا قربانی کے گوشت کہانے [illegible] روز کے لیکن اب کہاؤ اور صدقہ دو اور رکہہ چہوڑو اور مینے تمکو منع [illegible] نبید بنانے سے بعض برتنون مین اب بناؤ جس برتن مین چاہو لیکن جو چیز نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور مینے تمکو منع کیا تہا قبرون کی زیارت سے اب زیارت کرو قبرون کے مگر منہ سے بُرے بات نہ نکالو (یعنے کفر یا ناشکرے کے باتین)

الشركة فى الضحايا

ایک قربانی مین کئی آدمیونکے شریک ہونے کا بیان عن جابر بن عبد الله انه قال نحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہمنے نحر کیا حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کیطرف سے اور گائی ذبح کی سات آدمیون کے طرف سے ف ابو حنیفہ اور شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے

عن عمارة بن صياد ان عطاء بن يسار اخبره ان ابا ايوب الانصارى اخبره قال كنا نضحى بالشاة الواحدة يذبحها الرجل عنه وعن اهل بيته ثم تباهى الناس بعد فصارت مباهاة

ترجمہ عمارہ بن صیاد سی روایت ہی کہ عطاء بن یسار نی خبر دی انکو ابو ایوب انصاری سی سُنکر کہتے تہے ہم قربانی کرتے تہے ایک بکری کی اپنی اور اپنے تمام گہر والون کی طرف سے بعد اوسکے لوگون نی فخر سمجہہ کر ہر ایک کیطرف سے ایک ایک بکرے کرنا شروع کی ف مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا قول یہ ہے کہ ایک بکری ساری گہر والون کیطرف سے کافی ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک کافی نہین ہے کہا مالک نی مینے جو بہتر سنا ہے اسباب مین وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے

صلے اللہ علیہ [illegible] ایک اونٹ یا [illegible] ہی یا بکری جسکا وہ مالک ہو ذبح کرے اور سب
بعوض کو [illegible] کرے لیکن یہہ [illegible] کہ ایک آدمی ایک اونٹ یا گای یا بکری
خرید کرے او [illegible] یعنے ہر ایک سی حصہ رسد قیمت لیوے
اور اوسکے عوض [illegible] مکروہ ہے [illegible] یہہ سُنا ہے کہ قربانی مین شرکت نہین
ہوسکتی بلکہ ایک گہر کے لوگون کے طرف سے [illegible] قربانی ہوسکتے ہے **عن ابن شہاب**
انہ قال ما نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ و [illegible] الا بدنة واحدة او بقرة واحدة
ترجمہ ابن شہاب سی روایت ہے کہ رسول اللہ [illegible] اللہ علیہ وسلم نی کبہی اپنے اور اپنے
اہل بیت کی طرف سے ایک اونٹ یا ایک گ [illegible] سے زیادہ نہین قربانی کیا کہا مالک نی
مجہی یاد نہین ابن شہاب نی ایک اونٹ کہا [illegible] گای **الضحیة عما فی بطن**
اوادخروالیعتہ. جو بچہ پیٹ [illegible] اوسکی طرف [illegible] قربانی نہ کرنا **عن نافع ان عبد اللہ**
بن عمر قال [illegible] علیہ [illegible] الا [illegible] نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ
بن عمر نے کہا قر [illegible] ہی بعد [illegible] **عن علی ابن ابی طالب**
مثل ذلک [illegible] بہی ایسا ہے ارشا [illegible] **عن نافع ان عبد اللہ بن**
عمر لم یکن یضحی عما فی بطن المرأة **ترجمہ** نافع [illegible] یت ہے کہ عبد اللہ بن عمر
پیٹ کے بچے کے طرف سے قربانی نہین کرتے تہے [illegible] کیونکہ وہ ابہی پیدا نہین ہوا
اور معلوم نہین کہ زندہ پیدا ہوگا یا مردہ **کہا مالک** [illegible] قربانی سنت ہی واجب نہین ہے
اور جو شخص قربانے خرید کرسکتا ہو اوسکو ترک کرنا [illegible] نہین [illegible] **تم کتاب الضحایا**
تمام ہوئی کتاب قربانیون کے والحمد للہ رب العالمین [illegible] اللہ علی خیرتہ من خلقہ
وصفوتہ من بریتہ محمد عبدہ ورسولہ الی جمیع خلقہ [illegible] تم الجزء الاول من
الموطا من تجزیۃ جزئین اللہ کا شکر ہے جیسا او [illegible] لائق ہے اور رحمت کاملہ
نازل ہو اوس شخص پر جو اوسکے تمام مخلوقات مین بہتر اور افضل [illegible] منتخب ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر جو اوسکی بندی ہی اور رسول ہین تمام مخلوق کیطرف [illegible] ربع ثانی موطا
شریف کا اب نصف کتاب پوری ہوئی اللہ جل جلالہ [illegible] زنادے
اور نصف اخیر کو بہی تمام کرنا نصیب کرے [illegible] دعا
ان الحمد للہ رب العالمین ✤ فقط

تم النصف ... ن

ويتلوه النصف الثاني

إن شاء الله

تعالى

اشتہار

یہہ کتاب بموجب قانون بستم ... بھی رجسٹری ... کوئی شخص بدوں

اجازت ... جز کے قصد چھا...

مشتہر

محمد غزنوی